عمران سیریز
لانگ فائٹ
مظہر کلیم ایم اے

# چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول لانگ فائٹ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس کہانی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو جس صبر آزما، طویل اور کربناک جدوجہد سے گزرنا پڑا ہے اس کا تجربہ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہلے کبھی نہ ہوا تھا مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن کے دوران باری باری ٹیم کے سارے ممبر شدید زخمی ہوتے چلے گئے لیکن یہ لانگ فائٹ کسی طرح ختم ہونے میں ہی نہ آرہی تھی ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً مشن کی کامیابی کے لئے لوہے کے بلکہ فولاد کے چنے چبانے پڑ گئے اور سب سے زیادہ ستم یہ ہوا کہ اس قدر جان لیوا لانگ فائٹ کے بعد جب عمران اپنے سارے ساتھیوں کو شدید زخمی کرا کر مشن میں کامیاب ہوا تو اُسے خود اپنے ہاتھوں سے مشن میں ہونے والی کامیابی اپنے مخالفوں کے حوالے کرنی پڑی ۔ صرف اس لئے کہ اس کے سامنے صرف دو راستے رہ گئے تھے ۔ یا تو وہ مشن کی کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھ لیتا اور اپنے ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں قبروں میں اتار دیتا ۔ یا پھر شکست تسلیم کر کے اپنے ساتھیوں کو بچا لاتا اور عمران نے شکست تسلیم کرنا گوارا کر لیا اور اپنے شدید زخمی ساتھیوں کو زندہ بچا لانے میں کامیاب ہو گیا ۔ یہ ایک ایسی شکست تھی جو عمران نے خود قبول کی تھی ۔ لیکن کیا واقعی عمران شکست قبول کرنے کے بعد شکست خوردہ اپنے ملک واپس پہنچا ۔ یا —— اور اسی یا

میں اس کہانی کا انتہائی خوبصورت انجام پنہاں ہے۔ ایسا انجام جو یقیناً آپ سب کی توقعات کے قطعی برخلاف ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز کی دلچسپ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور کہانی آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گی۔ حسب سابق اپنی آرا سے مجھے ضرور نوازیئے گا۔ اب آیئے آپ کے خطوط کی طرف۔ ناول زیرو لاسٹری کی پسندیدگی کے بارے میں مجھے اس قدر خطوط مسلسل مل رہے ہیں کہ شاید آج سے پہلے کسی اور ناول کی پسندیدگی کے لئے اس قدر تعداد میں خطوط موصول نہیں ہوئے چونکہ ان سب خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے اس لئے میں ان سب قارئین کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہیں یہ بالکل نئی طرز کا ناول اس قدر پسند آیا ہے۔ تقریباً تمام قارئین نے ایسے ہی اور ناول لکھنے کی بھرپور فرمائش کی ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جلد ہی روحانی اسرار و رموز پر مبنی ایک اور منفرد اور دلچسپ ناول پیش کروں گا لیکن آپ کو کچھ انتظار تو بہرحال کرنا پڑے گا کیونکہ ناول لکھنے اور چھپ کر آپ تک پہنچانے میں بہت سے ہفت خواں طے کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن صبر کا پھل بھی تو میٹھا ہوتا ہے۔

سکھر سے محمد ایوب لکھتے ہیں۔ "آپ کے سب ناول یقیناً ایک دوسرے سے منفرد ہوتے ہیں لیکن زیرو لاسٹری ان سب سے مختلف تھا اس طرح کے بالکل منفرد اور مشکل موضوع پر جاسوسی کہانی لکھنا واقعی ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہوتا ہے لیکن آپ نے جس خوبصورت انداز میں یہ سحر انگیز ناول لکھا ہے وہ واقعی قابل مبارکباد ہے۔ میں اور میرے دوستوں کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمایئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک شکایت بھی ہے کہ آپ نے اس ساحر ڈاکٹر فرینکسٹائن کو بہت جلد مروا دیا اور وہ بھی اس کے عام سے ملازموں کے ہاتھوں۔ حالانکہ اس جیسے ساحر کو عمران کے ہاتھوں مرنا چاہیئے تھا۔"

محترم محمد ایوب صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری تو ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ میں اپنے قارئین کو جاسوسی ادب کی محدود فیلڈ سے نکال کر وسیع اور منفرد نئی سے نئی جہتوں سے روشناس کراؤں۔ زیرو لاسٹری بھی ایسی ہی ایک کوشش تھی اور مجھے خوشی ہے کہ قارئین نے اسے بے پناہ پسند کیا ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر فرینکسٹائن کی جلد موت اور موت بھی اپنے ہی عام سے ملازموں کے ہاتھوں ہونے کا تعلق ہے تو برادرم آپ نے یقیناً ناول میں پڑھ لیا ہوگا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کو اپنے سحر اور جادو پر کس قدر غرور تھا اس قدر غرور کہ وہ کسی اور طاقت کو اپنے سے بالاتر سمجھتا ہی نہ تھا اور تاریخ گواہ ہے کہ جو غرور میں اس حد تک آگے بڑھ جائے تو مشیت خداوندی اس کے لئے ذلیل ترین موت کا فیصلہ سنا دیتی ہے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو سکے۔ نمرود۔ فرعون۔ شداد اور ایسی بیشمار مثالیں تاریخ میں بھی موجود ہیں اور ہمارے اردگرد بھی۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن اگر عمران کے ہاتھوں مرتا تو یقیناً اس موت کو ذلیل موت نہ کہا جا سکتا۔ اس لئے مشیت خداوندی نے اس کا غرور و تکبر توڑنے اور اسے ذلیل موت مارنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ جو اپنے آپ کو پوری دنیا میں سب سے طاقتور اور سب سے بڑا سمجھتا تھا اپنے ہی عام سے ملازموں کے ہاتھوں بے بسی کی موت مرنے پر مجبور ہو گیا۔

میرپور آزاد کشمیر سے جناب فاروق اسیر صاحب لکھتے ہیں۔ "میں آپ

کا پرانا اور خاموش قاری ہوں لیکن آپ کے ناول زیرو لاسٹری کو پڑھ کر میں حسب سابق خاموش نہیں رہ سکا اور آپ کو خط لکھنا پڑ گیا۔ زیرو لاسٹری میں آپ نے قدیم اور جدید کی آمیزش کا جو ذائقہ دیا ہے وہ صرف آپ کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ یہ ناول قدیم دور کے سحر اور جدید دور کی دانشمندی کا ایک حسین امتزاج ہے۔ اس ناول کے انوکھے کردار ڈاکٹر فرینکسٹائن کے شیطانی حربوں کو صرف قرآنی حروف مقطعات کے ذریعے بے بس کر کے غلبہ اسلام کو ثابت کر دیا ہے اور اس دور میں بھی شیطانی حربوں کا سہارا لینے والوں کے لئے سبق ہے کہ وہ شیطانی حربوں کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خدا کے مقدس ترین کلام کا سہارا لیں تو ان کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اس خوبصورت اور پیاری کاوش پر آپ واقعی مبارکباد کے مستحق ہیں"۔

محترم فاروق اسیر صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید سب کے لئے شفا کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس برحق کلام کی ہم مسلمانوں کے پاس موجودگی ایک ایسی لازوال نعمت ہے کہ اس سے بڑی کسی اور نعمت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے درست لکھا ہے کہ ہم مسلمان اگر قرآن مجید کو پڑھیں، سمجھیں اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو سجائیں، سنواریں تو دنیاوی تمام مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں بلکہ سرے سے مسائل پیدا ہی نہ ہوں گے صرف ایمان کامل یقین اور عمل کی ضرورت ہے۔ خط لکھنے کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھا ایک سائنس میگزین کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان چونکہ سودا سلف لینے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے رسیور عمران کو ہی اٹھانا پڑا۔

" آلو بھائی کچالو بھائی بول رہا ہوں۔ دونوں بھائی اس وقت شارٹ ہیں"۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بڑی روانی سے کہا۔

" کیا بکواس ہے۔ یہ کہاں فون مل گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر رحمان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی تو عمران نے اس طرح رسیور رکھا جیسے اس کے ہاتھ میں رسیور کی بجائے غلطی سے کوئی انتہائی زہریلا سانپ آگیا ہو۔

" ڈیڈی کا فون اور اس وقت۔ یا اللہ خیر۔ تو ہی اپنی امان میں

رکھنے والا ہے" ___ عمران نے رسیور رکھ کر انتہائی سہمے ہوئے
لہجے میں کہا اور اُسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"علی عمران بول رہا ہوں" ___ عمران نے اس بار بڑے مہذب
لہجے میں کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے پہلے کی طرح
کوئی نام لے دیا تو سر رحمان سے بعید نہ تھا کہ وہ رسیور رکھ
کر بنفس نفیس فلیٹ پر پہنچ جاتے اور ظاہر ہے فون کی نسبت
یہ زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے شرافت
سے اس بار اپنا نام لے دیا تھا۔

"عمران فوراً کوٹھی پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت" ___ سر رحمان کی
غصیلی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یا اللہ خیر۔ کہیں اماں بی کی طبیعت نہ خراب ہو گئی ہو" ___
عمران نے اس بار حقیقی تشویش بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے دوبارہ کوٹھی کے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"کون ہے" ___ دوسری طرف سے ثریا کی آواز سنائی دی۔

"نہ آداب۔ نہ سلام۔ بس لٹھ مار دی۔ یہی سیکھتی رہتی ہو یونیورسٹی
میں" ___ عمران نے بڑے بزرگانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ عمران بھائی آپ۔ فوراً کوٹھی آ جائیے۔ اماں بی اور ڈیڈی
کے درمیان زوردار میدان جنگ برپا ہے۔ اب آپ ہی آ کر صلح کی
سفید جھنڈی لہرا سکتے ہیں" ___ ثریا نے جلدی جلدی کہا۔

"کیوں کیوں۔ کیا ہو گیا ہے۔ کیا ڈیڈی نے دوسری۔ مم ۔ مم



میرا مطلب ہے ......" عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"بکواس نہیں چلے گی۔ میں نے بڑی مشکل سے سنبھال رکھی ہے
سفید جھنڈی۔ جلدی آئیے" ___ ثریا نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"گرم خون کا یہی نقصان ہوتا ہے۔ کیا ضرورت ہے ہر وقت خون
کو چولہے پر چڑھائے رکھنے کی" ___ عمران نے رسیور رکھ کر منہ
بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں
داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سفید پاجامہ سفید کرتا اور اس کے
اوپر سفید شیروانی پہنے باہر آیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اماں بی کے لئے
یہ لباس واقعی صلح کی سفید جھنڈی ہی ثابت ہو گا۔ وہ ہمیشہ اس
لباس کو دیکھ کر خوش ہو جایا کرتی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے اڑتی ہوئی
آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس
نے کوٹھی کے پورچ میں کار روکی تو بوڑھا ملازم اللہ بخش اُسے
کوٹھی سے نکل کر اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"سلام چھوٹے صاحب۔ آج تو آپ کو دیکھ کر نظر اتارنے
کو دل کہہ رہا ہے" ___ بوڑھے ملازم اللہ بخش نے بڑے
خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"نظر چڑھی ہوئی ہے۔ کہاں ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ ہزار بار سلیمان
کو کہا ہے کہ وہ لباس نہ پہنا کرے یا پھر سر میں پاؤڈر ڈالا کرے۔
مگر وہ باز ہی نہیں آتا۔ اب تم خود بتاؤ بابا۔ اس سفید لباس

یہ جب سیاہ نظر رینگتی ہوئی نظر آئے گی تو لوگ کیا سوچیں گے" ۔
عمران نے جلدی سے اپنے کاندھوں کی پشت پر ہاتھ مارتے ہوئے
کہا ۔

" سیاہ نظر رینگتی ہوئی ۔ سر میں پارہ ۔ کیا مطلب چھوٹے صاحب"
بابا اللہ بخش نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے کہا ۔

" ارے ۔ جب آدمی بازار سے ملنے والے ہیر آئل سر پر مسلسل
لگاتا رہے گا ۔ تو پھر نظروں نے تو سر میں پیدا ہونا ہی ہے ۔ کہاں
ہے وہ نظر ذرا تم خود ہی چٹکی سے پکڑ لو" ۔۔۔ عمران نے مسلسل
ہاتھ مارتے ہوئے کہا ۔ اور بابا اللہ بخش بے اختیار ہنس پڑا ۔

" اوہ اوہ ۔ چھوٹے صاحب ۔ میں نے نظر کہا ہے جوں نہیں کہا"
بابا اللہ بخش نے ہنستے ہوئے کہا ۔ وہ عمران کی بات سمجھ گیا تھا ۔

" ارے تو یہ کیا کوئی اور چیز ہوتی ہے ۔ چلو ہوتی رہے ۔ تم
سناؤ ۔ ڈیڈی اور اماں بی کے درمیان گولہ باری کی کیا
پوزیشن ہے ۔ مجھے تو سیز فائر لگ رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ
لہجے میں کہا ۔

" گولہ باری ۔ کیسی گولہ باری" ۔۔۔ بابا اللہ بخش ایک بار
پھر حیرت سے چونک پڑا ۔

" ارے وہی گولہ باری جو اماں جان اور تمہارے درمیان ہوتی
رہتی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا تو بابا اللہ بخش ایک بار پھر
بے اختیار ہنس پڑا ۔

" ایسی تو کوئی بات نہیں ۔ بیگم صاحبہ نے ثریا بی بی کے ساتھ



دلاور گڑھ جانا تھا ۔ بیگم صاحبہ کافی دنوں سے کہہ رہی تھیں ۔ مگر بڑے
صاحب ٹالتے چلے آرہے تھے ۔ آج چھٹی کا دن تھا ۔ اس لئے بیگم
صاحبہ بضد ہو گئیں ۔ جب کہ بڑے صاحب کو کسی کام جانا تھا ۔ اس
لئے انہوں نے کہا کہ عمران کو بلا لو اور اس کے ساتھ چلے جاؤ ۔ پھر
شاید انہوں نے آپ کو فون کیا اور خود کار میں بیٹھ کر چلے گئے" ۔
بابا اللہ بخش نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" دلاور گڑھ ۔ مگر وہاں کون رہتا ہے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا ۔

" بیگم صاحبہ کے کوئی دور کے رشتہ دار ہیں" ۔۔۔ بابا اللہ بخش
نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا ۔

" ابھی تک نہیں آیا یہ عمران ۔ سنجانے اس کم بخت کو فلیٹ میں
کیا دلچسپی ہے کہ گوند کی طرح چپکا رہتا ہے اس فلیٹ سے" ۔۔۔
عمران جیسے ہی برآمدے میں پہنچا اُسے اندرونی کمرے سے اماں بی
کی دھاڑ سنائی دی ۔

" ابھی آجائیں گے بھائی جان ۔ فاصلہ بھی تو کافی ہے" ۔۔۔
ثریا کی آواز سنائی دی ۔

" ہوں ۔ فاصلہ ۔ وہ اس کلموئی ڈبیا نے کیا فاصلہ طے کرنا ہے ۔
ہزار بار کہا ہے کہ کوئی ڈھنگ کی کار لے لو ۔ لیکن وہ ہے الٹی
کھوپڑی کا" ۔۔۔ اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی ۔

" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" ۔۔۔ عمران نے کمرے
میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اماں بی

پیچنے قدموں میں بیٹھ گیا۔ اماں بی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب کہ ثریا صوفے کے عقب میں کھڑی تھی۔

" وعلیکم السلام۔ ارے ارے۔ تم بیٹھ کیوں گئے۔ ہزار بار کہا ہے کہ کپڑوں کا دھیان رکھا کرو۔ اتنے اچھے لباس میں سلوٹیں اچھی نہیں لگتیں۔ مگر تمہیں پرواہ ہی نہیں۔ ایک وہ لاٹ صاحب ہیں کہ شکنیں نہیں پڑنے دیتے لباس میں۔ اٹھ کر بیٹھو"۔۔۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور عمران جلدی سے اٹھ کر ماں کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

" اماں بی۔ آج تو آپ پر بڑا نور چھایا ہوا ہے۔ بس مجھے تو یوں لگتا ہے۔ جیسے کوئی نورانی پیکر صوفے پر بیٹھا ہو"۔۔۔ عمران نے ماں کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" بس بس بھائی جان۔ زیادہ خوشامد کی ضرورت نہیں۔ پہلے بھی آپ نے آتے آتے بہت دیر کر دی۔ جلدی اٹھیں۔ ہم نے دلاور گڑھ جانا ہے۔ اماں بی ناراض ہو رہی تھیں"۔ صوفے کے پیچھے کھڑی ہوئی ثریا نے کہا۔

" ارے ارے۔ کیا آفت آ گئی ہے۔ دلاور گڑھ ہی جانا ہے۔ کالے پانی تو نہیں جانا۔ ابھی تو آیا ہے۔ دو لمحے اُسے سانس تو لینے دو۔ تم تو بس ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہو"۔۔۔ اماں بی نے ثریا کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" ارے اماں بی۔ آپ کو کیا ضرورت ہے جانے کی۔ آپ حکم کریں میں دلاور کو یہیں بلوا لیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے ثریا کی طرف دیکھتے



ہوئے آنکھیں جھپکا کر کہا۔

" کس کو۔ کس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔ اماں بی نے چونک کر پوچھا۔ وہ عمران کی بات نہ سمجھ سکی تھیں۔

" دلاور کی۔ وہ بیچارہ تو کل بھی میرے پاس آیا تھا۔ کہتا تھا۔ آج کل مفلسی کا زمانہ آ گیا ہے۔ بھوکا مر رہا ہوں۔ کوٹھی پر جھاڑو دلانے کی نوکری ہی دلوا دو۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ ایک آنکھ سے بھینگا تھا۔ میں نے سوچا کہ ثریا کیا کہے گی۔ کہ اس کے لئے ...." عمران کی زبان چل پڑی۔

" ارے ارے۔ کیا واہی تباہی بکے چلے جا رہے ہو۔ کون دلاور۔ کون بھینگا۔ اور اس کا ثریا سے کیا تعلق۔ آخر یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ثریا کہہ تو رہی ہے کہ دلاور کے پاس جانا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو دلاور گڑھ کہا ہے۔ اماں بی آپ نے دیکھا بھائی جان کیسی باتیں کر رہے ہیں"۔۔۔ ثریا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا

" دلاور گڑھ۔ اوہ اچھا۔ مگر وہاں تو زلزلہ آنے والا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" زلزلہ آنے والا ہے۔ کہاں۔ تمہیں کیسے پتہ چلا"۔۔۔ اماں بی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔

" ظاہر ہے اماں بی۔ جب ثریا وہاں پہنچے گی تو زلزلہ نہیں آئے

گا تو اور کیا ہوگا۔ لیکن یہ دلاور گڑھ جانے کا پروگرام کیسے بن گیا"
عمران نے اماں بی کی گھبراہٹ دیکھتے ہی بات بدل دی۔

"ہونہہ۔ تو تمہیں پتہ ہی نہیں کہ دلاور گڑھ میں کون رہتا ہے۔
کبھی تمہارے باپ نے تمہیں بتایا بھی ہو۔ اُسے تو میرے
رشتہ داروں سے ایسے چڑ ہے جیسے وہ بھنگی، نائی، چمار ہوں۔
کیوں۔ تمہیں نہیں معلوم کہ دلاور گڑھ میں کون رہتا ہے سردار
شیر زمان کو نہیں جانتے تم۔ بولو" ـــــ اماں بی نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا اور عمران کا کان پکڑ لیا۔

"اچھا اچھا۔ وہ سردار شیر زمان۔ وہ جو بڑے خاندانی آدمی ہیں۔
انتہائی باوقار۔ انتہائی معزز۔ انہیں دیکھ کر یوں لگتا ہے۔ جیسے
بہادری اور شرافت مجسم ہو کر رہ گئی ہو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور
اماں بی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ہاں۔ وہی سردار شیر زمان۔ وہ ہمارے رشتہ دار ہیں۔
انہوں نے کئی بار ثریا کو دعوت دی ہے۔ ان کی چھوٹی بیٹی عاصمہ۔
ثریا کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ بے حد نیک اور تمیز دار
بچی ہے۔ میں نے کئی بار تمہارے باپ سے کہا ہے مگر وہ ہر بار
ٹال جاتے ہیں۔ آج کہا تو لڑ بھڑ کر اور شوں بھوں کرتے وہ موا فرنگی
سوٹ چڑھاتے کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ کہ سرکاری کام ہے۔
موئی نوکری نہ ہو گئی جان کا روگ ہو گئی۔ کہ چھٹی والے دن بھی
سرکار ان کے کان پکڑے رہتی ہے" ـــــ اماں بی نے غصیلے
لہجے میں کہا۔



"اچھا اچھا۔ وہ عاصمہ۔ ثریا یہ وہی عاصمہ ہے ناں جس کی ناک پکوڑے
جیسی ہے اور آنکھیں یوں لگتی ہیں جیسے کسی نے آنکھوں کی جگہ بٹن ٹانک
دیئے ہوں۔ اُسی عاصمہ کی بات کر رہی ہیں ناں اماں بی" ـــــ عمران
نے ثریا کو چڑاتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ آپ نے دیکھا بھائی جان میری سہیلی کے بارے میں کیا
کہہ رہے ہیں۔ آپ نے تو دیکھا ہے عاصمہ کو وہ کیسی ہے۔ اس قدر
سویٹ ہے کہ........" ثریا نے روٹھتے ہوئے کہا۔

"تم یہ بتاؤ۔ تم نے کب دیکھا ہے عاصمہ کو۔ بول کب دیکھا ہے
جب وہ یہاں آئی تھی تب تو تم یہاں موجود ہی نہ تھے" ـــــ اماں
بی نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ان کا ذہن کسی اور رخ پر مڑ رہا تھا۔

"اماں بی۔ ثریا نے مجھے اپنی سہیلیوں کا البم دکھایا تھا۔ ایک
سے ایک بڑھ چڑھ کر شکلیں تھیں۔ اس کی سہیلیوں کی۔ ہزار بار کہا
ہے کہ اپنی جیسی سہیلیاں نہ بنایا کرو۔ مگر اسے ساری یونیورسٹی میں
سہیلیاں ہی وہی نظر آتی ہیں۔ اب آپ بتائیں میں کیا کروں" ـــــ
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا۔ فوٹو دیکھا تھا۔ مگر ثریا تو نے جوان بھائی کو سہیلیوں
کے فوٹو کیوں دکھائے تھے۔ بول۔ کیوں دکھائے تھے۔ تمہیں شرم
نہیں آتی۔ اسی لئے تو کہتی ہوں کہ اس فرنگی پڑھائی کا کیا فائدہ۔
کہ جوان بھائیوں کو سہیلیوں کے فوٹو دکھاتی ہیں لڑکیاں۔ کیوں ثریا"
اماں بی کا غصہ ایک بار پھر نقطہ عروج کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

"اماں بی۔ میرے پاس تو البم ہی نہیں۔ یہ بھائی جان خواہ مخواہ

جھوٹ بول رہے ہیں" ——— ثریا نے روہانسی ہو کر کہا۔

"میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ خود ہی تو اپنی الماری سے نکال لائی تھی البم۔ دیکھا اماں بی بڑے بھائی کو جھوٹا کہہ رہی ہے" ——— عمران نے اُسے اور زیادہ چڑاتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ میں نہیں جاتی دلاور گڑھ۔ بس اب میں نہیں جاؤں گی" ——— ثریا نے کہا اور پیر پٹختی اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے۔ کیا ہو گیا۔ ابھی تو میری جان کھا رہی تھی۔ اب کہہ رہی ہو نہیں جاتی۔ یہ لڑکی ہے یا لٹو۔ ایک لمحے میں گھوم جاتی ہے" ——— اماں بی نے حیرت اور غصے کے ملے جلے انداز میں کہا۔

"چلو اماں بی۔ آپ اور میں چلتے ہیں۔ آخر شیر زمان آپ کے رشتہ دار ہیں تو میرے بھی بزرگ ہوتے۔ ان کی خدمت میں سلام عرض کرنا بے حد ضروری ہے" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ مقصد دروازے تک پہنچی ہوئی ثریا کو سنانا تھا۔

"نہیں۔ ثریا بھی ساتھ جائے گی۔ عاصمہ نے اُسے خصوصی دعوت دے رکھی ہے۔ چلو ثریا۔ جا کر ڈرائیور سے کہو گاڑی گیراج سے باہر نکالے" ——— اماں بی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ڈرائیور۔ تو کیا ڈرائیور جائے گا ساتھ" ——— عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں" ——— اماں بی نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر میرے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ دونوں چلے جائیں"



عمران نے کہا

"کیا ——— کیا کہہ رہا ہے۔ کیا تمہارے ہوش ٹھکانے ہیں۔ تمہاری غیرت کہاں مر گئی ہے۔ جوان بہن اور ماں کو ڈرائیور کے ساتھ بھیج رہے ہو۔ کیوں۔ بولو۔ تم نے یہ بات کیوں کہی۔ کیسے کہی" اماں بی کا پارہ انتہائی درجے پر پہنچ گیا تھا۔

"ارے اماں بی۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ جب میں ڈرائیونگ کر سکتا ہوں تو پھر ڈرائیور کی کیا ضرورت ہے" ——— عمران نے فوراً اپنی بات بدلتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے اماں بی کی غیرت اور جلال دونوں کا بخوبی علم تھا۔ اُسے بس خیال نہ رہا تھا۔ یہ بات کرتے ہوئے۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ خواہ مخواہ اُسے لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ چلو اٹھو" ——— اماں بی کا غصہ فوراً ہی ٹھنڈا ہو گیا۔ اور عمران نے باہر جا کر سر رحمان کی ذاتی کار کو چیک کیا اور پھر اس نے بابا اللہ بخش کو کہہ دیا کہ وہ جا کر ثریا اور اماں بی کو لے آئے۔ ثریا اماں بی کے ساتھ ہی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ وہ کچھ روٹھی روٹھی سی لگ رہی تھی۔

"اماں بی۔ آثار اچھے نہیں ہیں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آثار۔ کیسے آثار۔ یہ موئے آثار کہاں سے آ گئے" ——— اماں بی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ثریا کو آپ نے دیکھا ہے کیسی بور ہوئی بیٹھی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اپنی سہیلی سے ملنے کی بجائے کسی بوڑھی چڑیل سے ملنے جا رہی

ہو۔اماں بی۔ آپ نے اس عاصمہ کو غور سے دیکھا تھا۔کہیں وہ واقعی
کوئی بوڑھی چڑیل نہ ہو۔ بوڑھی چڑیلیں روپ بھی بدل لیتی ہیں"۔۔۔۔۔
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" خبردار۔بھائی جان۔ اگر آپ نے عاصمہ کو بوڑھی چڑیل کہا۔ وہ
میری سہیلی ہے بس۔آپ کے دوستوں کی طرح نہیں ہے۔بوڑھے
گدھ"۔۔۔۔ ثریا عمران کی توقع کے عین مطابق چیخ کر بولی۔

" ارے ارے۔کیا ہو گیا ہے تمہیں۔بڑے بھائی سے اس
طرح بات کرتے ہیں۔خبردار جو آئندہ ایسی بات کی تو زبان کھینچ لوں
گی بے شرم"۔۔۔۔ اماں بی نے شدید غصے سے کہا۔

" اماں بی۔ آپ مجھے ہی ڈانٹتی ہیں۔بھائی جان بھی تو میری سہیلی کو
بوڑھی چڑیل کہہ رہے ہیں۔انہیں تو آپ کچھ نہیں کہتیں"۔۔۔۔ ثریا
نے چھوٹی بچیوں کی طرح منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔تم بھی ذرا زبان کو لگام دے کر رکھا کرو۔بڑے بھائی ہو تو
بڑے بن کر رہو۔چلو گاڑی تو چلاؤ۔کیا یہیں بیٹھے بیٹھے دلاور گڑھ آ
جائے گا"۔۔۔۔ اماں بی نے کہا۔اور عمران نے مسکراتے ہوئے
کار سٹارٹ کی اور پھر اسے لے کر کوٹھی سے باہر آ گیا۔اماں بی
نشست سے سر ٹکا کر اور آنکھیں بند کر کے تسبیح پڑھنے میں مصروف
ہو گئیں۔جب کہ ثریا نے پیچھے رکھا ہوا رسالہ اٹھا کر کھول لیا۔

دلاور گڑھ دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور ایک الگ تھلگ
قصبہ سا تھا۔چونکہ مین روڈ سے کافی دور تھا۔اس لئے اس قصبے
نے کوئی خاص ترقی نہ کی تھی۔بس عام سا قصبہ تھا۔جس کے گرد



دور دور تک آموں کے باغات اور ہرے ہرے کھیت پھیلے ہوئے
تھے۔تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل ڈرائیونگ کرنے کے بعد آخر کار وہ
دلاور گڑھ میں واقع سردار شیر زمان خان کی جدید انداز میں بنی ہوئی
خوب صورت حویلی پہنچ ہی گئے۔ اماں بی کی وجہ سے عمران کو کار آہستہ
چلانی پڑتی تھی۔کیونکہ کار کے تیز چلنے سے ان کو اختلاج قلب سا ہو
جاتا تھا۔ورنہ اگر وہ اکیلا ہوتا تو شاید ڈیڑھ گھنٹے میں ہی پہنچ
جاتا۔حویلی میں پہنچ کر اماں بی اور ثریا تو زنانے حصے کی طرف بڑھ گئیں۔
جب کہ عمران کو ملازم ایک وسیع وعریض ڈرائنگ روم میں لے آئے۔
ڈرائنگ روم کی سجاوٹ بتا رہی تھی کہ سردار شیر زمان جاگیردار ٹائپ
کے آدمی ہیں۔اور وہی ہوا۔چند لمحوں بعد ایک بھاری بھرکم اور
چوڑے چہرے کے مالک صاحب اندر داخل ہوئے۔ان کی بڑی بڑی
مونچھیں اور گھنی ہوئی داڑھی تھی۔آنکھیں اس طرح سرخ تھیں کہ عمران
کو شبہ ہونے لگا کہ شاید نشہ کرتے ہیں۔لیکن ان کے چہرے کی
دمک دیکھ کر اسے اپنا یہ خیال بدلنا پڑا۔

" مجھے سردار شیر زمان کہتے ہیں"۔۔۔۔ آنے والے نے گونج دار اور
بارعب لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

" مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مجھے کیا کہتے ہیں۔ اوہ اوہ۔میری یادداشت
بھی کم بخت عین موقع پر جواب دے جاتی ہے۔ چلیئے آپ ہی بتا
دیجئے۔کہ مجھے کیا کہتے ہیں۔ ویسے سر رحمان میرے ڈیڈی ہیں۔اتنا
تو مجھے یاد ہے۔اور اس لئے یاد ہے کہ ڈیڈی کا آپ سے بھی زیادہ
پر جلال چہرہ ہر وقت ڈنڈا اٹھائے میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔

کہ خبردار اگر میرا نام بھولے تو کھوپڑی توڑ دوں گا۔ اس لئے جناب
مجبوری ہے۔ نام یاد رکھنا پڑتا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سہمے
ہوئے اور سہمے سے لہجے میں کہا۔
" تو تم علی عمران ہو۔ سر رحمان کے اکلوتے صاحبزادے۔ ہوں
بیٹھو" ـــــ سردار شیر زمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ان کے
انداز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ انہیں عمران سے مل کر بے حد
مایوسی ہوئی ہو۔
" اوہ ہاں۔ علی عمران۔ بالکل۔ بالکل یہی نام ہے۔ علی عمران۔
دیکھا آپ نے۔ جب دوسرے میرا نام یاد رکھتے ہیں تو مجھے کیا ضرورت
ہے۔ خواہ مخواہ اپنا نام یاد رکھنے کی۔ ویسے آپ کون سی کمپنی کا موم
استعمال کرتے ہیں۔ بڑا خالص موم ہے۔ بلکہ موم کم اور موم جامہ
زیادہ لگتا ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
" صاحب زادے۔ تمہاری خوش قسمتی یہ ہے کہ تم سر رحمان کے
بیٹے ہو۔ اور سر رحمان رشتے میں ہمارے بھائی لگتے ہیں۔ ورنہ جس
لہجے اور جس انداز میں تم باتیں کر رہے ہو۔ اب تک تمہاری زبان
ایک ہزار ایک بار کٹ چکی ہوتی۔ ہمارا نام سردار شیر زمان ہے۔ اور
ہماری مونچھیں موم کے بغیر ہی اس طرح اکڑی رہتی ہیں" ـــــ سردار
شیر زمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ عمران کی بات جس
آسانی سے سمجھ گئے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ عام سے
جاگیردار نہیں ہیں۔ بلکہ خاصے ذہین آدمی ہیں۔
اسی لمحے ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے



بڑے ادب سے دودھ کا ایک بڑا سا گلاس جو سرپوش سے ڈھکا
ہوا تھا اٹھا کر عمران کے سامنے رکھا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس
چلا گیا۔
" معافی چاہتا ہوں جناب۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ سردار بھی
ہیں اور شیر زمان بھی۔ میں سمجھا کہ آپ صرف سردار ہیں۔ ویسے آپ
کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے موم کے بارے میں اس لئے نہ
پوچھا تھا کہ مجھے خدشہ تھا کہ آپ کی مونچھیں اپنے زور پر اکڑی
ہوئی ہونے کی بجائے موم کی وجہ سے ایسی لگ رہی ہیں۔ دراصل
میں نے تو اس لئے پوچھا تھا کہ آپ سردار ہونے کے باوجود اس
قدر نرم لہجے میں کیوں باتیں کر رہے ہیں ظاہر ہے سردار اور موم
مزاج جچتا نہیں" ـــــ عمران نے اس بار بڑے معصوم سے لہجے
میں کہا۔ اور اس بار سردار شیر زمان بے اختیار ہنس پڑے۔
" میں بھی تمہیں کوئی احمق نوجوان سمجھ رہا تھا۔ لیکن اب مجھے احساس
ہو رہا ہے کہ تم جتنے شکل سے احمق نظر آرہے ہو۔ اتنے ہی گہرے
بھی ہو۔ بہرحال آئی۔ ایم۔ سوری۔ مجھے دراصل غلط موقع پر غصہ آ
گیا تھا" ـــــ سردار شیر زمان نے اس بار واقعی نرم لہجے میں
کہا۔ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی تھا۔ عمران کے انتہائی گہرے
طنز کو وہ بخوبی سمجھ گیا تھا۔
" اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا موقع بھی ہوتا ہے جسے آپ صحیح
سمجھتے ہیں اور پھر بھی آپ کو غصہ آجاتا ہے" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور سردار شیر زمان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

اب وہ نارمل ہو چکے تھے۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری وجود کی عورت ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

"بیگم تم"۔۔۔ سردار شیر زمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران بڑے سعادت مندانہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اپنے بھانجے سے ملنے آئی ہوں۔ ماشاء اللہ۔ چشم بد دور"۔ بیگم نے قریب آکر بڑے شفقت بھرے انداز میں عمران کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"آداب آنٹی"۔۔۔ عمران نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"آداب۔ ماشاء اللہ۔ کیا سعادت مندی ہے۔ یہ میری چھوٹی بیٹی ہے عاصمہ۔ تمہاری بہن ثریا کی سہیلی"۔۔۔ بیگم سردار شیر زمان نے ساتھ آنے والی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سلام بھائی جان"۔۔۔ عاصمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔۔۔ عمران نے بڑے بزرگانہ انداز میں کہا اور عاصمہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں بیٹے۔ تم نے ابھی تک دودھ نہیں پیا۔ کیا تمہیں دودھ پسند نہیں ہے"۔۔۔ بیگم نے عمران کے سامنے رکھے ہوئے دودھ کے گلاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے بھی خیال نہیں آیا۔ دودھ پیو عمران"۔۔۔ سردار شیر زمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہت بھاری ہے۔ دو چار مزدور بلوا لیں"۔۔۔ عمران



نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"بھاری۔۔۔ مزدور۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔ بیگم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عاصمہ اور سردار شیر زمان بھی حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"جی۔۔۔ جی۔۔۔ میں نے دیکھا ہے آپ کا رستم ٹائپ کا ملازم گلاس کو ایک بڑی سی ٹرالی پہ رکھ کر دھکیلتا ہوا لے آیا ہے۔ اور ٹرالی بیچاری بھی مسلسل چیں چیں کر رہی تھی۔ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ اگر ایک گلاس خود نہیں اٹھا سکا تو میں تو ویسے ہی دھان پان سا آدمی ہوں"۔۔۔ عمران نے اُسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور وسیع وعریض ڈرائنگ روم سردار شیر زمان کے بھرپور قہقہے سے گونج اٹھا۔ جس میں عاصمہ کی مترنم ہنسی بھی شامل تھی۔ جبکہ بیگم مسکرا دی تھیں۔

"بہت خوب۔ واقعی بہت خوب۔ بیگم۔ علی عمران انتہائی دلچسپ باتیں کرتا ہے۔ پہلے پہل تو مجھے بھی اس کی بات پر غصہ آگیا تھا۔ مگر میں جلد ہی سمجھ گیا کہ اس کا مقصد میری توہین نہیں ہے"۔۔۔ سردار شیر زمان نے ہنستے ہوئے بیگم سے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا آپ نے عمران بیٹے پر غصہ ظاہر کیا ہے۔ آپ کو یہ یاد نہیں رہا کہ عمران ہمارا مہمان ہے۔ اور خالی مہمان ہی نہیں انتہائی معزز مہمان ہے"۔۔۔ بیگم نے سردار شیر زمان پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اور بڑی مشکل سے قابو بھی آیا ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ سردار

صاحب کی مونچھیں مہمانوں کو ہنڈرڈ میٹر ریس دوڑنے پر مجبور کر
دیتی ہوں گی" ___ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ تو عاصمہ
اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ جب کہ سردار شیر زمان کی
ہنسی میں شرمندگی کا رنگ تھا۔

"دیکھا بیگم۔ اب ایسی باتوں پر کس کو غصہ نہیں آتا۔ لیکن تم نے
دیکھا کہ بات کتنی معصومیت سے کہی گئی ہے۔ بہرحال میں نے عمران
سے معذرت کر لی ہے" ___ سردار شیر زمان نے ہلکی سی ہنسی ہنستے
ہوئے کہا۔

"سچ ہی تو کہہ رہا ہے۔ عمران بیٹا بھلا اس جدید دور میں جاہلانہ
زمانے کی اتنی بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کی کیا تک بنتی ہے۔ بہرحال
آؤ عمران بیٹے۔ تم میرے ساتھ اندر آؤ۔ ہم اندر بیٹھ کر بات چیت
کریں گے" ___ بیگم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں آنٹی۔ سردار صاحب کی مونچھوں سے مجھے اب خوف
نہیں آرہا۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ صرف ریکارڈ بنانے کے
لئے رکھی گئی ہیں" ___ عمران نے کہا تو بیگم بھی اس بار ہنس دیں۔ اور
پھر وہ عاصمہ کے ساتھ واپس چلی گئیں۔

"صاحب زادے۔ اب دودھ پی ہی لو۔ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ
میری نیت خراب ہو جائے۔ دودھ میری کمزوری ہے" ___ بیگم کے
جانے کے بعد سردار شیر زمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ___ مم ___ مگر میں نے تو شیر خوادی مدت ہوئی چھوڑ دی
ہے آپ نے ......" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے



کہا تو سردار شیر زمان کے زوردار قہقہے سے کمرہ ایک بار پھر گونج اٹھا۔

"تم سے بات کرنا واقعی حوصلے کا کام ہے۔ میں نے سنا ہے
کہ تم نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے" ___ سردار شیر زمان نے شاید
موضوع بدلنے کی خاطر کہا۔

"جی۔ اعلیٰ کا تو پتہ نہیں۔ البتہ میں نے آکسفورڈ سے سائنس میں
ڈاکٹریٹ کی ہے۔ مگر میرا باورچی آغا سلیمان پاشا پھر بھی مجھے ان پڑھ
ہی کہتا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق صرف ڈگریاں لینے سے آدمی
تعلیم یافتہ نہیں ہو جاتا۔ تجربہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے" ___ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی درست کہتا ہے۔ ویسے مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی
ہے۔ کہ تم نے آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ کی ہے۔ میں نے بھی آکسفورڈ
میں ہی تعلیم حاصل کی ہے۔ گو ڈاکٹریٹ تو نہیں کی لیکن بہرحال ماسٹر
ڈگری ضرور حاصل کی ہے" ___ سردار شیر زمان نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"تو ___ تو آپ وہاں پڑھاتے رہے ہیں۔ بہت خوب۔ میں نے
سنا تھا کہ کئی سال تک آکسفورڈ یونیورسٹی طالب علموں سے خالی
رہی تھی۔ شاید آپ کی مونچھوں سے ڈر کر فرار ہو گئے ہوں گے۔ پھر بھی
ماسٹر۔ اور وہ بھی آکسفورڈ میں۔ واہ" ___ عمران نے کہا تو سردار
شیر زمان ہنس پڑے۔

"آج کل کیا کر رہے ہو" ___ سردار شیر زمان نے کہا۔

"تجربہ حاصل کر رہا ہوں۔ تاکہ آغا سلیمان پاشا بھی مجھے تعلیم یافتہ

تسلیم کرے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور سردار شیر زمان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اچھا کس چیز کا تجربہ" ـــــ سردار شیر زمان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سلیمان کی پکائی ہوئی مونگ کی دال کھانے کا۔ سنا ہے۔ بڑے فائدے ہیں مونگ کی دال کے۔ آدمی میں اتنی جرأت۔ حوصلہ اور بہادری پیدا کر دیتی ہے کہ پھر اُسے بڑی سے بڑی مونچھوں سے ڈر نہیں لگتا" عمران نے کہا۔

"آخر تمہیں میری مونچھوں سے کیا ضد ہوگئی ہے۔ تم مسلسل میری مونچھوں پر ہی تنقید کر رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ مونچھیں مرد کا زیور ہوتی ہیں" ـــــ سردار شیر زمان آخر کار مزید ضبط نہ کر سکے۔ اس لئے اس بار ان کے لہجے میں ایک بار پھر غصہ جھلک آیا تھا۔

"بالکل۔ بالکل جناب۔ لیکن وہ کیا کہتے ہیں۔ نہیں ضرورت زیور کی جسے خوبی خدا نے دی۔ کچھ ایسا ہی شعر ہے۔ لیکن اب ان بے چارے شاعروں کو کیا علم کہ جب خدا نہ دے تو بندہ بے چارہ اس کے سوا اور کیا کر سکتا ہے کہ زیور ہی پہن لے۔ اس کے بس میں جو کچھ ہو سکتا ہے وہ تو کرے" ـــــ عمران نے کہا اور سردار شیر زمان کا چہرہ یک لخت غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

"تم باز آنے والے نہیں ہو۔ اور مسئلہ یہ ہے کہ مہمان بھی ہو۔ ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔ ملازم تمہیں کمرہ دکھا دے گا" ـــــ سردار شیر زمان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔



"بڑی جلدی بھاگ گئے۔ ہونہہ۔ آکسفورڈ سے ماسٹر ڈگری۔ اور نام شیر زمان۔ اس پر اتنی لمبی مونچھیں اور حوصلہ چڑیا جیسا" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود کتابوں کے شلف کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں بڑے قرینے سے کتابیں رکھی گئی تھیں۔ ویسے عمران کو یہ سن کر واقعی حیرت ہوئی تھی کہ سردار شیر زمان صاحب نے آکسفورڈ سے ماسٹر ڈگری لی ہوئی ہے۔ کیونکہ سردار شیر زمان اپنی ظاہری حالت سے اس قدر پڑھا لکھا نظر نہ آتا تھا۔ لیکن کتابوں کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ تمام کتابیں انسانی ذہن پر جدید ریسرچ پر مبنی تھیں۔ اور ان میں واقعی کئی انتہائی نایاب کتب بھی شامل تھیں۔

اُسی لمحے وہی ملازم اندر داخل ہوا۔ جو دودھ کا گلاس رکھ کر گیا تھا۔

"صاحب۔ آپ نے دودھ نہیں پیا" ـــــ ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھنڈا کر کے پینے کا عادی ہوں۔ کیا نام ہے تمہارا" ـــــ عمران نے مڑ کر ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام شمس ہے۔ جناب" ـــــ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کب سے سردار صاحب کے ملازم ہو" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"جی گذشتہ دس بارہ سالوں سے" ـــــ ملازم نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"سردار صاحب بتا رہے تھے کہ تم نے انہیں اتنی لمبی مونچھیں رکھنے کا مشورہ دیا تھا۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے۔ حالانکہ تمہاری اپنی مونچھیں اس قدر لمبی نہیں ہیں"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ میری کیا جرأت ہے جناب کہ میں انہیں کوئی مشورہ دے سکوں۔ ویسے سردار صاحب کو مونچھوں کا شوق ایک دو سال پہلے ہی ہوا ہے۔ ورنہ پہلے تو نہ ہی ان کی مونچھیں تھیں اور نہ ہی وہ اس طرح سادگی سے رہتے تھے۔ ہر وقت سوٹ پہنتے تھے۔ مگر جب سے انہوں نے راجہ باغ میں تہہ خانے بنوائے ہیں۔ مونچھیں بھی رکھوا لی ہیں اور بالکل سادہ رہنے لگ گئے ہیں"۔۔۔ ملازم نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راجہ باغ میں تہہ خانے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔"
عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ جناب انہیں یہ مت بتائیں کہ میں نے آپ سے تہہ خانوں کی بات کی ہے۔ ورنہ وہ مجھے قتل کرا دیں گے۔ آپ ان کے مہمان ہیں۔ اس لئے میرے منہ سے اچانک یہ بات نکل گئی ہے"۔۔۔ ملازم نے یک لخت اس طرح خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ کہ جیسے یہ بات کر کے اس نے اپنی موت مقدر کر لی ہو۔

"تم قطعی بے فکر رہو"۔۔۔ عمران نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کچھ نہ پوچھیں جناب۔ دوسرے کمرے میں چلیں وہاں میں بتاؤں گا۔ یہاں سردار صاحب کسی بھی وقت آ سکتے ہیں"۔۔۔



ملازم نے خوف زدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ملازم تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور عمران بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

سیاہ رنگ کی بڑی سی کار خاصی رفتار سے ٹریفک کے بے پناہ ہجوم میں راستہ بناتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بھاری جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ عقبی سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی تقریباً نیم دراز انداز میں موجود تھی۔ اس کی آنکھوں پر گہرے رنگ کا چشمہ تھا۔ جسم پر شوخ رنگ کا اسکرٹ تھا۔ اس کے بال اخروٹی رنگ کے تھے۔ جو اس کے سرخ و سفید چہرے پر بے حد بھلے لگ رہے تھے۔

"مادام۔ آپ کی طلبی سے تو ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی خاص مشن درپیش ہے"

ڈرائیور نے مڑے بغیر عورت سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے" ____ عورت نے مختصر سا جواب دیا۔ لہجہ سپاٹ تھا۔ جیسے وہ اس سلسلے میں مزید کوئی بات نہ کرنا چاہتی ہو۔

کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک نو آباد کالونی میں داخل ہوئی۔ اور پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ ایک سائیڈ پر باقی آبادی سے الگ تھلگ بنی ہوئی ایک دو منزلہ کوٹھی کے سیاہ رنگ کے بڑے سے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیور نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبایا تو بڑا سا سیاہ رنگ کا پھاٹک آٹومیٹک انداز میں کھل گیا۔ اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ پورچ کے پیچھے وسیع برآمدے میں چار غیر ملکی کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔ کار رکتے ہی مادام دروازہ کھول کر نیچے اتری۔ اور پھر تیزی سے چلتی ہوئی عمارت کے اندر داخل ہو گئی۔ اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بند دروازے پر پہنچ کر رک گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں دروازے پر دستک دی اور آنکھوں پر موجود گاگل اتار کر اس نے ہاتھ میں لے لی۔

"یس۔ کم ان" ____ اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔



اور مادام دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کے فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ کمرے کے آخری کنارے پر ایک بڑی سی میز تھی۔ جس کے پیچھے ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔ وہ کسی بت کی طرح اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بھی گہرے رنگ کا سوٹ تھا۔

"بیٹھو ماریا" ____ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور لڑکی جسے ماریا کے نام سے پکارا گیا تھا۔ خاموشی سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی چار کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھنے کا انداز خاصا مؤدبانہ تھا۔

"یس باس" ____ ماریا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ فائل دیکھو" ____ باس نے میز پر رکھی ہوئی ایک فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس کا کور گہرے رنگ کا تھا۔ ماریا نے فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگی۔ فائل میں صرف ایک کاغذ تھا۔ جس پر تحریر ٹائپ شدہ تھی۔ وہ تحریر کو تیزی سے پڑھنے لگی۔ پھر اس نے فائل بند کی اور اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔

"یس باس" ____ ماریا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیسا مشن ہے" ____ باس نے اسی طرح بھاری لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اگر آپ کا یہ فیصلہ ہے کہ یہ مشن مجھے مکمل کرنا ہے تو میں اس فیصلے کی پابند ہوں۔ ورنہ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ یہ مشن ماریا سیکشن کا نہیں ہے۔ کوئی عام سا ایجنٹ اسے

سرانجام دے سکتا ہے" ـــــ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن تمہارے معیار کا نہیں ہے۔ یہی کہنا چاہتی ہو تم" ـــــ باس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔
"میں نے پہلے کہا ہے باس کہ اگر آپ اسے ماریا سیکشن کے معیار کا سمجھتے ہیں تو ہوگا۔ ورنہ۔ بہرحال میں مزید کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتی" ـــــ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ادگاس سیکشن سے واقف ہو تم" ـــــ باس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
"ادگاس ۔۔۔ اوہ یس باس۔ کیا ہوا اُسے" ـــــ ماریا نے چونک کر پوچھا۔
"وہ اس مشن میں ناکام ہو کر موت کے گھاٹ اتر چکا ہے"۔ باس نے کہا تو ماریا بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔
"ادگاس ناکام ہو کر موت کے گھاٹ اتر چکا ہے۔ اس معمولی سے مشن میں" ـــــ ماریا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔
"اس لئے میں نے ادگاس کے بعد تمہارا انتخاب کیا ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا مشن ہے۔ لیکن بہرحال یہ دوسری فائل دیکھو۔ اس میں ادگاس اور اس کے سیکشن کے اس مشن پر کام کرنے کی تفصیلات اور اس کی ناکامی کے بارے میں تجزیہ شامل ہے" ـــــ باس نے ایک اور فائل اٹھا کر ماریا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ماریا نے باس کے ہاتھ سے فائل لی۔



اور پھر اُسے کھول کر پڑھنے لگی۔ اس فائل میں دس کاغذ تھے۔ جن پر باریک الفاظ سے تحریر ٹائپ کی گئی تھی۔ ماریا جیسے جیسے اُسے پڑھتی گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات بڑھتے گئے۔

"ہونہہ ـــــ تو یہ ٹاپ سرکٹ بے حد طاقتور تنظیم ہے۔ میں سمجھی پاکیشیا کی معمولی سی تنظیم ہو گی۔ اب یہ واقعی میری لائن کا مشن ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ مجھے پہلے ان حالات کا علم نہ تھا" ـــــ ماریا نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے کہا۔
"جب میں نے ادگاس کے حوالے یہ مشن کیا تھا۔ اس وقت ادگاس کی بھی یہی رائے تھی۔ جو تمہاری تھی۔ لیکن تم نے دیکھا ٹاپ سرکٹ نے ادگاس اور اس کے سیکشن کا کیا حشر کیا ہے۔ ادگاس سے حماقت یہی ہوئی کہ اس نے اسے معمولی مشن سمجھتے ہوئے اس پر لاپرواہی کے انداز میں کام کیا اور نتیجہ تم نے پڑھ لیا" ـــــ باس نے کہا۔
"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب مجھے اس مشن کی صحیح اہمیت کا احساس ہو گیا ہے۔ اب میں اس ٹاپ سرکٹ سے اچھی طرح نمٹ لوں گی" ـــــ ماریا نے کہا۔
"او۔ کے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ اس مشن کی خاص بات یہ ہے۔ کہ ادگاس ٹاپ سرکٹ کے کسی اہم آدمی کو ٹریس کرنے میں ناکام رہا۔ جب کہ ٹاپ سرکٹ والوں کو اس کے اور اس کے

سیکشن کی وہاں موجودگی اور ان کی نقل و حرکت کا بخوبی علم رہا۔ نتیجہ یہ کہ انہوں نے ایک ہی وقت میں بھرپور وار کر کے پورے سیکشن کا خاتمہ کر دیا۔ اوگاس سیکشن کے خاتمے کے بعد میں نے وہاں خاصا کام کرایا ہے۔ بڑی مشکل سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک کلب ہے۔ برائٹ کلب۔ اس کا مالک البرٹ ٹاپ سرکٹ کا خاص آدمی ہے۔ لیکن وہ حد درجہ محتاط آدمی ہے۔ تم نے اپنے مشن کا آغاز اس البرٹ سے کرنا ہے۔ اگر تم البرٹ کو شیشے میں اتارنے میں کامیاب ہو گئیں تو تم آسانی سے آگے بڑھ سکو گی۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حشر ہو گا۔ جو اس سے پہلے اوگاس سیکشن کا ہوا ہے" ——— باس نے کہا۔

"آپ ماریا کو اچھی طرح جانتے ہیں باس۔ اس لئے بے فکر رہیں مشن قطعی کامیاب رہے گا۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ اوگاس کے اس مشن کی تفصیلات میں کہیں بھی پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کی مداخلت کا کوئی ذکر نہیں۔ حالانکہ پاکیشیا کے بارے میں عام طور پر مشہور ہے کہ وہاں کی سرکاری ایجنسیاں ایسی تنظیموں کے خلاف بے حد فعال رہتی ہیں" ——— ماریا نے کہا۔

"تم نے اچھا پوائنٹ سوچا ہے ماریا۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس بے حد فعال ہے۔ لیکن اس سارے معاملے میں اب تک سیکرٹ سروس یا کسی دوسری ایجنسی کو کسی بات کا بھی علم نہیں ہو سکا۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ ٹاپ سرکٹ تنظیم وہاں کام ہی نہ کر سکتی۔ لیکن تم نے فائل میں پڑھا ہو گا کہ ٹاپ سرکٹ نے وہاں



اپنا خاصا جال پھیلا رکھا ہے" ——— باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر باس ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ٹاپ سرکٹ کے خلاف ہم پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کو اطلاع دے دیں اور خود اس کی نگرانی کریں۔ جیسے ہی یہ لوگ ٹاپ سرکٹ کا خاتمہ کریں ہم اپنا اصل مشن مکمل کر لیں" ——— ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹاپ سرکٹ کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور اصل مشن کا بھی۔ اور ہم صرف منہ دیکھتے رہ جائیں گے" ——— باس نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے باس" ——— ماریا نے حیران ہو کر کہا۔

"سنو ماریا۔ تم شاید یہ سمجھ رہی ہو کہ ہمارا اصل مشن ٹاپ سرکٹ کا خاتمہ اور اس کے چیف کا اغوا ہے" ——— باس نے کہا۔

"یس باس۔ اصل مشن تو یہی ہے کہ ٹاپ سرکٹ کا خاتمہ کر کے اس کے چیف کو اغوا کر کے یہاں لے آیا جائے۔ سرکاری ایجنسی ظاہر ہے چیف کو گرفتار کر کے قانون کے حوالے کر دے گی وہاں سے ہم آسانی سے اسے اغوا کر کے لے آئیں گے۔ اس طرح ہمیں زیادہ جدوجہد بھی نہ کرنی پڑے گی اور ہمارا اصل مشن بھی مکمل ہو جائے گا" ——— ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ صرف چیف کا اغوا ہی اصل مشن نہیں ہے۔ ہمارا اصل

ایک فارمولے کا حصول ہے جسے مائنڈ ماسٹر کہا جا سکتا ہے ۔
سرکاری ایجنسی نے ٹاپ سرکٹ کے خلاف کام شروع کیا تو انہیں
مائنڈ ماسٹر فارمولے کا بھی علم ہو جائے گا۔ اور پھر یہ فارمولا حکومت
پاکیشیا کے قبضے میں چلا جائے گا۔ اس طرح ہمارا اصل مشن ہی ختم
ہو جائے گا" ـــــ باس نے کہا۔
" اس فارمولے کی کیا تفصیلات ہیں باس" ـــــ ماریا نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"مکمل تفصیلات کا تو علم نہیں ہے ۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ
پاکیشیا کے کسی پرائیویٹ سائنسدان نے ایک ایسا فارمولا ایجاد
کیا ہے ۔ جس کی مدد سے کسی بھی علاقے میں رہنے والے افراد کے
ذہنوں کو مصنوعی طریقے سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے ۔ اس طرح کا کنٹرول
کہ جب تک ان کے ذہنوں کو کنٹرول سے آزاد نہ کیا جائے ۔ وہ
کنٹرولر کے اشارے پر ہر کام کر سکتے ہیں ۔ بالکل نارمل انداز میں ۔
یہ ایک ایسا انقلابی فارمولا ہے ۔ جسے اگر وسیع رینج تک تیار کر
لیا جائے تو یہ ایک بہترین ہتھیار بھی بن سکتا ہے ۔ ٹاپ سرکٹ
یقیناً اسے صرف دولت کے حصول کے لئے تیار کر رہی ہو گی ۔ لیکن
ہم اسے بطور اہم دفاعی ہتھیار کے تیار کرنا چاہتے ہیں ۔ مثال کے
طور پر ہم یہاں بیٹھے بیٹھے دنیا کے کسی بھی آدمی کے ذہن کو کنٹرول کر کے
اس سے وہ سب کام کرا سکتے ہیں ۔ جو ہم چاہیں ۔ اور وہ یہ کام بالکل
اس طرح کرے گا جیسے وہ قطعی نارمل ہو ۔ کسی کو شک بھی نہیں پڑ سکتا ۔
کہ وہ کنٹرولڈ ہے ۔ اس طرح ہماری حکومت سیاسی طور پر بھی اور



دفاعی لحاظ سے بھی اپنی مرضی کے نتائج حاصل کر سکتی ہے ۔ مزید تفصیلات
تم خود سوچ سکتی ہو ۔ اس لحاظ سے یہ واقعی ایسی انقلابی ایجاد ہے
جس سے پوری دنیا کا نقشہ ہی بدلا جا سکتا ہے ۔ یہ فارمولا انتہائی
خفیہ تھا ۔ لیکن پھر ہماری حکومت کو کسی ذریعے سے اس فارمولے کا
علم ہوا تھا ۔ ہماری حکومت نے اس فارمولے میں دلچسپی ظاہر کی حکومت
کے مخبروں نے اس فارمولے کا کھوج نکالنے کی بے حد کوشش کی ۔
لیکن صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کوئی ٹاپ سرکٹ نامی تنظیم اس فارمولے
پر کام کر رہی ہے ۔ اس سے زیادہ کچھ نہ معلوم ہو سکا ۔ چنانچہ یہ مشن
میرے ذمے لگایا گیا ۔ میں نے ادگاس سیکشن کو اس مشن پر
تعینات کیا ۔ لیکن نتیجہ ناکامی کی صورت میں نکلا ۔ اس کے بعد میں
نے مزید تحقیقات کرائی ۔ تو برائٹ کلب کے مالک البرٹ کا کلیو مل
سکا ۔ اس کی مکمل نگرانی کرائی گئی ۔ لیکن اس نگرانی سے کچھ حاصل نہ
ہو سکا ۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ تمہارے سیکشن کو حرکت میں
لایا جائے ۔ تمہارے سیکشن نے بے شمار یادگار مشن سر انجام دیئے
ہیں ۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اس مشن میں کامیاب ہو جاؤ گی ۔
البرٹ کے بارے میں صرف میں نے تمہیں ٹپ دی ہے ۔ اس ٹپ
کو استعمال کرنا یا نہ کرنا تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے ۔ مجھے بہرحال
یہ فارمولا چاہیئے ۔ اور ساتھ ہی اس ٹاپ سرکٹ کا مکمل خاتمہ تاکہ
اس فارمولے کے بارے میں کسی دوسرے کو علم ہی نہ ہو سکے" ـــــ
باس نے کہا ۔
"کیا یہ ٹاپ سرکٹ کسی ملک کی سرکاری تنظیم ہے باس" ـــــ

ماریا نے پوچھا۔

" نہیں۔ اس بارے میں تفصیلات نہیں مل سکیں۔ ہو سکتا ہے۔ غیر ملکی تنظیم ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کی مقامی تنظیم ہو۔ ویسے میں نے اپنے طور پر تفصیلات معلوم کرائی ہیں۔ لیکن ٹاپ سرکٹ نام کی کوئی تنظیم کسی بھی بڑے ملک کی سرکاری تنظیم نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس تنظیم کے بارے میں کہیں سے تفصیلی معلومات مل سکی ہیں"۔۔۔۔۔ باس نے کہا۔

" او۔ کے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں سب کچھ آسانی سے معلوم کر لوں گی۔ اوگاس سے یہ حماقت ہوئی کہ اس نے زیر زمین دنیا کے عام مجرموں سے رابطہ قائم کیا۔ جس کی وجہ سے اُسے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ وہ خود ان کی نظروں میں آ گیا۔ دوسرے ذرائع سے اس بارے میں معلومات حاصل کر دوں گی۔ اور پوری معلومات حاصل ہو جانے کے بعد باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے اپنے سیکشن کو وہاں کال کر دوں گی۔ فی الحال میں اپنے ساتھ صرف اینڈرسن کو لے جاؤں گی"۔۔۔۔۔ ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جس طرح چاہو کام کرو۔ مجھے بہرحال مشن کی کامیابی چاہیئے۔ صرف کامیابی"۔۔۔۔۔ باس نے کہا۔ اور ماریا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔



" ہاں اب بتاؤ کہ تم کن تہہ خانوں کی بات کر رہے تھے"۔ عمران نے ایک اور کمرے میں پہنچتے ہی ملازم شمس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سردار صاحب نے دو سال پہلے راجہ باغ کے اندر خفیہ تہہ خانے بنوائے تھے جناب۔ لیکن سوائے اپنے وہ کسی اور کو ان تہہ خانوں کے اندر جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ خود سارا سارا دن وہیں رہتے ہیں۔ وہاں انہوں نے باقاعدہ سخت پہرے کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ کوئی آدمی راجہ باغ کے اس حصے کی طرف نہیں جا سکتا۔ جہاں یہ تہہ خانے ہیں۔ اب بھی سردار صاحب وہیں تھے۔ کہ بیگم صاحبہ نے مہمانوں کی آمد کی اطلاع انہیں فون پر دی اور وہ یہاں آ گئے۔ اور اب یقیناً وہ واپس وہیں چلے جائیں گے۔ آپ کے جانے کے بعد"۔۔۔۔۔ ملازم نے سرگوشیانہ لہجے

میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ سردار شیر زمان کسی پراسرار دھندے میں ملوث ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر ان تہہ خانوں میں وہ کیا کرتا ہو گا۔ کیا وہاں منشیات سٹور کی جاتی ہیں یا کوئی اور کام ہوتا ہے۔ فی الحال تو اس کی چیکنگ کا وقت نہ تھا۔ لیکن عمران نے سوچ لیا تھا کہ اماں بی اور ثریا کو واپس پہنچا کر وہ خود اکیلا واپس آئے گا۔ اور ان تہہ خانوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ سوچ کر وہ مطمئن ہو گیا۔ دوپہر کو جب ملازم نے اُسے کھانے کی اطلاع دی تو ڈائننگ روم میں اس کی ملاقات ایک بار پھر سردار شیر زمان سے ہو گئی۔

"آؤ آؤ عمران بیٹا۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ تمہیں اکیلا بور ہونا پڑا"۔۔۔ سردار شیر زمان نے عمران کے ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں نرمی تھی۔

"ابھی نوبت یہاں تک نہیں پہنچی کہ تنہائی دور کرنے کے لئے مجھے تہہ خانوں کی ضرورت پڑے"۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو سردار شیر زمان بے اختیار چونک پڑے۔

"تہہ خانے۔ کیا مطلب۔ یہ تہہ خانوں کا کیا ذکر آ گیا"۔۔۔ سردار شیر زمان کا لہجہ ایک بار پھر قدرے سخت سا ہو گیا۔

"راجوں اور جاگیرداروں کا تو شغل ہوتا ہے۔ کہ وہ باغوں میں تہہ خانے بنواتے ہیں۔ اور وہاں تنہائی دور کرنے کا سامان کرتے ہیں"۔۔۔



عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تمہیں راجہ باغ کے تہہ خانوں کا علم ہو گیا ہے۔ یقیناً اس شمس نے بتایا ہو گا۔ لیکن تم نے تنہائی دور کرنے کے الفاظ کیوں کہے ہیں"۔۔۔ سردار شیر زمان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"ظاہر ہے۔ جب آدمی تہہ خانے میں بیٹھ کر مراقبہ کرتا ہے۔ تو تنہائی دور ہو ہی جاتی ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔ تو سردار شیر زمان چند لمحے عمران کو غور سے دیکھتے رہے۔ اور پھر ایک طویل سانس لے کر مسکرا دیئے۔

"تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ بات کو سنبھالنا واقعی تمہیں آتا ہے۔ بہرحال اگر تم سوچ رہے ہو کہ میں ان تہہ خانوں میں کوئی غلط کام کرتا ہوں تو مجھے تمہاری سوچ پر افسوس ہوا ہے۔ تم کھانا کھا لو۔ میں تمہیں اپنے ساتھ ان تہہ خانوں میں لے جاؤں گا تاکہ تمہیں احساس ہو سکے کہ تم میرے متعلق کس قدر غلط انداز میں سوچ رہے ہو"۔۔۔ سردار شیر زمان نے کہا۔

"ارے ارے۔ توبہ توبہ۔ آپ کے متعلق غلط سوچ۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ آپ نے کیسے سوچ لیا۔ آپ اماں بی کے رشتہ دار ہیں۔ اور اماں بی کے رشتہ دار غلط ہو ہی نہیں سکتے"۔۔۔ عمران نے فوراً اپنے ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا۔ اور سردار شیر زمان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی بے حد شرارتی ہو۔ سر رحمان تو تمہیں احمق کہتے ہیں۔

لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ تمہیں دراصل جانتے ہی نہیں ہیں۔ بہرحال کھانا کھاؤ۔ پھر بات ہو گی"۔۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے کہا۔ اور عمران بھی مسکرا کر کھانے میں مصروف ہو گیا۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔ اور سردار شیر زمان نے اس دوران ڈرائیور کو جیپ تیار کرنے کا کہہ دیا تھا۔ چنانچہ چائے پینے کے بعد سردار شیر زمان عمران کو ساتھ لے کر جیپ میں بیٹھا۔ اور جیپ تیزی سے چلتی ہوئی حویلی سے باہر نکل آئی۔

"تم نے آکسفورڈ سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ کیا کبھی انسانی ذہن پر بھی ریسرچ کی ہے"۔۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی کئی بار سوچا تو ہے۔ لیکن مجھے پاگلوں سے بڑا ڈر لگتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پاگلوں سے۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔۔ سردار شیر زمان بے اختیار چونک پڑے۔

"ظاہر ہے جناب۔ ذہن پر ریسرچ کرنے کے لئے پاگل خانے جانا پڑے گا۔ اور اگر کسی پاگل نے مجھ پر ریسرچ شروع کر دی تو اس لئے......" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور سردار شیر زمان کے حلق سے نکلنے والے قہقہے سے جیپ گونج اٹھی۔

"جج۔۔۔۔۔ جناب۔ اب میں کیا کہوں۔ اماں بی کہتی ہیں۔ بار بار ہنسنے والا..... مگر آپ تو اماں بی کے رشتہ دار ہیں۔ اس لئے....." عمران نے اس طرح سہمے ہوئے اور خوف زدہ سے لہجے



میں کہا۔ کہ سردار شیر زمان کے حلق سے پہلے سے بھی بلند قہقہہ نکل گیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں بھی پاگل ہوں۔ بے فکر رہو۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ ابھی تمہیں پتہ چل جائے گا"۔۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر خوف کے تاثرات اور زیادہ بڑھ گئے۔

"تت۔۔۔۔۔ تت۔۔۔۔۔ تہہ خانے سے بھاگنے کا کوئی رستہ تو ہوگا......" عمران نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو۔ تمہیں بھاگنے کا پورا موقع ملے گا"۔۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے ہنستے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد جیپ ایک باغ میں داخل ہو گئی۔ باغ واقعی بے حد وسیع و عریض تھا۔ اور پھر باغ کے شمالی حصے میں باقاعدہ سڑک پر ایک گیٹ موجود تھا۔ جو بند تھا۔ اور اس کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ لیکن سردار شیر زمان کو دیکھتے ہی ان میں سے ایک نے تیزی سے پھاٹک کھول دیا۔ اور جیپ پھاٹک کراس کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک چھوٹے سے ہٹ نما مکان کے سامنے جا کر رک گئی۔

"آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس ہٹ نما مکان کے ایک کمرے میں پہنچ کر سردار شیر زمان نے کمرے کی ایک دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا تو فرش کا ایک حصہ ہٹ گیا۔ اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نمودار ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد عمران ایک

وسیع و عریض تہہ خانے میں پہنچ چکا تھا۔ اور دوسرے لمحے اس کی
آنکھیں واقعی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ تہہ خانے میں انتہائی
جدید ترین مشینری فٹ تھی۔ یہ تہہ خانہ کوئی لیبارٹری لگ رہا تھا درمیان
میں ایک مقامی نوجوان سٹریچر پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر
پر ایک شیشے کا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا اور اس کنٹوپ سے بے شمار
مختلف رنگوں کی تاریں ایک بڑی سی مشین کے ساتھ منسلک تھیں۔
چار مقامی نوجوان سفید کوٹ پہنے ہوئے اس مشین کے سامنے موجود
تھے۔ ایک طرف شیشے کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ جس کے اندر
ایک مستطیل شکل کی بڑی سی دیوہیکل مشین صاف دکھائی دے رہی
تھی۔ اس کے سامنے کرسی پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ سردار
شیر زمان عمران کو ساتھ لے کر اس کیبن میں پہنچ گیا۔ سردار شیر زمان
کو دیکھ کر کرسی پر بیٹھا ہوا نوجوان اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جلدی سے
سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک اور کرسی لاکر پہلی کرسی کے ساتھ رکھ دی۔
" بیٹھو عمران "—— سردار شیر زمان نے کہا اور عمران خاموشی سے
کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی تھی اُسے
دراصل توقع بھی نہ تھی کہ یہاں باغ کے نیچے تہہ خانے میں اس قدر
جدید لیبارٹری بھی ہو سکتی ہے۔ اور وہ بھی سردار شیر زمان جیسے آدمی
کی ملکیت میں اور وہاں باقاعدہ کام بھی ہو سکتا ہے۔
" میں نے انسانی ذہن پر خاص ریسرچ ورک کیا ہے۔ آکسفورڈ
سے میں نے سائنس میں ماسٹر ڈگری کی تھی۔ لیکن میرا خصوصی شعبہ
انسانی ذہن ہی تھا۔ میرے ذہن میں ایک خاص آئیڈیا تھا۔ اور



میں اس آئیڈیے پر کام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے یہاں اپنے
ذاتی خرچ سے لیبارٹری تیار کرائی اور انتہائی ذہین سائنسدانوں کو
بھاری معاوضے پر ملازم رکھ لیا۔ جس فارمولے پر میں کام کر رہا ہوں
اس پراجیکٹ کا بنیادی آئیڈیا یہ ہے کہ کیا کسی مصنوعی طریقے
سے انسانی ذہن کو اس طرح کنٹرول میں رکھا جا سکتا ہے کہ اُسے
باقاعدہ کنٹرول بھی کیا جا سکے اور انسانی ذہن کو اس سے نقصان
بھی نہ پہنچ سکے۔ میں نے اس پراجیکٹ کا نام مائنڈ کنٹرولر رکھا ہے۔
اور اس فارمولے پر میں نے خاصی پیش رفت بھی حاصل کر لی ہے۔
لیکن بہرحال ابھی یہ مکمل نہیں ہو سکا "—— سردار شیر زمان نے
کہا۔
" اس کے لئے اتنی بڑی مشینری کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کسی بھی
ماہر ہپناٹسٹ کی خدمات حاصل کر لیتے۔ وہ آپ کو مائنڈ کنٹرول کر
کے دکھا دیتا۔ ہپناٹزم کے علاوہ ٹیلی پیتھی۔ آئی بے شمار علوم ہیں"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سردار شیر زمان ایک بار پھر ہنس
پڑے۔
" مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں ان سب علوم میں
ماہر تو نہیں ہوں۔ لیکن بہرحال ان کے بارے میں جانتا ضرور ہوں۔
لیکن ان سب علوم میں ایک بات ایسی ہے جس سے یہ معلوم ہو جاتا
ہے کہ جس شخص پر یہ علوم آزمائے جا رہے ہوں وہ ٹرانس میں ہے۔
جب کہ میرا مقصد یہی ہے کہ ٹرانس کا سرے سے علم ہی نہ ہو سکے۔
وہ آدمی بالکل نارمل انداز میں اپنا کام کرتا رہے۔ قطعی نارمل انداز

میں درمیانی فاصلے کا بھی کوئی تعلق نہ ہو۔ ہزاروں میل دور موجود کسی آدمی کے ذہن کو کنٹرول کیا جا سکے۔ کنٹرول بھی اس طرح کہ اُسے صرف حکم دے دیا جائے کہ یہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ نارمل انداز میں وہی کرے۔ صرف وہی کام، جس کا اُسے حکم دیا جائے۔ اور معاملہ صرف ایک آدمی تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ جس قدر وسیع رینج میں جتنے افراد بھی ہوں چاہے ان کی تعداد سینکڑوں، ہزاروں پر ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں بیک وقت کنٹرول کیا جا سکے"۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے جواب دیا۔ اور عمران حیرت سے سردار شیر زمان کو دیکھنے لگا۔ یہ واقعی ایک نیا اور اچھوتا آئیڈیا تھا اور بظاہر ناممکن بھی۔

"کیا اس کے لئے آپ کوئی ریز استعمال کریں گے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ریز کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ اور میں اس معاملے میں کوئی حد نہیں رکھنا چاہتا۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ پوری دنیا کی بالائی فضا میں ایتھر موجود ہے۔ اور اس ایتھر کی وجہ سے ریڈیائی لہریں پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں۔ میں اس ایتھر کو استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ بالکل ریڈیائی لہروں کے سے انداز میں"۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔

"ویری گڈ سردار صاحب۔ آپ کا آئیڈیا واقعی بے حد اچھوتا ہے۔ اور اگر واقعی یہ کامیاب ہو جائے تو یہ اتنی بڑی انقلابی ایجاد ہے۔ کہ شاید آئندہ کئی صدیوں تک اسے سرفہرست سمجھا جائے گا۔ ویری گڈ۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ میں نے تو آپ کو عام سا جاگیر دار



سمجھا تھا۔ لیکن آپ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ اور سردار شیر زمان کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

"تم نے میری مونچھوں پر مسلسل طنز کر کے مجھے اس بات پر اکسا دیا کہ میں تمہیں یہاں تک لے آؤں۔ ورنہ میں نے یہ سب کچھ ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے پوری طرح اس بات کا احساس ہے کہ یہ ایسی ایجاد ہے کہ اگر سپر پاورز کو اس کی بھنک پڑ گئی تو وہ اسے حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑیں گے اور ظاہر ہے میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے اس سارے پراجیکٹ کو ہی خفیہ رکھا ہے۔ اور اپنے آپ کو بھی شک سے بچانے کے لئے میں نے خالص جاگیردارانہ روپ دھار لیا ہے۔ یہ بڑی مونچھیں بھی اس کا حصہ ہیں"۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے کہا۔

"آپ کا فارمولا تو جب مکمل ہو گا تو سو ہو گا۔ لیکن آپ نے دیکھ لیا کہ میں نے صرف مونچھوں پر طنز کر کے آپ کے مائنڈ کو کنٹرول کر لیا اور آپ مجھے یہ سب دکھانے پر مجبور ہو گئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سردار شیر زمان ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"یہ سب کچھ تمہیں دکھانے کا میرا ایک اور مقصد بھی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتے ہو۔ مجھے سر رحمان نے بتایا تھا۔ گذشتہ دنوں چند ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ مجھے یہ خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے کہ کوئی تنظیم

یا کوئی ملک میرے اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ گو میں نے پہلے ہی اس بارے میں انتظامات کر رکھے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اگر تمہیں یہ اطلاع مل جائے کہ مجھے ہلاک کر دیا گیا ہے یا اغوا کر لیا گیا ہے تو کم از کم تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں بتا سکتے ہو۔ تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے اس فارمولے کو واپس حاصل کر سکے" ——— سردار شیر زمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسے واقعات۔ تفصیل بتایئے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لیبارٹری اور اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک خفیہ تنظیم قائم کی ہوئی ہے۔ اسے میں نے ٹاپ سرکٹ کا نام دے رکھا ہے۔ ظاہر ہے اگر کوئی تنظیم اس فارمولے کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی تو لامحالہ وہ پہلے دارالحکومت ہی پہنچے گی۔ اس طرح ٹاپ سرکٹ اس کا وہیں خاتمہ کر سکتی ہے۔ میں نے اس تنظیم میں دارالحکومت کے خاص خاص لوگوں کو بھرتی کر رکھا ہے۔ لیکن میں کبھی خود ان کے سامنے نہیں آیا۔ اور نہ ہی وہ لوگ جانتے ہیں کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں۔ ان کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ دارالحکومت میں آنے والے مشکوک غیر ملکیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ تاکہ اگر کوئی تنظیم اس فارمولے کے خلاف کام کرنے آئے تو اسے چیک کر سکیں۔ ایک ڈیڑھ ماہ قبل مجھے اطلاع ملی کہ ایک غیر ملکی گروپ ٹاپ سرکٹ کی تلاش میں ہے۔ میں نے فوری



طور پر مزید تحقیقات کے لئے کہہ دیا۔ اور پھر پتہ چلا کہ واقعی یہ گروپ اس فارمولے اور ٹاپ سرکٹ کو تلاش کر رہا ہے۔ ان لوگوں نے زیرِ زمین دنیا کے افراد سے رابطہ کر کے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کی تھیں۔ اس طرح وہ آسانی سے نظروں میں آ گئے۔ پھر میرے اشارے پر میری تنظیم نے اس پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا۔ گو اس کے بعد اب تک پھر کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن بہرحال میرے ذہن میں یہ خدشہ موجود ہے۔ کہ میری اس ایجاد کی خبر کسی نہ کسی کے کانوں تک پہنچ چکی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے حاصل کرنے کی دوبارہ کوشش کی جائے۔ اور میری تنظیم ناکام ہو جائے۔ اس لئے میں نے تمہیں یہ سب کچھ دکھایا ہے" سردار شیر زمان نے کہا۔

"اس تنظیم کا تعلق کس ملک سے تھا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ ان کا تعلق کسی یورپ کے ملک سے تھا۔ زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ صرف آٹھ افراد پر مشتمل گروپ تھا۔ اور یہ سب انتہائی تربیت یافتہ افراد تھے۔ مجھے خطرہ تھا کہ اگر انہیں ڈھیل مل گئی۔ تو یہ لوگ نکل جائیں گے۔ اور پھر ان کا پتہ نہ چل سکے گا۔ اس لئے میں نے ان کا خاتمہ کرا دیا" سردار شیر زمان نے کہا۔

"آپ کی اس تنظیم ٹاپ سرکٹ کا عملی طور پر انچارج کون ہے" عمران نے پوچھا۔

"برائٹ کلب کا مالک ہے البرٹ۔ اُسے میں نے ہائر کر رکھا ہے۔
یہ آدمی ایکریمین ہے۔ اور طویل عرصے تک ایکریمیا کی کئی ایجنسیوں سے
متعلق رہا ہے۔ انتہائی تیز اور فعال آدمی ہے۔ لیکن وہ مجھے ذاتی طور پر
نہیں جانتا۔ میری اس سے بات چیت صرف فون کے ذریعے ہوتی ہے۔
وہ مجھے صرف چیف کہتا ہے۔ میں اُسے بھاری معاوضہ ادا کرتا ہوں۔
اُسے یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں۔ میں نے اُسے صرف یہ بتایا
ہوا ہے کہ ایک اہم ایجاد میں میرے آدمی مصروف ہیں۔ اور میں
نہیں چاہتا کہ اس ایجاد کے مکمل ہونے تک کسی کو اس کی خبر ہو"۔۔۔۔
سردار شیر زمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا البرٹ سے تعلق کیسے ہوا تھا۔ کیا آپ پہلے سے اُسے جانتے
تھے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا ایک دوست تھا آرنلڈ۔ وہ میرے ساتھ آکسفورڈ میں
پڑھتا تھا۔ ہم دونوں اکٹھے ہی اس فارمولے پر ڈسکس کرتے رہتے تھے۔
وہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ویسٹرن کارمن کی کسی لیبارٹری میں کام
کرنے لگا تھا۔ وہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔ میں نے اُسے اپنی الجھن بتائی
تو اس نے البرٹ کے متعلق تفصیلات بتائیں۔ البرٹ اس کا دور
کا رشتہ دار تھا۔ اس نے البرٹ سے بات کی اور پھر میں نے فون
پر البرٹ سے فائنل کیا۔ اس کے بعد آرنلڈ واپس چلا گیا اور البرٹ
میرے لئے کام کرنے لگا"۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ آپ خاموشی سے یہاں کام



کرتے رہتے۔ کسی کو کیا معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ آپ یہاں دیہات میں کام
کر رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اصل میں مجھے یہ مشینری خریدنی تھی۔ اور پھر اس مشینری کو ایڈجسٹ
کرانا تھا۔ اس کے لئے ایکریمیا سے مجھے ماہرین بلوانے پڑے تھے۔
وہ لوگ بے حد ذہین تھے۔ اس لئے مجھے خطرہ پیدا ہوا تھا کہ کہیں وہ
ایکریمیا جا کر یہ راز لیک آؤٹ نہ کر دیں۔ اس لئے میں نے یہ سارا
کام کیا تھا"۔۔۔۔ سردار شیر زمان نے کہا۔

"آپ حکومت کے نوٹس میں یہ فارمولا لے آتے۔ تو سرکاری طور پر
آپ کو تحفظ مہیا کر دیا جاتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے میں نے سوچا تھا۔ لیکن مجھے کچھ اچھا نہیں لگا کہ میں حکومت
کی منتیں کرتا پھروں۔ جب میرے پاس اتنے وسائل موجود تھے۔
کہ میں خود یہ کام سرانجام دے سکتا تھا۔ تو میں نے خود یہ کام کرنے
کا سوچا۔ البتہ فارمولا مکمل ہو جانے کے بعد میں ضرور اسے حکومت
کے حوالے کر دوں گا۔ تب دوسری بات ہو گی"۔۔۔۔ سردار
شیر زمان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ میرا کارڈ رکھ لیں۔ اگر آپ کی
ایجنسی پھر کسی کو ٹریس کرے تو آپ صرف مجھے فون کر دیں۔ پھر میں
خود ہی انہیں سنبھال لوں گا۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیب سے اپنا کارڈ نکال کر اس
نے سردار شیر زمان کے حوالے کر دیا۔ جس پر اس کے فلیٹ کا پتہ اور
فون نمبر درج تھا۔

"او۔کے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے"۔۔۔ سردار شیر زمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کارڈ اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اور عمران ان سے اس مائنڈ کنٹرول فارمولے کی مزید تفصیلات معلوم کرنے اور اس پر ڈسکس کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اُسے واقعی یہ آئیڈیا ذاتی طور پر بے حد پسند آیا تھا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز ماریا چونک کر سیدھی ہوئی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ ماریا سپیکنگ"۔۔۔ ماریا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اینڈرسن بول رہا ہوں ماریا۔ میں نے فن اینڈ فیئر میں ہنگامے کی تمام تفصیلات طے کر لی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"او۔کے۔ میرے پاس آ کر تفصیلات بتاؤ"۔۔۔ ماریا نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔ ماریا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا خوشرو نوجوان اندر داخل

ہوا۔ اس کے لبوں پر خوشگوار سی مسکراہٹ تھی۔

"آؤ اینڈرسن۔ تم فون پر ہی تفصیلات بتانے لگے تھے۔ حالانکہ فون کال لیک آؤٹ بھی ہو سکتی تھی"۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تم جیسی ذہانت اور احتیاط پسندی مجھ میں تو نہیں ہو سکتی۔ میں تو ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں اور بس"۔۔۔۔ اینڈرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہوٹل کے فون ایکسچینج آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"روم سروس"۔۔۔۔ اینڈرسن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"روم سروس جناب"۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایک بوتل وہسکی اور ایک پیگ شمپین روم نمبر تھری زیرو تھری سیکنڈ فلور بھجوا دو"۔۔۔۔ اینڈرسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پوری بوتل نہ پی لینا۔ ورنہ کام دھرے کا دھرا رہ جائے گا"۔۔۔۔ ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اینڈرسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"ارے فکر نہ کرو۔ جب تک تمہارا اشارہ نہ ہو دس بوتلیں بھی مجھے



آؤٹ نہیں کر سکتیں۔ اور تم اشارہ کر دو تو بغیر پیئے بھی آؤٹ ہو سکتا ہوں۔ آزمائش شرط ہے"۔۔۔۔ اینڈرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے چکر مت دو کہ میں تمہاری آزمائش کے چکر میں پڑ کر کام کو ملتوی کر بیٹھوں"۔۔۔۔ ماریا نے ہنستے ہوئے کہا اور اینڈرسن بھی ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔ اور اس بار دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ویٹر ٹرے میں وہسکی کی ایک بوتل اور ساتھ ہی شمپین کا ایک پیگ رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل اینڈرسن کے سامنے اور پیگ ماریا کے سامنے رکھا اور پھر سلام کر کے واپس مڑا۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ ماریا نے پیگ اٹھا کر چسکی لی۔ جب کہ اینڈرسن نے بوتل کھولی اور اسے منہ لگا کر دو تین لمبے گھونٹ بھر کر بوتل اس نے دوبارہ میز پر رکھ دی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کیا تفصیلات طے ہوئی ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے پوچھا۔

"فن اینڈ فیئر میں شام کے وقت بے حد رش ہوتا ہے اور ایک لحاظ سے شہر کا سارا حسن وہاں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے جہاں حسن ہو وہاں بھنورے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ اور آج شام کو وہاں حسن کا آفتاب مس ماریا بھی موجود ہوں گی۔ جب مس ماریا

برائٹ کلب میں داخل ہوں گی تو چار آدمی مس ماریا کو زبردستی اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ مس ماریا ان سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کریں گی۔ لیکن غنڈے بے حد طاقتور ہوں گے جس پر مس ماریا چیختی ہوئی ہیلپ ہیلپ کہیں گی۔ اور پھر مس ماریا کا مختصر سا لباس اس کھینچا تانی میں پھٹ جائے گا۔ تو برائٹ کلب کا بڑا بھنورا البرٹ حرکت میں آجائے گا۔ وہ ان غنڈوں سے مس ماریا کو چھڑائے گا اور اپنے خاص کمرے میں لے جائے گا۔ اور وہ غنڈے فرار ہو جائیں گے۔ اور مس ماریا البرٹ کو الو بنانے میں مصروف ہو جائیں گی"۔۔۔۔۔ اینڈرسن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی فلمی کہانی نویس اپنے فنانسر کو اپنی نئی فلمی کہانی انتہائی پرجوش انداز میں سناتا ہے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ البرٹ واقعی حرکت میں آئے گا اور دوسری بات کہ وہاں موجود بھی ہوگا"۔۔۔۔۔ ماریا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل۔ میں نے مکمل انکوائری کر کے ہی یہ پلاننگ کی ہے۔ یہ البرٹ عورتوں کے معاملے میں ایک عجیب نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہے۔ عام طور پر یہ عورتوں سے دور دور رہتا ہے۔ لیکن جب اس کی نظروں میں کوئی ایسی عورت آتی ہے جو بے حد عریاں ہو۔ تو پھر اس پر دورہ سا پڑ جاتا ہے۔ اور یہ اس کے حصول کے لئے پاگل ہو جاتا ہے۔ اس لئے جیسے ہی یہ غنڈے کھینچا تانی کے دوران تمہارا لباس پھاڑیں گے۔ اور تمہارا حسن عریاں ہوگا۔ اُسی لمحے البرٹ پر



دورہ پڑ جائے گا۔ اور وہ دیوانہ وار تمہاری طرف بڑھے گا۔ اور تمہیں ان غنڈوں سے بچا کر اپنے خاص کمرے میں لے جائے گا اس کے بعد یہ تمہاری صلاحیتیں ہوں گی کہ تم اُسے کیسے ڈیل کرتی ہو اور جہاں تک اس کی موجودگی کا تعلق ہے۔ وہ شام کے دو گھنٹے لازماً فن اینڈ فیئر میں اپنے کلب کے دفتر میں ہی گزارتا ہے۔ کیونکہ اس میلے کا ٹھیکہ اُسی کے پاس ہے۔ اور وہ روزانہ وہاں حساب و کتاب کرنے جاتا ہے۔ تمہاری چیخیں اُسے دفتر سے باہر کھینچ لائیں گی اور تمہارا حسن اُسے تمہارے قدموں میں گرنے پر مجبور کر دے گا"۔۔۔۔۔ اینڈرسن نے کہا۔

"جن لوگوں کو تم نے اس ڈرامے کے لئے تیار کیا ہے وہ کیسے لوگ ہیں کوئی غلط حرکت تو نہ کریں گے"۔۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بے فکر رہو۔ میں بھی وہیں ہوں گا۔ اگر انہوں نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو ان کی لاشیں وہاں تڑپ رہی ہوں گی۔ میں نے انہیں بھاری معاوضہ دیا ہے۔ اور یہ ایسے لوگ ہیں جن کی نظروں میں اصل حسن کرنسی نوٹوں میں ہی ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ اینڈرسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماریا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ تم نے بوتل پی لی ہے۔ اس لئے اب تم مزید یہاں مت رکو۔ ورنہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا ذہن بدلنے لگ جائے گا۔ اور پھر سارا پروگرام دھرے کا دھرا رہ جائے گا۔ میں ٹھیک وقت پر میلے میں پہنچ جاؤں گی"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

" او کے ۔ جیسے تمہارا حکم ۔ ہم تو حکم کے غلام ہیں"۔۔۔ اینڈرسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔ اور ماریا مسکرا دی ۔ اور اینڈرسن دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

" ارے تم نے وقت تو بتایا نہیں ۔ جب یہ ڈرامہ ہونا ہے"۔۔۔ ماریا نے چونک کر کہا اور اینڈرسن مڑ گیا ۔

" ارے واقعی ۔ ٹھیک نو بجے تم نے کلب میں داخل ہونا ہے اور تمہارے کلب میں داخل ہوتے ہی کارروائی شروع ہو جائے گی" اینڈرسن نے کہا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ۔ ماریا نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا ۔ اور پھر اٹھ کر وہ باتھ روم میں گھس گئی ۔ وہ اس البرٹ کو رام کرنے کے لئے خصوصی تیاری کرنا چاہتی تھی ۔ اور پھر ایک گھنٹے بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آئی تو واقعی اس کا حسن اپنی پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا ۔ اس نے انتہائی نفیس میک اپ کیا تھا ۔ جسم پر ملٹی کلر منی اسکرٹ تھا ۔ جس نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے ۔ نو بجنے میں ابھی ایک گھنٹہ رہتا تھا ۔ اس لئے اس نے پرس اٹھایا اور پھر کمرے سے باہر نکل آئی ۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی اُسے لئے ساحل سمندر پر لگنے والے میلے فن اینڈ فیئر کی طرف بڑھی جا رہی تھی ۔ پارکنگ میں ٹیکسی سے اتر کر اس نے ڈرائیور کو کرایہ دیا اور گیٹ کی طرف بڑھ گئی ۔ گیٹ پر واقعی بے پناہ رش تھا ۔ خوب صورت اور نوجوان مقامی لڑکیوں کے ساتھ نوجوان لڑکے ۔ بڑے بوڑھے تقریباً ہر عمر کے لوگ وہاں موجود تھے ۔ اور ماریا کے لبوں پر بڑی خوشگوار



مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی ۔ کیونکہ اُسے اچھی طرح احساس تھا کہ وہاں موجود افراد کی نظریں اُسی پر جمی ہوئی تھیں ۔ عورتوں کی نظروں میں رشک اور مردوں کی نظروں میں پرستش کی آثار نمایاں تھے ۔ گیٹ سے ٹکٹ لے کر وہ میلے میں داخل ہو گئی ۔ یہاں وسیع و عریض علاقے میں بے شمار سٹال پھیلے ہوئے تھے ۔ ہر طرف لوگوں کا اژدہام تھا ۔ ماریا کی نظریں برائٹ کلب کی تلاش میں لگی ہوئی تھیں ۔ جب کہ لوگوں کی نظریں اس پر جیسے چپکی ہوئی تھیں ۔ اور اب تو جہاں سے بھی وہ گزرتی اس کے کانوں میں سیٹیاں سنائی دینے لگی تھیں ۔ لیکن ماریا ایسے ماحول کی عادی تھی ۔ البتہ اُسے اس بات پر یقیناً حیرت تھی ۔ کہ اب تک کسی بھی آدمی نے اس کے قریب آنے کی کوشش نہ کی تھی ۔ حالانکہ اگر یورپ ہوتا تو نجانے اب تک کتنے نوجوان اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا چکے ہوتے ۔ اور پھر گھومتے گھومتے آخرکار اُسے برائٹ کلب کا بورڈ نظر آ ہی گیا ۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی ۔ تو نو بجنے میں صرف دو منٹ رہ گئے تھے ۔ وہ اطمینان سے پرس جھلاتی ہوئی کلب کے ہال میں داخل ہو گئی ۔ اس کے ساتھ ہی پورا کلب جیسے سیٹیوں سے گونج اٹھا ۔ کلب اس وقت واقعی زیر زمین دنیا کے افراد سے بھرا ہوا تھا ۔ اور ہر شخص کی نظریں اس پر ایسے جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے ۔ ابھی ماریا نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک بڑی بڑی مونچھوں والا نوجوان ایک میز سے اٹھ کر تیزی سے اس کے قریب آیا ۔

" ارے ہنی ۔ میرے ساتھ چلو ۔ میں تمہیں خوش کر دوں گا"۔۔۔

اس مونچھوں والے نے بڑی بے تکلفی سے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔
لیکن دوسرے لمحے وہ بڑی طرح چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا۔ ماریانے
پوری قوت سے پنچ اس کے منہ پر مار دیا تھا۔

"نانسنس۔ تم نے جرأت کیسے کی کہ میرے جسم کو اپنے گندے
ہاتھ لگاؤ" ــــ ماریانے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ پر حملہ کرو" ــــ اس غنڈے نے
نیچے گر کر اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور اسی لمحے تین اور غنڈے بھی اس
کی مدد کو آگئے۔

"اٹھاؤ اسے اور لے چلو اپنے اڈے پر۔ میں دیکھتا ہوں اس میں
کتنی ہمت ہے" ــــ پہلے غنڈے نے چیخ کر کہا۔ اور پھر تینوں غنڈے
ماریا پر ٹوٹ پڑے۔ ماریانے ان سے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد
کوشش کی۔ لیکن وہ سب واقعی وحشی بنے ہوئے تھے۔ اور پھر چرر
کی آواز کے ساتھ ہی ماریا کا اسکرٹ پھٹ کر نیچے فرش پر جا گرا۔ وہ
غنڈے اب تقریباً عریاں ہوتی ماریا کو اٹھائے دروازے کی طرف
بڑھے ہی تھے اور ماریانے بے اختیار ہلپ ہلپ چیخنا شروع کر دیا۔

"رک جاؤ۔ کون ہو تم" ــــ اچانک ایک دھاڑتی ہوئی آواز
سنائی دی۔ لیکن غنڈے بھلا کہاں رکتے تھے۔ لیکن پھر اچانک
جیسے بھونچال آجاتا ہے۔ اس طرح دس بارہ افراد ان پر ٹوٹ پڑے۔
اور ماریا ان کے ہاتھوں سے چھوٹ کر فرش پر جا گری۔ اور غنڈے
ایک ایک کر کے باہر بھاگ گئے۔ ماریا تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے ساتھ آؤ تم۔ میں اس کلب کا مالک ہوں" ــــ اسی



لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے ماریا کے قریب پہنچ کر کہا۔

"شش ــــ شش ــــ شکریہ۔ آپ نے مجھے بچا لیا ہے۔
میرا اسکرٹ" ــــ ماریا نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ اس جیسے کئی اسکرٹ مل جائیں گے۔ آؤ۔ یہاں اس
حالت میں زیادہ دیر تمہارا ٹھہرنا ٹھیک نہیں ہے" ــــ اس آدمی
نے کہا۔ اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
ماریا بھی سر ہلاتی ہوئی اسی حالت میں اس کے پیچھے چل پڑی۔ وہ
سمجھ گئی تھی کہ یہی البرٹ ہے۔ اور اس نے اس کی آنکھوں میں ناچتی
ہوئی ہوس بھی بخوبی دیکھ لی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کا ڈرامہ
انتہائی کامیاب رہا ہے۔

"شکریہ جناب......" ماریا نے کمرے میں داخل ہو کر اطمینان
کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے البرٹ سے کہا۔

"البرٹ ــــ میرا نام البرٹ ہے۔ میں برائٹ کلب کا مالک
ہوں۔ اور اس میلے کا ٹھیکہ بھی میرے پاس ہے۔ شہر میں بھی میرا کلب
ہے۔ برائٹ کلب۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اب کوئی ٹیڑھی نظروں سے
بھی تمہیں نہ دیکھ سکے گا مس......" البرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماریا ــــ میرا نام ماریا ہے۔ اور میں سیاح ہوں۔ میرا تعلق
فن لینڈ سے ہے۔ آپ پلیز کوئی لباس منگوا دیں۔ میں بڑی الجھن محسوس
کر رہی ہوں" ــــ ماریا نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو لباس موجود نہیں ہے۔ البتہ میرا وعدہ کہ یہاں سے آپ
کے جانے سے پہلے لباس آپ کو مہیا ہو جائے گا۔ بشرطیکہ آپ ایک

وعدہ کریں" ــــ البرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے محسن ہیں۔ اور میری عادت ہے کہ میں اپنے محسنوں کی ہر شرط آنکھیں بند کر کے قبول کر لیتی ہوں" ــــ ماریا نے بڑے رومانٹک سے لہجے میں کہا۔ اور البرٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ شکریہ۔ دراصل میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا بے پناہ حسن مجھے بے حد پسند آیا ہے۔ حالانکہ عام طور پر میں عورتوں سے دور رہتا ہوں۔ لیکن نجانے آپ میں کیا بات ہے کہ آپ کو دیکھ کر میں پاگل سا ہو رہا ہوں۔ یقین کریں آپ کو میری دوستی پر فخر ہو گا۔ میں آپ کی خدمت آپ کی توقع سے بڑھ کر کروں گا" ــــ البرٹ نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسے خوب صورت اور وجیہہ نوجوان سے دوستی میں کوئی حرج نہیں ہے مسٹر البرٹ۔ لیکن دوستی کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ جیسا مہذب آدمی ان آداب سے واقف ہو گا" ــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ضرور ضرور۔ آپ یقین کریں مس ماریا۔ میں بے حد مہذب آدمی ہوں" ــــ البرٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ لیکن جب دوستی ہو گئی تو پھر یہ آپ والا تکلف اچھا نہیں لگتا البرٹ" ــــ اس بار ماریا نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ اور البرٹ کا چہرہ اس بے تکلفی سے اور زیادہ گلنار ہو گیا

"تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو" ــــ البرٹ نے اٹھ کر عقبی الماری سے شراب کی بوتل اور دو جام نکالتے ہوئے کہا۔



"مون سٹار ہوٹل کے کمرہ نمبر تھری زیرو تھری سیکنڈ فلور میں اکیلی ہوں۔ اس لئے بڑی بور ہوتی ہوں" ــــ ماریا نے کہا۔

"اوہ۔ فکر نہ کرو۔ اب تمہیں تنہائی کی شکایت نہ ہو گی۔ اور تم جب البرٹ کی دوست ہو تو پھر ہوٹل میں کیسے رہ سکتی ہو۔ میرے پاس شاندار کوٹھی ہے۔ اور میں اکیلا وہاں رہتا ہوں۔ اگر تم پسند کرو تو وہاں آجاؤ" ــــ البرٹ نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ میں کیا اعتراض کر سکتی ہوں۔ جب دوستی ہی ہو گئی تو باقی کیا رہ گیا" ــــ ماریا نے کہا تو البرٹ کا چہرہ جیسے اندرونی مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"شکریہ ماریا۔ تمہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی" ــــ البرٹ نے کہا اور پھر شراب کا جام بھر کر اس نے ماریا کو دیا اور خود اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــ فرنیک بول رہا ہوں" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"فرنیک۔ میں البرٹ بول رہا ہوں۔ فن اینڈ فیئر سے۔ ہوٹل مون سٹار کے کمرہ نمبر تھری زیرو تھری سیکنڈ فلور میں میری دوست مس ماریا رہ رہی ہیں۔ وہ اب میری کوٹھی میں شفٹ ہو رہی ہیں۔ تم مون سٹار کے منیجر ارسلان سے میرا نام کہہ کر ان کا سامان وہاں سے اٹھا کر میری کوٹھی میں شفٹ کر دو" ــــ البرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور البرٹ نے ریسیور رکھ کر میز کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"جونی۔ مس ماریا کے لئے کسی سٹال سے اچھا سا اسکرٹ لا دو۔ اور ہاں ان غنڈوں کا پتہ چلاؤ۔ کون تھے وہ" ——— البرٹ نے کہا۔

"آپ نے پتہ کرنے کا حکم ہی نہیں دیا تھا۔ ویسے شکلیں تو اجنبی تھیں" جونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چھوڑو۔ ہوں گے کوئی احمق" ——— ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ لباس لے آؤ" ——— البرٹ نے کہا۔ اور جونی نے ایک نظر صوفے پر بیٹھی شراب پیتی ہوئی تقریباً عریاں ماریا کو بھرپور نظروں سے دیکھا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ارے۔ وہ میرا پرس۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا" ——— اچانک ماریا نے چونک کر کہا۔

"آپ کا پرس کاؤنٹر پر موجود ہے مس" ——— جونی نے مڑ کر کہا۔

"او کے۔ لباس کے ساتھ وہ بھی لے آؤ" ——— البرٹ نے کہا۔ اور جونی سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اور البرٹ نے بھی شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"تم نے خاصا بڑا گروپ بنا رکھا ہے یہاں۔ ویسے تم ایکریمین لگتے ہو۔ مقامی تو نہیں ہو" ——— ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"ہاں۔ میں ایکریمین ہوں۔ چند سال ہوئے یہاں آیا ہوں۔ یہاں کام کے بڑے چانس ہیں۔ اور چند سالوں میں ہی میں نے خاصا بڑا گروپ بنا لیا ہے یہاں۔ اب البرٹ کا نام یہاں کی زیر زمین دنیا والے اچھی طرح جانتے ہیں" ——— البرٹ نے شراب پیتے ہوئے جواب دیا۔

"بس صرف غنڈہ گردی تک ہی محدود ہو یا کوئی بڑا کام بھی کرتے ہو" ——— ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ماریا۔ تمہارا البرٹ چھوٹے موٹے کاموں میں تو ہاتھ ہی نہیں ڈالتا۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو" ——— البرٹ نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ ویسے ہی بات کر رہی تھی۔ میں نے یہاں کیا کرنا ہے۔ میں تو سیاحت کے لئے آئی ہوں" ——— ماریا نے کہا اور البرٹ کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جونی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ماریا کا پرس اور ایک پیکٹ تھا۔ ماریا نے اس سے پیکٹ اور پرس لے لیا۔ اور البرٹ کے اشارے پر جونی واپس چلا گیا۔ ماریا نے پیکٹ کھولا اور اس میں موجود ایک قیمتی اسکرٹ نکال کر اس نے وہیں البرٹ کے سامنے ہی پہننا شروع کر دیا۔ البرٹ کے ہونٹ سکڑ گئے اور آنکھوں سے جیسے دحشت سی ٹپکنے لگی۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"آؤ چلیں۔ میں بھی دیکھوں تمہاری کوٹھی کس قدر شاندار ہے" ——— ماریا نے اسکرٹ پہن کر مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ البرٹ کے چہرے

کی بدلتی ہوئی کیفیات کی وجہ سے بخوبی سمجھ گئی تھی کہ اس وقت البرٹ کس قدر جذباتی ہو رہا ہے ۔ اور اس لئے اس نے جان بوجھ کر اس کے سامنے کھڑے ہو کر اسکرٹ پہنا تھا ۔

" اوہ اوہ ۔ ہاں ۔ چلو چلو ۔ باقی باتیں وہیں ہوں گی " ۔۔۔ البرٹ نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ماریا البرٹ کی شاندار کار میں بیٹھی میلے کے ایک علیحدہ گیٹ سے نکل کر دوبارہ شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کالونی کی شاندار اور جدید انداز کی کوٹھی میں پہنچ گئے ۔ وہاں واقعی صرف دو افراد ہی تھے ۔

" واقعی بے حد شاندار کوٹھی ہے ۔ خوشی ہوئی ہے مجھے " ۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ ماریا " ۔۔۔ البرٹ نے دانت نکالتے ہوئے کہا ۔

" یہاں تھری ہارس وہسکی تو ہو گی ۔ مجھے اس وقت انتہائی تیز شراب کی طلب محسوس ہو رہی ہے " ۔۔۔ ماریا نے برآمدے سے گزر کر کوٹھی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ ضرور ۔ جتنی چاہو ۔ میں بھی پیوں گا " ۔۔۔ ماریا کی توقع کے عین مطابق البرٹ نے جواب دیا ۔ اور چند لمحوں بعد تھری ہارس وہسکی کی دو بوتلیں کھل چکی تھیں ۔

" اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ مداخلت نہ کریں ۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ کوٹھی میں کوئی آدمی ہی نہ ہو " ۔۔۔ ماریا نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا ۔



" ارے تم فکر نہ کرو ۔ اول تو وہ مداخلت ہی نہیں کرتے ۔ ویسے تم کہو تو میں انہیں یہاں سے بھجوا دیتا ہوں تاکہ تم پوری طرح مطمئن ہو جاؤ " ۔۔۔ البرٹ نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے کمرے سے باہر نکلتے ہی ماریا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا پرس کھولا ۔ اس کے ایک خانے میں موجود اس نے سفید رنگ کی دو چھوٹی چھوٹی گولیاں نکال کر اس بوتل کے اندر ڈال دیں جو البرٹ نے کھول کر اپنے سامنے رکھی ہوئی تھی ۔ چند لمحوں بعد البرٹ واپس آیا ۔

" میں نے انہیں بھجوا دیا ہے ۔ اور کوئی حکم " ۔۔۔ البرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ ۔ کم از کم اب مداخلت تو نہ ہو گی " ۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور اپنی بوتل سے شراب پیگ میں ڈال کر پینے لگ گئی ۔ جب کہ البرٹ نے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی ۔ اور ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل دوبارہ میز پر رکھی ۔ اس کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہونے لگ گیا ۔

" بس ایک ہی گھونٹ میں یہ حالت ہو گئی ہے تمہاری " ۔۔۔ ماریا نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا ۔

" کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو تم ۔ میں اس جیسی دس بوتلیں پی جاؤں ۔ تو آؤٹ نہیں ہو سکتا " ۔۔۔ البرٹ نے تیز لہجے میں کہا ۔

" اچھا ۔ دیکھتی ہوں " ۔۔۔ ماریا نے اور زیادہ چیلنج بھرے لہجے میں کہا تو البرٹ نے ایک جھٹکے سے بوتل اٹھائی اور منہ سے لگا لی ۔

پھر اس نے بوتل اس وقت علیحدہ کی جب بوتل میں موجود آخری قطرہ
تک اس کے حلق کے نیچے نہ اتر گیا۔
" بولو۔ کتنی بوتلیں پی جاؤں اس طرح "۔۔۔۔ البرٹ نے دانت
نکالتے ہوئے کہا۔
" فی الحال اتنی ہی کافی ہے "۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" چلو ٹھیک ہے۔ پھر ۔۔۔۔۔۔ " البرٹ نے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ
لڑکھڑا گیا۔ اور پھر اس کے دونوں ہاتھ فضا میں اس طرح لہرانے
لگے جیسے وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن
دوسرے لمحے وہ لہرا کر وہیں صوفے پر ہی گر گیا۔ اس کی آنکھیں بند
ہو چکی تھیں۔ ماریا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔
وہ خود چیک کرنا چاہتی تھی کہ کوئی آدمی کوٹھی میں موجود تو نہیں ہے۔
لیکن واقعی اس احمق البرٹ نے ملازموں کو کہیں بھجوا دیا تھا۔ ساری
کوٹھی چیک کرنے کے بعد اس نے ایسے کمرے کی تلاش شروع کر
دی۔ جسے یہ البرٹ اپنے دفتر کے طور پر استعمال کرتا ہو۔ اور تھوڑی
دیر بعد وہ اس کمرے کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کا
خیال تھا کہ البرٹ نے لازماً کہیں نہ کہیں کوئی ایسی تحریر رکھی ہوئی ہو
گی۔ جس میں ٹاپ سرکٹ کے بارے میں معلومات ہوں گی۔ یہی
وجہ تھی کہ اس نے باقاعدہ پلاننگ کے تحت یہ سارا کام کیا تھا۔
اُسے یقین تھا کہ البرٹ اب دس بارہ گھنٹوں سے پہلے ہوش
میں نہ آ سکے گا۔ اس لئے وہ انتہائی اطمینان سے اس دفتر نما
کمرے کی تلاش میں مصروف ہو گئی۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی



جان توڑ کوششوں کے بعد آخر کار ایک کاغذ ٹریس کر لینے میں
کامیاب ہو ہی گئی۔ جس میں ٹاپ سرکٹ کے الفاظ کے ساتھ ایک
فون نمبر بھی لکھا ہوا تھا۔ اور ایک مقامی آدمی کا نام بھی۔ یہ نام تھا
سردار شیر زمان۔ لیکن ظاہر ہے اتنی معلومات سے اُسے ٹاپ
سرکٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو سکتی تھیں۔ بہرحال اس
نے کاغذ میز پر رکھا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری
کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
" یس ۔۔۔۔ انکوائری پلیز "۔۔۔۔ آپریٹر کی آواز سنائی دی۔
" مسٹر آپریٹر۔ میں ایک غیر ملکی سیاح ہوں۔ میرے ایک دوست
نے اپنا پتہ اور فون نمبر مجھے دیا تھا۔ وہ پتہ مجھ سے کھو گیا ہے البتہ
فون نمبر مجھے یاد ہے۔ میں آپ کو فون نمبر بتا دیتی ہوں۔ کیا آپ
میری مدد کریں گے اور بتا سکیں گے کہ یہ نمبر کس پتے پر نصب ہے"
ماریا نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔
" مس۔ جب آپ کو فون نمبر یاد ہے تو آپ فون ڈائل کر دیجئے۔
آپ کا دوست آپ کو مل جائے گا "۔۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر
نے ہنستے ہوئے کہا۔
" اب کیا بتاؤں مسٹر آپریٹر۔ دوستی کے بعد کچھ سیکرٹس ہوتے
ہیں۔ ورنہ یہ بات تو مجھے بھی معلوم ہے۔ لیکن میرے دوست کی مسز
اب مزید کیا کہوں "۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔
" اوہ اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ فرمایئے فون نمبر"۔۔۔۔
دوسری طرف سے آپریٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ماریا نے نمبر

دوہرا دیا۔

"ایک منٹ۔ میں چیک کرتا ہوں۔ یہ نمبر دارالحکومت کا نمبر نہیں ہے۔ مضافات کا ہے" ـــــ آپریٹر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو مس۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ آپریٹر نے کہا۔

"یس" ـــــ ماریا نے جواب دیا۔

"نوٹ کر لیجئے۔ یہ نمبر مضافاتی قصبے دلاور گڑھ کے سردار شیر زمان کی حویلی کا ہے" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ" ـــــ ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"دلاور گڑھ۔ سردار شیر زمان۔ تو کیا یہ ٹاپ سرکٹ کا ہیڈ کوارٹر اس قصبے میں ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب باقی تفصیلات اس البرٹ کو بتانی ہوں گی" ـــــ ماریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کاغذ بند کر کے اس نے جیب میں رکھا اور اس کمرے سے نکل کر اس طرف کو بڑھ گئی جدھر سٹور تھا۔ اس نے سٹور میں سے بڑی سی رسی نکالی۔ اور دوبارہ اس کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ جہاں البرٹ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے البرٹ کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے۔ اور پھر اس کے پیر بھی باندھ دیئے۔ اس کے بعد وہ مڑ کر دوبارہ کمرے سے باہر چلی گئی۔ اب اسے کسی خنجر کی تلاش تھی۔ جس کی مدد سے وہ اس البرٹ سے پوچھ گچھ کر سکے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کو ٹریس کر لینے



میں کامیاب ہو گئی۔ جہاں ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ ماریا نے ایک مشین پسٹل اور ایک تیز دھار اور باریک نوک والا خنجر اٹھایا۔ اور اطمینان سے چلتی ہوئی دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گئی۔ جہاں صوفے پر بندھا ہوا البرٹ پڑا ہوا تھا۔ ماریا نے مشین پسٹل اور خنجر میز پر رکھے اور پھر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے البرٹ کو گھسیٹ کر پہلے صوفے سے نیچے گرایا اور پھر اسے گھسیٹتی ہوئی ایک کرسی کی طرف لے گئی۔ چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ البرٹ کے بے ہوش جسم کو اس کرسی پر منتقل کر دینے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر اس نے رسی کی مدد سے البرٹ کے پورے جسم کو اچھی طرح کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ البرٹ حرکت بھی نہ کر سکے۔ پھر اس نے صوفہ گھسیٹ کر اس کی پشت اس کرسی کے عقب میں اس طرح لگا دی کہ البرٹ چاہے جس قدر زور لگائے کرسی پیچھے نہ کر سکے۔ پھر اس نے اپنا بیگ کھولا اور اس کے اندر سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی اس نے البرٹ کی ناک سے لگا دی۔ اور ساتھ ہی اس نے اس کے منہ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر اسے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی واپس بیگ میں رکھی اور بیگ میز پر رکھ کر اس نے خنجر اٹھا لیا۔ اور ایک کرسی گھسیٹ کر البرٹ کے سامنے رکھ کر اطمینان سے اس پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد البرٹ کے جسم میں حرکت نمودار ہوئی۔ اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں

میں بے شعوری کی کیفیت چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک ابھر آئی۔

" تمہیں ہوش آگیا البرٹ " ـــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ـــ تم ـــ یہ تم نے مجھے باندھ رکھا ہے کیوں کیوں " البرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے البرٹ تاکہ تم سے مکمل دوستی کرنے سے پہلے میں یہ معلوم کرلوں کہ تم واقعی اس قابل ہو بھی سہی یا نہیں کہ تم سے مکمل دوستی کی جاسکے۔ میں کسی تھرڈ ریٹ مجرم سے دوستی نہیں کرسکتی " ـــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ـــ تم کون ہو۔ کیا چاہتی ہو " ـــــ البرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم ٹاپ سرکٹ کے خاص آدمی ہو۔ لیکن مجھے ٹاپ سرکٹ کے چیف سے ملنا ہے " ـــــ ماریا نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہوں۔ تو تم بھی ٹاپ سرکٹ کے چکر میں آئی ہو۔ کاش مجھے پہلے ذرا سا اندازہ ہو جاتا۔ بہرحال بولو۔ کیا چاہتی ہو۔ میں ہی ٹاپ سرکٹ کا چیف ہوں " ـــــ البرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اصل چیف بتاؤ۔ اصل چیف تم نہیں ہو۔ اس بات کا مجھے علم ہے " ـــــ ماریا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔



" جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں چیف ہوں تو پھر تم مان کیوں نہیں رہیں " ـــــ البرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اگر تم چیف ہو تو پھر دلاور گڑھ کا سردار شیر زمان کون ہے " ـــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو البرٹ بے اختیار چونک پڑا۔ مگر جلد ہی وہ سنبھل گیا۔

" وہ تو ایک عام سا زمیندار ہے۔ اور میرا دوست ہے۔ تم اسے کیسے جانتی ہو " ـــــ البرٹ نے کہا۔

" آخری بار کہہ رہی ہوں البرٹ۔ کہ جو کچھ جانتے ہو سچ سچ بتا دو۔ ورنہ میں پتھروں کی بھی زبان کھلوانا جانتی ہوں " ـــــ ماریا نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" بتایا تو ہے اور کیسے بتاؤں " ـــــ البرٹ نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" او۔ کے۔ تمہاری مرضی۔ اگر تم یہی چاہتے ہو کہ تمہارا یہ خوبصورت اور وجیہہ جسم بگڑ جائے تو بگڑتا رہے " ـــــ ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور میز سے خنجر اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھی۔ اور دوسرے لمحے البرٹ کے حلق سے نکلنے والی زوردار چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ ماریا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور البرٹ کا دایاں کان جڑ سے کٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

" بولو۔ بولو۔ ورنہ " ـــــ ماریا نے اس بار وحشت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی البرٹ کا دوسرا کان بھی صاف ہو گیا۔ اور البرٹ اس بار اس قدر زوردار انداز میں

بیجا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی تھی۔

" بولو۔ ورنہ "___ ماریا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور البرٹ کا آدھا ناک کٹ کر اس کی جھولی میں جا گرا۔ اور البرٹ کا جھٹکے کھاتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

" ارے بس۔ ابھی سے "___ ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے خنجر پوری قوت سے البرٹ کے بازو میں گھونپ دیا۔ البرٹ ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اور پھر مسلسل اس کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔

" بولو۔ ورنہ اس بار آنکھ نکال دوں گی "___ ماریا نے پتھریلے لہجے میں کہا اور خنجر کی نوک اس نے البرٹ کی دائیں آنکھ کی طرف بڑھا دی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم عورت نہیں ہو۔ ڈائن ہو۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ "___ البرٹ نے اس بار گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بولتے جاؤ۔ جیسے ہی تمہاری زبان رکی تمہاری آنکھ باہر آ جائے گی "___ ماریا کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

" ٹاپ سرکٹ کا سیکنڈ چیف میں ہوں۔ چیف خفیہ رہتا ہے۔ وہ صرف فون پر مجھ سے بات کرتا ہے۔ لیکن میں نے اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر خود ہی خفیہ انکوائری کی تو مجھے معلوم ہوا کہ دلاور گڑھ کا جاگیردار سردار شیر زمان ہی ٹاپ سرکٹ کا چیف ہے۔ پھر مزید انکوائری پر مجھے معلوم ہوا کہ وہ



سائنسدان بھی ہے۔ اور اس نے وہیں اپنے باغ راجہ باغ کے اندر خفیہ تہہ خانے بنا رکھے ہیں۔ جن میں جدید قسم کی لیبارٹری قائم کر رکھی ہے۔ بس اتنا مجھے معلوم ہے۔ اس سے زیادہ میں نے معلوم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ کیونکہ مجھے اس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ مجھے انتہائی بھاری معاوضہ ہر ماہ مل جایا کرتا ہے۔ اور سوائے ایک بار ایک گروپ کے خاتمے کے علاوہ اور آج تک مجھے کوئی کام ہی نہیں کرنا پڑا "___ البرٹ نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتا دی۔

" تمہارے گروپ میں کتنے آدمی ہیں۔ ان کے نام اور پتے بتاؤ "___ ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا اور البرٹ نے تیزی سے نام اور پتے بتانے شروع کر دیئے۔ یہ آٹھ آدمی تھے۔ پھر ماریا نے ان کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کیں۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود خون آلود خنجر البرٹ کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔

کال بیل کی زوردار آواز سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اس وقت فلیٹ میں اکیلا تھا۔ سلیمان بازار گیا ہوا تھا۔ کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور اس بار گھنٹی مسلسل بجتی ہی چلی گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بیل بجانے والے نے بٹن سے انگلی نہ ہٹانے کا کوئی مقدس عہد کر رکھا ہو۔ عمران اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے باہر"۔۔۔ عمران نے دروازہ کھولنے کی بجائے دروازے کے ساتھ رک کر نسوانی آواز میں اور انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کی نسوانی آواز سنتے ہی گھنٹی بجنی یک لخت بند ہو گئی۔

"عمران صاحب ہیں"۔۔۔ باہر سے فیاض کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔



"جی نہیں۔ میں اکیلی ہوں۔ مسٹر تاج کسی کام گئے ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر تاج۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم عمران کی بیوی ہو"۔۔۔ باہر سے فیاض کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بیوہ۔۔۔ جی نہیں۔ ابھی مسٹر تاج زندہ ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بیوہ نہیں بیوی۔ دروازہ کھولو۔ میں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"۔۔۔ اس بار فیاض کی انتہائی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹنڈے۔۔۔ جی نہیں۔ ہم نے ٹنڈے نہیں خریدنے"۔۔۔ عمران نے سپرنٹنڈنٹ کے لفظ کو ٹنڈوں میں بدلتے ہوئے کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا بکواس ہے۔ کون ہو تم۔ دروازہ کھولو۔ ورنہ میں توڑ دوں گا"۔۔۔ فیاض نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے۔ اس کے اتنے بڑے عہدے کا عمران نے ٹنڈے کہہ کر حشر کر دیا تھا۔ اس لئے اس کا غصہ تو عروج پر پہنچنا ہی تھا۔

"روزہ کھولو۔ مگر یہ ماہ رمضان تو نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کھولتی ہو دروازہ یا نہیں"۔۔۔ فیاض کا پارہ اب آخری درجے تک پہنچ گیا تھا اور اس نے زور سے دروازے پر لات ماری۔

"اوئی اللہ پتہ نہیں۔ کون جاہل ٹنڈے بیچنے آگیا ہے۔ میں

صاحب کو اٹھاتی ہوں" ______ عمران نے اس بار اونچے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے واپس چلتا ہوا ڈرائنگ روم کے دروازے کی قریب آ گیا۔

"کیا ______ کیا کہہ رہی ہو۔ ٹنڈے آئے ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں ٹنڈے۔ ٹھہرو میں دیکھتا ہوں۔ ویسے مجھے تو ٹنڈ بہت پسند ہے۔ چپت مارنے کا لطف آتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں" عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں اور اونچے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے پر ماری جانے والی لاتیں عمران کی آواز بلند ہوتے ہی تھم گئی تھیں۔ اور عمران نے بڑے اطمینان سے دوبارہ جا کر دروازہ کھول دیا۔

"ارے۔ تم سپرنٹنڈنٹ۔ اوہ اوہ۔ تو تمہیں بیگم جان ٹنڈے کہہ رہی تھی۔ کمال ہے۔ ویسے اگر تم یہ پی کیپ ہٹا دو تو پھر نہ صرف ٹنڈ بلکہ واقعی سپر ٹنڈ بن جاتے ہو۔ باقی رہ جاتا ہے نٹ، تو نٹ بولٹ تو تمہارے ویسے ہی ڈھیلے رہتے ہیں۔ آؤ۔ آؤ" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔ اس نے سپرنٹنڈنٹ کے لفظ کو ٹکڑوں میں تبدیل کر کے اس کے نئے معانی نکال لئے تھے۔

"تم ______، کون ہے یہ بیگم جان، کہاں ہے۔ تو تم نے اب یہ حرکتیں شروع کر دی ہیں" ______ فیاض نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"بیگم جان ______ حرکتیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ تم نے مجھے بھی



اپنی طرح کا کوئی عہدے دار سمجھ رکھا ہے۔ مگر تم یہ اس قدر لال پیلے کیوں ہو رہے ہو۔ ہزار بار کہا ہے کہ اپنے عہدے کے اس مشکل سے نام کو بدل ڈالو۔ مہتمم بڑا خوب صورت سا لفظ ہے۔ اور بولنے والے کے ہونٹ بھی خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ چلو تمہارے رعب سے نہ بند ہوں لفظ کی ادائیگی سے ہی بند ہو جائیں۔ بند تو ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک مسئلہ ہے۔ کہیں لوگ تمہیں مہتمم کی بجائے مہتر نہ کہنا شروع کر دیں۔ آخر سنٹرل انٹیلی جنس میں بھی تو مہتر ہوتے ہی ہوں گے۔ صفائی تو ہوتی ہی ہو گی وہاں بھی۔ لیکن ایک مسئلہ ہے۔ سلمیٰ بھابھی کو پھر تمہاری وجہ سے مہترانی کہلانا پڑے گا۔ اور یہ بات کم از کم میں تو برداشت نہیں کر سکتا" ______ عمران بولنے کے ساتھ ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا بھی جا رہا تھا۔ فیاض کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح بگڑا ہوا تھا لیکن وہ خاموش چلا جا رہا تھا۔

"ارے ارے۔ ڈرائنگ روم ادھر ہے۔ آگے پرائیویٹ ہے" عمران نے فیاض کو ڈرائنگ روم کی طرف مڑنے کی بجائے آگے جاتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے کہا۔ مگر فیاض کے منہ سے صرف پھنکار سی نکلی لیکن وہ رکا نہیں۔

"چلو صفائی ہی ہونی ہے۔ ٹھیک ہے۔ پرائیویٹ حصے کی ہی ہو جائے"۔ عمران نے کہا اور اطمینان سے جا کر دوبارہ ڈرائنگ روم کے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد فیاض دروازے پر نمودار ہوا۔

"کہاں ہے وہ عورت۔ کہاں چھپایا ہے تم نے اُسے ______"

فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عورت ــــ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عورت اور یہاں۔ ارے بھائی۔ یہاں تو ہمسایوں کی مرغی نے کبھی اپنا قدم اور سوری پنجہ نہیں رکھا۔ تم عورت کی بات کر رہے ہو۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ ٹوپی بے حد تنگ ہے۔ شاید اس لئے دماغ کو ہوا نہیں لگ رہی ہوگی۔ ایسا کرو۔ جالی دار ٹوپی بنوا لو" ــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں پوچھتا ہوں کہ وہ عورت کہاں ہے۔ وہ بیگم جان۔ جو پہلے دروازے پر آئی تھی۔ اور جس سے تم باتیں کر رہے تھے۔ بولو کہاں ہے۔ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ــــ فیاض نے غصے کی شدت سے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"ارے بیگم جان کی بات کر رہے ہو۔ وہ آغا سلیمان پاشا کی ہونے والی منگیتر۔ وہ تو چلی گئی۔ عقبی راستے سے کہہ رہی تھی کہ ٹنڈے تو میری چڑ ہے" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کی ہونے والی منگیتر۔ یہ کون سا رشتہ ہے۔ وہ تو سرتاج کہہ رہی تھی" ــــ فیاض نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کے چہرے پر اس کی غلط بیانی کا اندازہ لگانا چاہتا ہو۔

"ظاہر ہے۔ بیچاری دیہاتی عورت ہے۔ اب شہر کی تو نہیں کہ ہونے والے منگیتر کو پیر کی جوتی سمجھے۔ اس نے تو سر کا تاج ہی کہنا



ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ سر کے تاج صاحب کے سارے ہیرے جھڑ گئے ہوں۔ میرا مطلب ہے۔ دانت ہی نہ ہوں۔ ہوتا تو بہرحال تاج ہی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار فیاض بھی ہنس پڑا۔

"مگر وہ چلی کیوں گئی ہے اور سلیمان کہاں ہے جو اپنی ہونے والی منگیتر کو یہاں اکیلے فلیٹ میں تمہارے ساتھ چھوڑ گیا ہے" ــــ فیاض نے اس بار شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں فیاض کا دوست ہوں۔ کسی لچے لفنگے گھٹیا آدمی کا دوست نہیں ہوں۔ اس لئے تو سلمیٰ بھابھی بھی بے دھڑک یہاں آجاتی ہیں" ــــ عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ بہرحال یہ بتاؤ۔ تم دلاور گڑھ گئے تھے" ــــ فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ گیا تھا۔ کیوں" ــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ فیاض نے جس انداز میں دلاور گڑھ کا نام لیا تھا اس کے ذہن میں سردار شیر زمان کے ساتھ ہونے والی ملاقات اور لیبارٹری کے بارے میں خدشات جاگ اٹھے تھے۔

"سردار شیر زمان سے ملے تھے" ــــ فیاض نے باقاعدہ پولیس والوں کی طرح پوچھ گچھ شروع کر دی تھی۔

"کیا بات ہے۔ کیا سردار شیر زمان نے کوئی شکایت کی ہے"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ بے چارہ شکایت کرنے کے قابل ہی نہیں رہا۔ بہرحال مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم وہاں گئے تھے تو کیا ہوا تھا" ـــــ فیاض نے کہا۔ اور عمران کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔

" تو سردار شیر زمان کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ ویسے وہ شدید زخمی ہیں۔ اگر بروقت انہیں طبی امداد نہ مل جاتی تو شاید ہلاک بھی ہو جاتے۔ لیکن فی الحال ان کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ کوئی بیان دے سکیں۔ اسی لئے تو تم سے پوچھنے آیا ہوں۔ کیونکہ جیسے ہی مجھے پتہ چلا کہ تم وہاں گئے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ تمہاری نحوست کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم ہو ہی ایسے سبز قدم کہ جہاں تمہارا قدم پڑ جاتے وہاں جو بھی ہو جائے کم ہے"۔ فیاض نے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں وہاں گیا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" تمہارے ڈیڈی سر رحمان نے۔ اور مجھے الہام تو نہیں ہوتا۔ کہ میں تمہاری نقل و حرکت جان سکوں" ـــــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تمہارے ذمے ڈیڈی نے سردار شیر زمان کے زخمی ہونے کی انکوائری لگائی ہے۔ کیوں" ـــــ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اور اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ میں اس وقت ڈیوٹی پر



ہوں۔ اور تم سے سرکاری طور پر پوچھ گچھ کر رہا ہوں۔ اگر تم نے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو میں ہتھکڑیاں ڈال کر ہیڈ کوارٹر لے چلوں گا۔ اور پھر وہاں تھرڈ ڈگری کا ایسا استعمال کروں گا کہ تم سب کچھ خود ہی اگل دو گے۔ لیکن کیا کروں تمہیں دوست کہہ چکا ہوں۔ اس لئے مجبوراً فی الحال سیدھے سادھے انداز میں پوچھ گچھ کر رہا ہوں" فیاض نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

" میں ڈیڈی سے بات کرتا ہوں کہ ان کا سپرنٹنڈنٹ پوچھ گچھ کے بہانے یہاں آیا اور آغا سلیمان پاشا کی ہونے والی منگیتر بیگم جان کو اس نے سرکاری پوچھ گچھ کے بہانے چھیڑنے کی کوشش کی اور بیگم جان بے چاری خوفزدہ ہو کر بھاگ جانے پر مجبور ہو گئی۔ اور ظاہر ہے وہ کوٹھی ہی گئی ہو گی۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ بیگم جان بھی سلیمان کی طرح ہمارے گھر میں ہی پلی بڑھی ہے۔ اور ڈیڈی اُسے بالکل ثریا کی طرح اپنی بیٹی سمجھتے ہیں" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو۔ شرم نہیں آتی بکواس کرتے۔ میں نے تو اس بیگم جان کی شکل تک نہیں دیکھی۔ وہی میرے متعلق بکواس کر رہی تھی" ـــــ فیاض نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ تو جب ڈیڈی انکوائری کریں گے اور بیگم جان سے سرکاری پوچھ گچھ کریں گے اور بیگم جان بیان دے گی۔ کہ جب اس نے دروازہ کھولنے سے انکار کیا تو تم نے نہ صرف اسے

دروازہ توڑنے کی دھمکی دی۔ بلکہ واقعی دروازہ توڑنے کی کوشش
بھی کی۔ اور اس بے چارے کو عقبی راستے سے اپنی عزت بچانے
کے لئے فرار ہونا پڑا۔ تب پتہ چلے گا کہ ڈیڈی تھرڈ ڈگری کی بجائے
فورتھ بلکہ ہنڈرڈ ڈگری کا استعمال تم پر کیسے کرتے ہیں"۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور رسیور اٹھا کر اس نے انگلی
ڈائل پر رکھ دی۔

" ارے ارے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ خود تو مذاق کرتے رہتے
ہو۔ اگر میں کر دوں تو بُرا مان جاتے ہو۔ تم تو میرے پیارے سے اچھے
سے دوست ہو"۔۔۔ فیاض فوراً ہی منتوں پر اتر آیا۔ کیونکہ وہ جانتا
تھا کہ سر رحمان کو اگر عمران نے اس بارے میں ذرا بھی بات کر
دی تو سر رحمان اس کی کچھ سنے بغیر کھڑے کھڑے اس کی کھال
اتروا لیں گے۔ وہ ایسے معاملات میں انتہائی سخت تھے۔

" تو یہ مذاق تھا۔ معاف کرنا۔ اگر یہ مذاق تھا تو پھر خالصتاً پولیس
والا مذاق تھا جو ہم جیسے شریف شہریوں کے حلق سے نہیں اترتا۔
بہرحال اب تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ گے کہ سردار شیر زمان کو کیا
ہوا ہے۔ ورنہ تم سمجھ سکتے ہو کہ ڈیڈی بہرحال تم سے بڑے عہدیدار
ہیں۔ ان کا مذاق ظاہر ہے بڑے عہدے داروں جیسا ہو گا"۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" زیادہ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سر
رحمان نے مجھے بلایا۔ انہوں نے بتایا کہ دلاور گڑھ کے جاگیردار
سردار شیر زمان انتہائی شدید زخمی حالت میں اپنی حویلی میں پڑے



ملے ہیں۔ ان کے گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے۔ ملازموں نے
سردار شیر زمان کو فوری طور پر دارالحکومت ہسپتال پہنچایا اور
ان کے گھر والوں کو جو دارالحکومت میں ہی تھے اطلاع دی۔ انہوں
نے سر رحمان کو اطلاع دی۔ سر رحمان نے مجھے بلا کر کہا ہے۔
کہ میں فوری طور پر دلاور گڑھ جاؤں اور جا کر تفصیلی انکوائری کروں۔
اور انہیں رپورٹ دوں۔ کہ سردار شیر زمان کیسے زخمی ہوئے۔ کن
لوگوں نے انہیں زخمی کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ کوئی جائیداد وغیرہ
کا جھگڑا ہو گا۔ گو ان کے مطابق کیس تو پولیس کا بنتا ہے۔ لیکن
رشتہ داری کی وجہ سے وہ یہ انکوائری کرانا چاہتے ہیں۔ انہوں
نے ہی بتایا ہے کہ تم اپنی اماں بی اور ثریا کے ساتھ چند روز پہلے
دلاور گڑھ ہو آئے ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے تم سے بات
کر لوں۔ پھر وہاں دلاور گڑھ جاؤں"۔۔۔ فیاض نے بڑی شرافت
سے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہسپتال ہو آئے ہو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ میں پہلے ہسپتال ہی گیا تھا کہ شاید سردار صاحب کو ہوش
آ گیا ہو۔ اور ان کے بیان سے ہی ساری انکوائری مکمل ہو جائے۔
اور مجھے خواہ مخواہ دلاور گڑھ کے دھکے نہ کھانے پڑیں۔ لیکن وہ
ابھی تک بے ہوش پڑے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ وہ ابھی ہوش
میں نہیں آئے"۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کون سے ہسپتال میں ہیں اور کس وارڈ میں"۔۔۔ عمران نے
پوچھا۔

" جنرل ہسپتال کے سپیشل وارڈ میں ہیں۔ ڈاکٹر اسلام اس وارڈ کے انچارج ہیں۔ تم جانتے تو ہو انہیں۔ ہمارے ساتھ ہی تو ایک بار ان سے ملا تھا" ___ فیاض نے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

" ہسپتال فون کر رہے ہو۔ میں نے بتایا تو ہے کہ سردار صاحب ابھی ہوش میں نہیں آئے۔ میں وہیں سے تو آ رہا ہوں" ___ فیاض نے کہا۔

" جنرل ہسپتال" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" سپیشل وارڈ۔ ڈاکٹر اسلام سے بات کرائیں" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ہیلو ___ ڈاکٹر اسلام بول رہا ہوں" ___ چند لمحوں بعد ڈاکٹر اسلام کی آواز سنائی دی۔

" انکل۔ میں علی عمران بول رہا ہوں" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ڈاکٹر اسلام ان کے دور کے عزیز تھے۔ اور ملک کے انتہائی قابل ڈاکٹر تھے۔ ریٹائر ہونے کے قریب تھے۔ اس لئے عمران انہیں انکل ہی کہا کرتا تھا۔

" اوہ۔ عمران بیٹے تم۔ سردار شیر زمان صاحب کے بارے میں فون کیا ہو گا تم نے۔ وہ ابھی ہوش میں نہیں آ سکے۔ لیکن بہرحال اب وہ خطرے سے باہر آ چکے ہیں" ___ دوسری طرف



سے ڈاکٹر اسلام نے از خود ہی تفصیل بتانی شروع کر دی۔ کیونکہ ڈاکٹر اسلام بھی جانتے تھے کہ سردار شیر زمان عمران کے رشتہ دار ہیں۔

" انکل۔ کیا ان پر تشدد کیا گیا ہے" ___ عمران نے پوچھا۔

" تشدد۔ اوہ ہاں۔ واقعی۔ بالکل۔ میرا تو اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ان پر واقعی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ ان کا ایک جبڑا ٹوٹا ہوا ہے۔ جسم پر چالیس کے قریب زخم ہیں۔ جو کہ خنجر مارنے سے لگ سکتے ہیں۔ ان کی گردن پر بھی زخم ہیں۔ سر پر بھی بار بار کوئی بھاری چیز ماری گئی ہے۔ چہرے پر بھی زخم ہیں۔ دایاں کان بھی آدھے سے زیادہ کٹ کر لٹک رہا تھا۔ اور جسم پر ایسے نشانات بھی ہیں جیسے انہیں رسیوں سے انتہائی سختی سے باندھا گیا ہو" ___ ڈاکٹر اسلام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے شکریہ انکل۔ ان کا خیال رکھیں۔ جب وہ ہوش میں آ جائیں گے تو میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوں گا۔ خدا حافظ" ___ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ان پر تشدد کیا گیا ہو گا" ___ فیاض نے جو لاؤڈر کی وجہ سے ڈاکٹر اسلام کی ساری بات سن رہا تھا۔ ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" تم بیٹھو۔ میں لباس بدل کر آ رہا ہوں۔ پھر اکٹھے دلاور گڑھ چلتے ہیں" ___ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے

کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ڈرائنگ روم سے نکلا۔ اور اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر اس نے ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ــــ عمران کالنگ اوور" ــــ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

" یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور" ــــ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر۔ برائٹ کلب کے مالک البرٹ نے ایک تنظیم بنائی ہوئی ہے۔ جسے ٹاپ سرکٹ کہا جاتا ہے۔ یہ ٹاپ سرکٹ تنظیم ولادر گڑھ کے ایک جاگیردار سردار شیر زمان جو کہ سائنسدان بھی ہیں اور انہوں نے وہاں ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی ہے۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ سردار شیر زمان پر بے رحمانہ تشدد کیا گیا اور وہ شدید زخمی حالت میں اپنی حویلی میں پڑے ملے ہیں۔ لازماً یہ غیر ملکی ایجنٹوں کا ہی کام ہو گا۔ تم البرٹ سے معلوم کرو کہ کیا اس نے ان لوگوں کا کوئی کھوج نکالا ہے یا نہیں۔ اور مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینا۔ میں سوپر فیاض کے ساتھ ولادر گڑھ جا رہا ہوں۔ اس لئے رپورٹ کوڈ میں دینا اوور" ــــ عمران نے اُسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ البرٹ اور اس کے آٹھ ساتھیوں کو کل کسی نے ہلاک کر دیا ہے۔ ان سب کی لاشیں بھی البرٹ کی کوٹھی میں پڑی ہوئی ملی



ہیں۔ البرٹ پر تو بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ جب کہ باقی آٹھ ساتھیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ زیر زمین دنیا میں تو یہی سمجھا جا رہا تھا کہ یہ کارروائی اس کے کاروباری دشمنوں کی ہے۔ لیکن اب آپ بتا رہے ہیں کہ یہ دوسرا مسئلہ ہے۔ تو میں اس بارے میں تحقیقات کرتا ہوں اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ فوراً معلوم کرو کہ یہ کن لوگوں کا کام ہے اور رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کمرے سے نکلا اور پھر اپنی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس کا ڈریسنگ روم تھا۔ اس کے چہرے پر پہلے سے بھی زیادہ سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

ماریا نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم ان" ــــ اندر سے باس کی بھاری آواز سنائی دی اور ماریا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

"کیا رپورٹ ہے ماریا۔ تم بہت جلد واپس آ گئیں" ــــ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے اس کے باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وکٹری باس۔ آپ تو جانتے ہیں کہ ماریا اس طرح کام کرتی ہے" ــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر پرس کھول کر اس نے اس میں سے تہہ شدہ فائل نکالی اور اُسے کھول کر باس کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا مطلب ــــ کیا تم فارمولا لے آئی ہو" ــــ باس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔



"یس باس۔ یہ فارمولا ہے" ــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اچھا۔ اس بار تم نے واقعی کمال کر دیا ماریا۔ مجھے تو یہی رپورٹ ملی تھی کہ تم نے ابھی تک سیکشن کو طلب ہی نہیں کیا۔ اور اب تم فارمولا بھی لے آئی ہو" ــــ باس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ واقعی ماریا اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور ماریا کا چہرہ فخریہ مسکراہٹ سے جگمگا اٹھا اور باس نے فائل کھول کر اُسے دیکھنا شروع کر دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ واقعی اصل فارمولا ہے۔ ویری گڈ ماریا۔ تم نے واقعی ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اب تفصیلات بتاؤ" باس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور فائل اٹھا کر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں ڈال کر دراز بند کر دی۔

"کچھ زیادہ تفصیلات نہیں ہیں باس۔ آپ نے برائٹ کلب کے البرٹ کی ٹپ دی تھی۔ میں اینڈرسن سمیت پاکیشیا پہنچی۔ اور پھر اینڈرسن نے البرٹ کے بارے میں میری خصوصی ہدایت پر تفصیلات اکٹھی کیں۔ ان تفصیلات کو سامنے رکھ کر میں نے ایک پلاننگ کی۔ اور نتیجہ یہ کہ البرٹ پکے ہوئے پھل کی طرح میری جھولی میں آ گرا" ــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ" ــــ باس نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور ماریا نے فن اینڈ فیئر نامی میلے میں جانے

اور پھر وہاں ہونے والی ساری کارروائی کی مکمل تفصیلات بتانے
کے ساتھ ساتھ بتایا کہ کس طرح وہ البرٹ کے ساتھ اس کی
رہائش گاہ پر پہنچی اور اس نے ملازموں کو وہاں سے ہٹوا دیا۔
"ویری گڈ مادیا۔ واقعی تم نے انتہائی نفسیاتی پلاننگ کی تھی"۔۔۔
باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے اس پر تشدد کیا تو پتہ چلا کہ اصل آدمی پاکیشیا کے
دارالحکومت سے کچھ دور ایک نواحی قصبے دلاور گڑھ کا جاگیردار
سردار شیر زمان ہے۔ جو سائنس دان بھی ہے۔ اور اس نے وہیں
ایک باغ میں خفیہ لیبارٹری بھی بنا رکھی ہے۔ اس کے بعد میں نے
اس سے اس کے ساتھیوں کے نام و پتے اور فون نمبر پوچھے۔ پھر
اس البرٹ کو ہلاک کر کے میں نے اینڈرسن کو فون کیا۔ جو ہوٹل
میں تھا۔ اور اُسے وہیں کوٹھی پر بلوا لیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اینڈرسن
آواز نقل کرنے کا ماہر ہے۔ البرٹ کی آواز وہ پہلے ہی سن چکا تھا۔
چنانچہ میرے کہنے پر اس نے البرٹ کی آواز میں اس کے ساتھیوں
کو فون کیا اور انہیں فوری طور پر کوٹھی میں طلب کر لیا۔ انہیں یہی
بتایا گیا کہ ایک غیر ملکی عورت آئی ہوئی ہے۔ جو ایک بڑا کام لے کر
آئی ہے۔ چنانچہ وہ سب وہاں پہنچ گئے۔ اینڈرسن نے انہیں بڑے
کمرے میں پہنچا دیا۔ اس نے اس دوران مقامی میک اپ کر لیا تھا۔
اور جب سب اکٹھے ہو گئے تو میرے اشارے پر اینڈرسن نے
ان پر فائر کھول دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ آٹھوں ایک لمحے میں
ہلاک ہو گئے۔ وہاں البرٹ کی رہائش گاہ سے ہمیں میک اپ



باکس بھی مل گیا۔ اور ضروری اسلحہ بھی۔ ہم دونوں نے اپنا میک اپ کیا۔
اسلحہ لیا۔ اور البرٹ کی ہی ایک پرائیویٹ کار لے کر اس کی کوٹھی
سے باہر آ گئے۔ میرا سامان البرٹ نے پہلے ہی کوٹھی میں ہوٹل سے
منگوا لیا تھا۔ میں نے وہ سامان بھی کار میں رکھا اور پھر ہوٹل پہنچ کر
اینڈرسن بھی خاموشی سے اپنا سامان لے آیا۔ وہیں ہوٹل کے ہی
ایک بک سٹال سے ہم نے نقشہ خریدا۔ اور دلاور گڑھ کا راستہ
چیک کر کے ہم سیدھے دلاور گڑھ سردار شیر زمان کی حویلی
پہنچ گئے۔ ہم نے وہاں اپنے آپ کو آثار قدیمہ کے بین الاقوامی
ادارے کے رکن بتایا۔ اور یہ بتایا کہ ہم اس علاقے میں آثار قدیمہ
کی تلاش میں آتے ہیں۔ وہ سردار شیر زمان کوٹھی میں موجود نہ
تھا۔ اور اس کے بچے بھی کہیں گئے ہوئے تھے۔ صرف وہاں ملازم
تھے۔ ملازموں نے ہمارے پہنچنے پر سردار شیر زمان کو بلوا لیا۔ وہ
ویسے بے حد ذہین آدمی تھا۔ اُسے ہم پر شک بھی پڑا۔ لیکن ظاہر
ہے میری اداکاری کے سامنے اس کی ذہانت کا چراغ کیسے جل
سکتا تھا۔ چنانچہ ہم نے اُسے مطمئن کر لیا۔ چونکہ رات پڑ چکی تھی۔
اس لئے اس نے ہمیں رات حویلی میں بسر کرنے کی دعوت دی۔ اور
پھر جب ملازم اپنے اپنے مکانوں میں چلے گئے۔ تو میں نے اینڈرسن کو
اشارہ کیا۔ اور خود میں سردار شیر زمان سے باتیں کرتی رہی۔ اینڈرسن
نے ایک ایک کر کے حویلی کے تمام ملازموں کو خاموشی سے موت کے
گھاٹ اتار دیا۔ اس کے بعد ہم نے سردار شیر زمان کے سر پر وار کر
کے اُسے بے ہوش کیا۔ پھر اُسے ایک کرسی پر باندھا اور اُسے

ہوش میں لاکر اس سے فارمولا طلب کیا۔ سردار شیر زمان خاصا سخت جان ثابت ہوا۔ مگر میرے تشدد کے سامنے آخر کار وہ ہار گیا۔ فارمولا اس نے وہیں کوٹھی کے ایک تہہ خانے میں ایک خفیہ سیف میں رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ہم نے وہ فارمولا حاصل کیا اور سردار شیر زمان کو قتل کرنے کے لئے دوبارہ اس کے پاس پہنچے تو وہ تشدد کی وجہ سے ہلاک ہو چکا تھا۔ چنانچہ ہم فارمولا لئے خاموشی سے کار میں بیٹھے اور واپس دارالحکومت پہنچ گئے۔ ایک پبلک فون بوتھ سے ہم نے ایئرپورٹ فون کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ گریٹ لینڈ کے راستے ایکریمیا جانے والی ایک فلائٹ میں دو سیٹیں مل سکتی ہیں۔ چنانچہ ہم سیدھے ایئرپورٹ پہنچے۔ کاغذات موجود تھے۔ اس لئے گریٹ لینڈ کی ٹکٹیں لیں اور اس فلائٹ کے ذریعے گریٹ لینڈ پہنچ گئے۔ وہاں سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہم اطمینان سے یہاں فن لینڈ آ گئے۔ ایئرپورٹ سے ہم دونوں اپنے سیکشنل ہیڈ کوارٹر پہنچے اور اپنا وہ مستقل میک اپ ختم کیا۔ جس میں ہم مشن پر گئے تھے۔ اور جس میک اپ میں ہمارے کاغذات تھے۔ پھر وہاں سے میں فارمولا دینے یہاں آ گئی ہوں“ ــــــ ماریا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ نہ صرف تم نے مشن میں کامیابی حاصل کی بلکہ وہاں سے یہاں پہنچنے تک اپنا کوئی سراغ ہی نہیں چھوڑا۔ گڈ شو۔ واقعی تم میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں ماریا“ ــــــ باس نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

” تھینک یو باس۔ مجھے معلوم ہے کہ وہاں سردار شیر زمان کے قتل کی انکوائری ہو گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آ جائے۔ لیکن وہ ہمارے متعلق سوائے ناموں کے اور کچھ نہ جان سکیں گے۔ اور ماریا اور اینڈرسن تو عام سے نام ہیں۔ کاغذات وغیرہ گریٹ لینڈ کے تھے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ وہ گریٹ لینڈ میں سر کھپاتے پھریں گے“ ــــــ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” او۔ کے۔ تمہارے کارناموں کی طویل فہرست میں ایک اور شاندار کارنامے کا اضافہ ہو گیا“ ــــــ باس نے کہا اور ماریا اٹھ کھڑی ہوئی۔

” تھینک یو باس“ ــــــ ماریا نے کہا اور مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ وہ اب جا کر اپنی رہائش گاہ پر اطمینان سے سونا چاہتی تھی۔ تاکہ رات کو تازہ دم ہو سکے۔ اینڈرسن نے اس مشن کی کامیابی کی خوشی میں اُسے باقاعدہ جشن کی دعوت دی ہوئی تھی۔ اور وہ خود بھی مشن کی کامیابی میں بھرپور انداز میں جشن منانے کی خواہشمند تھی۔

چنانچہ وہ اپنی رہائش گاہ پہنچ کر سیدھی اپنے خاص کمرے میں گئی۔ اور اطمینان سے آرام دہ بیڈ پر لیٹ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو چکی تھی۔ پھر اُسے سوتے ہوئے نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مسلسل بجتی ہوئی گھنٹی نے اُسے نیند سے جگا دیا۔ اس نے

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔۔۔ ماریا بول رہی ہوں" ۔۔۔ ماریا نے نیند بھرے لہجے میں کہا۔

"باس سپیکنگ" ۔۔۔ دوسری طرف سے باس کی بھاری آواز سنائی دی۔اور ماریا بے اختیار چونک پڑی۔اس کے ذہن پر چھایا ہوا نیند کا خمار یک لخت دور ہو گیا۔

"یس باس" ۔۔۔ ماریا نے اس بار ہوشیار لہجے میں کہا۔

"ماریا۔جو فارمولا تم لے آئی ہو۔وہ نامکمل ہے۔اس کا خاص حصہ غائب ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے باس نے کہا۔تو ماریا بے اختیار اچھل کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"نامکمل ہے ۔۔۔ کیا مطلب باس۔یہی فارمولا سیف میں موجود تھا۔اور تو کوئی کاغذ موجود نہ تھا" ۔۔۔ ماریا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے فارمولا ڈیفنس سیکرٹری کو بھجوا دیا تھا۔ان کی طرف سے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ سائنس دانوں نے اسے چیک کیا ہے۔یہ ادھورا ہے۔اور نہ صرف ادھورا ہے بلکہ ایک لحاظ سے یہ اصل فارمولے کا ابتدائی تمہیدی حصہ ہے۔اصل فارمولا اس فائل میں موجود ہی نہیں۔اور اس کے بغیر یہ کاغذات کسی کام کے نہیں ہیں" باس نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ویری بیڈ۔مجھے تو اس کا خیال تک نہ آیا تھا۔لیکن اب کیا کیا جائے باس۔وہ سردار شیر زمان بھی تو ہلاک ہو چکا ہے۔



اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ اس کی اس لیبارٹری کو جا کر چیک کیا جائے۔شاید اس نے اس کا باقی حصہ وہاں رکھا ہوا ہو" ۔۔۔ ماریا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو۔ہمیں بہر حال اصل فارمولا چاہئے" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔میں کل اینڈرسن کو ساتھ لے کر دوبارہ پاکیشیا چلی جاتی ہوں۔آپ بے فکر رہیں۔میں اصل فارمولا تلاش کر لاؤں گی" ۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں نے ویسے پاکیشیا میں اپنے خاص مخبروں کو ہدایات دے دی ہیں۔تاکہ تمہارے وہاں سے آجانے کے بعد وہاں ہونے والے واقعات کے بارے میں رپورٹ مل سکے۔وہ رپورٹ ملتے ہی میں تمہیں دوبارہ کال کر دوں گا" ۔۔۔ باس نے کہا۔اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کاش مجھے اس وقت ذرا بھی خیال آجاتا کہ یہ فارمولا ادھورا ہے۔تو میں اس سردار کی ہڈیوں سے بھی فارمولا نکلوا لیتی۔بہر حال ٹھیک ہے۔لازماً اس کا باقی حصہ لیبارٹری میں ہو گا" ۔۔۔ ماریا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔اور پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔اور ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔۔۔ ماریا بول رہی ہوں" ۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ یہ تمہارا لہجہ کیسا ہے۔ کیا کونین چبا رہی ہو۔ ارے جشن کی تیاری اور لہجہ اس قدر بور۔ کیا مطلب" ——— دوسری طرف سے اینڈرسن کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لعنت بھیجو جشن پہ۔ یہاں الٹا جشن گلے پڑ گیا ہے" ——— ماریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا ہوا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ الٹا جشن گلے پڑ گیا ہے" ——— اینڈرسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ابھی باس کا فون آیا ہے۔ جو فارمولا ہم لے کر آئے ہیں وہ نامکمل ہے۔ نامکمل کیا یوں سمجھو کہ صرف اس کا ابتدائی حصہ ہے۔ اصل فارمولا ہے ہی نہیں" ——— ماریا نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ ماریا۔ تم نے یہ بات کر کے ساری خوشی ہی ختم کر ڈالی ہے۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے۔ کیا دوبارہ جانا ہو گا۔ مگر وہ سردار شیر زمان تو ہلاک ہو چکا ہے" ——— اینڈرسن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے جانا تو ہو گا۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ باس نے وہاں ہمارے بعد ہونے والے واقعات کے بارے میں اپنے مخصوص آدمیوں کے ذریعے رپورٹ طلب کی ہے۔ وہ رپورٹ مل جائے تو پھر اس کی روشنی میں کوئی پروگرام بناؤں گی" ——— ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے اب جشن والا مسئلہ تو ختم ہو گیا۔ اس لئے گڈ بائی" ——— اینڈرسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ



ختم ہو گیا۔ ماریا نے بھی ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہوا تو عمران نے اس سے کوئی بات کرنے کی بجائے اُسے صرف بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ پیشانی شکنوں سے پُر تھی۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ خیریت ہے۔ اس قدر پریشان تو آپ پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے" ——— بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی الجھن پہلے کبھی پیش بھی نہیں آئی" ——— عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"کون سی الجھن۔ کچھ مجھے بھی تو بتایئے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اماں بی کے ایک دور کے رشتہ دار ہیں سردار شیر زمان۔ وہ دلاور گڑھ کے جاگیردار ہیں۔ مجھے ان سے پہلے تعارف نہ تھا۔ صرف کبھی کبھار ان کا نام ضرور سنا ہوا تھا۔ ان کی بیٹی عاصمہ میری بہن ثریا کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ بہرحال چند روز پہلے میں اماں بی اور ثریا کے ساتھ دلاور گڑھ گیا تو سردار شیر زمان سے ملاقات ہوئی۔ اور مجھے پہلی بار پتہ چلا کہ سردار شیر زمان صرف جاگیردار ہی نہیں ہیں بلکہ انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ماسٹر ڈگری بھی لی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے اپنے ایک باغ کے تہہ خانے میں ایک خفیہ لیبارٹری بھی بنائی ہوئی ہے۔ وہ ان دنوں ایک اہم ترین فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔ جسے انہوں نے مائنڈ کنڑولر کا نام دے رکھا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مائنڈ کنڑولر ۔۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اُسے اس کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ واقعی۔ یہ تو اہم دفاعی ہتھیار بن سکتا ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سردار شیر زمان کو بھی اس کا احساس تھا۔ لیکن انہوں نے حکومت یا اس کے کسی ادارے سے امداد یا تعاون لینے کی بجائے اس کی حفاظت کے از خود پرائیویٹ طور پر انتظامات کئے۔



انہوں نے ایک خفیہ تنظیم بنائی جسے انہوں نے ٹاپ سرکٹ کا نام دے رکھا تھا۔ دارالحکومت میں برائٹ کلب کے مالک البرٹ کو انہوں نے اپنا ماتحت بنایا۔ اور البرٹ نے آگے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ یہ تنظیم قائم کی۔ بقول سردار شیر زمان وہ صرف فون پر البرٹ سے بات کرتے تھے۔ اور البرٹ کو بھی یہ علم نہ تھا کہ ٹاپ سرکٹ کا چیف سردار شیر زمان ہیں اور بقول سردار صاحب کے اُسے بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ اس تنظیم کے ذمے انہوں نے یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ اگر کوئی گروپ ان کی اس ایجاد کے لئے آئے تو وہ اس کی نگرانی کریں۔ پھر بقول سردار شیر زمان کے ایک گروپ آیا بھی سہی جسے ٹاپ سرکٹ والوں نے چیک کر کے ختم کر دیا۔ مجھے انہوں نے یہ تفصیل بتائی تو میرا خیال تھا کہ مضافات میں رہتے ہوئے کسی کو یہ خیال بھی نہیں آسکتا کہ ایک بظاہر جاگیردار سائنسدان بھی ہوگا۔ چنانچہ میں واپس آگیا۔ اور میں نے کچھ زیادہ خیال نہ کیا۔ البتہ سردار شیر زمان کو میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر انہیں کسی قسم کی ضرورت پڑے یا کوئی مشکل پیش آئے تو میرے فلیٹ پر مجھ سے بات کر لیں۔ پھر کل اچانک سپرنٹنڈنٹ فیاض میرے فلیٹ پر آیا تو اس نے بتایا کہ سردار شیر زمان شدید زخمی حالت میں اپنی حویلی میں پڑے پائے گئے ہیں۔ انہیں ملازموں نے ہسپتال پہنچایا ہے۔ ڈیڈی نے رشتہ داری کی وجہ سے فیاض کے ذمہ ڈیوٹی لگائی۔ کہ وہ سردار صاحب کے زخمی ہونے کی انکوائری کرے ویسے ان کا اپنا خیال تھا کہ یہ سب کچھ جائیداد کے کسی جھگڑے کی وجہ

سے ہوا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے فیاض کو یہ بھی بتا دیا کہ میں کچھ روز پہلے دلاور
گڑھ جا چکا ہوں۔ اس لئے فیاض میرے پاس آیا تھا۔ میں نے ہسپتال
فون کیا تو ڈاکٹر اسلام نے جو سپیشل وارڈ کے انچارج ہیں نے بتایا کہ
سردار شیر زمان پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے بہرحال
میں چونکہ ماسٹر کنٹرولر کے اس سارے پس منظر سے واقف تھا۔ اس
لئے میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اس کے فارمولے کے حصول کے لئے کیا
گیا ہوگا۔ میں نے ٹائیگر کو کال کر کے برائٹ کلب کے البرٹ سے
پوچھ گچھ کے لئے کہا تو ٹائیگر نے ایک نئی کہانی سنادی کہ البرٹ
اپنی کوٹھی میں اپنے آٹھ ساتھیوں سمیت مردہ پڑا ہوا ملا ہے۔ اور
البرٹ پر بھی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ اس طرح بہرحال یہ
بات واضح ہوگئی کہ یہ سب کچھ واقعی اس فارمولے کے حصول کے لئے
کیا گیا ہے۔ میں فیاض کے ساتھ دلاور گڑھ گیا تو وہاں پتہ چلا کہ حویلی
کے چھ ملازم اور ان کے اہل خاندان کو ان کے گھروں میں ہی گولیاں
مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور حویلی کے ایک تہہ خانے کا خفیہ سیف
بھی کھلا ہوا ملا ہے۔ سیف خالی تھا۔ البتہ لیبارٹری اور وہاں کام
کرنے والے محفوظ تھے۔ لیکن لیبارٹری کے انچارج نے بتایا کہ اس
فارمولے کے بارے میں وہ ذاتی طور پر کچھ نہیں جانتے کیونکہ سردار
شیر زمان خود ہی ہدایات دیتے تھے۔ اور وہ صرف ان کی ہدایات پر
اتنا ہی کام کرتے تھے جتنا وہ کہتے تھے۔ وہاں لیبارٹری میں بھی ایسی
کوئی جگہ نہ تھی۔ جہاں فارمولا رکھا جا سکتا۔ اس سے میں نے یہی
نتیجہ نکالا کہ فارمولا یقیناً اسی سیف میں رکھا گیا ہوگا جو مجرم نے



اڑے۔ وہاں یہ معلوم ہوا کہ رات کو ایک غیر ملکی جوڑا کار میں حویلی پہنچا
تھا۔ اس وقت سردار صاحب لیبارٹری میں تھے۔ ملازموں نے انہیں
کال کیا تو وہ حویلی پہنچ گئے۔ اور پھر وہ اس غیر ملکی جوڑے سے
باتیں کرتے رہے۔ پھر اس جوڑے کو رات کو ہی کار میں واپس
دارالحکومت جاتے دیکھا گیا۔ کار کے بارے میں تفصیلات بھی مل
گئیں۔ ادھر ٹائیگر نے اسی دوران جو انکوائری کی۔ اس کے
مطابق ہوٹل مون سٹار میں گریٹ لینڈ کی ایک سیاح عورت
ماریا اور اس کا ساتھی اینڈرسن دو مختلف کمروں میں ٹھہرے
ہوئے تھے۔ ماریا ساحل سمندر پر منعقد ہونے والے میلے فن اینڈ
فیئر گئی۔ اس میلے کا ٹھیکہ برائٹ کلب کے البرٹ کے پاس تھا۔
اور البرٹ نے وہاں میلے میں بھی اپنا کلب قائم کر رکھا تھا۔ اور
خود وہ شام کو دو تین گھنٹے وہاں رہتا تھا۔ ماریا تقریباً نیم عریاں
لباس میں جب کلب میں پہنچی تو وہاں غنڈوں نے اُسے اغوا کرنے
کی کوشش کی۔ اس سے ہنگامہ ہوا۔ اور ماریا کا اسکرٹ
بھی پھٹ گیا۔ اور تقریباً عریاں ہوگئی۔ البرٹ نے اُسے غنڈوں سے
بچایا اور اپنے دفتر میں لے گیا۔ پھر وہاں اس کے آدمی نے میلے
کے ایک سٹال سے نیا اسکرٹ لا کر دیا۔ اور اس کے بعد وہ
ماریا البرٹ کے ساتھ کار میں بیٹھ کر میلے سے روانہ ہوگئی۔ اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ البرٹ اُسے اپنی کوٹھی میں لے گیا۔ جہاں دو ملازم تھے جنہیں
البرٹ نے یہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ وہ کل صبح آئیں۔ دوسرے روز
صبح ان ملازموں کی واپسی پر ہی البرٹ اور اس کے ساتھیوں کی

لاشیں دریافت ہوئیں۔ اس کار کو تلاش کیا گیا تو کار ایئرپورٹ کی پارکنگ میں مل گئی۔ مزید تحقیقات پر یہ معلوم ہوا کہ ایک جوڑا جو کاغذات کے مطابق گریٹ لینڈ کے رہنے والے تھے اور ان کا نام ماریا اور اینڈرسن تھے رات کو ہی گریٹ لینڈ کے راستے ایکریمیا جانے والی فلائٹ میں سوار ہوئے۔ لیکن ان کے حلیے مختلف تھے۔ ان کی منزل گریٹ لینڈ تھی۔ چنانچہ میں نے فلیٹ سے ہی خصوصی ٹرانسمیٹر پر گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹوں کو ان دونوں کے بارے میں رپورٹ دینے کے لئے کہا تو مجھے رپورٹ مل گئی کہ یہ دونوں ایئرپورٹ پر ضرور دیکھے گئے۔ لیکن اس کے بعد یہ کہاں گئے۔ کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ گریٹ لینڈ کا دارالحکومت تو ویسے بھی انسانوں کا جنگل ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ مخصوص میک اپ میں ہوں گے جسے انہوں نے ایئرپورٹ سے نکل کر صاف کر دیا ہوگا۔ بہرحال میں نے ایجنٹوں کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہ انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہیں ادھر آج صبح یہ ٹریجڈی ہوئی کہ سردار شیر زمان کی حالت اچانک بگڑ گئی اور ڈاکٹروں کی بے پناہ کوششوں کے باوجود وہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی وفات پا گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اب بلیک زیرو کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے فی الحال اس فارمولے اور مجرموں کا ہر سراغ ختم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔



"ہاں۔ اسی لئے تو پریشانی ہے۔ اب صرف ایک ہی امید ہے کہ شاید گریٹ لینڈ کے فارن ایجنٹ اس ماریا اور اینڈرسن کا کوئی سراغ نکال لیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں لائبریری چیک کر دوں۔ شاید ان کے بارے میں کوئی اشارہ مل جائے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ویری گڈ۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ حالانکہ سب سے پہلے مجھے یہی بات سوچنی چاہئے تھی۔ میرا خیال ہے اب میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب سے وہ دانش منزل میں آیا تھا اس کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ نظر آئی تھی۔

"خیال میں شاید بوڑھے ہو گئے ہو۔ لیکن بظاہر تو آپ ابھی جوان بلکہ نوجوان ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ خدا کا شکر ہے۔ اس کا مطلب ہے ابھی سکوپ باقی ہے۔ باقی خیالات کا بوڑھا تو ویسے بھی بے مزہ ہو جاتا ہے۔ اور بے مزہ شوہر تو نایاب جنس ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر وہ اٹھا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جو لائبریری کو جاتا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ عمران کالنگ اوور"۔۔۔۔ فریکونسی ایڈجسٹ

سر کے اس نے ٹائیگر کو کال کرنا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر ۔۔۔ اٹنڈنگ باس اوور"۔۔۔ تھوڑی دیر بعد
رابطہ قائم ہو گیا اور ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اس ماریا اور اینڈرسن کے بارے میں مزید کوئی تفصیل اوور"
عمران نے پوچھا۔

"باس۔ میں نے ان غنڈوں کو ڈھونڈھ نکالا ہے۔ جنہوں نے
میلے میں ماریا کو اغوا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے مطابق
یہ سب کچھ باقاعدہ ایک ڈرامے کے تحت کیا گیا تھا اور ایک غیر ملکی
نے انہیں اس ڈرامے کے لئے بھاری معاوضہ ادا کیا تھا۔ اور
انہیں خاص طور پر یہ ہدایت کی تھی کہ وہ کھینچا تانی کے دوران ماریا
کا اسکرٹ پھاڑ کر اسے عریاں کر دیں۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔
پھر جیسے ہی البرٹ نے مداخلت کی وہ طے شدہ پلان کے مطابق
بھاگ گئے۔ جس غیر ملکی نے انہیں معاوضہ دیا تھا۔ اس کے حلیے
سے معلوم ہوا ہے کہ یہ اس ماریا کا ساتھی اینڈرسن تھا اوور"۔۔۔
ٹائیگر نے کہا۔

"میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا۔ ایسا صرف البرٹ کی مخصوص نفسیات
سے فائدہ اٹھانے کے لئے کیا گیا تھا۔ لیکن اس سے ہمارے
کیس میں کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ تم ان کا کوئی ایسا کلیو تلاش کرو
جس سے ان کے بارے میں کوئی ٹھوس کلیو مل سکے اوور"۔۔۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے باس۔ ایک بات کا علم تو ہوا ہے



لیکن میرے خیال میں یہ کوئی اہم بات نہیں ہے اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے
ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات۔ کھل کر بتاؤ اوور"۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت
سرد ہو گیا۔

"باس میں نے اینڈرسن اور ماریا کے کمروں میں سرو کرنے
والے ویٹر سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس نے ایک بات بتائی ہے کہ ایک
بار جب یہ اینڈرسن ماریا کے کمرے میں موجود تھا وہ شراب دینے
کے لئے اندر گیا تو وہ دونوں آپس میں ایسی زبان میں باتیں کر
رہے تھے جو فن لینڈ کی مقامی زبان ہے۔ لیکن اسے دیکھ کر انہوں نے
انگریزی میں بات چیت شروع کر دی اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا یہ ویٹر فن لینڈ کی مقامی زبان سے واقف ہے اوور"۔۔۔
عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ویٹری کے سلسلے میں
پوری دنیا گھوم چکا ہے۔ فن لینڈ بھی وہ کافی عرصے رہا ہے۔ اس
لئے وہ جانتا ہے کہ فن لینڈ کی زبان کون سی ہے۔ اور نہ صرف جانتا
ہے بلکہ وہ یہ زبان سمجھ بھی لیتا ہے۔ لیکن بول نہیں سکتا اوور"۔۔۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ اس ویٹر سے تم نے پوچھا کہ
وہ دونوں کیا باتیں کر رہے تھے اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن اس نے بتایا کہ وہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ اس
لئے وہ صرف چند الفاظ ہی سن سکا تھا۔ میں نے ان الفاظ کے بارے

میں پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ اس نے جو الفاظ سنے تھے ان میں ایک نام
تھا اسٹین اور دوسرے الفاظ کا معنی بلیک ٹاپ ہو سکتا ہے اوور"۔۔۔
ٹائیگر نے کہا۔

" بلیک ٹاپ۔ اسٹین۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم اپنی تحقیقات جاری
رکھو اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اُسی
لمحے بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر
مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کچھ نہیں ہے ان دونوں کے متعلق"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم نے کس ملک کی فائلیں دیکھی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" گریٹ لینڈ کی۔ کیوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" اب جا کر فن لینڈ کی فائلیں چیک کرو۔ اور اگر وہاں ان دونوں
کے ناموں کے ساتھ ساتھ اسٹین اور بلیک ٹاپ کے نام کسی فائل
میں نظر آئیں تو وہ فائل لے آنا"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو
دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا پھر اس کی واپسی فوری ہی ہو گئی۔

" بلیک ٹاپ کی فائل موجود ہے عمران صاحب۔ لیکن ماریا۔
اینڈرسن اور اسٹین نام کی کوئی فائل نہیں ہے"۔۔۔ بلیک زیرو
نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک پتلی سی فائل عمران کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے فائل اس کے ہاتھ سے
لی اور اُسے کھول کر دیکھنے لگا۔



" تو یہ بلیک ٹاپ فن لینڈ کی خفیہ مگر سرکاری ایجنسی ہے"۔۔۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے
فائل بند کر دی۔

" سرکاری ایجنسی۔ مگر اس کا خیال آپ کو کیسے آ گیا"۔۔۔
بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔ اور عمران نے اُسے ٹائیگر کی رپورٹ
کے متعلق بتا دیا۔

" اوہ اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ماریا اور اینڈرسن
گریٹ لینڈ کے نہیں ہیں بلکہ فن لینڈ کے رہنے والے ہیں۔ اور
ان کا تعلق اس بلیک ٹاپ سے ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے اس
طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اس نے کوئی انتہائی لاینحل مسئلہ
حل کر لیا ہو۔

" ابھی میں اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوا کہ اتنی سی بات بھی نہ سوچ سکوں
وہ سرخ کور والی فون ڈائری نکالو ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر ہلکی سی
شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ اس نے دراز کھول کر ڈائری
نکالی اور اُسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ڈائری کھول کر اس
کا مطالعہ شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے ڈائری بند کی اور
پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
کافی سارے نمبر ڈائل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران
فارن کال کر رہا ہے۔ اور یقیناً یہ کال فن لینڈ کی جا رہی ہو گی۔ لیکن
چونکہ وہ پہلے عمران کے طنز کی وجہ سے شرمندہ ہو چکا تھا۔ اس لئے

اس بار اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

"یس ۔۔۔ براڈ اکلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ رچمنڈ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بوڑھی اور لڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی جیسے بولنے والا شدید نشے کی حالت میں بول رہا ہو۔

"کون سا پرنس بول رہا ہے"۔۔۔ بولنے والے نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈھمپ۔ پاکیشیا..... اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ ارے ہاں ہاں مجھے یاد آ گیا۔ آ گیا۔ ٹھیک ہے۔ مگر بڑے عرصے بعد بات کر رہے ہو۔ بولو۔ کیا کام ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"محفوظ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ نہیں۔ اس فون پر بات نہیں ہو سکتی۔ میں تمہیں دوسرا فون نمبر دیتا ہوں۔ دس منٹ بعد وہاں فون کرنا"۔۔۔ رچمنڈ نے اسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے رک رک کر فون نمبر بتانا شروع کر دیا۔

"او۔ کے"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ فن لینڈ کا سب سے بڑا مخبر ہے۔ کئی سال پہلے ایک بار



اس سے کام پڑا تھا۔ معاوضہ تو بڑا لیتا ہے۔ لیکن معلومات درست مہیا کرتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو کے پوچھنے سے پہلے ہی عمران نے اسے گریٹ رچمنڈ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے گریٹ رچمنڈ کے بتائے ہوئے نمبر پر دوبارہ کال ملائی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کیا بات ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"کچھ معلومات خریدنی تھیں۔ کتنی رقم بھجوا دوں"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پہلے بتاؤ کہ یہ معلومات کس سلسلے کی ہیں تاکہ میں معاوضہ بتا سکوں"۔۔۔ رچمنڈ نے خالص کاروباری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فن لینڈ کی سرکاری خفیہ ایجنسی بلیک ٹاپ کے بارے میں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ سوری پرنس۔ اس بارے میں مجھے تفصیلی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ دراصل کبھی ان کی ضرورت ہی نہیں پڑی"۔۔۔ رچمنڈ نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تفصیلی معلومات نہیں چاہئیں۔ صرف اتنا پوچھنا ہے کہ اس ایجنسی میں کوئی عورت مادریا اور کوئی مرد اینڈرسن بھی کام کرتے ہیں یا نہیں۔ اور اسٹین نام کے کسی مرد یا عورت جس کا بھی نام ہو۔ اس کا اس ایجنسی سے کیا تعلق ہے اور یہ بھی کہ کیا اس

ایجنسی نے گذشتہ دنوں پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہے یا نہیں"۔
عمران نے کہا۔

" معلوم کرانا پڑے گا۔ فوری طور پر کچھ نہیں بتا سکتا" ـــــ رچمنڈ نے جواب دیا۔

" کتنی دیر لگے گی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" دو چار دن تو لگ جائیں گے" ـــــ رچمنڈ نے جواب دیا۔

" ارے نہیں۔ اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے دے سکتا ہوں۔ معاوضہ جتنا تم چاہو۔ لیکن دو گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس" ـــــ عمران نے کہا۔

" دو گھنٹے۔ پھر تو ڈبل معاوضہ ہو گا۔ مجھے زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ اوکے۔ تم بیس ہزار ڈالر دو تو میں معلومات دو گھنٹے میں حاصل کر سکتا ہوں" ـــــ رچمنڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ معلومات کے ساتھ ہی اپنا بنک اور اکاؤنٹ نمبر بتا دینا رقم پہنچ جائے گی تمہارے اکاؤنٹ میں" ـــــ عمران نے کہا۔

" مجھے تم پر اعتماد ہے۔ تم نے پہلے بھی رقم بھجوا دی تھی۔ اوکے۔ اپنا فون نمبر دے دو۔ میں دو گھنٹے کے اندر کال کر دوں گا" ـــــ رچمنڈ نے کہا۔

" میں خود ہی دو گھنٹے بعد فون کر لوں گا۔ اسی نمبر پر کر دوں۔ یا کوئی اور نمبر ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ یہی نمبر ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور



اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" چلو آگے بڑھنے کے لئے کوئی کلیو تو ملا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

" کیا بات ہے۔ کیا نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں نے سمجھا کہ اس محاورے پر عمل کر رہے ہو کہ بولنے سے اصلیت سامنے آجاتی ہے۔ اس لئے خاموشی میں ہی بھرم ہوتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" آپ کے لئے چائے بنا لاؤں" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" دیکھا بولتے ہی اصلیت سامنے آگئی۔ ورنہ جب تک خاموش تھے واقعی سیکرٹ سروس کے چیف لگ رہے تھے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو ہنستا ہوا کرسی سے اٹھا اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دو گھنٹے انہوں نے چائے پینے اور باتیں کرنے میں گزار دیئے۔ دو گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ گریٹ رچمنڈ کو فون کیا۔

" ہیلو پرنس۔ میں نے توقع سے زیادہ معلومات حاصل کر لی

ہیں۔ ——— دوسری طرف سے رچمنڈ نے اُسی طرح لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

" آخر گریٹ رچمنڈ تمہیں ویسے تو نہیں کہا جاتا " ——— عمران نے کہا اور اس بار رچمنڈ ہنس پڑا۔

" صرف تعریف نہیں چلے گی پرنس۔ رقم بھجوانی ہو گی " ——— رچمنڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" وہ تو سمجھو پہنچ بھی گئی۔ فن لینڈ کے دارالحکومت ہلنکی کی حدود میں داخل ہونے ہی والی ہو گی " ——— عمران نے جواب دیا اور رچمنڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" سنو پرنس۔ بلیک ٹاپ میں آٹھ سیکشنز ہیں۔ ان میں سے ایک سیکشن کی انچارج ماریا نامی ایک لڑکی ہے۔ اینڈرسن اس کا ماتحت بھی ہے اور بوائے فرینڈ بھی۔ انتہائی حد تک خطرناک۔ ذہین۔ ظالم اور سفاک، خوب صورت اور جوان لڑکی ہے یہ ماریا۔ پچھلے دنوں ہلنکی میں نظر نہیں آئی۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں گئی تھی۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پبلک میں نہ آئی ہو۔ اور آسٹین بلیک ٹاپ کا چیف ہے۔ کیا اس قدر معلومات کافی ہیں " ——— گریٹ رچمنڈ نے پوچھا۔

" بلیک ٹاپ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ اور اس ماریا اور اینڈرسن کے پتے " ——— عمران نے پوچھا۔

" سوری پرنس۔ یہ ہیڈ کوارٹر خفیہ ہے۔ کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ باقی رہے ماریا اور اینڈرسن کے ذاتی پتے تو ان کا



بھی علم نہیں ہے۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ اگر یہ لوگ ہلنکی میں ہوں تو اکثر یہاں کے مشہور کلب بلیو لائٹ میں آتے رہتے ہیں۔ یہ ان کی پسندیدہ جگہ ہے۔ بس اس سے زیادہ معلوم بھی نہیں اور معلوم ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر میں نے زیادہ چھان بین کرنے کی کوشش کی تو مجھ پر سرکاری عتاب بھی نازل ہو سکتا ہے۔ اور میں اب کافی بوڑھا ہو گیا ہوں " ——— گریٹ رچمنڈ نے کہا۔

" او۔ کے رچمنڈ۔ اب اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر اور بینک بتا دو تاکہ تمہاری پنشن وہاں داخل کرائی جا سکے " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ رچمنڈ نے ہنستے ہوئے اُسے بینک اکاؤنٹ نمبر بتایا اور بینک کے بارے میں بتا دیا۔

" او۔ کے۔ بے فکر رہو۔ رقم پہنچ جائے گی۔ شکریہ " ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر رکھا ہوا پیڈ گھسیٹا اور اس پر بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر لکھ کر اس نے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

" رقم بھجوا دو۔ کافی اہم معلومات مل گئی ہیں " ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ آپ فن لینڈ جائیں گے " ——— بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ جانا ہی پڑے گا۔ ورنہ فن لینڈ والوں نے مائنڈ کے ساتھ ساتھ اگر دانش بھی کنٹرول کر لی تو ہم دانش منزل کی بجائے اس جگہ پہنچ جائیں گے جہاں دانش کی بے حد ضرورت

رہتی ہے" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ماریا اور اینڈرسن ایئرپورٹ سے نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔ ان دونوں کے چہروں پر ایکریمین میک اپ تھا اور ان کے کاغذات بھی ایکریمین ہی تھے۔

"ہوٹل شان لے چلو" ——— ماریا نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"بڑا خوب صورت ملک ہے جولی۔ میں تو سمجھا تھا کہ کوئی پس ماندہ سا ملک ہوگا" ——— ساتھ بیٹھے ہوئے اینڈرسن نے ٹیکسی ڈرائیور کو سنانے کے لئے کہا۔

"یس فرنیک۔ میں بھی یہی سمجھی تھی" ——— ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل شان کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ دونوں نے علیحدہ علیحدہ کمرے بک کرائے تھے۔



لیکن اینڈرسن اپنے کمرے میں جانے کی بجائے ماریا کے کمرے میں ہی آگیا تھا۔

"ہاں ماریا۔ آئندہ کا کیا پروگرام بنایا تم نے" ——— اینڈرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماریا نہیں جولی کہو فرنیک۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ باس نے کیا ہدایات دی ہیں" ——— ماریا نے ہونٹ سیکڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری جولی۔ آئندہ خیال رکھوں گا" ——— اینڈرسن نے فوراً معذرت کرتے ہوئے کہا اور ماریا مسکرا دی۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ اس لیبارٹری کی باقاعدہ نگرانی کی جا رہی ہو۔ ظاہر ہے ہم وہاں کسی بھی روپ میں جائیں بہرحال اجنبی ہی ہوں گے" ——— فرنیک نے کہا۔

"ہاں بقول باس کے۔ ہمارے جانے کے بعد عمران سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ اور عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اور انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ اس لئے تو ہم نے میک اپ۔ نام۔ قومیت۔ سب کچھ تبدیل کیا ہے" ——— ماریا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آخر یہاں آنے سے پہلے تم نے کوئی منصوبہ بندی تو کی ہوگی" اینڈرسن نے کہا۔

"ہاں ایک خاکہ ضرور میرے ذہن میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر سنٹرل انٹیلی جنس کے اس سپرنٹنڈنٹ فیاض کو ٹٹولا جائے تو

اس سے معلومات مل سکتی ہیں کہ کیا وہاں نگرانی ہو رہی ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے سیکرٹ سروس تو وہاں نگرانی نہیں کر سکتی۔ زیادہ سے زیادہ انٹیلی جنس ہی نگرانی کر رہی ہو گی"۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"لیکن باس نے بتایا ہے کہ عمران اور فیاض دونوں گہرے دوست ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ یہ بات عمران کو بتا دے اور عمران کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے"۔۔۔ اینڈرسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کا بھی میں نے پہلے سے انتظام کر لیا ہے۔ میں نے ایکریمیا کے گریٹ ٹائمز جیسے مشہور اخبار کے چیف کرائم رپورٹر کا اصل کارڈ بنوا لیا ہے۔ اور اس بات کے بھی انتظامات ہو چکے ہیں کہ اگر انٹیلی جنس وہاں چیک کرے تو انہیں بھی بتایا جا سکے کہ جولی واقعی گریٹ ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر ہے۔ اور تم میرے دوست ہو۔ اس طرح اُسے کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے گا" ماریا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم دونوں اکٹھے جا کر اس فیاض سے ملیں گے"۔۔۔ اینڈرسن نے کہا۔

"پہلے میں اکیلی ملوں گی اس فیاض سے تاکہ اس کی فطرت کا اندازہ کر سکوں۔ اس کے بعد جیسی بھی صورت حال ہو گی ویسے ہی آگے بڑھیں گے"۔۔۔ ماریا نے کہا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہوٹل ایکس چینج"۔۔۔ دوسری طرف سے آواز



سنائی دی۔

"سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب سے بات کراؤ"۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔ فیاض بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ تحکمانہ پن تھا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب۔ میں جولی بول رہی ہوں۔ ہوٹل شان سے۔ ایکریمیا کے گریٹ ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر آپ کی کارکردگی کی تو دھوم ایکریمیا میں بہت پھیلی ہوئی ہے میں ایک ذاتی کام سے پاکیشیا آئی تھی۔ میں نے سوچا کہ آپ سے بھی ملاقات ہو جائے"۔۔۔ ماریا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ شکریہ شکریہ۔ مس جولی۔ آپ اتنی دور سے آئی ہیں۔ تو مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہو گی"۔۔۔ دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سنائی دی۔ لیکن اب اس کی آواز میں پہلے جیسی گھن گرج اور تحکمانہ پن مفقود تھا اور اس کا یہ لہجہ سن کر ماریا کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی ابھر آئی۔

"میں یہاں اکیلی بور ہو رہی ہوں کمرے میں۔ اگر آپ خود تشریف لا سکیں تو مجھے بے حد مسرت ہو گی۔ مجھے آپ جیسے بڑے آدمی کی کمپنی کر کے بے حد خوشی ہو گی۔ لیکن اگر آپ مصروف ہوں

توپھر میں آپ کے دفتر آجاؤں "۔۔۔ ماریا کا لہجہ اور زیادہ رومانٹک ہو گیا۔

" اوہ اوہ ۔ میں خود حاضر ہو جاتا ہوں ۔ آپ کیوں تکلیف کریں گی ۔ آپ تو ہماری مہمان ہیں ۔ کیا نمبر ہے کمرے کا "۔۔۔ دوسری طرف سے فیاض کی مسرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور ماریا نے اسے کمرہ نمبر اور فلور بتا دیا۔

" میں دس منٹ میں حاضر ہو رہا ہوں "۔۔۔ فیاض نے کہا اور ماریا نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو بالکل ہی گھامڑ آدمی ہے ۔ سنجانے اس کی اس خطرناک ایجنٹ عمران سے کیسے دوستی ہو گئی ہے "۔۔۔ ماریا نے رسیور رکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایسے لوگ ذہنی طور پر انتہائی خطرناک بھی ہوتے ہیں جولی "۔۔۔ اینڈرسن نے کہا۔

" ہونہہ ۔ خطرناک ۔ تم دیکھنا میں اس کو کیسے شیشے میں اتارتی ہوں ۔ تم بہرحال اپنے کمرے میں جاؤ ۔ وہ کسی بھی لمحے پہنچ سکتا ہے " ماریا نے کہا اور اینڈرسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ ماریا اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ چند لمحوں بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس کے جسم پر منی اسکرٹ تھا۔ وہ اطمینان سے چلتی ہوئی کرسی کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی ۔

" کون ہے "۔۔۔ ماریا نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا ۔



" سپرنٹنڈنٹ فیاض "۔۔۔ دروازے کے باہر سے آواز آئی ۔

" اوہ اچھا "۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک آدمی یونیفارم پہنے کھڑا تھا ۔

" آیئے آیئے سپرنٹنڈنٹ صاحب ۔ میں تو بڑی شدت سے آپ کی منتظر تھی "۔۔۔ ماریا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ "۔۔۔ فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔ اس کی نظریں ماریا کے خوب صورت جسم پر ایسے چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور آنکھوں میں مخصوص چمک ابھر آئی تھی ۔

" یہاں کی انٹیلی جنس تو انتہائی باذوق واقع ہوئی ہے کہ آپ جیسا وجیہہ اور سمارٹ آدمی سپرنٹنڈنٹ ہے ورنہ وہاں ایکریمیا میں تو انتہائی بھدے موٹے اور بدصورت لوگ ہوتے ہیں انٹیلی جنس میں "۔۔۔ ماریا نے دروازہ بند کر کے انتہائی شیریں لہجے میں کہا ۔

" شکریہ ۔ آپ بھی تو ملکہ حسن ہیں ۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ کوئی سوکھی سڑی سی عورت ہو گی مگر آپ کو دیکھ کر تو حیرت ہوتی ہے کہ صحافت جیسے خشک فیلڈ میں آپ جیسی جوان ، خوب صورت اور سمارٹ لڑکی کس طرح کام کر سکتی ہے "۔۔۔ فیاض نے مکمل طور پر ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا ۔

" تعریف کا شکریہ ۔ جو کچھ بھی ہوں آپ کے سامنے ہوں ۔ اور

آپ کی نظرِ عنایت رہی تو جو خدمت مجھ سے ہو سکے گا ضرور کروں
گی" ــــ ماریا نے اور زیادہ کھل کر بات کرتے ہوئے کہا اور
فیاض کی باچھیں چیر کر گردن کی پشت تک چلی گئیں۔ وہ اس طرح ماریا
کو دیکھ رہا تھا جیسے قدیم زمانے کا کوئی پجاری مقدس دیوی کو
دیکھتا ہے۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ــــ ماریا نے اس کے
سامنے کرسی پر بڑی ادا سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ کیا تکلفات ہیں۔ مجھے ایسے تکلفات سے الجھن ہوتی
ہے" ــــ فیاض نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو ماریا بھی بے تکلفی سے
ہنس پڑی۔

"میں خود تکلفات کی قائل نہیں ہوں۔ مگر تم چونکہ بڑے افسر ہو۔
اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں ناراض نہ ہو جاؤ" ــــ ماریا نے
اس بار انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ارے افسر ہوں گا دوسروں کے لئے۔ تمہارا تو خادم ہوں مس
جولی۔ تم نے سچ مچ مجھ پر کیا جادو کر دیا ہے کہ جی چاہتا ہے۔ تمہیں
ساتھ لے کر دنیا کے کسی ایسے حصے میں چلا جاؤں جہاں کوئی تیسرا
آدمی پہنچ ہی نہ سکے" ــــ فیاض نے کہا اور ماریا مسکرا دی۔

"تم کون سی شراب پینا پسند کرتے ہو" ــــ ماریا نے پوچھا۔

"میں شراب نہیں پیتا۔ ویسے بھی تمہاری موجودگی میں شراب کی
ضرورت ہی نہیں ہے۔ تم خود مجسم شراب ہو" ــــ فیاض نے مسکراتے
ہوئے کہا۔



"تعریف کا شکریہ" ــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"غلط تعریف نہیں کر رہا۔ تم واقعی ایسی ہی ہو۔ کتنے دن رہو گی یہاں"
فیاض نے پوچھا۔

"جتنے دن تم کہو۔ بس تھوڑا سا اپنا فرض سرانجام دے لوں۔
پھر جتنے دن تم کہو میں یہاں رہنے پر تیار ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ
سردار شیر زمان کوئی جاگیردار اور سائنسدان ہلاک ہو گیا ہے" ــــ
ماریا نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو اس پر۔ ان لمحات میں کیا ذکر لے بیٹھی ہو" ــــ فیاض
نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے نہ بتایا تو پھر میں فوراً چلی جاؤں گی" ــــ ماریا نے
اس بار روٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ روٹھو مت۔ میں بتا دیتا ہوں۔ ہاں وہ مر گیا ہے"
فیاض ماریا کے چلے جانے کا سن کر سخت پریشان ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا تھا پوری تفصیل بتاؤ۔ تاکہ جلدی کام نمٹ جائے پھر
ہم تفریح کریں گے" ــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض
نے ــــ اُسے بتانا شروع کر دیا کہ کس طرح وہ دلاور گڑھ گیا اور
وہاں کیا کیا ہوتا رہا۔

"یہ عمران کون ہے۔ جس کی تم بات کر رہے ہو" ــــ ماریا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک دوست ہے۔ اُس بے چارے کو شوق ہے جاسوسی کرنے
کا۔ بس ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ بس اب تو میں نے بتا دیا ہے اب

"تو تمہیں کوئی گلہ نہیں ہے" ——— فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا اب بھی وہاں تمہاری ایجنسی پہرہ دے رہی ہے" ——— ماریا نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ یہ ہماری لائن کا کام نہیں ہے۔ پولیس کا کام ہے۔ مگر چیف نے رشتہ داری کی وجہ سے مجھے وہاں بھیج دیا تھا" ——— فیاض نے کہا۔

"وہ عمران یا اس کے ساتھی تو وہاں نہیں ہوں گے۔ میں چاہتی ہوں۔ تمہارے ساتھ وہاں جاؤں۔ مجھے دیہاتی فضا بے حد پسند ہے اور پھر ہم رات وہاں بڑی آزادی سے گزاریں گے۔ ان ہوٹلوں کے کمروں میں بند رہنے سے مجھے وحشت ہوتی ہے" ——— ماریا نے کہا

"اس وقت وہاں۔ مگر تم وہاں کیوں جانا چاہتی ہو۔ کیا ضرورت ہے" ——— فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"بس صرف اپنی آنکھوں سے اس لیبارٹری کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ ویسے تو میں اکیلی بھی جا سکتی ہوں۔ لیکن تم جیسا بڑا افسر ساتھ ہو تو پھر لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ چلو نا میرے ساتھ۔ بس ہم رات پڑتے ہی واپس آجائیں گے۔ پھر فارغ۔ جیسے تم کہو گے ویسا ہی ہو گا" ——— ماریا نے انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب تم کہہ رہی ہو تو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں" ——— فیاض نے کہا۔

"اوہ اوہ شکریہ ڈیئر فیاض۔ تم کتنے اچھے ہو۔ میں لباس بدل لوں" ——— ماریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر شرارت بھرے



انداز میں فیاض کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس نے ذرا سا ہاتھ کو دبایا اور پھر بھاگتی ہوئی باتھ روم میں داخل ہو گئی اور ماریا کی اس حرکت سے ہی فیاض کا چہرہ گلنار ہو گیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس۔ آپریٹر ایکس چینج" ——— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو۔ فیاض بول رہا ہوں۔ بیورو آفس کا نمبر ملاؤ" ——— فیاض کا لہجہ یک لخت بے حد تحکمانہ ہو گیا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ——— سنٹرل انٹیلی جنس بیورو" ——— چند لمحوں بعد رسیور سے ایک آواز ابھری۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض بول رہا ہوں۔ میں سردار شیر زمان کے قتل کی مزید تحقیقات کے لئے دلاور گڑھ جا رہا ہوں۔ میرے دفتر میں نوٹ کرا دو" ——— سپرنٹنڈنٹ فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور فیاض نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ماریا باتھ روم سے باہر آ گئی۔ اس نے خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا اور بڑی تازہ دم سی نظر آ رہی تھی۔

"آؤ ڈیئر" ——— ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران اور ٹائیگر دونوں فن لینڈ کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ
سے نکلے اور ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے
انہیں ایک خوب صورت ہوٹل میں پہنچا دیا۔ ہوٹل کے کمرے میں سامان
رکھ کر اور کھانا وغیرہ کھا کر ان دونوں نے ہوٹل سے ہی کار حاصل کی
اور بلیو لائٹ کلب کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں کے متعلق عمران کو
مجر گریٹ رچمنڈ نے بتایا تھا کہ ماریا اور اینڈرسن کا خاص اڈہ ہے۔
کار کے مختلف سڑکوں سے گزرنے کے تھوڑی دیر بعد ایک
جدید مگر انتہائی خوب صورت عمارت کے کمپاؤنڈ میں جا کر رک گئی۔
"تم یہاں ہمارا انتظار کرو گے"۔۔۔ عمران نے نیچے اتر کر ڈرائیور
سے کہا۔
"یس سر"۔۔۔ ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔ اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین ہال کی طرف



بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ وہ دونوں اس وقت نئے
روپ میں تھے۔ لیکن میک اپ ایشیائی ہی تھا۔ دونوں کے جسموں پر
قرینے کے لباس تھے کلب کے گیٹ پر موجود دربان نے انہیں جھک کر
سلام کیا اور گیٹ کھول دیا۔ اور وہ دونوں ہال میں داخل ہو
گئے۔ ہال کی سجاوٹ انتہائی نفیس انداز میں کی گئی تھی اور ہال میں
موجود افراد بھی فن لینڈ کی اعلیٰ سوسائٹی کے اشخاص لگ رہے
تھے۔ ہال میں انتہائی مدھم اور رومانٹک انداز کی روشنی ہو رہی تھی۔
حالانکہ آدھی سے زیادہ میزیں بھری ہوئی تھیں لیکن ماحول اس
طرح پُرسکون تھا جیسے ہال میں کوئی آدمی موجود نہ ہو۔ البتہ کبھی کبھی
ہلکی ہلکی سرگوشیوں کی آوازیں سنائی دے جاتی تھیں۔ ایک طرف
انتہائی خوب صورت کاؤنٹر تھا۔ جس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی
کھڑی تھی۔ لڑکی کے جسم پر بھی قرینے کا لباس تھا۔
"کیا مس ماریا سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے
کاؤنٹر پر پہنچ کر لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مس ماریا۔۔۔ اوہ۔ وہ تو موجود نہیں ہیں"۔۔۔ کاؤنٹر گرل
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"کب تک آجائیں گی۔ ہم نے تو ان سے انتہائی ضروری بات کرنی
ہے"۔۔۔ عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔
"سر۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ البتہ آپ سپروائزر آرنلڈ سے بات
کر لیں۔ وہ ان معاملات سے باخبر رہتے ہیں"۔۔۔ لڑکی نے جواب
دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ویٹر کو بلایا۔

"ان صاحبان کو سپروائزر آرنلڈ کے پاس لے جاؤ" ـــــ لڑکی نے ویٹر سے کہا۔

"آیئے سر" ـــــ ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران لڑکی کا شکریہ ادا کر کے اس ویٹر کے پیچھے ایک راہداری میں بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر واقعی سپروائزر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ویٹر نے دروازہ کھولا اور انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے چھ سات مختلف رنگوں کے فون رکھے ہوئے تھے اور اس نے رسیور کان سے لگا رکھا تھا۔ اور باتوں میں مصروف تھا۔ عمران اور ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر اس نے چونک کر رسیور رکھا اور پھر اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کاؤنٹر سے انہیں آپ کے پاس پہنچانے کا حکم ملا ہے سر" ـــــ ویٹر نے اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی فرمایئے۔ میرا نام آرنلڈ ہے۔ اور میں کلب کا سپروائزر ہوں" آرنلڈ نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ویٹر خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"میرا نام اعظم ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں ارشد خان۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے۔ ہم نے مس ماریا سے ضروری ملنا ہے۔ انتہائی ضروری کام ہے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔



"تشریف رکھیئے" ـــــ سپروائزر نے کہا اور عمران اور ٹائیگر دونوں میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی آرام دہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مس ماریا گذشتہ دو روز سے کلب تشریف نہیں لے آئیں۔ شاید کسی کام میں مصروف ہوں گی۔ ورنہ وہ لازماً تشریف لاتی ہیں" ـــــ آرنلڈ نے کہا۔

"کیا آپ ہماری رہنمائی کریں گے۔ کہ فوری طور پر ان سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس فوری ملاقات میں ہم سے زیادہ مس ماریا کا ہی مفاد ہے۔ اور ہم نے فوری طور پر ایکریمیا بھی جانا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں" ـــــ آرنلڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سامنے رکھے ہوئے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں بلیو لائٹ سے۔ مادام ماریا سے ملاقات ہو سکتی ہے" ـــــ آرنلڈ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے شکریہ" ـــــ دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سوری جناب۔ مادام ماریا ملک سے باہر ہیں۔ اور ان کی واپسی کا ابھی حتمی علم نہیں ہے کہ کب واپس آئیں گی" ـــــ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے ان کی رہائش گاہ پر فون کیا تھا" ـــــ عمران

نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ رہائش گاہ کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ ان کے ایک بزنس پارٹنر ہیں مسٹر آسکر۔ ان سے بات ہوئی ہے" ـــــ آرنلڈ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تو یہ بات مسٹر آسکر سے ہو سکتی ہے۔ اس طرح ہم بھی فارغ ہو جائیں گے۔ آپ ہمیں مسٹر آسکر کا پتہ بتا دیں۔ ہم ان سے مل لیتے ہیں اور آپ کے تعاون کا بھی بے حد شکریہ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آسکر انٹرپرائزر فورتھ ایونیو جوزف سٹریٹ" ـــــ آرنلڈ نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران اور ٹائیگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کی کار میں بیٹھے جوزف سٹریٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آسکر انٹرپرائزر کا شاندار دفتر ایک عظیم الشان کمرشل پلازا میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں منیجنگ ڈائریکٹر آسکر کے دفتر میں پہنچا دیا گیا۔ آسکر ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جو اپنے چہرے مہرے اور چال ڈھال سے خالص کاروباری آدمی نظر آ رہا تھا۔

" فرمائیے" ـــــ آسکر نے ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" مس ماریا سے فوری ملاقات چاہیے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں" ـــــ عمران نے مصافحہ کرنے اور رسمی فقرے بولنے کے بعد میز کے سامنے کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے کہا۔



" آپ نے بلیو لائٹ سے فون کرایا تھا" ـــــ آسکر نے چونک کر پوچھا۔

" جی ہاں" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ ان سے کیوں ملنا چاہتے ہیں۔ آپ کا تعلق کس ملک سے ہے" ـــــ آسکر نے غور سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

" کافرستان سے۔ کیا آپ کے سامنے کوئی راز کی بات کی جا سکتی ہے۔ خاص طور پر بلیک ٹاپ کے بارے میں" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ پھر تو آپ ان کے سیکشن انچارج فرائنڈ سے بات کریں۔ میرا ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مس ماریا میری بزنس پارٹنر ہیں۔ دو روز پہلے ان کا فون آیا تھا کہ وہ ملک سے باہر جا رہی ہیں۔ اور بس۔ اس سے زیادہ کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ آسکر نے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" مسٹر فرائنڈ سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" مجھے ان کے دفتر کا تو علم نہیں۔ البتہ مسٹر فرائنڈ کی رہائش گاہ کا علم ہے۔ کیونکہ میری ایک بیٹی ان کی ہمسائی ہے۔ کیپلنگ کالونی کوٹھی نمبر آٹھ" ـــــ آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہوٹل کی کار انہیں لئے ہوئے کیپلنگ

کالونی کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

"باس۔کیا اس طرح ہمارا جانا ٹھیک رہے گا"۔۔۔ ٹائیگر نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہم اس سے ایک اور پہلو پر بات کرنے جارہے ہیں"۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائیور نے کار ایک درمیانے ٹائپ کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جاکر روک دی۔ عمران نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن دبایا۔ تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ اپنے حلیے اور لباس سے وہ ملازم لگ رہا تھا۔

"مسٹر فرائنڈ سے کہو کافرستان سے ان کے دو مہمان آئے ہیں"۔۔۔ عمران نے ملازم سے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں"۔۔۔ ملازم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ہم انتظار کر لیتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور مڑ کر اس نے ڈرائیور کو واپس ہوٹل جانے کے لئے کہہ دیا۔ ٹائیگر بھی کار سے اتر آیا تھا۔ ڈرائیور نے سلام کیا اور کار ریورس کر کے وہ واپس چلا گیا۔ ملازم نے انہیں ایک اوسط درجے کے ڈرائنگ روم میں لاکر بٹھا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد انہیں پھاٹک سے باہر کار کے ہارن کی آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ ظاہر ہے اب ملازم نے ان کے بارے میں بتانا تھا۔ پھر کار پورچ میں رکنے اور کسی کے باتوں کی آوازیں



سنائی دیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ عمران اور ٹائیگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام فرائنڈ ہے مگر۔۔۔۔۔۔" آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے اعظم کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں ارشد خان۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور کافرستان کا سن کر فرائنڈ کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے۔

"تشریف رکھیے۔ اور فرمائیے کیسے آنا ہوا ہے"۔۔۔ فرائنڈ نے اس بار مطمئن سے لہجے میں کہا اور عمران اور ٹائیگر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مادام ماریا نے ہمیں بلوایا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کافرستان میں ایک خاص کام کے سلسلے میں ڈسکس کرنا چاہتی ہیں لیکن یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ وہ ملک سے باہر جاچکی ہیں۔ ہمارا تعلق کافرستان میں بلیک ٹاپ کے ایک خصوصی سیکشن سے ہے۔ کہیں مادام کافرستان تو نہیں گئیں"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کو بلوایا تھا کب۔ مجھے تو علم ہی نہیں۔ حالانکہ میں ان کے سیکشن کا انچارج ہوں"۔۔۔ فرائنڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر فرائنڈ۔ ضروری نہیں کہ مادام ہر بات آپ کے نوٹس

میں بھی لے آئیں۔ ان کاموں میں اکثر ایسا ہوتا ہی رہتا ہے"۔۔۔۔۔
عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال وہ کافرستان نہیں گئیں۔ کسی اور ملک گئی ہوئی ہیں اور واپسی کا مجھے علم نہیں ہے۔ آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں مجھے بتا دیں ان تک پہنچ جائے گا"۔۔۔۔ فرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں گئی ہیں۔ یہ بتا دیجئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری جناب۔ یہ سیکرٹ ہے۔ اور جب تک مادام آپ کے بارے میں تصدیق نہ کر دیں آپ بہرحال اجنبی ہی ہیں"۔۔ فرانڈ نے روکھے سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ اس طرح اگر پاکیشیا والا فارمولا خطرہ میں پڑ سکتا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کون سا فارمولا"۔۔۔۔ فرانڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اضطراری طور پر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے قالین پر جا گرا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے فرانڈ کی کنپٹی پر پڑا تھا فرانڈ کے لئے یہ حملہ چونکہ قطعی اچانک اور غیر متوقع تھا۔ اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکا تھا۔ لیکن نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے



اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر کی لات گھومی اور اس بار فرانڈ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"باہر جا کر ملازموں کو آف کر دو"۔۔۔۔ عمران نے جھک کر فرانڈ کو اٹھا کر صوفے پر ڈالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران نے فرانڈ کی بیلٹ کھولی اور اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس نے اس بیلٹ کی مدد سے باندھ دیئے۔

"دو ملازم تھے۔ دونوں کو وقتی طور پر آف کر دیا ہے"۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر کے لئے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تین چار گھنٹوں کے لئے"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر صوفے پر پڑے ہوئے فرانڈ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد فرانڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور عمران پیچھے ہٹ کر دوبارہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر صوفے کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد فرانڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کی وجہ سے اٹھ نہ سکا۔

"اسے سیدھا کر دو راشد خان"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں صوفے کے عقب میں کھڑے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے سیدھا بٹھا دیا۔

"تم —— تم کون ہو۔ کیا چاہتے ہو" —— فرائڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ ماریا اور اینڈرسن پاکیشیا سے جو فارمولا لے کر آئے تھے وہ اس وقت کس کی تحویل میں ہے" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فف —— فف —— فارمولا۔ کیسا فارمولا۔ مجھے کسی فارمولے کا علم نہیں ہے" —— فرائڈ نے جھٹکے دار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارشد۔ اس کا دماغ کام نہیں کر رہا۔ اس لئے سٹور سے جا کر کوئی کیل اور ہتھوڑا لے آؤ" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیل اور ہتھوڑا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ کون ہو تم" —— فرائڈ شاید اس عجیب و غریب حکم پر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"کافرستان میں دماغ میں جمے ہوئے مواد کو نکالنے کے لئے یہی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تمہاری پیشانی میں کیل ٹھونک دیا جائے گا۔ پھر تمہیں فارمولے کے متعلق سب کچھ یاد آ جائے گا۔ یہ ہماری آزمودہ ترکیب ہے" —— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

ٹائیگر اس دوران ڈرائنگ روم سے باہر جا چکا تھا۔

"مگر —— مگر تم ہو کون۔ کیا واقعی تمہارا تعلق کافرستان سے ہے۔ یا تم پاکیشیائی ہو" —— فرائڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ہماری طرح کام نہیں کرتے۔ وہ تو تمہیں دیکھتے ہی



گولی مار دیتے۔ ان کی نظروں میں شخصیات کی زندگی سے زیادہ ان کی موت اہم ہوتی ہے۔ تمہارے بلیک ٹاپ کو شاید علم نہ تھا کہ سردار شیر زمان دراصل کافرستانی ایجنٹ تھا۔ اور وہ کافرستان کے لئے خفیہ طور پر اس فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ اس لئے ہی پاکیشیائی حکومت کو اس کی بھنک تک نہ پڑنے دی گئی۔ پھر اچانک ہمیں پتہ چلا کہ سردار شیر زمان کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور فارمولا غائب ہے۔ پاکیشیائی پولیس اور انٹیلی جنس وغیرہ کو چونکہ اس فارمولے کا سرے سے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ اسے عام سا کیس سمجھ کر بے دلی سے تفتیش کر رہی ہے۔ لیکن چونکہ ہم نے اس فارمولے پر رقم لگائی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمیں یہ فارمولا چاہیئے۔ اور پھر ہماری تفتیش کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ بلیک ٹاپ کے ماریا سیکشن کی چیف مادام ماریا اینڈرسن کے ساتھ یہ فارمولا لے گئی ہے۔ چنانچہ ہم یہاں آ گئے ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ مادام ماریا یہاں موجود نہیں ہے۔ ورنہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے وہی کچھ ماریا کے ساتھ ہوتا۔ ہمیں تو بہرحال فارمولا چاہیئے" —— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا اور قدم بڑھاتا صوفے کے سامنے آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں واقعی ایک بٹا سا ہتھوڑا اور ایک لمبا سا کیل تھا۔

"ٹھیک ہے۔ کافی لمبا کیل ہے۔ اس سے مسٹر فرائڈ کا دماغ جلد ہو جائے گا۔ اسے نیچے لٹا دو اور ٹھونک دو کیل" —— عمران نے اس طرح عام سے لہجے میں کہا جیسے کسی انسان کی پیشانی میں کیل

ٹھونکنے کی بات کرنے کی بجائے کسی لکڑی میں کیل ٹھونکنے کی بات کر رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے کسی فارمولے کا علم نہیں ہے تم یقین کرو۔ میں بالکل درست کہہ رہا ہوں۔ مجھ پر یقین کرو"۔۔۔۔ فرائنڈ نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ ابھی تمہیں یاد آ جائے گا۔ یہ بڑا آزمودہ طریقہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے فرائنڈ کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اُسے فرش پر گرا کر اس کے سینے پر پیر رکھ دیا۔ فرائنڈ نے بالکل اس طرح پیر مارنے شروع کر دیئے جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پیر چلاتی ہے۔

"تم اس کی ٹانگیں پکڑو۔ کیل میں ٹھونکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ہتھوڑا اور کیل عمران کو دے کر تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے فرائنڈ کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور انہیں ایک دوسرے میں گھما کر اس طرح کر دیا جیسے رسی بٹی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی ٹانگوں پر زور سے دباؤ ڈال دیا۔ اب فرائنڈ ہلنے سے بھی معذور ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ آنکھیں خوف سے باہر ابل آئیں۔ عمران نے بڑے اطمینان سے بڑا سا کیل اٹھا کر اس کی نوک عین فرائنڈ کی پیشانی کے درمیان رکھی اور پھر دوسرے ہاتھ میں ہتھوڑا اٹھا کر اس نے اُسے بلند کیا ہی تھا کہ فرائنڈ چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم۔ تم سنجانے



کیسے لوگ ہو۔ رک جاؤ"۔۔۔۔ فرائنڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ ورنہ ایک ہی وار میں پورا کیل تمہاری پیشانی میں گھس جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فارمولا ادھورا تھا۔ نامکمل تھا۔ اس لئے مادام دوبارہ پاکیشیا گئی ہیں اُسے حاصل کرنے"۔۔۔۔ فرائنڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تو تم ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے پھر بھگتو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کا ہتھوڑے والا اٹھا ہوا ہاتھ تیزی سے نیچے آیا۔ اور فرائنڈ کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے ہتھوڑا قالین پر رکھ دیا۔ اور پھر کیل سے اس نے فرائنڈ کے نتھنوں میں خراشیں ڈالنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد فرائنڈ نے زوردار چھینک ماری اور دوبارہ ہوش میں آ گیا۔ لیکن خوف کی شدت سے اس کا چہرہ بُری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ عمران نے دوبارہ کیل اس کی پیشانی پر لگائی اور ہتھوڑا اٹھا لیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھ پر یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ اس بار فرائنڈ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران کو بھی احساس ہو گیا کہ فرائنڈ واقعی سچ کہہ رہا ہے۔

"پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام اینڈرسن کے ساتھ پاکیشیا گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ وہاں

جاکر وہ حالات کا جائزہ لے کر پھر سیکشن کو بلوائیں گی۔ لیکن پھر وہ جلد ہی
واپس آگئیں۔ انہوں نے بتایا کہ فارمولا وہ لے آئی ہیں۔ انہیں
انتہائی آسانی سے مل گیا تھا۔ لیکن پھر چیف باس نے اطلاع دی کہ یہ
فارمولا نامکمل ہے۔ ادھورا ہے۔ اصل فارمولا نہیں ہے۔ اس پر
مادام پریشان ہوگئیں اور دوبارہ جانے کے لئے تیار ہوگئیں۔ چیف
نے وہاں اپنے آدمیوں سے تحقیقات کرائی تو پتہ چلا کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا ایک خطرناک ایجنٹ علی عمران انٹیلی جنس کے
سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ تفتیش کر رہا ہے۔ اور سردار شیر زمان ہلاک
ہوچکا ہے۔ اس پر مادام دوبارہ اینڈرسن کو ساتھ لے کر چلی گئیں۔
وہ کل روانہ ہوئی ہیں"۔۔۔ فرائڈ نے اس بار پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"کس نام سے ان کے کاغذات ہیں اور اس نے کہاں ٹھہرنا
ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس بار ان کا نام جولی ہے۔ وہ ایکریمین کاغذات پر گئی ہیں۔
میں نے خود یہ کاغذات تیار کرائے تھے۔ اینڈرسن فرینک کے نام
سے گیا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے"۔۔۔ فرائڈ
نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم نے سچ بتا دیا ہے۔ اس لئے میں تمہیں فی الحال
چھوڑ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹائیگر نے
بھی اس کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔

"آؤ۔ یہ خود ہی آزاد ہوتا پھرے گا"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے



کہا اور وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے ڈرائنگ روم سے باہر
نکلے اور پھر پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گئے۔

"اوہ۔ اس کی چابیاں اس فرائڈ کی جیب میں ہوں گی۔ وہ بھی
نکال لاؤ اور فون کی تار بھی توڑ دو"۔۔۔ عمران نے کار کے قریب
رکتے ہوئے کہا۔

"اسے ختم نہ کر دوں۔ تاکہ ہم اطمینان سے واپس جا سکیں"۔۔۔
ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ خواہ مخواہ کی خون ریزی اچھی نہیں ہوتی۔ البتہ ایسا کرو
تین چار گھنٹوں کے لئے آف کر دو۔ اتنا وقفہ ہمارے لئے کافی
ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس
ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

فیاض کی سرکاری جیپ جیسے ہی سردار شیر زمان مرحوم کی حویلی میں جا کر رکی۔ دو ملازم تیزی سے ان کی طرف بڑھے فیاض جو کہ خود ڈرائیونگ سیٹ پہ تھا نیچے اتر آیا۔

"میں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ہوں" ——— فیاض نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی سر۔ آپ ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیں۔ کرنل جاوید زمان صاحب کو اطلاع دے دیتے ہیں" ——— ایک ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل جاوید زمان" ——— فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"سردار صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں" ——— ملازم نے جواب دیا اور فیاض نے سر ہلا دیا۔ ماریا بھی نیچے اتر آئی تھی۔ اور پھر ملازم کی رہنمائی میں ان دونوں کو وسیع و عریض ڈرائنگ روم



میں بٹھا دیا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا اور قد آور نوجوان اندر داخل ہوا اس کی شخصیت اس قدر بارعب تھی کہ فیاض بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ ماریا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرا نام کرنل جاوید زمان ہے" ——— آنے والے نے گونج دار لہجے میں کہا۔

"میں سپرنٹنڈنٹ فیاض ہوں۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے آیا ہوں۔ یہ مس جولی ہیں۔ غیر ملکی صحافی ہیں۔ سردار صاحب کے قتل کے کیس میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ انٹیلی جنس سردار صاحب کے اس ہولناک قتل کی انکوائری کر رہی ہے۔ ہم نے لیبارٹری کو چیک کرنا ہے" ——— فیاض نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ واقعی سردار کرنل جاوید زمان کی شخصیت اور ان کے عہدے سے ذہنی طور پہ مرعوب ہو چکا تھا۔

"مگر لیبارٹری میں آپ نے کیا دیکھنا ہے" ——— کرنل جاوید زمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفتیش سے ایک نیا رخ سامنے آیا ہے۔ کرنل صاحب کہ یہ واردات کسی اہم فارمولے کے لئے کی گئی ہے۔ لیکن فارمولا پھر بھی قاتلوں کے ہاتھ نہیں لگ سکا۔ اس لئے حکومت چاہتی ہے کہ اس فارمولے کو تلاش کیا جائے۔ وہ یقیناً لیبارٹری میں ہی کہیں ہوگا" ——— فیاض نے کہا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ یہ بات اُسے باتوں ہی باتوں میں ماریا نے راستے میں سمجھا دی تھی۔ اور اس وقت فیاض ماریا کی بتائی ہوئی بات ہی طوطے کی طرح بغیر سوچے سمجھے دوہرائے چلا

جا رہا تھا ۔

" اوہ ۔ وہ فارمولا محفوظ ہے ۔ والد صاحب نے اُسے دار الحکومت کے ایک لاکر میں رکھا ہوا تھا ۔ اس کا علم صرف مجھے ہی تھا کیونکہ یہ لاکر میرے ہی نام پر ہے ۔ اس لئے آپ اس کی فکر نہ کریں میں خود اسے لاکر سے نکال کر اعلیٰ حکام کو بھجوا دوں گا کیونکہ اب والد صاحب کی وفات کے بعد وہ ہمارے لئے تو بیکار ہی ہے " ۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے جواب دیا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی ۔

" اس کے باوجود کرنل صاحب اگر آپ ہمارے ساتھ چل کر ایک نظر ہمیں لیبارٹری دکھا دیں تو میں اپنی کیس سٹوری میں زیادہ تفصیلات درج کر سکوں گی ۔ آپ کی مہربانی ہو گی " ۔۔۔۔ ماریا نے کہا ۔

" آپ کا تعلق کس اخبار سے ہے " ۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے چونک کر ماریا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" ایکریمیا کے سب سے معروف اخبار گریٹ ٹائمز سے ۔ میں اس کی چیف کرائم رپورٹر ہوں " ۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا اور پھر پرس کھول کر اس نے باقاعدہ شناختی کارڈ نکالا اور کرنل جاوید زمان کی طرف بڑھا دیا ۔ کرنل جاوید زمان نے کارڈ لے کر اُسے غور سے دیکھا اور ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے ۔

" لیکن ایکریمیا کے ایک اخبار کو اس کیس سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ۔ یہ کوئی بین الاقوامی کیس تو نہیں ہے ۔ ایک عام سی قتل کی واردات ہے " ۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا



" آپ کی نظر میں عام ہے ۔ ہماری نظروں میں اس فارمولے کی وجہ سے اس کی انتہائی اہمیت ہے ۔ اور پھر آپ کے والد کا عجیب و غریب کردار بھی اپنے اندر بے پناہ خبریت رکھتا ہے ۔ ظاہر ہے ایک عام سے جاگیردار کا اتنا بڑا سائنسدان ہونا انتہائی سنسنی خیز بات ہے " ۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اچھا ٹھیک ہے ۔ لیکن میں تو مصروف ہوں ۔ آپ کے ساتھ نہ جا سکوں گا ۔ میں ملازم کو آپ کے ساتھ بھیج دیتا ہوں " ۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ ملازم کو بھجوا دیں " ۔۔۔۔ فیاض نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔

" کرنل صاحب ۔ اگر آپ مہربانی کریں تو کل کا کوئی وقت عنایت کر دیں ۔ میں آپ کا تفصیلی انٹرویو کرنا چاہتی ہوں " ۔۔۔۔ ماریا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" اوہ شکریہ ۔ لیکن میں تو کل صبح واپس ڈیوٹی پر جا رہا ہوں " ۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" پھر ایسا ہے کہ میں رات یہیں رک جاتی ہوں ۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب واپس چلے جائیں گے ۔ آپ رات کو جس وقت بھی فارغ ہوں ۔ مجھے انٹرویو دے دیں " ۔۔۔۔ ماریا نے اصرار کرتے ہوئے کہا ۔

" اگر آپ اتنی ضد کر رہی ہیں تو ٹھیک ہے ۔ میں خود آپ کے ساتھ چلتا ہوں ۔ آپ لیبارٹری بھی دیکھ لیں اور ساتھ ساتھ انٹرویو بھی ہوتا رہے گا " ۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے کہا اور ماریا نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن فیاض کا منہ اس طرح بن گیا جیسے کونین
کا پورا پیکیٹ اس کے حلق میں اتر گیا ہو۔
" لیبارٹری تو صرف مس جولی نے ہی دیکھنی ہے۔ میں تو اس لئے جا رہا
تھا کہ شاید وہاں سے فارمولا مل جائے۔ لیکن اب جب کہ وہاں فارمولا
موجود ہی نہیں ہے تو پھر میرے ساتھ جانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ
دونوں لیبارٹری دیکھ آئیں۔ پھر واپسی پر میں مس جولی کو ساتھ لیتا
جاؤں گا"۔۔۔۔ فیاض نے انتہائی بوریت بھرے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ آپ آرام فرمائیں۔ ہم جلد ہی
آجائیں گے"۔۔۔۔ ماریا نے فوراً ہی اس کی بات کی تائید کر دی۔
کیونکہ وہ تو دل سے یہی چاہتی تھی۔
تھوڑی دیر بعد وہ کرنل کی کار میں بیٹھی راجہ باغ کی طرف بڑھی
جا رہی تھی۔
" کرنل صاحب۔ یہ فارمولا کتنے صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ نے
تو دیکھا ہو گا"۔۔۔۔ ماریا نے فوراً ہی اپنے مطلب پر آتے ہوئے کہا۔
" ہاں ایک فائل ہے۔ اس میں دس یا بارہ صفحات ہوں گے"۔۔۔۔
کرنل جاوید زمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" عام طور پر تو ایسے فارمولے حکومت کی حفاظت میں رکھے جاتے
ہیں۔ ایک عام سے بنک کے لاکر میں تو یقیناً یہ انتہائی غیر محفوظ ہو گا"
ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" ارے نہیں مس جولی۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ والد صاحب اور
میرے علاوہ آج تک کسی کو علم ہی نہ تھا کہ اصل فارمولا کہاں ہے۔



اور پھر لاکر بھی میرے نام پر ہے۔ تیسری بات یہ کہ سٹی بنک کی مین
برانچ کے لاکر سب سے محفوظ سمجھے جاتے ہیں۔ وہاں کسی قسم کا خطرہ
ہی نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے ہنستے ہوئے کہا۔
" مین برانچ میں تو بے شمار لاکر ہوں گے۔ اگر کسی کو آپ والے لاکر
کا نمبر معلوم ہو جائے تو وہ آسانی سے اپنے لاکر کے ساتھ ساتھ آپ
والا لاکر بھی کھول سکتا ہے"۔۔۔۔ ماریا مسلسل اپنی بات پر اڑی ہوئی
تھی۔
" جی نہیں مس جولی۔ فارمولا عام لاکر میں نہیں ہے۔ سپیشل لاکر
میں ہے۔ عام لاکر سے اس کی فیس آٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے اور اسی
طرح محفوظ بھی یہ آٹھ گنا زیادہ ہوتا ہے"۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے
کار راجہ باغ کے اس اندرونی حصے جہاں لیبارٹری موجود تھی روکتے
ہوئے کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ ماریا بھی کار سے
اتر آئی۔ لیبارٹری کا مین گیٹ بند تھا۔ کرنل جاوید زمان نے جیب
سے چابی نکالی اور گیٹ کھول دیا۔ تھوڑی دیر بعد ماریا کرنل کے ساتھ
پوری لیبارٹری گھوم چکی تھی۔ بظاہر وہ ہر ایک چیز کو اس طرح دیکھ
رہی تھی جیسے اسے ان سب میں انتہائی غیر معمولی دلچسپی ہو۔
" کیا یہاں سردار صاحب اکیلے کام کرتے تھے۔ یہ تو بہت بڑی
لیبارٹری ہے۔ میرے تصور سے بھی بڑی"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔
" ارے نہیں۔ کچھ سائنسدان انہوں نے ملازم رکھے ہوئے تھے۔
لیکن اب ڈیڈی کی وفات کے بعد ظاہر ہے ان کا یہاں کام نہ تھا۔
اس لئے وہ چلے گئے۔ میں اب سوچ رہا ہوں کہ فارمولے کے ساتھ ساتھ

اس لیبارٹری کو بھی حکومت کے حوالے کر دوں ۔ یہاں ریسرچ ورک ہو
گا تو والد صاحب کی روح کو بھی سکون ملے گا ـــــــ کرنل جاوید زمان
نے قدرے جذباتی سے لہجے میں کہا ۔

"بالکل آپ کی بات درست ہے ۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے ۔ آیئے چلیں ۔
آپ کی بے حد مہربانی ۔ آپ نے میری خاطر اتنی تکلیف کی" ـــــــ
ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس جولی ۔ آپ اگر اتنی دور سے اس کیس
پر کام کرنے آئی ہیں تو میرا بھی فرض ہے کہ میں آپ کے ساتھ تعاون
کروں" ـــــــ کرنل جاوید زمان نے لیبارٹری سے باہر نکل کر
کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔

"یہ سپیشل لاکر جس کا آپ ذکر کر رہے تھے ۔ کیا ایک ہی لاکر
ہے ۔ یا سپیشل لاکر کئی ہوں گے ۔ دراصل یہ ایک اہم پوائنٹ ہے
اس لئے میں چاہتی ہوں پوری وضاحت سے اس کا ذکر اپنی رپورٹ
میں کروں" ـــــــ کار میں بیٹھتے ہوئے ماریا نے کہا ۔

"سپیشل لاکر دس ہیں ۔ ان کے لئے علیحدہ حصہ مقرر ہے ۔
خصوصی حفاظتی انتظامات ہیں ۔ ہمارے لاکر کا نمبر دس ہے ۔ پہلے فارمولا
عام لاکر میں ہی رکھا گیا تھا ۔ لیکن ڈیڈی کو اس بارے میں فکر رہتی
تھی ۔ اس لئے انہوں نے خود ہی بھاگ دوڑ کر کے سپیشل لاکر کا بندوبست
کیا ۔ البتہ حفاظت کی غرض سے انہوں نے یہ سپیشل لاکر بھی میرے
ہی نام سے لیا تھا ـــــــ اس بار کرنل نے بھی وضاحت کرتے ہوئے
کہا ۔ اور ماریا نے سر ہلا دیا ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان



کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اور کار تیزی سے واپس حویلی کی طرف بڑھی
چلی جا رہی تھی ۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا
بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا ۔

"بیٹھو" ـــــــ عمران نے کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ وہ ٹائیگر
کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی فن لینڈ سے پاکیشیا واپس پہنچا تھا ۔
فوری طور پر پہنچنے کے لئے انہوں نے فن لینڈ سے گریٹ لینڈ تک
اور پھر گریٹ لینڈ سے پاکیشیا تک تیز رفتار جیٹ طیارے ہائر کر لئے
تھے ۔ کیونکہ شیڈول کے مطابق فلائٹس پر سفر کرنے سے انہیں دو
تین دن لگ جاتے ۔ جبکہ اب مسلسل سفر کی وجہ سے وہ دوسرے
روز گیارہ بجے پاکیشیا پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے ۔ ٹائیگر کو
ایئر پورٹ سے ہی اس نے ہدایات دے کر بھجوا دیا تھا اور وہ خود

ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا دانش منزل آگیا تھا۔ اس نے ماریا سیکشن
کے انچارج فرائنڈ سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ایک خارن بوتھ
کال سے بلیک زیرو کو کال کر کے اُسے ماریا اور اس کے ساتھی
اینڈرسن کے بارے میں ہدایات دے دی تھیں اور یہ بھی بتا دیا تھا۔
کہ ماریا ایکریمین میک اپ میں ہے اور اس کا نام جولی ہے جب کہ
اینڈرسن بھی ایکریمین میک اپ میں ہے۔ اور اس کا نام فرنیک
ہے۔

"سناؤ۔ کچھ پتہ چلا ماریا اور اینڈرسن کا"۔۔۔۔ عمران نے کرسی
پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ دونوں ہوٹل شان میں ٹھہرے تھے۔ اس کے بعد
اس جولی کو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ ہوٹل سے باہر جاتے ہوئے
دیکھا گیا۔ پھر وہ غائب ہو گئے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی رات کو واپس
گھر نہیں پہنچے۔ وہ فرنیک بھی ان دونوں کے جانے کے بعد ہوٹل سے
غائب ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے
صفدر اور تنویر دونوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ ہوٹل میں ان کی
واپسی کو چیک کریں۔ اور پھر رپورٹ دیں۔ لیکن ابھی تک ان کی طرف
سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ میں نے فیاض صاحب کے گھر سے بھی
پتہ کرایا ہے۔ تو اتنا پتہ چلا ہے کہ رات کو فیاض کا فون آیا تھا۔ اس
نے صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ ایک انتہائی ضروری سرکاری کام کی
وجہ سے دلاور گڑھ جا رہا ہے۔ اور دو تین روز بعد اس کی واپسی
ہوگی۔ اس کے بعد میں نے کیپٹن شکیل اور نعمانی کو وہاں دلاور گڑھ



بھجوا دیا ہے۔ کیونکہ مجھے خیال آیا تھا۔ کہ کہیں یہ دونوں فارمولے کی تلاش
میں دلاور گڑھ نہ گئے ہوں۔ ابھی تک ان کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ
نہیں آئی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن اس ماریا کا سوپر فیاض کے ساتھ جانے اور
سوپر فیاض کا رات بھر غائب رہنا اور پھر اچانک دلاور گڑھ جانا
ان سب کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
کیپٹن شکیل کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سرد
لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ مس جولی سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ اس کی سرکاری
جیپ میں دلاور گڑھ سردار شیر زمان کی حویلی پہنچی تھی۔ مس جولی نے
اپنے آپ کو ایکریمیا کے مشہور اخبار گریٹ ٹائمز کی چیف کرائم
رپورٹر بتایا تھا۔ یہاں ان کا استقبال سردار شیر زمان کے بڑے
صاحبزادے کرنل جاوید زمان نے کیا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو کرنل
صاحب دارالحکومت جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ میں نے
انہیں سپیشل فورس کا کارڈ دکھا کر بات چیت کی۔ کیونکہ مجھے پہلے ہی
ایک ملازم نے بتا دیا تھا کہ رات کو مس جولی سپرنٹنڈنٹ فیاض کے

ساتھ آئی تھی ۔ اور کرنل صاحب سے ملی تھی ۔ کرنل صاحب نے بتایا ہے
کہ وہ لیبارٹری دیکھنا چاہتی تھی ۔ چنانچہ انہوں نے ساتھ جا کر اُسے
لیبارٹری دکھائی ۔ اس دوران سپرنٹنڈنٹ فیاض حویلی میں ہی رہا ۔
واپسی پر مس جولی سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ سرکاری جیپ میں
بیٹھ کر دارالحکومت چلی گئی تھی "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا ۔

" یہ کرنل صاحب اب کہاں ہیں "۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے پوچھا ۔

" وہ دارالحکومت جا چکے ہیں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے
شمالی چھاؤنی میں اپنی پوسٹنگ پر رپورٹ کرنی ہے ۔ وہ صبح ہی
چلے جاتے ۔ لیکن چند خاندانی معاملات نمٹانے کی وجہ سے انہیں
دیر ہو گئی ہے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب تم واپس آجاؤ "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور
رسیور کریڈل پر رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری
تھی ۔

" آپریٹر سے معلوم کر کے شمالی چھاؤنی ایکس چینج کا نمبر ملاؤ "۔۔۔۔
عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر
ایکس چینج کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ پھر اس نے نمبر ڈائل
کئے اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا ۔

" یس ۔ شمالی چھاؤنی ایکس چینج "۔۔۔۔ آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔

" میرا نام علی عمران ہے ۔ اور میں کرنل جاوید زمان صاحب کا



رشتہ دار ہوں ۔ انہوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس چھاؤنی میں
پوسٹنگ رپورٹ کی ہے ۔ میں نے ان سے ضروری اور اہم بات
کرنی ہے ۔ ان سے بات کراؤ "۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا ۔

" ہولڈ آن کریں ۔ میں معلوم کرتا ہوں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے
آپریٹر نے کہا ۔ اور پھر کافی دیر تک خاموشی کے بعد ایک بھاری
سی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کرنل جاوید زمان بول رہا ہوں ۔ کون صاحب بات کر
رہے ہیں "۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی ۔

" کرنل جاوید زمان ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں ۔ سر رحمان
کا لڑکا "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ اچھا ۔ میں پہچان گیا ہوں ۔ ایک بار آپ سے ملاقات
بھی ہوئی تھی ۔ فرمائیے ۔ کیسے فون کیا اور آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ
میں یہاں ہوں ۔ ابھی چند لمحے پہلے ہی تو میں نے یہاں پوسٹنگ
رپورٹ کی ہے "۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا ۔

" آپ سے دلاور گڑھ میں سپیشل فورس کے آدمی ملے تھے ۔ میرا
تعلق بھی سپیشل فورس سے ہی ہے ۔ اور میں آپ کے والد سردار
شیر زمان کے قتل کی تحقیقات کر رہا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے اُسی
طرح سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" اوہ اچھا ۔ فرمائیے "۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے بھی سنجیدہ

ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"گریٹ ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر مس جولی آپ سے ملی اور اس نے آپ کے ساتھ لیبارٹری دیکھی۔ کیا اس نے وہاں کسی قسم کی تلاشی لی تھی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں، تلاشی نہیں لی تھی۔ البتہ ہر چیز کو اس نے بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔ ویسے بھی اگر تلاشی لیتے تو ان کے ساتھ آنے والے انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض لیتے۔ کیونکہ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ فارمولا تلاش کرنے آتے ہیں تاکہ اسے سرکاری حفاظت میں دیا جائے۔ جس پر میں نے انہیں بتایا تھا کہ فارمولا تو بنک کے لاکر میں محفوظ ہے۔ اور میں اسے خود سرکاری تحویل میں دینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ یہ بات اس جولی کے سامنے ہوئی تھی"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں"۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر اس جولی نے آپ سے فارمولے کے متعلق مزید معلومات بھی حاصل کی ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اپنی رپورٹ میں اس کا تفصیل سے ذکر کرنا چاہتی تھی۔ میں نے اسے بتا دیا کہ فارمولا سٹی بنک کی مین برانچ کے



سپیشل لاکر میں محفوظ ہے۔ میں نے یہاں پوسٹنگ رپورٹ کرنی تھی۔ میرا خیال تھا کہ یہاں سے فارغ ہو کر میں کل یہ فارمولا لاکر سے نکال کر حکومت کے حوالے کر دوں گا"۔۔۔۔ کرنل جاوید زمان نے کہا۔

"کون سا نمبر ہے آپ کے لاکر کا جس میں فارمولا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا اور جواب میں کرنل نے لاکر کا نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے کریڈل دبا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ انکوائری پلیز"۔۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سٹی بنک مین برانچ کا نمبر بتا دیں"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور آپریٹر نے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مارا اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔۔۔ سٹی بنک مین برانچ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ لیکن بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی نچلے درجے کا ملازم ہے۔

"مینجر سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب آج بنک بند ہے۔ رات یہاں خوفناک واردات ہو گئی ہے۔ سپیشل لاکر والے حصے میں تین مسلح چوکیداروں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور سپیشل لاکر کے سیفٹی دروازے کو

توڑ کر اندر ایک لاکر توڑا گیا ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ میں چوکیدار بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کس نمبر کا لاکر ٹوٹا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"دس نمبر کا جناب"۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا۔

"او کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی پھیلی ہوئی تھی۔

"اس کا مطلب ہے یہ ماریا ایک بار پھر ہاتھ صاف کر گئی۔ ویری بیڈ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ ایئرپورٹ ایکس چینج آپریٹر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"فارن پسنجر ریکارڈ آفس کے انچارج سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ انچارج فارن پسنجر ریکارڈ آفس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔



"ایک ایکریمی جوڑا جولی اور فرنیک نامی دو روز پہلے پاکیشیا آئے تھے۔ آپ ریکارڈ چیک کر کے بتائیں کہ کیا ان کی واپسی ہوئی ہے یا نہیں۔ اور احتیاط سے چیک کریں اٹ از ویری امپارٹنٹ مسٹر"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر تک خاموشی کے بعد انچارج کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ انچارج نے کہا۔

"ہاں۔ کیا پتہ چلا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ مس جولی اور مسٹر فرنیک نام کا ایک جوڑا آخری رات کی فلائٹ سے گریٹ لینڈ گیا ہے۔ ان کے پاسپورٹ وغیرہ کے وہی نمبر ہیں جو نمبر ان کی آمد پر کمپیوٹر میں درج تھے"۔۔۔۔ انچارج نے جواب دیا۔

"کس وقت یہ فلائٹ گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سر۔ رات کے دو بجے"۔۔۔۔ انچارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی۔ ٹائیں ٹائیں فش۔ میرا خیال ہے اب مجھے سیکرٹ سروس چھوڑ کر نان چھولے کی ریڑھی لگا لینی چاہیئے۔ ایک عورت دو بار اپنی تیزی اور پھرتی سے ہمیں صاف شکست دے چکی ہے" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے عمران صاحب۔ یہ عورت ماریا کس قدر تیز رفتاری

سے کام کرتی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے بھی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب وہاں فن لینڈ پہنچ کر اُسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ہم اس کے پیچھے وہاں پہنچے ہیں۔ اس لئے اب وہاں ہمارے لئے باقاعدہ جال بچھا دیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ کیفے بلیو"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مسٹر ٹی۔ ایس سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتظار کرنے کی بجائے رسیور رکھ دیا۔

ٹی۔ ایس گریٹ لینڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک سپیشل فارن ایجنٹ تھا۔ جسے خاص خاص موقعوں پر ہی کام میں لایا جاتا تھا۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ اس کے فون بند کرنے کے اشارے پر ٹی۔ ایس سمجھ جائے گا۔ کہ اس نے ٹرانسمیٹر پر کال کرنی ہے۔ اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔ ٹی۔ ایس کالنگ اوور"۔۔۔ ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو اوور"۔۔۔ عمران نے اس بار مخصوص لہجے میں کہا

" یس باس۔ حکم اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ



لہجے میں کہا گیا۔

" ٹی۔ ایس۔ پاکیشیا سے رات دو بجے چلنے والی فلائٹ تھوڑی دیر بعد گریٹ لینڈ پہنچنے والی ہو گی۔ اس میں ایک عورت جولی اور ایک مرد فرنیک کے ناموں سے سفر کر رہے ہیں۔ یہ دونوں فن لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی کے ایجنٹ ہیں اور ایک اہم فارمولا پاکیشیا سے چرا کر لے جا رہے ہیں۔ انہوں نے گریٹ لینڈ اتر کر کوئی طیارہ چارٹر کر کے فن لینڈ پہنچنا ہے۔ تم نے ان سے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر اوور"۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس باس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹی۔ ایس نے مختصر سا جواب دیا۔

" فوراً مجھے رپورٹ دو گے اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" جس تیز رفتاری سے یہ ماریا کام کرتی ہے۔ اس لحاظ سے لگتا تو مشکل ہے کہ وہ ٹی۔ ایس کے قابو آئے۔ لیکن بس ایک پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے کہ انہیں یہ خدشہ بھی نہ ہو گا کہ ہم بھی اُس جیسی تیز رفتاری سے کام لیتے ہوئے انہیں وہاں چیک کر سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

" ان دونوں نے رات کو بینک میں واردات بھی کر ڈالی۔ سپیشل لاکروں کے لئے تو خصوصی انتظامات کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ سامان ساتھ لے آئے ہوں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دہاں مجھے اطلاع ملی تھی کہ یہاں ان کے مخبر کام کر رہے ہیں۔ ان سے سامان مل جانا کون سی مشکل بات ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب صفدر اور تنویر کو بھی ہوٹل سے واپس بلوا لو۔ اب دہاں ان کا کیا کام رہ گیا ہے"۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور پھر صفدر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اُسے کال کیا اور پھر اُسے واپسی کا کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس فیاض کا پتہ نہیں اس مادیا نے کیا حشر کیا ہے۔ کہیں میرا یار کسی کھیت میں پڑا گدھوں کا انتظار نہ کر رہا ہو"۔۔۔ عمران نے اچانک چونک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"۔۔۔ دوسری طرف سے فیاض کے گھریلو ملازم شاکر بابا کی آواز سنائی دی۔

"شاکر بابا۔ میں علی عمران بول رہا ہوں فیاض صاحب کہاں ہیں" عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ کیا آپ بنفس نفیس مجھے شرفِ گفتگو بخش رہے ہیں۔ ویسے معاف کیجئے آپ کے لہجے اور آواز میں اجنبیت کی ناگوار سی بُو آئی ہے مجھے"۔۔۔ شاکر بابا نے اپنے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب آپ جیسے صاحب علم بھی غلط محاورے بولنے لگ گئے ہیں۔



بنفسِ نفیس نہیں۔ بنفس ناطقہ کہیئے۔ اور جب سماعت کثیف ہماری بات سے تو بُو تو آنی ہی ہے۔ ویسے آپ کے نفس ناطقہ سے تو عنبر و مشک کی بُو آ رہی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ بشکریہ۔ اس قدر شناسی کا۔ آپ جیسے قدر شناس اس چار دانگ عالم میں اب عنقا ہو چکے ہیں۔ اور اب تو چاہے لاکھ دام آگہی بچھائے جائیں لیکن قدر شناس کا دور دور تک پتہ نہیں ملتا۔ بہرحال فیاض صاحب بنفس نفیس کثیف ہسپتال کے بستر پر استراحت فرما رہے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ ان کی مزاج پرسی کے لئے ابھی ہسپتال کو روانہ ہوئی ہیں"۔۔۔ شاکر بابا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ کون سے ہسپتال میں فیاض استراحت فرما رہا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سرکار والا شان کا ہی ہسپتال ہو گا جناب۔ تفصیل سے تو مجھے آگہی نہیں ہے"۔۔۔ شاکر بابا نے جواب دیا۔

"اچھا بشکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سروسز ہسپتال"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے یا ان کے وارڈ کے ڈاکٹر سے بات کرائیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں

بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔
" ڈاکٹر نجمی بول رہا ہوں۔ کون صاحب ہیں " ـــــ بولنے والے
کا لہجہ قدرے مؤدبانہ تھا۔ ظاہر ہے سرکاری ہسپتال تھا۔ اس
لئے سرکاری افسران کے ہی فون آ سکتے تھے۔
" ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ
فیاض کی کیا پوزیشن ہے " ـــــ عمران نے کہا۔
" سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب ہوش میں آ چکے ہیں۔ لیکن ابھی وہ
بولنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے سر پر خاصا گہرا زخم موجود ہے۔
لیکن بہرحال اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے " ـــــ ڈاکٹر
نجمی نے کہا۔
" وہ کب پہنچے ہیں ہسپتال۔ اور کس نے پہنچایا ہے " ـــــ عمران
نے پوچھا۔
" مین جنرل ہسپتال سے انہیں یہاں شفٹ کیا گیا ہے۔ اس
لئے مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ہے " ـــــ ڈاکٹر نجمی نے کہا۔
" اوہ۔ شکریہ " ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" ماریا لحاظ کر گئی ہے۔ اور صرف بے ہوش کر دینے تک ہی
نوبت آئی ہے۔ ورنہ مجھے تو خدشہ تھا کہ اس کا حشر بھی سردار شیر
زمان جیسا ہی ہوگا " ـــــ عمران نے کہا۔
" لیکن وہ اس کے ساتھ کس حیثیت سے دلاور گڑھ گیا ہوگا۔ کیا
وہ اسے پہلے سے جانتا تھا " ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔
" ماریا یقیناً جوان اور خوب صورت ہوگی۔ اور خوبصورتی اور جوانی



سے تو فیاض کی جنم جنم آشنائی ہوتی ہے " ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔ اور عمران اور
بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر
آن کر دیا۔
" ہیلو ہیلو ـــــ ٹی۔ ایس کالنگ اوور " ـــــ ٹی۔ ایس کی
آواز سنائی دی۔
" یس۔ ایکسٹو اٹنڈنگ یو اوور " ـــــ عمران نے مخصوص لہجے
میں جواب دیا۔
" جناب جولی اور فرنیک دونوں گریٹ لینڈ نہیں پہنچے۔ وہ
راستے میں پولینڈ میں ڈراپ ہو گئے ہیں اوور " ـــــ ٹی۔ ایس نے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل " ـــــ عمران نے کہا۔ اور
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
" اس کا مطلب ہے اب دوبارہ فن لینڈ کا چکر لگانا پڑے
گا " ـــــ عمران نے کہا۔
" کیا اس بار بھی آپ صرف ٹائیگر کو ساتھ لے جائیں گے " ـــــ
بلیک زیرو نے پوچھا۔
" نہیں۔ اب حالات مختلف ہوں گے۔ اور فارمولا بھی اب
نجانے کہاں سے برآمد کرنا پڑے۔ اس لئے اس بار ٹیم کو ساتھ
لے جانا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ جولیا، تنویر، صفدر، نعمانی اور صدیقی

کو کہہ دو کہ وہ تیار ہو جائیں۔ ہم آج رات ہی فن لینڈ کو فلائی کر جائیں گے۔ میں اس دوران ضروری انتظامات کر لوں"۔ عمران نے کہا۔ اور اٹھ کر آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"بیٹھو ماریا۔ تم نے واقعی کمال کیا ہے۔ دونوں بار ہی تمہاری کارکردگی انتہائی حیران کن رہی ہے"۔۔۔۔ باس نے ماریا کو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ماریا مسکراتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اس بار تو فارمولا مکمل ہے"۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ تصدیق کر دی گئی ہے کہ یہ مکمل فارمولا ہے۔ تم نے تفصیل نہیں بتائی کہ اس قدر جلد تم نے یہ فارمولا کیسے حاصل



کر لیا"۔۔۔۔ باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماریا نے پاکیشیا جانے اور وہاں پیش آنے والے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"ویری گڈ۔ تمہاری یہی تیز اور فوری کارکردگی تمہاری کامیابی کا موجب بنتی ہے۔ بہرحال اب ایک بات ہمارے پیش نظر رہے۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب یقیناً اس فارمولے کے حصول کے لئے حرکت میں آجائے گی۔ کیونکہ اس کرنل نے تمام تفصیلات بتا دی ہیں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس۔ میرا تو خیال ہے کہ پہلی بار بھی وہ ہمارے متعلق جان گئے تھے۔ وہ یہاں بھی پہنچے تھے۔ لیکن ان کی بدقسمتی کہ جب وہ یہاں مجھے تلاش کر رہے تھے۔ میں وہاں پاکیشیا پہنچ چکی تھی۔ اور جب تک وہ واپس پہنچے ہوں گے میں وہاں سے فارمولا حاصل کر کے یہاں بھی پہنچ چکی ہوں"۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی بات کا باس پر شدید ردعمل ہوا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو تم۔ وہ یہاں آئے تھے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے۔ کب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ دو آدمی تھے۔ دونوں ایشیائی تھے۔ گو وہ اپنے آپ کو کافرستانی بتا رہے تھے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ ان کا تعلق پاکیشیا سے تھا۔ اور انہوں نے جس حیرت انگیز تیزی سے میرا کھوج نکالا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یقیناً سیکرٹ

ہمردس کے ہی ایجنٹ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنا نام اعظم اور دوسرے کا نام ارشد بتایا تھا۔ وہ یہاں آکر پہلے بلیو لائٹ کلب گئے۔ وہاں سے انہوں نے سپروائزر آرنلڈ سے میرے بزنس پارٹنر آسکر کا پتہ چلایا۔ پھر وہ آسکر کے پاس پہنچے۔ آسکر سے انہوں نے ایسی باتیں کیں اور بلیک ٹاپ کا حوالہ دیا۔ کہ آسکر نے میرے سیکشن کے انچارج فرائڈ کے گھر کا پتہ بتایا۔ اور وہ فرائڈ کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے فرائڈ کے ملازموں کو بے ہوش کر دیا اور فرائڈ پر تشدد کر کے فارمولے اور میرے بارے میں پوچھ گچھ کی۔ فرائڈ سے انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ ہمیں پہلی بار فارمولا مکمل نہیں مل سکا۔ اور یہ کہ میں اب جولی کے نام سے ایکریمین روپ میں پاکیشیا گئی ہوں۔ پھر وہ فرائڈ کو بے ہوش کر کے چلے گئے۔ میں نے واپسی پر طیارے سے فرائڈ سے فون پر بات کی تو فرائڈ نے مجھے یہ ساری تفصیلات بتائیں۔ چنانچہ میں نے گریٹ لینڈ کی بجائے راستے میں پولینڈ ہی ڈراپ ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ نام آنے کی وجہ سے وہ ائیرپورٹ سے معلومات حاصل کر سکتے تھے۔ اس طرح گریٹ لینڈ میں ان کے ایجنٹ ہم سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے تھے۔ پولینڈ سے جہاز چارٹر کرا کر میں یہاں آگئی ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ اب لازماً دوبارہ فارمولے کے پیچھے یہاں فن لینڈ آئیں گے۔ اس لئے میں نے اپنے سیکشن کو پوری طرح الرٹ کر دیا ہے۔ وہ جیسے ہی یہاں پہنچے۔ میرے ہاتھ سے نہ بچ سکیں



گے"۔۔۔ ماریا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ نہیں ماریا۔ یہ انتہائی خطرناک ہوگا۔ تم اپنے سیکشن سمیت فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں دوسرے سیکشن ان کے پیچھے لگا دیتا ہوں۔ تم پر ان کا ہاتھ پڑ گیا۔ تو پھر وہ لازماً فارمولے تک بھی پہنچ جائیں گے اور انہیں تلاش بھی تمہاری ہی ہوگی"۔۔۔ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ میں خود ان کا مقابلہ کرنا چاہتی ہوں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ میں ان کا خاتمہ کیسے کرتی ہوں۔ اگر میں وہاں ان کے ملک میں کامیاب ہو سکتی ہوں تو یہ تو میرا اپنا ملک ہے۔ یہاں تو میں انہیں ایک قدم بھی نہ اٹھانے دوں گی"۔۔۔ ماریا نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر تمہیں ناکامی ہوئی تو تمہاری وجہ سے وہ مجھ تک اور پھر فارمولے تک پہنچ جائیں گے۔ اس لئے میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔ تمہیں اور تمہارے سیکشن کو انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ تم اپنے سیکشن سمیت چھٹیاں منانے ایکریمیا چلی جاؤ" باس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کا حکم ہے تو اس کی مکمل تعمیل مجھ پر فرض ہے باس۔ لیکن میری درخواست ہے کہ مجھے ان لوگوں کے خلاف کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ میں سیکشن کو آف کر دیتی ہوں اور خود ذاتی حیثیت سے ان کا مقابلہ کروں گی۔ آپ جانتے تو ہیں کہ زیر زمین دنیا میں میری ذاتی حیثیت کیا ہے۔ گولڈن گرل

سے اور اس کے گروپ سے زیر زمین دنیا کے افراد ہمیشہ دہشت زدہ رہتے ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چلو اگر تم ضد کرتی ہو۔ تو ٹھیک ہے۔ گولڈن گرل کی حیثیت سے تم ان کے خلاف کام کر سکتی ہو۔ لیکن سیکشن کو مکمل طور پر آف کر دو۔ تاکہ سیکشن کے کسی آدمی کے ذریعے وہ تم تک نہ پہنچ سکیں۔ ویسے میں زیرو سیکشن کی ڈیوٹی بھی لگا دیتا ہوں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"آپ مجھ پر اعتماد کریں باس۔ زیرو سیکشن کو کام کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔ ہاں اگر میں نے ضرورت محسوس کی تو میں خود آپ سے رابطہ قائم کر لوں گی۔ آپ دیکھیں تو سہی کہ میں ان کا کیا حشر کرتی ہوں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری کارکردگی پر مکمل اعتماد ہے"۔ باس نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"اس اعتماد کا شکریہ باس۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ تاکہ میں سیکشن کو آف کر کے خود گولڈن گرل کا روپ دھار لوں۔ اور ان کے استقبال کی ابتدائی تیاریاں بھی مکمل کر لوں"۔۔۔۔ ماریا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال مجھ سے رابطہ مسلسل رکھنا۔ سپیشل فریکونسی پر۔ تاکہ مجھے حالات کا ساتھ ساتھ علم ہوتا رہے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔



**سٹاک ہام** سے ہلسنکی تک چلنے والا مسافر بردار چھوٹا جہاز ہلسنکی پہنچنے ہی والا تھا۔ سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہام سے فن لینڈ کے دارالحکومت ہلسنکی کے درمیان ہر دو گھنٹے بعد ایسے چھوٹے مسافر بردار جہاز آتے جاتے رہتے تھے۔ کیونکہ اس طرح فاصلہ بھی بے حد کم ہو جاتا تھا۔ اور سفر بھی انتہائی آرام دہ اور دلچسپ رہتا تھا۔ فرسٹ کلاس ہال میں اس وقت تقریباً ہر قومیت کے مسافر موجود تھے۔ اس ہال کی سیٹیں انتہائی آرام دہ تھیں اور تقریباً نیم عریاں ویٹرس مسافروں کو ان کی ضروریات کی ہر چیز ساتھ ساتھ مہیا کرتی رہتی تھیں۔ فرسٹ کلاس ہال کی فرنٹ سیٹوں پر اس وقت عمران کے ساتھ جولیا۔ صفدر۔ تنویر۔ نعمانی اور صدیقی دو قطاروں کی صورت میں آگے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ سوائے جولیا کے باقی سب کے چہروں پر ایکریمین میک اپ تھے۔ کاغذات کے

لحاظ سے وہ سیاح تھے۔ اور سیاحت کے سلسلے میں ہی فن لینڈ جا
رہے تھے۔ جہاز انتہائی تیز رفتاری سے کسی ہلکی پھلکی موٹر بوٹ کی طرح
پانی کے اوپر اڑتا ہوا اپنی منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ انہیں سٹاک
ہام سے چلے ہوئے پانچ گھنٹے ہو گئے تھے اور اب صرف دس بارہ منٹ
کا سفر باقی رہ گیا تھا۔

"کیا ہم طیارے کے ذریعے وہاں نہیں جا سکتے تھے"۔۔۔۔ جولیا
نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں۔ کیا اس سفر میں لطف نہیں آ رہا"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"لطف تو آ رہا ہے۔ لیکن وقت کافی لگ گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے
جواب دیا۔

"تو کیا ہوا۔ ابھی ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے۔ وقت تو اس
وقت غائب ہونا شروع ہوتا ہے۔ جب آدمی شادی شدہ ہو کر وقت
سے آگے دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ چیاؤں چیاؤں کو سکول پہنچانا ہے۔
ان کی دوائی لے آنی ہے۔ ان کی یونیفارم دھلنی ہیں۔ انہیں ٹیوشن سنٹر
پہنچانا ہے وغیرہ وغیرہ"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم پر ہر وقت ایک جیسا موڈ کیوں طاری رہتا ہے۔ اگر اتنا ہی شوق
ہے۔ تو شادی کیوں نہیں کر لیتے"۔۔۔۔ جولیا نے بھناتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"اگر تم اجازت دے دو تو کر لیتا ہوں۔ سنا ہے بلنکی میں شادی
دفتروں کا بزنس پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ہر ملک



اور ہر قومیت کی رنڈی دلہنیں سیل میں مل جاتی ہیں۔ لیکن ساتھیوں
کی اجازت ضروری ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی ترکی بہ ترکی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کسی کے بندھے ہوئے ہو جو اجازت مانگ رہے ہو۔ کیا ضرورت
ہے اجازت کی۔ ایک کی بجائے دس شادیاں کر لو"۔۔۔۔ جولیا نے
اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"دہ۔۔۔ دہ۔۔۔ دس اکٹھی۔ لاحول ولا قوۃ۔ اب اتنی بھی لوٹ
سیل نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ بات کرو تو عذاب بن جاتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور منہ دوسری طرف کر لیا۔

"تم بات ہی نہ کیا کرو۔ باتیں تو وہ کرتے ہیں جو عمل نہیں کر سکتے"
عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں یہیں جہاز میں ہی تمہارے سر پر جوتیوں کی بارش کر سکتی ہوں
سمجھے۔ آئندہ اگر تم نے ایسی بات کی تو یہی نتیجہ نکلے گا"۔۔۔۔ جولیا
کا غصہ اور عروج پر پہنچ گیا۔

"اب مجھے چیف سے بات کرنی ہی پڑے گی۔ اب اس معاملے کو
مزید نہیں ٹالا جا سکتا۔ ورنہ بے حد پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی"۔۔۔۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کس معاملے کی بات کر رہے ہو۔ کیسی پیچیدگیاں"۔۔۔۔ جولیا
نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہی کہ اب عمر کے ساتھ ساتھ ڈپریشن بڑھتا جا رہا ہے۔ اعصاب

کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ جھنجھلاہٹ عروج پر ہے۔ بات بات پر کاٹ کھانے کو جی چاہتا ہے۔ مگر دانت کمزور ہوتے جا رہے ہیں"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس کی بات کر رہے ہو" ——— جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس میں یہ علامات نظر آ رہی ہیں۔ اور جو بھرے ہال میں جوتیوں کی بارش کر سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم میرے متعلق یہ سب باتیں کر رہے ہو۔ کیا میں تمہیں اب بوڑھی نظر آنے لگ گئی ہوں" ——— جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"بس یہی آخری علامت رہتی ہے۔ اگر یہ بھی سامنے آگئی تو پھر پیچیدگی مکمل اور پھر بیماری ناقابل علاج" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور جولیا خلاف توقع ہنس پڑی۔

"عمران۔ کیا میں واقعی بوڑھی ہوتی جا رہی ہوں" ——— جولیا نے اپنی طرف سے تو ہنستے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ عمران کی بات کا اس نے ذہنی طور پر شدید نوٹس لیا ہے۔

"تنویر سے پوچھ لو۔ سنا ہے کہ ایک ہی نظر میں عورتوں کی صحیح عمر پہچان لیتا ہے۔ تمام فلم اسٹار لیڈیز کو انٹرویو کرنے والے تنویر کو بطور ماہر ساتھ لے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس فلم اسٹار کو چاہے فلم میں کام کرتے ہوئے چالیس برس کیوں نہ گزر گئے ہوں۔ چاہے وہ ہیروئن سے ہیروئن کی ماں۔ نانی اور دادی کا رول کیوں نہ کرنے لگ



گئی ہو۔ لیکن انٹرویو کے وقت عمر سولہ برس سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتی سب کے عمر پیما میٹر سولہ کے ہندسے پر پہنچ کر جام ہو جاتے ہیں"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر میں کیا کر سکتی ہوں۔ آخر ایک روز ایسا ہونا ہی تھا" ——— جولیا نے ایک طویل دکھ بھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اس کے چہرے پر گہرے دکھ کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ثریا سے ملی ہو کبھی" ——— عمران نے یک لخت جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ثریا۔ تمہاری بہن۔ ہاں۔ کیوں۔ اس کا کیا ذکر آگیا" ——— جولیا نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تمہیں بوڑھی لگتی ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ثریا ——— بوڑھی۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تو وہ نوجوان ہے۔ مگر تم کیا کہنا چاہتے ہو" ——— جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اماں بی کہتی ہیں۔ جب لڑکیاں سنجیدہ نظر آئیں تو بوڑھی لگنے لگتی ہیں۔ اور وہ ثریا کو ڈانٹتی ہیں کہ بوڑھی بکری کی طرح تھوتھنی لٹکائے مت بیٹھا کرو۔ کیا سمجھیں۔ اور میں اماں بی کا بیٹا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی اداسی یک لخت کافور ہو گئی تھی۔

" تم سے خدا بچائے۔ تم بات ہی ایسی کرتے ہو کہ ...... بس کیا کہوں" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ عمران کی گہری بات اُسے شاید کچھ اس طرح سمجھ آ گئی تھی کہ اس کا موڈ دوبارہ بحال ہو گیا تھا۔

" کچھ کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کہا تو ہے کہ باتیں وہ کرتے ہیں جو عمل نہیں کرتے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تو پھر تم عمل کیوں نہیں کرتے۔ باتیں کیوں کرتے رہتے ہو" ـــــ جولیا نے قدرے شرماتے ہوئے کہا۔

" عمل کرنے ہی تو جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر چونک پڑی۔

" تم ـــ پھر ـــ کیا مطلب" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس نے وعدہ کیا ہے کہ اگر مشن کامیاب رہا تو واپسی پر۔ اب کیا کہوں۔ تنویر سن لے گا" ـــــ عمران نے بڑے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

" یہ میرا نام کس سلسلے میں لیا جا رہا ہے۔ تم سے ہزار بار کہا ہے کہ میرے متعلق کوئی بات نہ کیا کرو" ـــــ عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے تنویر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ وہ نجانے اب تک کیسے برداشت کئے ہوئے تھا۔

" میں جولیا کو بتا رہا ہوں کہ باس نے تمہاری سفارش کی ہے۔"



عمران نے مڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس نے سفارش کی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسی سفارش" ـــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

" یہی کہ تنویر اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہے۔ وہ مردوں کی کن سوئیاں لیتا رہتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس کی پنشن بنا دی جائے۔ ویسے میں نے بڑی پرزور سفارش کی ہے کہ بیچارے کو گریجویٹی ضرور دیں۔ تاکہ اس کا بڑھاپا اطمینان سے کٹ جائے" ـــــ عمران نے کہا۔

" بس یہی بکواس کرنی آتی ہے تمہیں۔ اور کیا آتا ہے" ـــــ تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" چلو تم ناراض ہوتے ہو تو گریجویٹی نہ سہی میٹریکولیشن سہی۔ میں نے تو سوچا تھا اپنا یار ہے۔ چلو پہلے تعلیم حاصل نہیں کر سکا تو پنشن کے ساتھ کچھ اشک شوئی ہو جائے گی۔ مگر تم تو میٹرک سے آگے پڑھنا ہی نہیں چاہتے تو میں کیا کر سکتا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا جہاز کے منزل پر پہنچ جانے کا اعلان ہونے لگ گیا۔ اور جہاز کی رفتار بھی یک لخت آہستہ ہونی شروع ہو گئی۔ تمام مسافروں میں اس اعلان سے ہلچل سی مچ گئی۔ اور سب اپنا اپنا سامان سنبھالنے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد جہاز رک گیا۔ اور پھر سب لوگ اٹھ کر بیرونی راستے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی بیگ سنبھالے قطار میں لگ گئے۔ ان کے باقاعدہ کاغذات چیک کئے گئے۔

اور سامان کی تلاشی لی گئی۔ اس کے بعد انہیں بلنکی میں داخل ہونے
کی اجازت مل گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دو ٹیکسیوں میں بیٹھے
ہوٹل رین بو کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جہاں ان کے کمرے
پہلے سے بک تھے۔ ہوٹل رین بو سیاحوں کا بڑا مشہور مرکز تھا۔
اس لئے یہاں کمرے پہلے سے بک کرائے جاتے تھے۔ ورنہ
عین موقع پر کمرے اکثر دستیاب نہ ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ
عمران نے سٹاک ہام سے روانگی سے پہلے کمرے بک کرا لئے تھے۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے اپنے کمروں میں پہنچ چکے
تھے۔ ہوٹل رین بو میں دنیا کے تقریباً ہر ملک کے مخصوص کھانے مل
جاتے تھے۔ اور ہوٹل کی سروس بھی بے حد اعلیٰ تھی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ
بلنکی آنے والے سیاحوں کی اولین کوشش یہی ہوتی تھی۔ کہ
ہوٹل رین بو میں ہی سکونت اختیار کر سکیں۔ سب ساتھی سامان
اپنے اپنے کمروں میں رکھ کر ایک ایک کر کے عمران کے کمرے میں
اکٹھے ہو گئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"شیرنی کا شکار کرنا ہے۔ شیرنی انتہائی مشتعل مزاج اور تند خو
ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا اور خاص طور پر شیرنی کے ساتھ موجود
لگڑ بھگڑ تو بہت ہی خطرناک ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ کون شیرنی۔ کون لگڑ بھگڑ"۔۔۔۔ تنویر نے



غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شیرنی شیرنی ہی ہوتی ہے۔ اور لگڑ بھگڑ لگڑ بھگڑ ہی ہوتا ہے۔
کیوں جولیا"۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے تصدیق کراتے ہوئے کہا۔

"اگر شیرنی پہلے ہی شکار ہو چکی ہو تو......" جولیا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ اب اچھی طرح
عمران کے اس اشارے کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ جب کہ تنویر کا چہرہ
غصے سے تمتما اٹھا تھا۔ جولیا کے اس فقرے نے اسے بھی عمران
کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھا دیا تھا۔

"ارے اس خیال میں نہ رہنا۔ بظاہر خوب صورت اور معصوم
نظر آنے والی شیرنی درحقیقت انتہائی خطرناک ہوتی ہے۔ جلد ہی
تجربہ ہو جائے گا تمہیں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو
جولیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔ کیونکہ عمران
کا یہ فقرہ کسی اور رخ کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا آکسفورڈ میں آپ نے پہیلیوں پر ڈاکٹریٹ
کی ہے"۔۔۔۔ صدیقی نے جو اب تک خاموش بیٹھا تھا مسکراتے
ہوئے کہا۔

"کوشش تو کی تھی۔ لیکن جیسے ہی کسی پہیلی پر نشتر چلانے کی
کوشش کی پہیلی اور زیادہ الجھ جاتی تھی"۔۔۔۔ عمران نے
کہا اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کس شیرنی کی بات کر رہے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

" جو شیرنی کہلاتی ہے " ____ عمران نے جواب دیا۔
" کون کہلاتی ہے۔ کھل کر بات کیوں نہیں کرتے " ____ جولیا نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
" حالانکہ اُسے نام کے لحاظ سے ناگن کہلانا چاہیئے تھا۔ میرا مطلب ہے مس ماریا " ____ عمران نے کہا اور جولیا کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ جب کہ تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
" اور نگڑ بھگڑ کسے کہہ رہے تھے " ____ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" جو شیرنی کے پیچھے دم ہلاتا پھرتا رہتا ہے " ____ عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چہرہ پھر بگڑنے لگا۔
" میرا مطلب ہے اینڈرسن " ____ عمران نے اس کے چہرے کو بگڑتے دیکھ کر کہا اور تنویر کا چہرہ تیزی سے نارمل ہو گیا۔
" یہ مس ماریا کیا وہی لڑکی ہے جو ہوٹل شان میں جولی کے نام سے رہائش پذیر تھی " ____ صفدر نے کہا۔
" ارے تم نے تو باقاعدہ گھات لگا رکھی ہے۔ بہت خوب۔ وہ کیا کہتے ہیں چھپے رستم۔ بلکہ خفیہ ستکاری کہنا چاہیئے " ____ عمران نے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔
" یہ مس ماریا ہے کون۔ باس نے تو کہا تھا کہ ہم نے یہاں ایک سرکاری ایجنسی کے خلاف کام کرنا ہے " ____ جولیا نے کہا۔



" یہ بالکل اسی طرح کی ایجنٹ ہے جیسی کہ تم۔ اس لئے تو شیرنی اور نگڑ بھگڑ والا قصہ مجھے یاد آرہا تھا " ____ عمران نے کہا۔
" بکواس مت کرو۔ اس بار تمہیں ہمیں سنجیدگی سے بتانا پڑے گا۔ کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔ کیونکہ کسی ملک کی سرکاری ایجنسی کے خلاف کام کرنا اور کسی مجرم تنظیم کے خلاف کام کرنے میں بے حد فرق ہوتا ہے " ____ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" عمران صاحب۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ سرکاری ایجنسی کے وسائل بے حد زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہمیں اس کے خلاف کام کرتے ہوئے اس کے پورے حدود اربعہ کا علم ہونا چاہیئے " ____ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" اچھا اگر تم دونوں نے مل کر مس سنجیدگی کا دامن پکڑ ہی لیا ہے تو چلو ٹھیک ہے۔ میں بھی سنجیدہ ہو جاتا ہوں۔ تاکہ کم از کم تنویر کو اس دامن کا کوئی کونا پکڑنے کا موقع نہ ملے ورنہ پھر دامن ڈھونڈتے پھرتے رہیں گے یار لوگ " ____ عمران نے اس طرح لمبا سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اپنے آپ کو کسی انتہائی مشکل ردعمل سے گزارنے کے لئے آمادہ کر رہا ہو۔
" تم تو ایسے لہجے میں بات کر رہے ہو جیسے تمہیں ابھی جوتیاں پڑنے والی ہوں " ____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تنویر پلیز " ____ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔
" تنویر بے چارہ تو ہر حال میں پلیز ہی رہتا ہے۔ چاہے سوتک گنتی

سے بعد دوبارہ ایک سے کیوں نہ گنتی شروع کر دی جائے" ——
عمران نے جوتیاں پڑنے والی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔
" عمران صاحب" —— صفدر نے اس بار منت بھرے لہجے میں
کہا۔ وہ سب مل کر اس طرح عمران کو بہلا رہے تھے جیسے کسی بچے کو
پہلی بار چلنا سکھانے کی کوشش کر رہے ہوں" —— عمران صفدر
کے اس منت بھرے لہجے پر بے اختیار ہنس پڑا۔
" تم تو اس طرح بیٹھے ہو جیسے قدیم دور کے قصہ گو کے سامنے لوگ
بیٹھ کر قصہ سنا کرتے تھے۔ بہرحال قصہ بڑا مختصر سا ہے۔ فن لینڈ
کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی ہے بلیک ٹاپ۔ اس کے سربراہ کا
نام ہے اسٹین۔ بلیک ٹاپ کے کئی سیکشنز ہیں۔ جن میں ایک
سیکشن ماریا سیکشن کہلاتا ہے۔ اس کی سربراہ مس ماریا ہے۔
ہمارے ملک کے ایک جاگیردار نما سائنسدان نے اپنے علاقے میں
ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی تھی" —— عمران نے ماہر قصہ گو کے
انداز میں بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔
" جاگیردار نما سائنسدان کا کیا مطلب" —— صدیقی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
" جس طرح تم بت نما انسان ہو۔ بولتے کم اور دیکھتے زیادہ ہو"۔
عمران کا ذہن ایک بار پھر پٹڑی سے اترنا شروع ہو گیا۔
" تم خاموش رہو صدیقی" —— جولیا نے صدیقی سے مخاطب ہو
کر کہا۔ اور صدیقی سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پھر عمران نے انہیں
تفصیل سے اب تک ہونے والے سارے واقعات بتا دیئے۔



" ہونہہ۔ تو یہ ماریا اصل فارمولا حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئی ہے۔
اور اب ہم نے یہ فارمولا اس سے واپس لینا ہے" —— جولیا نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" فارمولا اس ماریا کے پاس تو نہیں ہو گا۔ ظاہر ہے اس نے آگے
اپنے ہیڈ کوارٹر تک اسے پہنچا دیا ہو گا" —— تنویر نے کہا۔
" لیکن کیا اس ماریا کو ہماری آمد کا علم ہو گیا ہو گا" —— صفدر
نے کہا۔
" ہاں۔ کیونکہ اس نے پروگرام کے مطابق گریٹ لینڈ کی ٹکٹیں لی
تھیں۔ پہلے بھی وہ گریٹ لینڈ اتر کر جہاز چارٹر کرا کر فن لینڈ پہنچی تھی۔
لیکن اس بار وہ راستے میں پولینڈ میں ہی اچانک ڈراپ ہو گئی اور
پھر وہاں سے فن لینڈ گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے کہیں نہ کہیں
سے یہ اطلاع مل گئی تھی کہ ہمیں اس کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔
اور ہمارے ایجنٹ گریٹ لینڈ میں اس کا راستہ روک سکتے ہیں ویسے
بھی اس کے سیکشن انچارج نرائنڈ نے بتایا تھا کہ بلیک ٹاپ کے
پاکیشیا میں مخبر موجود ہیں۔ اس لئے تو ہم طیارے کے ذریعے آنے
کی بجائے اس بحری جہاز سے ہلنکی میں داخل ہوئے ہیں۔ بہرحال تنویر
کی بات درست ہے۔ ہمارا اصل مقصد وہ فارمولا واپس لینا ہے
اور فارمولا یقیناً ان کے ہیڈ کوارٹر اور وہاں سے کسی لیبارٹری میں
پہنچ چکا ہو گا" —— عمران نے جواب دیا اور باقی سب ساتھیوں نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔
" لیکن ہم کام کا آغاز کہاں سے کریں گے" —— صفدر نے کہا۔

" اخبار میں اشتہار چھپوا دیں گے کہ جو ہمیں بلیک ٹاپ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتائے گا اُسے خطیر انعام دیا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور صفدر کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے ۔

" تم نے خواہ مخواہ صفدر کا مذاق اڑانا شروع کر دیا ہے ۔ وہ درست کہہ رہا ہے ۔ آخر کوئی نہ کوئی پلان تو ہو گا تمہارے ذہن میں" جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" میرے خیال میں ہمیں یہاں کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جو معلومات فروخت کرتا ہو ۔ اس طرح ہم ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا سکتے ہیں ۔ اور ایک بار ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جائے تو پھر وہاں سے فارمولا واپس لے آنا کوئی مشکل کام نہیں ہو گا" ۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے ہی تنویر بول پڑا ۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دروازے پر زور زور سے دستک کی آواز سنائی دی ۔ اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے ۔ نعمانی جو دروازے کے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا اٹھا اور اس نے جا کر دروازے کی چٹخنی کھول دی ۔ دروازے پر دو پولیس آفیسر کھڑے تھے ۔

" ڈسٹربنس کے لئے معذرت خواہ ہیں ۔ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہوٹل میں رہنے والے تمام سیاحوں کے کاغذات کی چیکنگ کی جائے" ۔۔۔ ایک پولیس آفیسر نے بڑے با اخلاق لہجے میں کہا ۔ جب کہ دوسرا پولیس آفیسر باتھ روم کو چیک کرنے میں



مصروف ہو گیا ۔

" معذرت کی کیا ضرورت ہے آفیسر ۔ ظاہر ہے آپ سیاحوں کی حفاظت کے لئے ہی یہ کام کرتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور اس نے اٹھ کر الماری میں رکھے ہوئے بیگ سے کاغذات نکالے اور آفیسر کی طرف بڑھا دیئے ۔

" کیا آپ سب حضرات اکٹھے ہیں" ۔۔۔ پولیس آفیسر نے غور سے باری باری سب کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

" جی ہاں ۔ ہمارا سیاحتی گروپ ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پولیس آفیسر نے غور سے کاغذات کو اچھی طرح چیک کیا اور پھر کاغذات واپس عمران کی طرف بڑھا دیئے ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات تھے ۔ پھر وہ معذرت کر کے کمرے سے باہر چلے گئے ۔ ان کے مڑتے ہی عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا ۔ اور پھر جیسے ہی پولیس آفیسران کمرے سے باہر گئے ۔ عمران تیزی سے اٹھا اور سیدھا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ سب خاموش بیٹھے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے ۔ چند لمحوں بعد عمران باتھ روم سے باہر آ گیا ۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تھی ۔

" اب یہیں بیٹھے رہو گے یا کہیں سیر کرنے کا بھی پروگرام ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" بالکل سیر کرنے ہی تو آئے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

" تو آپ لباس وغیرہ تبدیل کر لیں ۔ ایک گھنٹے کے بعد ہم سب

ہوٹل کے ہال میں اکٹھے ہو کر کوئی جامع قسم کا تفریحی پلان بناتے ہیں"
عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— صفدر نے کہا۔ اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے پلنگ کی سائیڈ پر رکھا ہوا ٹی۔ وی آن کر کے اس کا والیوم خاصا تیز کر دیا۔ کمرہ ٹی۔ وی سے نشر ہونے والی تیز میوزک سے گونج اٹھا۔ تو عمران اٹھا اور تیزی سے قدم بڑھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ باہر راہداری میں کوئی نہ تھا۔ عمران دبے قدموں چلتا ہوا ساتھ والے کمرے کے دروازے پر پہنچا اور اس نے دروازے کو پہلے دبایا۔ لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے انگلی سے آہستہ سے اُسے کھٹکھٹایا۔

"کون ہے" ——— اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولو" ——— عمران کے حلق سے اس پولیس آفیسر جیسی آواز نکلی۔ جس نے عمران کے کاغذات چیک کئے تھے۔ اور اس سے باتیں کی تھیں۔ دوسرے لمحے چٹخنی ہٹی اور جیسے ہی دروازہ کھلا عمران دروازے پر کھڑے اس دوسرے پولیس آفیسر کو دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ یہ وہ پولیس آفیسر تھا جس نے باتھ روم کو چیک کیا تھا۔

"کک ——— کک ——— کیا" ——— پولیس آفیسر عمران کو دیکھ کر بُری طرح چکرا سا گیا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ



آفیسر کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے قالین پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر عمران کی لات گھومی۔ اور اس کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ پولیس آفیسر کنپٹی پر بوٹ کے ٹو کی زوردار ضرب کھا کر ایک بار پھر چیختا ہوا ڈھیر ہو گیا۔ اب وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دی۔ اور پھر وہ کمرے کے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں سے میوزک کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔ یہ ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نما آلہ تھا۔ عمران نے اُسے آف کیا اور پھر اُسے اٹھا کر جیب میں رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ باتھ روم سے نکل کر دوبارہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک نظر مڑ کر فرش پر پڑے ہوئے پولیس آفیسر پر ڈالی ——— اور چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ اُسی لمحے صفدر کمرے سے نکل کر دروازہ لاک کر رہا تھا۔ عمران کو اس کمرے سے نکلتے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ پھر صفدر کو خیال رکھنے کا مخصوص اشارہ کر کے وہ دوبارہ اس کمرے میں گیا اور وہاں سے بے ہوش پڑے پولیس آفیسر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور باہر جھانک کر دیکھا اور صفدر کو وہاں پا کر وہ تیزی سے نکلا اور اپنے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے کاندھے پر لدے ہوئے پولیس آفیسر کو دیکھ کر صفدر نے اس طرح سر ہلایا جیسے اب اُسے ساری بات سمجھ آ گئی ہو۔

" اس کمرے میں جا کر اندر سے دروازہ بند کر لو۔ اس کا ساتھی لازماً اس کا پتہ کرنے آئے گا۔ ہم نے اُسے بھی بے ہوش کرنا ہے۔ میں اس دوران اس سے پوچھ گچھ کر لوں " ـــــ عمران نے کمرے میں داخل ہو کر دروازے میں رکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا دوسرے کمرے کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اس پولیس آفیسر کو لے کر باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے بے ہوش آفیسر کو غسل خانے کے فرش پر ڈالا۔ اور پھر جھک کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران سیدھا ہو گیا۔ پھر جیسے ہی اس پولیس آفیسر نے آنکھیں کھولیں عمران نے پیر اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھ کر اُسے آہستہ سے گھما دیا۔ ہوش میں آتے ہی اس پولیس آفیسر نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ بے جان ہو کر دوبارہ نیچے گر گئے۔ اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔

" بولو۔ کون ہو تم۔ سچ سچ بتا دو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم پولیس آفیسر نہیں ہو۔ سچ بتا دو ورنہ " ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹانگ کو آہستہ سے اور زیادہ موڑ دیا اور اس پولیس آفیسر کے حلق سے خرخراہٹ سی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ اس بری طرح مسخ ہوتا چلا جا رہا تھا کہ جیسے اس کی روح انتہائی تکلیف دہ عمل سے گزر رہی ہو۔



عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

" بولو۔ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ " ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

" مم ـــ مم ـــ میرا نام جیک ہے۔ میں گولڈن گرل کا آدمی ہوں۔ گولڈن گرل کا تـ ـــ اس آدمی نے اٹک اٹک کر اور رک رک کر کہا۔

" کون ہے یہ گولڈن گرل۔ جلدی بتاؤ " ـــــ عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سس ـــ سس ـــ سپر چیف۔ سپر چیف ہے۔ مم میں نہیں جانتا ٹامیری جانتا ہے " ـــــ جیک نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹامیری وہی ہے جو تمہارے ساتھ آیا تھا " ـــــ عمران نے پوچھا۔

" نہ ـــ نہ ـــ نن ـــ نہیں۔ وہ۔ وہ تو مارٹن ہے۔ ٹامیری چیف ہے " ـــــ جیک نے جواب دیا۔

" سنو۔ میرے پیر کی صرف ایک حرکت سے تمہاری روح صدیوں بلبلاتی رہے گی۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ پوری تفصیل سے۔ کہ یہ گولڈن گرل کون ہے۔ ٹامیری کون ہے۔ اور تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے اور کیوں " ـــــ عمران نے پیر کو دوبارہ موڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" بب ـــ بب ـــ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے چھوڑ دو۔ یہ کیسا عذاب ہے " ـــــ جیک کی ڈوبتی ہوئی آواز

سنائی دی۔ اور عمران نے تیزی سے پیر واپس موڑ دیا اور جیک
کی بُری طرح تباہ ہوتی ہوئی حالت تیزی سے نارمل ہونے لگ گئی۔
" پوری تفصیل بتاؤ ورنہ " ـــــ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔
" بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ نجانے تم کیا کرتے ہو۔ اس قدر ہولناک
عذاب۔ بتاتا ہوں۔ مادام گولڈن گرل ہماری سپر چیف ہے۔ ٹامیری
گروپ چیف ہے۔ ہیڈ کوارٹر ٹامیری بار ہے۔ ٹامیری اس کا
مالک ہے۔ ہمارا گروپ بلنکی کا سب سے مضبوط گروپ ہے۔
ٹامیری کو اطلاع ملی تھی کہ سوئیڈن سے آنے والے سیاحوں کے
ایک گروپ کے درمیان ہونے والی بات چیت سنی گئی ہے۔ وہ
ایشیائی زبان بول رہے تھے۔ پھر پتہ چلا کہ تم لوگ یہاں ہوٹل
رین بو میں ٹھہرے ہو۔ ٹامیری نے مجھے اور مارٹن کو پولیس آفیسرز
کے روپ میں کاغذات چیک کرنے کے بہانے یہاں ڈکٹا فون
لگانے کا حکم دیا۔ تاکہ تمہارے درمیان ہونے والی بات چیت
ٹیپ کی جا سکے۔ ہم دونوں تمہارے کمرے میں آئے۔ میں نے
باتھ روم میں ڈکٹا فون لگایا۔ ساتھ والا کمرہ خالی تھا۔ اس لئے میں
نے ریسیور وہاں رکھ لیا۔ پھر اچانک تم آ گئے " ـــــ جیک نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" وہ مارٹن کیا کر رہا ہے " ـــــ عمران نے پوچھا۔
" وہ نیچے ہال میں ہوگا تاکہ تم لوگوں کے نیچے پہنچنے پر وہ اپنے
ساتھیوں کو اشارہ کر کے تمہاری شناخت کرائے۔ پھر وہ ساتھی
جن کی تعداد چار ہے تمہاری نگرانی کرتے " ـــــ جیک نے



جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تم نے یہ ٹیپ کہاں پہنچانا تھا " ـــــ عمران نے پوچھا۔
" ٹامیری بار میں۔ ٹامیری کے پاس " ـــــ جیک نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" کیا وہ مادام گولڈن گرل بھی وہیں ہے " ـــــ عمران نے پوچھا۔
" نہیں وہ کبھی سامنے نہیں آتی۔ صرف ٹامیری جانتا ہوگا۔ ہم
میں سے کوئی نہیں جانتا " ـــــ جیک نے جواب دیا۔ اور اس
کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا اور جیک کے جسم نے
ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ ختم
ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر ہٹایا۔ اس نے جھک کر جیک کے لباس کی
تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ اس میں سے ایک مشین
پسٹل اور ایک خنجر برآمد کر چکا تھا۔ عمران نے دونوں چیزیں جیب
میں ڈالیں اور باتھ روم سے باہر نکل کر دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں ساتھ والے کمرے سے ہلکی
سی چیخ کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کمرے کا دروازہ کھول کر
باہر نکل آیا۔ اسی لمحے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر
باہر نکلا۔
" گرا لیا " ـــــ عمران نے پوچھا تو صفدر نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور عمران اس کمرے میں داخل ہو گیا۔
" اس کی تلاشی لے لو۔ اور جو اسلحہ ملے وہ جیب میں ڈال کر اسے
آف کر دو۔ اور پھر فائر اسکواڈ سیڑھیوں کے ذریعے عقبی طرف پہنچو۔

میں وہیں آ رہا ہوں۔ ہم نے فوری طور پر ایک بار میں چھاپہ مارنا ہے" عمران نے صفدر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" مگر باقی ساتھی وہ تو ........ " صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" انہیں وہیں ہال میں ہی ابھی رہنے دو۔ ان کے کئی ساتھی بھی ہال میں موجود ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اپنے کمرے میں پڑی ہوئی جیک کی لاش اٹھا کر اس کمرے میں لے آیا۔ صفدر اس دوران اپنے کام سے فارغ ہو چکا تھا۔ عمران نے اُسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے اس وقت کمرے سے باہر آئے۔ جب راہداری میں کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے دروازہ لاک کیا۔ اور پھر دونوں لفٹ کی طرف جانے کی بجائے راہداری کی مخالف سمت میں بڑھ گئے۔ جہاں ایمرجنسی کے لئے فائر اسکواڈ سیڑھیاں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عقبی گلی میں پہنچ چکے تھے۔ وہاں سے سڑک پر آنے اور ٹیکسی لینے میں انہیں چند منٹ لگے۔

" ٹامیری بار" ـــــ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار ایک درمیانے درجے کی عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ اس پر ایک میلا سا اور پرانا نیون سائن موجود تھا۔ جس پر ٹامیری بار کے الفاظ بہرحال پڑھے جا سکتے تھے۔ عمران نے کرایہ ادا کیا۔ اور مڑ کر بار کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" کچھ مجھے بھی تو بتائیں۔ یہ کیا چکر ہے۔ آپ نے پولیس آفیسرز



پر کیوں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ یہاں کی پولیس تو ہمارے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائے گی" ـــــ صفدر نے گیٹ کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

" یہ پولیس آفیسرز نہیں تھے۔ گولڈن گرل نامی کسی گروپ کے آدمی تھے۔ اور گولڈن گرل کا خاص اڈہ یہ بار ہے اور اس کا مالک ٹامیری گولڈن گرل کا چیف ہے" ـــــ عمران نے مختصر سے لفظوں میں کہا۔ اُسی لمحے وہ گیٹ تک پہنچ گئے۔ بار کا ہال کافی بڑا تھا۔ اور گو اس وقت بار میں نصف سے زائد میزیں خالی پڑی تھیں۔ پھر بھی وہاں سستی شراب اور منشیات کے دھوئیں کی اس قدر بھرمار تھی کہ اندر داخل ہوتے ہی دونوں کا جی متلانے لگا۔ ہال میں موجود مرد اور عورتیں دونوں ہی انتہائی گھٹیا طبقے کے افراد تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہاں کھلے عام انتہائی اخلاق سوز حرکتیں جاری تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا۔ جس کے پیچھے دو آدمی کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک جو گینڈے جیسے جسم کا مالک تھا۔ کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکائے ہال میں موجود افراد کا مسلسل جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ جب کہ دوسرا ویٹرز کو شراب کی بوتلیں دینے میں مصروف تھا۔

" ٹامیری سے کہو وارنرز آئے ہیں" ـــــ عمران نے کاؤنٹر پر جا کر سرد لہجے میں کہا تو کہنیاں ٹیکے کھڑا گینڈے جیسے جسم والا چونک کر سیدھا ہو گیا۔ وہ اس طرح غور سے عمران اور صفدر کو سر سے پیر تک دیکھ رہا تھا۔ جیسے بچے چڑیا گھر میں آنے والے کسی نئے اور عجیب الخلقت جانور کو دیکھتے ہیں۔ پھر اس کے چہرے پر مضحکہ

اڑانے والی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" واہ نوز۔ خوب۔ اچھا نام ہے۔ پسند آیا ہے۔ مگر اس کے باوجود پاس تم جیسے لفنگوں اور اٹھائی گیروں سے نہیں مل سکتا۔ اس لئے ہال میں بیٹھ کر کچھ کھاؤ پیو۔ موج اڑاؤ اور پھر ٹھنڈے ٹھنڈے واپس چلے جاؤ" ـــــ اس آدمی کا لہجہ بھی انتہائی طنزیہ اور مضحکہ اڑانے والا تھا۔

" یہ تمہاری طرف سے دعوت ہے۔ رقم تو نہ لو گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلو ٹھیک ہے۔ دعوت ہی سہی۔ میکی کا کیا جاتا ہے معمولی سی رقم خرچ ہو جانے سے" ـــــ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میکی تمہاری بیوی کا نام ہے یا......" عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام میکی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ تم نئے ہو بلنگی میں۔ اس لئے تمہیں کیسے معلوم ہوگا۔ ویسے دو چار روز یہاں رہے تو تمہیں یہ نام خوب اچھی طرح یاد ہو جائے گا۔ جاؤ۔ بیٹھو کرسی پر۔ جاؤ شاباش" ـــــ میکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔

" تو تم عورت ہو۔ کمال ہے۔ میں تو تمہیں مرد سمجھا تھا" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

" ہونہہ۔ تو تم احمق بھی ہو۔ ہڈیاں تڑوانا ہی چاہتے ہو۔ جاؤ۔ میں کہتا ہوں جاؤ۔ دفع ہو جاؤ" ـــــ اس بار میکی نے انتہائی



غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر زور سے مکہ مارا۔

" کیا ٹامیری نے تمہیں چڑیا گھر سے خریدا تھا" ـــــ عمران نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یو شٹ اپ۔ یو نانسنس" ـــــ میکی کا میٹر اب پوری طرح گھوم چکا تھا۔ اس لئے اس نے دانت پیس کر گالی نکالتے ہوئے تیزی سے ہاتھ گھمایا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ عمران تک پہنچتا۔ ساتھ کھڑے صفدر کا بازو حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے میکی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے کاندھے کا جوڑ اتر گیا۔ صفدر نے راستے میں ہی اس کی کلائی پکڑ کر مخصوص انداز میں اسے گھما کر جھٹکا دے دیا تھا۔

" ارے ارے۔ عورت ہے۔ خیال سے" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔

" اچھا چلو۔ چھوڑ دیا۔ ورنہ......" صفدر نے بھی اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی میکی کا بازو چھوڑ دیا۔ جو بے جان ہو کر کاؤنٹر سے جا ٹکرایا۔ میکی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاؤنٹر کے نیچے سے ریوالور نکالا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ چلا اور ریوالور ہوا میں اڑتا ہوا دور دیوار کے قریب جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی میکی ایک بار پھر چیختا ہوا ساتھ کھڑے حیرت سے یہ تماشا دیکھتے ہوئے دوسرے آدمی سے ٹکرایا۔ اور پھر وہ دونوں ایک

میں لگی شراب کی بوتلوں سے ٹکرا کر کاؤنٹر کے اندر ہی گر گئے۔ عمران کے دوسرے ہاتھ کے زوردار تھپڑ سے پورا ہال گونج اٹھا تھا۔ ہال میں یک لخت گہری خاموشی چھا گئی۔

" وارنرز پر ریوالور نکالتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیسے ہی میکی کا سر کاؤنٹر سے ابھرا عمران کا ہاتھ بڑھا۔ اور پھر بھاری بھرکم میکی اس طرح فضا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سامنے فرش پر جا گرا جیسے وہ گینڈے جیسا جسم رکھنے کی بجائے کپڑے کا بنا ہوا کوئی گڈا ہو۔ دوسرا کاؤنٹرمین شاید خوف کے مارے کھڑا ہی نہ ہوا تھا۔ میکی نے نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اسی لمحے ایک راہداری میں سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور دو مسلح نوجوان تیزی سے ہال میں داخل ہوئے۔ میکی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا دوبارہ نیچے گر پڑا۔

" تم ۔۔۔ تم باس ٹامیری سے ملنے آئے ہو۔ آؤ ہمارے ساتھ۔ باس تمہیں بلا رہے ہیں"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نوجوان نے حیرت سے میکی کی طرف دیکھتے ہوئے عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" چلو"۔۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور تیزی سے راہداری کی طرف مڑ گیا۔ ظاہر ہے صفدر نے بھی اس کے پیچھے ہی جانا تھا۔

راہداری کے اختتام پر ایک کمرے میں انہیں لے جایا



گیا۔ جہاں ایک کونے میں ایک شارٹ سرکٹ ٹیلی ویژن موجود تھا۔ جس پر ہال کی تصویر نظر آ رہی تھی۔ ہال سے مختلف باتوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔ دو ویٹر میکی کو کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جب کہ اب کاؤنٹر کے پیچھے سے دوسرے کاؤنٹرمین کا بھی حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات والا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

کمرے کے دوسرے کونے میں ایک میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ ایک سائیڈ پر چار مشین گنوں سے مسلح آدمی دیوار کے ساتھ پشت لگائے کھڑے تھے۔

" آؤ بیٹھو۔ میرا نام ٹامیری ہے"۔۔۔۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" شکریہ۔ ہم وارنرز ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اطمینان سے ایک سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔ صفدر بھی خاموشی سے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ اب ٹامیری ان کی سائیڈ میں تھا جب کہ مسلح افراد ان کے سامنے موجود تھے۔ انہیں لے آنے والے دونوں مسلح افراد بھی ان چاروں کے ساتھ ہی جا کر کھڑے ہو گئے۔

" تم کہاں سے آئے ہو۔ یہاں بلنکی میں تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا"۔۔۔۔ ٹامیری نے خشک لہجے میں کہا۔

" ان میں سے دو کے متعلق تو بہرحال میں جانتا ہوں کہ یہ گونگے نہیں ہیں۔ باقی چار کے متعلق کیا خیال ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کی

بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"گونگے۔ کیا مطلب"۔۔۔ ٹامیری نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گونگے کا مطلب ہوتا ہے جو بول نہ سکے"۔۔۔ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے وضاحت کی جیسے کوئی جھنجلایا ہوا استاد انتہائی کند ذہن بچے کو سمجھاتا ہے۔

"کیا تمہارے دماغ میں کوئی خلل ہے۔ جو اس طرح کی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو"۔۔۔ ٹامیری نے بُری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے دماغ میں خلل تلاش کرنے کی بجائے تم اپنے دماغ کا علاج کراؤ ٹامیری۔ گولڈن گرل کا چیف بن جانے کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ تم میں اتنی عقل بھی آجائے کہ انتہائی اہم ملاقاتوں میں بھی ان احمقوں کو سامنے کھڑے کئے رکھو۔ باہر بھیجو انہیں۔ ورنہ اسٹین کو غصہ آگیا تو تم زندہ بھی دفن کرائے جا سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو اسٹین۔ گولڈن گرل۔ کیا مطلب کون ہو تم"۔۔۔ ٹامیری نے یک لخت اچھل کر کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ اور سنو۔ تم لوگ باہر جاؤ۔ بلیک ٹاپ کی باتیں تم جیسے تھرڈ کلاس غنڈوں کے سامنے نہیں ہو سکتیں۔ جاؤ"۔۔۔ عمران نے پہلے ٹامیری کو اور پھر سامنے کھڑے افراد سے مخاطب



ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ جاؤ تم۔ باہر جاؤ"۔۔۔ بلیک ٹاپ کا نام سن کر ٹامیری نے چیخ کر مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ سب ہونٹ بھینچے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب آخری آدمی دروازے سے باہر نکل گیا تو عمران نے اٹھ کر اطمینان سے دروازے کو لاک کر دیا۔

"احمق آدمی۔ تمہیں کس پاگل نے مشورہ دیا تھا۔ کہ تم جیک اور مارٹن کو پولیس آفیسروں کی یونیفارم میں ہوٹل رین بو بھیجو۔ بولو کس نے مشورہ دیا تھا"۔۔۔ عمران نے مڑ کر ٹامیری کی طرف بڑھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے غصے کی شدت سے دانت پیس رہا ہو۔

"جیک اور مارٹن۔ اوہ اوہ۔ تمہیں کیسے علم ہوا ہے۔ وہ دہ تو ابھی چیکنگ کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے تو ابھی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ مگر۔۔۔۔" ٹامیری نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب وہ رپورٹ کبھی نہیں آئے گی"۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کھل کر بات کرو۔ کون ہو تم۔ جیک اور مارٹن کہاں ہیں"۔۔۔ یک لخت ادھیڑ عمر ٹامیری کے چہرے پر بے پناہ سختی کے آثار ابھر آئے۔ اس کا ایک ہاتھ میز کے نیچے تھا۔ اس نے شاید میز کی نچلی دراز میں رکھے ہوئے ریوالور کے دستے کو پکڑ رکھا تھا۔

"اب بھی نہیں سمجھ سکے۔ تو سنو۔ جس گروپ کو چیک کرنے کے لئے تم نے جیک اور مارٹن کو بھیجا تھا۔ وہ گروپ بلیک ٹاپ

سے چیف اسٹین کا خصوصی گروپ تھا۔ جیک اور مارٹن دونوں اس قدر احمق تھے کہ انہوں نے اپنی احمقانہ حرکتوں سے اپنے آپ کو ایک لمحے میں ظاہر کر دیا۔ جس پر انہیں پکڑ کر ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا گیا۔ وہاں جا کر انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق گولڈن گرل سے ہے۔ اس پر باس کو بے حد غصہ آیا۔ انہوں نے ہمیں بھیجا ہے کہ ہم جا کر تمہاری معرفت گولڈن گرل سے بات کریں کہ آخر وہ اس قدر احمقانہ حرکتیں کیوں کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اصل فارمولے کا راز کھل سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اصل فارمولے کا راز۔ کیسا فارمولا۔ مجھے تو سپر چیف نے ہدایات دی ہوئی ہیں کہ کچھ ایشیائی بلنکی میں داخل ہوں گے۔ وہ خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اس لئے شہر میں داخل ہونے والے ہر گروپ کی کڑی نگرانی کی جائے۔ چنانچہ میں نے ہر طرف اپنے آدمی پھیلا دیئے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ سٹاک نام سے بحری جہاز کے ذریعے آنے والے ایک ایکریمین سیاحوں کے گروپ کے درمیان ایک زبان سنی گئی ہے جو کہ ایشیائی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مزید معلومات پر پتہ چلا کہ یہ گروپ ہوٹل رین بو میں ٹھہرا ہے۔ میں نے جیک اور مارٹن کو ان کی مزید چیکنگ اور ان کے درمیان ہونے والی بات چیت ریکارڈ کرنے اور ان کی کڑی نگرانی کے لئے بھیجا تھا اور اب تم یہاں آئے ہو۔ عجیب سے انداز سے۔ تم نے میکی کو اس طرح بے دست و پا کر دیا ہے۔ کہ جیسے اس کی کوئی حیثیت ہی نہ ہو۔ حالانکہ میکی بلنکی کا مشہور ترین لڑاکا ہے۔ اس پر میں نے تمہیں یہاں



بلوایا تھا۔ اور اب تم یہ نئی باتیں کر رہے ہو"۔۔۔۔ ٹامیری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ وہ لپنے انداز سے ہی کوئی عام سا بدمعاش ٹائپ آدمی لگ رہا تھا۔

" اور تم مزید حماقت کر رہے ہو۔ ماریا سے رابطہ کر کے ہماری بات کراؤ۔ تاکہ ہم فارغ ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر رپورٹ کریں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ماریا۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی ماریا کو نہیں جانتا"۔۔۔ ٹامیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ٹامیری کے اس جواب سے عمران کا پہلے سے بنا ہوا منہ اور زیادہ بن گیا۔ اب تک اسے یہی خیال تھا کہ گولڈن گرل دراصل ماریا ہی ہو گی۔ لیکن ٹامیری کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اور ویسے بھی ٹامیری اور اس کے آدمیوں میں وہ بات نہ تھی جو کہ کسی سیکرٹ ایجنٹس میں ہوتی ہیں۔ وہ سب اپنے انداز اور رویے سے تھرڈ کلاس بدمعاش ہی لگ رہے تھے۔

" تو تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ مادام ماریا ہی گولڈن گرل ہیں۔ کمال ہے۔ تم کیسے چیف ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو تم احمق نظر آ رہے ہو۔ مادام کا نام تو کیتھرائن ہے۔ ماریا کہاں سے ہو گیا۔ یہ نام تو میں پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں"۔۔۔۔ ٹامیری نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تم اس مادام کیتھرائن سے ہی میری بات کراؤ"۔۔۔

عمران نے کہا۔

" سوری مادام کا کوئی فون میرے پاس نہیں ہے۔ وہ خود مجھے کال کرتی ہیں اور ہدایات دیتی ہیں اور رپورٹ بھی لیتی ہیں"۔۔۔۔ ٹامیری نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جب مادام کا فون آئے تو اُسے سب کچھ بتا دینا وہ خود باس سے بات کرے گی۔ آؤ وارنر ہم چلیں"۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" تمہارے جیک اور مارٹن کی لاشیں رین بو کے کمرہ نمبر بارہ تیسری منزل میں پڑی ہیں۔ وہاں سے انہیں اٹھوا لینا۔ اور آئندہ خصوصی گروپ کے آڑے آنے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ تم بھی ساتھ ہی مارے جاؤ گے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں بار کے ہال سے گزر کر باہر نکل آئے۔ لیکن چند قدم اٹھانے کے بعد عمران تیزی سے سائیڈ میں موجود ایک بند گلی میں داخل ہو گیا۔ اس گلی میں دونوں اطراف کی عمارتوں کا عقب تھا اور یہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں ایک بڑے ڈرم کی اوٹ میں ہو گئے۔ عمران نے جیب سے وہی ریسیور نکالا جو اس نے ساتھ والے کمرے سے اٹھایا تھا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" معلوم کرو۔ یہ دونوں کون ہیں۔ اور رین بو سے جیک اور مارٹن کی لاشیں بھی اٹھوالو۔ مجھے تو یہ سب کچھ عجیب ہی گورکھ دھندا



لگ رہا ہے"۔۔۔ بٹن دبتے ہی ریسیور سے ٹامیری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس باس"۔۔۔ ایک اور ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ریسیور کریڈل پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ریسیور کا بٹن دبا کر اُسے آف کیا اور پھر اُسے کوڑے کے ڈرم میں اچھال دیا۔

" یہ احمق واقعی کوئی عام سے بدمعاش ہیں۔ لیکن انہیں ہمارے پیچھے کس نے لگایا ہو گا"۔۔۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ نے کوئی ڈکٹا فون لگایا تھا وہاں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ وہی ڈکٹا فون۔ جو اس جعلی پولیس آفیسر نے میرے کمرے کے باتھ روم میں لگایا تھا۔ میں نے اُسے چیک کیا وہ انتہائی محدود رینج کا تھا۔ پھر میں نے ساتھ والے کمرے کا دروازہ زور سے بند ہونے کی آواز سنی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ اس کا ریسیور ساتھ والے کمرے میں ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ بدستور اس بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں کھڑے تھے۔

" آپ کو ان پر شک کیسے پڑا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" وہ پولیس آفیسر صاحب کاغذات کو الٹا پڑھ رہے تھے۔ پھر ان کا انداز قطعی پولیس جیسا نہ تھا۔ پولیس کسی بھی ملک کی ہو۔ ان کا انداز ہمیشہ ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ہمارے

کمرے کا دروازہ جاتے ہوئے جس طرح بند کیا تھا اور پھر ساتھ والے
کمرے کا دروازہ بھی میں نے اُسی انداز میں بند ہوتے ہوئے سنا
تو میں ساری بات سمجھ گیا۔ لیکن اب یہ الجھن سامنے آئی ہے کہ
آخر یہ گولڈن گرل صاحبہ درحقیقت ہیں کون۔ پہلے تو میرا خیال تھا
کہ اس ماریا نے اس نام سے کوئی گروپ بنایا ہوا ہے۔ مگر ان
لوگوں سے مل کر میرے اس خیال کی بھی نفی ہو گئی ہے"۔۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ ہم میں سے تو کسی نے انہیں کاغذات کو الٹا
پڑھتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔ آپ نے پتہ نہیں کیسے دیکھ لیا تھا"۔۔۔
صفدر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"میں خود جو الٹا پڑھتا ہوں"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
اور اس بار صفدر بھی ہنس پڑا۔

"دراصل تم سب بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ میں کھڑا تھا۔ نعمانی
دروازے کے قریب ہی رکا ہوا تھا۔ اس لئے اس کی طرف اس
پولیس آفیسر کی پشت تھی۔ بہرحال اب مجھے کوئی نئی پلاننگ کرنی
ہوگی"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"آؤ۔ اب تک وہ یہاں قریب ہمیں تلاش کر کے آگے نکل
گئے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ڈرم کی اوٹ سے
نکل کر سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔ سڑک پر آکر وہ ٹامیری بار سے
مخالف سمت کی طرف چل پڑے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد جیسے
ہی ایک سکہ بوتھ نظر آیا عمران بوتھ کا دروازہ کھول کر اندر



داخل ہو گیا۔ اس نے کوٹ کی مخصوص چھوٹی جیب سے دو سکے نکال
کر فون پیس میں ڈالے اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ ریو بار"۔۔۔ ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ریو سے بات کراؤ"۔۔۔
عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کرو"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں
بعد ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔ ریو بول رہا ہوں"۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں
سپاٹ پن تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بولو۔ کیا چاہیئے تمہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے
ریو نے جواب دیا۔

"فوری طور پر کوئی ایسی رہائش گاہ جس میں کاریں۔ اسلحہ۔
میک اپ کا سامان اور فون موجود ہو"۔۔۔ عمران نے بھی سپاٹ
لہجے میں کہا۔

"تھرٹی ون ٹاپ ھل کالونی۔ وہاں موجود آدمی کو پرنس آف
ڈھمپ کا کوڈ بتا دینا"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور
عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر فون بوتھ سے باہر
آگیا۔ چند لمحوں بعد انہیں خالی ٹیکسی مل گئی۔

"ٹاپ ھل کالونی"۔۔۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔
اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ

کے سفر کے بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو عمران نے اُسے پہلے چوک پر رکوایا اور نیچے اتر کر اُسے کرایہ ادا کر کے فارغ کر دیا۔ جب ٹیکسی مڑ کر واپس چلی گئی تو عمران آگے بڑھنے لگا۔

"وہ ہمارے ساتھی تو وہاں ہمیں نہ پا کر پاگل ہو رہے ہوں گے" صفدر نے کہا

"میری بھی یہی خواہش ہے کہ کسی طرح وہ پاگل خانے پہنچ جائیں۔ تاکہ کم از کم علاج تو ہو سکے گا ان کا۔ سنا ہے یہاں کے پاگل خانے ہمارے ملک کے فائیو سٹار ہوٹلوں سے بھی زیادہ آرام دہ ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد عمران کو تھرٹی ون نمبر کی کوٹھی نظر آ گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ باس کا ابھی فون آیا تھا۔ آئیے"۔۔۔ نوجوان نے چونک کر کہا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔

"تم جا سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہونے سے پہلے اس سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا اور پھر تیزی سے اس طرح آگے بڑھ گیا جیسے وہ خود کوٹھی سے نکل کر بھاگنے کے لئے پر تول رہا ہو۔

"آؤ صفدر"۔۔۔ عمران نے کہا اور کوٹھی کے اندر داخل



ہو گیا۔

"آپ واقعی کبھی کبھی جادوگروں جیسا کام کرتے ہیں۔ اگر یہ کوٹھی آپ نے پہلے ہی لے رکھی تھی تو ہوٹل میں رہنے کی کیا ضرورت تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"کوٹھی تو ابھی لی ہے۔ یہاں ایک آدمی ہے ریو۔ اس کا دھندہ ہی ہم جیسے ضرورت مندوں کو ہر قسم کی ضرورت کا سامان سپلائی کرنا ہے۔ اور آدمی بھی انتہائی قابل اعتماد ہے۔ چنانچہ تمہارے چیف نے اُس سے پہلے ہی معاہدہ کر رکھا تھا۔ اور مجھے ہدایت کی تھی کہ ضرورت پڑنے پر میں اُسے فون کر کے پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ بولوں گا تو وہ ہر چیز سپلائی کر دے گا۔ جہاں تک ہوٹل میں جانے والی بات ہے تو چیکنگ کے لئے یہ ضروری تھا"۔۔۔ عمران نے کوٹھی کے اندرونی حصے تک پہنچتے پہنچتے کہا۔ اور صفدر نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آئی ہو۔ کوٹھی میں واقعی ضرورت کی تقریباً ہر چیز موجود تھی۔

"اب تم میک اپ کرو۔ اور کار لے کر ہوٹل رین بو پہنچ جاؤ۔ پہلے اچھی طرح چیک کرنا کہ ساتھیوں کی نگرانی وغیرہ تو نہیں ہو رہی۔ اگر نہ ہو رہی ہو تو انہیں یہاں لے آنا۔ ورنہ مجھے کال کر دینا۔ تھری بی ٹرانسمیٹر یہاں موجود ہیں۔ ایک پیس ساتھ رکھ لو"۔۔۔ عمران نے صفدر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"براداکلب" ——— رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ رچمنڈ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ——— ہولڈ کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک دوسری آواز ابھری۔

"کون ہے فون پر" ——— بولنے والے کا لہجہ اس طرح لڑکھڑا رہا تھا جیسے وہ شدید نشے میں ہو۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ میں نے سوچا کہ گریٹ رچمنڈ نے پہلی رقم اب تک شراب میں اڑا دی ہوگی۔ اس لئے کچھ اور رقم کا بندوبست کر دوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اپنے اصل لہجے میں ہی بات کر رہا تھا۔

"اوہ اوہ پرنس۔ شکریہ۔ واقعی مجھے رقم کی اشد ضرورت ہے۔ بولو۔ کیا پوچھنا ہے" ——— گریٹ رچمنڈ کے لہجے سے لڑکھڑاہٹ یک لخت غائب ہو گئی تھی۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں دوسری لائن پر ہوں۔ کھل کر بات کرو" ——— گریٹ رچمنڈ نے کہا۔

"یہ گولڈن گرل کون ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"گولڈن گرل۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کس گولڈن گرل کی بات کر رہے ہو" ——— گریٹ رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔



"بلنکی میں کتنی گولڈن گرلز ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب تھا۔ کیا تم بلنکی کی مشہور گولڈن گرل کے بارے میں ہی پوچھ رہے ہو یا تمہارے ذہن میں کوئی اور بات ہے" ——— گریٹ رچمنڈ نے کہا۔

"اسی کے متعلق جس کا چیف ٹامیری کلب والا ٹامیری ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تم نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے پرنس۔ ہزاروں میل دور بیٹھے نجانے تم یہاں کے مجرم گروپوں کے بارے میں کیسے جان لیتے ہو۔ بہرحال گولڈن گرل بلنکی کا مشہور ترین مجرم گروپ ہے۔ ہر قسم کا دھندہ یہ گروپ کرتا ہے۔ جو زیر زمین دنیا کے افراد کرتے رہتے ہیں۔ خاصا وسیع گروپ ہے۔ اور انتہائی منظم اور باوسائل" گریٹ رچمنڈ نے کہا۔

"میں نے اس کے متعلق پوچھا ہے جو اپنے آپ کو گولڈن گرل کہلاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک پراسرار کردار ہے۔ آج تک باوجود کوشش کے اس کی اصلیت کسی کے سامنے نہیں آسکی۔ اس لئے اس کی ذات کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ گروپ کا انچارج ٹامیری ہی ہے۔ اور وہی گروپ کو کنٹرول کرتا ہے" ——— گریٹ رچمنڈ نے جواب دیا۔

"اس کے متعلق کوئی اطلاع۔ کوئی کلیو۔ کوئی بات" ——— عمران

نے پوچھا۔

" صرف اتنا معلوم ہے اور وہ بھی صرف مجھے۔ کہ اس کا تعلق بلنگی کے مشہور لارڈ رابنسن سے ہے۔ لارڈ رابنسن بلنگی کا معروف ترین آدمی ہے۔ وہ فن لینڈ کا امیر ترین آدمی ہے۔ بے شمار سماجی اور خیراتی اداروں کا سربراہ ہے۔ پارلیمنٹ کا ممبر بھی ہے۔ غیر شادی شدہ ہے اور گرین ہلز پر اپنے شاندار محل نما مکان میں رہتا ہے۔ بہرحال اس کا تعلق کسی طور بھی جرائم سے نہیں ہے"۔۔۔ گریٹ رجمنڈ نے جواب دیا۔

" کیسا تعلق ہے۔ کیا یہ گولڈن گرل اس کی رشتہ دار ہے۔ یا اس کی عورت ہے۔ کیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تفصیل کا تو علم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ایک بار اخبارات میں گولڈن گرل گروپ کے خلاف خاصا شور مچا تھا۔ تو لارڈ رابنسن نے اخبارات کے ایڈیٹرز کو اپنے محل میں کال کیا تھا۔ اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی تھی۔ اور نہ صرف خاموشی طاری ہو گئی تھی۔ بلکہ پھر آج تک کسی اخبار نے گولڈن گرل کے خلاف معمولی سی رپورٹنگ بھی نہیں کی۔ حالانکہ بلنگی کے دوسرے مجرم گروپوں کے خلاف وہ مسلسل لکھتے رہتے ہیں"۔۔۔ گریٹ رجمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس لارڈ کا فون نمبر بتا دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور جواب میں گریٹ رجمنڈ نے فون نمبر بتا دیا۔

" او۔ کے۔ اب بولو۔ کتنی رقم بھجواؤں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے



ہوئے پوچھا۔

" صرف دو ہزار ڈالر۔ تم نے کوئی خاص بات تو پوچھی ہی نہیں"۔۔۔ گریٹ رجمنڈ نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ پہنچ جائے گی۔ مجھے تمہارا اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام یاد ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے لارڈ رابنسن کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ لارڈ ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" لارڈ صاحب سے بات کراؤ۔ میں گریٹ لینڈ سے لارڈ ٹموتھی بیتے بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز انتہائی باوقار تھا۔

" اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز رسیور پر سنائی دی۔

" یس۔ لارڈ رابنسن بول رہا ہوں"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ واقعی لارڈوں جیسا تھا۔

" لارڈ رابنسن۔ میں گریٹ لینڈ سے لارڈ ٹموتھی بات کر رہا ہوں۔ آپ خیریت سے تو ہیں ناں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن لہجہ اسی طرح باوقار تھا۔

" اوہ اوہ۔ لارڈ ٹموتھی۔ آپ۔ آج کیسے فون کیا۔ اس سے پہلے تو آپ نے کبھی فون نہیں کیا تھا"۔۔۔ لارڈ رابنسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ وہ آپ کی مادام گولڈن گرل کیسی ہیں"
عمران نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کون گولڈن گرل۔ کس کی بات کر رہے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے لارڈ رابنسن نے چونک کر کہا۔

"کمال ہے۔ آپ تو اس طرح بات کر رہے ہیں۔ جیسے آپ اس سے واقف ہی نہ ہوں۔ حالانکہ اس نے مجھے خصوصی طور پر آپ کے متعلق کہا تھا کہ آپ کے ذریعے اس سے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کہا تھا۔ کب کی بات ہے"۔۔۔ لارڈ رابنسن کے لہجے میں اور زیادہ حیرت جھلکنے لگی۔

"کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے۔ اب میں نے تاریخ تو نوٹ نہ کی تھی" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ نے اس سے کیا کہنا ہے۔ آپ مجھے بتائیں"۔۔۔ لارڈ رابنسن نے کہا۔

"چلو آپ اتنا تو مان گئے کہ آپ اسے جانتے ہیں۔ ورنہ پہلے تو مجھے آپ کا جواب سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی۔ بہرحال اس سے بات کرائیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں میرے پاس اس کے لئے انتہائی اہم اطلاع موجود ہے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مگر وہ یہاں میرے پاس تو نہیں رہتی"۔۔۔



لارڈ رابنسن نے کہا۔

"اس کے لئے انتہائی اہم اطلاع تھی۔ اور اس نے کہا بھی یہی تھا کہ آپ کے ذریعے بات ہو سکتی ہے۔ فون نمبر بھی آپ کا اس نے خود دیا تھا"۔۔۔ عمران نے رک رک کر کہا۔

"او کے۔ میں آپ کو ایک فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ اس پر رنگ کریں اور جو بولے اس کو میرا حوالہ دے کر بات کریں۔ پھر آپ کی بات ہو جائے گی اس سے"۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آخرکار لارڈ رابنسن سیدھی راہ پر آ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بتائیں"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور لارڈ رابنسن نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"شکریہ لارڈ"۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ چند لمحے رک کر اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور لارڈ رابنسن کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنے کی بجائے اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس کمشنر آفس سے بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔

اور یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ "۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

" اوہ نہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے لارڈ رابنسن کا بتایا ہوا فون نمبر دوہرا دیا۔

" ہولڈ آن کریں سر۔ میں چیک کر کے بتاتی ہوں سر" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" دھیان سے چیک کرنا۔ غلطی کا نتیجہ انتہائی بھیانک نکل سکتا ہے " ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ۔۔۔۔ بولنے والی کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

" ہاں۔ بولو" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" سر۔ یہ نمبر مسٹر اینڈرسن کے نام پر ہے۔ اور پتہ ہے۔ رائل کالونی۔ کوٹھی نمبر ون زیرو ون " ۔۔۔۔ آپریٹر نے کہا۔

" اچھی طرح چیک کیا ہے ناں " ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" یس سر۔ دوبارہ چیک کیا ہے " ۔۔۔۔ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔ گو ٹامیری سے ملنے کے بعد اُسے اس بات میں شبہ ہو گیا تھا۔ کہ گولڈن گرل واقعی ماریا کا نام ہے یا یہ کوئی اور ہے۔ لیکن



لارڈ رابنسن سے اس کے اس پر اسرار تعلق اور پھر جہاز میں ایشیائی زبان سن کر ان کی نگرانی اور تعاقب دونوں پوائنٹ ایسے تھے جو اس بات کی نشاندہی کرتے تھے کہ گولڈن گرل کے پیچھے لازماً ماریا کا ہی چہرہ چھپا ہوا ہے۔ صفدر اس دوران کار لے کر کوٹھی سے جا چکا تھا۔ اس لئے عمران اب اس کی اور اپنے ساتھیوں کی واپسی کا منتظر تھا تا کہ رائل کالونی کی اس کوٹھی کی نہ صرف نگرانی کرائی جا سکے بلکہ اس کا خیال تھا کہ وہاں سے کسی اہم آدمی کو اغوا کر کے اس سے بلیک ٹاپ کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈبل جی" ——— ماریا نے لہجہ بدل کر کہا۔

"رابنسن بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک پر وقار سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ رابنسن آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے" ——— ماریا نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اب وہ اپنے اصل لہجے میں بول رہی تھی۔

"بے بی۔ تمہاری تلاش کی جا رہی ہے" ——— لارڈ رابنسن کی مطمئن پر وقار مگر مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میری تلاش۔ کون کر رہا ہے" ——— ماریا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔



"بے بی۔ مجھے ابھی چند لمحے پہلے فون کال آئی ہے۔ گریٹ لینڈ کے مشہور لارڈ ٹموتھی بول رہے تھے۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان کا لہجہ بھی پہچانتا ہوں۔ وہ لارڈ ٹموتھی کا ہی لہجہ تھا۔ اس نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا۔ تو میں چونک پڑا۔ پہلے تو میں نے انہیں ٹالنے کی کوشش کی لیکن وہ بضد ہو گئے تو میں نے انہیں تمہاری ایمرجنسی کوٹھی کا فون نمبر دے دیا ہے۔ لیکن اس دوران میں نے خصوصی مشین سے لارڈ صاحب کا فون نمبر ٹریس کر لیا۔ وہ گریٹ لینڈ سے نہیں بلکہ یہیں بلنگی سے ہی بول رہے تھے۔ اور کوٹھی نمبر تھرٹی دن ٹاپ ھل کالونی میں نصب فون سے بات کر رہے تھے۔ اور اتنا تو تم بھی جانتی ہو گی کہ ٹاپ ھل کالونی اوسط درجے کی کالونی ہے۔ وہاں لارڈ ٹموتھی جیسے آدمی کی رہائش قطعی ناممکن ہے۔ اس پر مجھے شک گزرا کہ کوئی لمبی گڑبڑ ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے اسٹیٹ ایجنٹ سے بات کی۔ اسٹیٹ ایجنٹ نے مجھے بتایا کہ یہ کوٹھی انہوں نے ریو کلب کے مالک ریو کو گذشتہ سال فروخت کی ہے۔ اور ریو کلب کا مالک ضرورت مندوں کو ہر قسم کی امداد دینے میں پورے بلنگی میں بے حد مشہور ہے۔ اکثر جرائم پیشہ افراد اس کی خدمات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس بات کے سامنے آنے پر میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں فون کر کے اس بارے میں اطلاع کر دوں" ——— لارڈ رابنسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ لارڈ۔ آپ نے واقعی اہم اطلاع دی ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ لارڈ ٹموتھی کے روپ میں کون صاحب ٹاپ ہل کالونی

میں پہنچ گئے ہیں شکریہ" ـــــ ماریا نے کہا۔ اور جلدی سے اس
نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
اس کے چہرے پر یک لخت شدید پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔
"یس ٹامیری بار" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
کرخت آواز سنائی دی
"ڈبل جی ۔ٹامیری سے بات کراؤ" ـــــ ماریا نے دوبارہ بدلے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔
"ٹامیری بول رہا ہوں مادام" ـــــ ٹامیری کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ
بلکہ خوشامدانہ تھا۔
"ٹامیری ۔جو کام میں نے تمہارے ذمہ لگایا تھا۔ اس کا کیا ہوا"
ماریا نے سرد اور انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"ابھی تک تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا مادام ۔میرے آدمی مسلسل
چیکنگ میں مصروف ہیں۔ ایک گروپ کو چیک کیا گیا تھا مگر نتیجہ یہ
نکلا کہ بلیک ٹاپ کے خصوصی گروپ نے میرے دو آدمیوں کو
ہی ہلاک کر دیا۔ اور وہ مجھ پر بھی چڑھ دوڑے تھے ۔بڑی مشکل سے
میں نے جان چھڑائی ہے" ـــــ ٹامیری نے کہا تو ماریا بے اختیار
کرسی سے اچھل پڑی۔
"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ بلیک ٹاپ کا خصوصی گروپ ۔کیا
بکواس کر رہے ہو۔ میں جانتی ہوں بلیک ٹاپ کا کوئی خصوصی



گروپ نہیں ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ" ـــــ ماریا نے حلق کے بل
چیختے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ مادام ۔میں بتاتا ہوں۔ مجھے اطلاع دی گئی تھی ۔کہ
سٹاک ہام سے آنے والے ایک مسافر بحری جہاز میں ایکریمین
سیاحوں کا ایک گروپ بھی بلگی آرہا ہے ۔لیکن ان کے درمیان ایک
بار کسی ایشیائی زبان کے الفاظ بھی سنے گئے تھے ۔چنانچہ میں نے
انہیں چیک کرنے کے احکامات دے دیئے۔ یہ گروپ سیاحوں
کے مشہور ہوٹل رین بو میں ٹھہرا۔ کاغذات کے لحاظ سے بھی اور ویسے
بھی وہ عام سیاح گروپ ہی لگتا تھا۔ اور پھر ہوٹل رین بو میں
ٹھہرنے کی وجہ سے بھی ان پر شک دور ہو جاتا تھا۔ لیکن میں نے
پھر بھی انہیں مزید چیک کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ میں نے
اپنے دو خاص آدمی جیک اور مارٹن کو پولیس آفیسرز کے روپ میں
وہاں بھیجا۔ ان کے ذمہ یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ ان کے کمرے میں اس
طرح ڈکٹافون لگائیں کہ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت
ٹیپ ہو سکے۔ اس طرح میرا خیال تھا کہ اگر وہ واقعی مشکوک ہوئے
تو ان کی اصلیت سامنے آجائے گی۔ ان کی مزید نگرانی کے لئے
بھی میں نے آدمی مقرر کر دیئے تھے۔ پھر اچانک دو ایکریمین ٹامیری
بار پہنچے ۔انہوں نے اپنا نام وارنر بتایا۔ میکی نے ان کا مضحکہ
اڑایا۔ تو انہوں نے ایک لمحے میں میکی جیسے لڑاکے کی چٹنی بنا کر رکھ
دی۔ اس پر میں نے انہیں اپنے دفتر میں بلا لیا۔ انہوں نے مجھے
بتایا کہ وہ بلیک ٹاپ کے خصوصی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اور

کسی ماریا کے لئے اہم پیغام لے کر آئے ہیں۔ ویسے انہوں نے آپ کا نام بھی لیا۔ لیکن ظاہر ہے۔ میں تو کسی ماریا کو نہ جانتا تھا۔ ویسے ان کے خیال کے مطابق آپ کا نام ہی ماریا تھا۔ لیکن میں نے ان کی غلط فہمی دور کر دی۔ اور وہ واپس چلے گئے۔ میں نے ان کی نگرانی کے احکامات جاری کئے۔ لیکن وہ کہیں دستیاب نہ ہو سکے۔ وہ یہ بھی کہہ گئے تھے کہ کمرے میں جیک اور بارٹن کی لاشیں پڑی ہیں۔ وہ میں اٹھوا لوں۔ اور بلیک ٹاپ کے خصوصی گروپ کے راستے میں نہ آؤں۔ اس پر میں نے وہ لاشیں بھی اٹھوا لیں اور اپنے سات آدمی بھی وہاں سے بلوا لیئے۔ ظاہر ہے مادام اب ہم سرکاری آدمیوں کے راستے میں تو نہ آ سکتے تھے"۔۔۔۔ ٹامیری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ یہ وہی گروپ تھا جس کی تلاش کا تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ تم بالکل احمق ہو۔ قطعی احمق"۔۔۔۔ ماریا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر مادام وہ بلیک ٹاپ کا خصوصی گروپ تھا مادام"۔۔۔۔ ٹامیری نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ نجانے سرکاری آدمیوں کا نام سنتے ہی تم سب بھیڑ کیوں بن جاتے ہو"۔۔۔۔ ماریا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ اس وقت شدید غصے کی وجہ سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ کافی دیر تک وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا



چہرہ نارمل ہوتا گیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ لوگ خاصی معلومات رکھتے ہیں۔ انہیں لارڈ رابنسن سے میرے تعلق کا علم ہے"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔ اور پھر تیزی سے رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"زیرو ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈبل جی"۔۔۔۔ ماریا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ وکٹر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وکٹر۔ ریو کلب کے مالک ریو کو جانتے ہو"۔۔۔۔ ماریا نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام۔ اچھی طرح جانتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ اس نے تھرٹی ون۔ ٹاپ ہل کالونی والی کوٹھی کس کو دی ہے۔ اور کس حوالے سے دی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کوٹھی کی انتہائی سخت نگرانی کراؤ۔ اس کے اندر موجود افراد کی میگا ڈن کے ذریعے بات چیت ٹیپ کرو۔ اور تیسری بات یہ ہے۔ کہ اس کوٹھی کے اندر رہنے والوں نے ایمرجنسی کوٹھی کا فون نمبر معلوم کر لیا ہے۔ اس کوٹھی سے فوری طور پر اپنے آدمی ہٹا دو۔ وہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے جس سے ہمارے متعلق انہیں کوئی کلیو مل سکے۔

اور اس کوٹھی کی نگرانی بھی کراؤ تا ـــــــ ماریا نے تیز تیز لہجے میں
تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"صرف نگرانی تک ہی معاملہ محدود رکھنا ہے یا ......" ـــــــ
وکٹر نے کہا۔

"فی الحال نگرانی ہونی ہے۔ تاکہ میں ان لوگوں کے متعلق کسی
حتمی نتیجے تک پہنچ سکوں کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس مقصد کے تحت
یہاں کام کر رہے ہیں" ـــــــ ماریا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے
ریسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر سائیڈ پر موجود انٹرکام کا ریسیور
اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس مادام" ـــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"اینڈرسن جہاں بھی ہو اُسے میرے دفتر بھیجو" ـــــــ مادام
نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا
اور اینڈرسن اندر داخل ہوا۔

"خیریت۔ اس قدر ایمرجنسی میں میری کیا ضرورت پڑ گئی ہے"۔
اینڈرسن نے کمرے میں داخل ہوتے ہی قدرے تشویش بھرے
لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا والے یہاں پہنچ چکے ہیں اینڈرسن" ـــــــ ماریا نے
کہا تو اینڈرسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں پہنچ چکے ہیں۔ کیسے۔ کہاں ہیں وہ" ـــــــ اینڈرسن نے



تیز لہجے میں پوچھا۔ اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور ماریا نے
اُسے لارڈ رابنسن کی کال سے لے کر ٹامیری سے ہونے والی
بات چیت اور پھر وکٹر کو دی جانے والی ہدایات تک ساری
تفصیل بتا دی۔

"تم نے صرف نگرانی تک معاملے کو کیوں محدود رکھا وہ کوٹھی
ہی اڑا دینی تھی" ـــــــ اینڈرسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں اینڈرسن۔ میں کوئی جذباتی اقدامات نہیں کرنا چاہتی۔
وہ کچھ بھی کر لیں مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور مجھ تک پہنچے بغیر وہ بلیک
ٹاپ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکتے۔ اور ان کا اصل مقصد
وہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے اس کے لئے انہیں
ہر صورت میں چیف سے پوچھ گچھ کرنی ہوگی۔ میں پہلے یہ دیکھنا چاہتی
ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیا ان میں وہ علی عمران بھی شامل ہے۔ یا
یہ کوئی دوسرا گروپ ہے" ـــــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس علی عمران سے تمہیں کچھ زیادہ ہی دلچسپی لگتی ہے" ـــــــ
اینڈرسن نے قدرے جلے کٹے لہجے میں کہا اور ماریا اس کے اس
الفاظ پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں حسد کرنے کی ضرورت نہیں اینڈرسن۔ مجھے اس سے
دلچسپی صرف اس لئے ہے کہ فائلوں کے لحاظ سے وہ مافوق الفطرت
آدمی لگتا ہے۔ پھر اس کے متعلق یہ بات بھی مشہور ہے کہ وہ لڑکیوں
کو احمق بنانے میں مشہور ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس سے ملوں
اور اسے احمق بنا کر اس کا ایسا حشر کر دوں کہ پوری دنیا کو معلوم

ہو جائے کہ ماریا دنیا کے ہر آدمی کو بیوقوف بنا سکتی ہے" ـــــ
ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو اس پورے گروپ کو بے ہوش کر کے گرفتار کر لینا تھا۔
پھر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کر لینی تھی۔ اس کے لئے اتنے
لمبے چوڑے چکر چلانے کی ضرورت نہ تھی" ـــــ اینڈرسن نے اُسی
طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اگر ان میں واقعی علی عمران شامل ہے۔ تو میں بطور گولڈنہ
گرل اس سے آزاد ماحول میں ملنا چاہتی ہوں۔ میں اس کے ساتھ
چوہے بلی والا کھیل کھیلنا چاہتی ہوں۔ جہاں تک اس کی موت کا
تعلق ہے وہ یہاں آکر بہرحال بچ کر تو نہیں جا سکتا۔ میرے صرف
انگلی کے ایک معمولی سے اشارے سے اس پر چاروں طرف
سے مشین گنوں کے فائر کھل سکتے ہیں" ـــــ ماریا نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ اینڈرسن اس کی بات کا کوئی جواب دیتا
ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" یس۔ ڈبل جی سپیکنگ" ـــــ ماریا نے فوراً بدلے ہوئے
لہجے میں کہا۔

" ڈکٹر بول رہا ہوں مادام۔ میں نے ریو سے معلومات حاصل
کر لی ہیں۔ ریو نے بتایا ہے کہ یہ کوٹھی اس نے پرنس آف ڈھمپ
نامی کسی آدمی کو دی ہے۔ وہ ذاتی طور پر اس پرنس آف ڈھمپ
کو نہیں جانتا۔ اُسے ایکریمیا کی ایک پارٹی نے جسے ریو جانتا
ہے بکنگ کرائی تھی کہ پرنس آف ڈھمپ نامی آدمی اُسے فون



پر جو کچھ بھی سپلائی کرنے کے لئے کہے وہ فوراً سپلائی کر دے۔ معاوضہ
وہی پارٹی ادا کرے گی۔ پھر اس پرنس آف ڈھمپ کا فون آیا۔ اس نے
ایک کوٹھی جس میں اسلحہ۔ کاریں۔ فون اور ضرورت کا تمام سامان موجود
ہو طلب کی۔ چنانچہ اس نے اُسے تھرٹی ون ٹاپ ہل کالونی کی ٹپ دے
دی۔ اور وہاں موجود اپنے آدمی کو بھی مطلع کر دیا۔ پرنس آف ڈھمپ
نے کوٹھی پر پہنچ کر اس کے آدمی کو فارغ کر دیا۔ اس سے زیادہ کچھ
نہیں جانتا" ـــــ ڈکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میگا دن کی کیا رپورٹ ہے" ـــــ ماریا نے پوچھا۔

" ابھی رپورٹ نہیں ملی مادام۔ ویسے آپ کی ہدایات پر عمل درآمد
شروع ہو چکا ہے" ـــــ ڈکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے ہی رپورٹ ملے مجھے اطلاع دینا" ـــــ ماریا نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ پرنس آف ڈھمپ کون ہے۔ عجیب سا نام ہے" ـــــ اینڈرسن
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی علی عمران ہے۔ وہ عام طور پر یہی نام استعمال کرتا ہے۔ اس
کا مطلب ہے میرا شبہ درست نکلا" ـــــ ماریا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ ہے علی عمران۔ اس کا مطلب ہے اس نے لارڈ ٹموتھی
بن کر لارڈ رابنسن سے بات کی ہوگی" ـــــ اینڈرسن نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ تم نے دیکھا کہ وہ واقعی کس قدر باصلاحیت آدمی ہے۔

اگر لارڈ رابنسن اس کا فون چیک نہ کرتا تو اسے کبھی معلوم نہ ہوتا کہ بات کون کر رہا ہے اور ہمیں بھی اطلاع نہ مل سکتی" — ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس مادام" — دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری لزا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کوٹھی نمبر تھرٹی ون ٹاپ ہل کالونی کا فون نمبر ٹریس کر کے مجھے بتاؤ" — ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم وہاں فون کرنا چاہتی ہو۔ براہِ راست" — اینڈرسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اب جب کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ علی عمران یہاں آگیا ہے۔ تو اب تو کھیل شروع ہو گا۔ اب دیکھنا میں اُسے کس طرح انگلیوں پر نچاتی ہوں" — ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دیکھ لو۔ کہیں تم خود اس کی انگلیوں پر ناچتی نظر نہ آنے لگ جاؤ۔ ویسے میں تو کہتا ہوں چیف باس کو اطلاع کر دو۔ وہ خود ہی ان سے نمٹ لے گا" — اینڈرسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں اینڈرسن۔ اس قدر بزدل بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس دیکھتے رہو" — ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اور ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" — ماریا نے کہا۔

" مادام۔ فون نمبر آپ نے پوچھا تھا" — سیکرٹری نے مؤدبانہ



لہجے میں کہا۔

" یس۔ بتاؤ" — ماریا نے کہا اور سیکرٹری نے اُسے ایک فون نمبر بتا دیا۔ اور ماریا نے رسیور رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا اور پھر سیکرٹری کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خالصتاً ایکریمین تھا۔

" گولڈن گرل بول رہی ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ سے بات کراؤ" — ماریا نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کون پرنس آف ڈھمپ۔ یہاں تو کوئی پرنس نہیں رہتا" — دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گولڈن گرل سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ سمجھے۔ بہرحال اگر وہ فوری طور پر نہیں مل سکتا تو میں اپنا نمبر بتا دیتی ہوں۔ اُسے کہو کہ اس نمبر پر مجھے فون کرے" — ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر دوہرا کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھی اور دیوار میں لگی ایک الماری کھول کر اس نے اس کے اندر رکھے ہوئے ٹیلی فون سیٹ کو اٹھا کر باہر میز پر رکھا اور اس کا پلگ جوڑ دیا۔

" وہ پہلے اس فون نمبر کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا لیکن جب اُسے ناکامی ہو گی تو پھر وہ خود ہی فون کرے گا۔ یہ اس پر میری پہلی فتح ہو گی" — ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اینڈرسن

نے سر ہلا دیا۔ پھر واقعی چھ سات منٹ بعد اس فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
پھر ماریا نے ایسی نظروں سے اینڈرسن کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو۔
دیکھا میری بات سچ ثابت ہوئی ہے یا نہیں۔

"یس ـــ گولڈن گرل سپیکنگ" ـــ ماریا نے ریسیور اٹھاتے
ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیپ ـــ ہیپ ـــ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں" ـــ
ایک ڈری سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ جیسے بولنے والا اس سے
انتہائی مرعوب ہو۔ اور ماریا بے اختیار مسکرا دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ تم نے مجھے ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی۔
کیا بات ہے۔ کیا چاہتے ہو تم" ـــ ماریا نے اور زیادہ تحکمانہ لہجے
میں کہا۔

"کک ـــ کک ـــ کوشش......" دوسری طرف سے پہلے
سے زیادہ خوف زدہ لہجے میں کہا گیا۔

"سنو پرنس آف ڈھمپ۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ میری بات غور
سے سن لو۔ تم نے ریڈ سے کوٹھی حاصل کی اور پھر اس کوٹھی سے تم نے
لارڈ موتھی بن کر لارڈ رابنسن کو فون کیا اور میرے متعلق پوچھ گچھ کی۔
اس سے پہلے تم نے ٹامیری کے دو آدمی مار دیئے۔ اور ٹامیری کے
پاس جا کر میرے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مجھے
تمہاری ایک ایک حرکت کا علم ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا
کہ تمہیں خود فون کر کے معلوم کر لوں کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔
بہرحال یہ بات تو طے ہے کہ تم ایکریمین نہیں ہو۔ کیونکہ ڈھمپ



نام کا کوئی شہر کوئی قصبہ ایکریمیا میں نہیں ہے۔ ایسا نام اگر ہو سکتا
ہے تو ظاہر ہے کسی ایشیائی ملک کے کسی شہر کا ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن
مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ تم میرے متعلق کیوں معلومات حاصل کر
رہے ہو۔ کیا چاہتے ہو تم۔ اور تمہارا اصل حدود اربعہ کیا ہے۔ اور
یہ بھی سن لو کہ اگر میں چاہتی تو میرے ایک اشارے پر تھرٹی ون ٹاپ
ھل کالونی پر بموں کی بارش ہو سکتی تھی یا تمہیں اور تمہارے سب
ساتھیوں کو وہاں سے اغوا کیا جا سکتا تھا۔ لیکن میں نہیں چاہتی کہ
خواہ مخواہ کی خونریزی کروں۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ کھل کر بات کرو۔ اگر
واقعی تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے تمہاری مدد کر کے مسرت ہوگی"
ماریا نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں تو دنیا کے آٹھویں عجوبے کو دیکھنا چاہتا تھا۔
پہلے سات تو میں نے دیکھ رکھے ہیں۔ بلکہ ان کی فلمیں اور مجسمے بھی
میرے پاس موجود ہیں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آٹھواں عجوبہ ـــ کیا مطلب" ـــ ماریا نے بے اختیار چونک کر
کہا۔

"سس ـــ سونے کی لڑکی۔ مم ـــ مم ـــ میرا مطلب ہے
سونے کی بنی ہوئی لڑکی جو بولتی بھی ہو۔ آٹھواں عجوبہ ہی ہوگا" ـــ
دوسری طرف سے رک رک کر کہا گیا۔ اور ماریا بے اختیار کھلکھلا کر
ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو تم مجھے واقعی سونے کی بنی ہوئی لڑکی سمجھ رہے ہو۔ اب
مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی کوئی ایشیائی پرنس ہو۔ میں نے سن

دکھا ہے کہ ایشیائی پرنس ایسے ہی معصوم اور سادہ لوح ہوتے ہیں لیکن تم نے میرے متعلق کہاں سے سنا ہے اور پھر لارڈ رابنسن سے میرے تعلق کے بارے میں تمہیں کس نے بتایا ہے "—— ماریا نے اینڈرسن کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

" مم —— مم —— میں یہاں سیاحت کے لئے آیا ہوں۔ اپنے درباریوں سمیت۔ مگر مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایشیائیوں کو پسند نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ سیکرٹری نے تجویز پیش کی کہ ہم ایکریمی میک اپ کر لیں۔ چنانچہ میں نے اپنے سیکرٹری کی تجویز قبول کر لی۔ پھر سیکرٹری نے ہی کاغذات تیار کروائے۔ گریٹ لینڈ کے لارڈ ڈموتھی سے ہمارے خاندانی تعلقات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلنگی میں اگر کوئی مشکل پیش ہو تو میں گولڈن گرل سے بات کر لوں۔ وہ خود بھی گولڈ کی بنی ہوئی ہے۔ اور اس کا دل تو خالص سونے کا ہے۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ خالص سونا بے حد نرم ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی بتا دیا کہ اگر سونے کی لڑکی کا پتہ نہ چل سکے تو میں لارڈ رابنسن سے پوچھ لوں۔ اور ان کا نام اور لہجہ استعمال کروں تو وہ بتا دیں گے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور انہوں نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ مگر وہاں گھنٹی تو بجتی ہے کوئی فون ہی نہیں اٹھاتا۔ اس لئے مجبوراً صبر کر کے بیٹھ گیا تھا "—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ تو تمہیں کیا مشکل ہے جس کے لئے تم مجھے تلاش کر رہے تھے "—— ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ —— یہ بات فون پہ نہیں بتائی جا سکتی۔ مجھے شرم آتی ہے۔



ہاں اگر ملاقات ہو تو میں بتا سکتا ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے۔ میں منہ دوسری طرف کر کے بتاؤں گا۔ ہاں "—— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ماریا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" او۔ کے۔ تم ایسا کرو۔ اپنے ساتھیوں سمیت میری طرف سے دعوت قبول کرو۔ وونڈمیر یہ کلب شہر کے شمال کی طرف ویران پہاڑیوں کی طرف جانے والی سڑک پہ کافی ہٹ کر واقع ہے —— اب سے ٹھیک دو گھنٹے بعد میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا وہیں استقبال کروں گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی اصل روپ میں آئیں۔ اور تم بے فکر رہو۔ تمہیں غلط بتایا گیا ہے۔ کہ یہاں بلنگی میں ایشیائیوں کو پسند نہیں کیا جاتا۔ تم نے اب تک تو دیکھ ہی لیا ہو گا کہ یہاں ایشیائی سیاح بھی موجود ہیں "—— ماریا نے کہا۔

" س س —— سارے ساتھیوں سمیت۔ اوہ نہیں۔ پھر میں منہ دوسری طرف کر کے بھی بات نہ کر سکوں گا۔ اور نہ تمہیں اچھی طرح دیکھ سکوں گا "—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو کیا تم اکیلے آنا چاہتے ہو "—— ماریا نے کہا۔

" اکیلے۔ ارے نہیں۔ ہمارے ہاں تو اکیلی ملاقات کو انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ چلو میں اپنی سیکرٹری اور دو ساتھیوں سمیت آ جاؤں گا "—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او۔ کے۔ بے فکر ہو کر آ جاؤ۔ تمہارا ہر مسئلہ حل ہو جائے گا "—— ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم آخر کرنا کیا چاہتی ہو۔ یہ آدمی مجھے اس قدر سادہ لوح نہیں

لگتا۔ جتنا یہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے" ـــــ اینڈرسن نے کہا۔

"میں جانتی ہوں اُسے۔ میں نے فائلوں میں اس کے متعلق بہت کچھ پڑھ رکھا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کیا پوچھے گا۔ وہ لازماً مجھ سے ماریا اور ریڈ بلیک ٹاپ کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کرے گا۔ اور جہاں تک سارے ساتھیوں سمیت نہ آنے کا تعلق ہے وہ لازماً اپنے باقی ساتھیوں کو نگرانی اور تعاقب کے لئے علیحدہ رکھے گا۔ لیکن اسے نہیں معلوم کہ اس کا سابقہ اس بار کس سے پڑ گیا ہے۔ چلو تم بھی تیاری کرو۔ تم میرے نائب کی حیثیت سے وہاں موجود رہو گے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ تمہاری کسی حرکت یا تمہاری کسی بات سے اگر اس عمران کو مجھ پر کوئی شک پڑا تو پھر میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں۔ میں گولڈن گرل ہوں اور تم میرے نائب۔ تمہارا نام زیکو ہے اور بس" ـــــ ماریا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم جو چاہو کرو" ـــــ اینڈرسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم بس تماشہ دیکھتے جاؤ" ـــــ ماریا نے کہا اور اٹھ کر عقبی طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔



"یہ تو واقعی گولڈن گرل ہے" ـــــ عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ ماریا نہیں ہے" ـــــ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو وہ یہی ثابت کرنا چاہتی ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ صورت حال خاصی سنجیدہ ہے۔ ہماری یہاں آمد ہماری اصلیت اور پھر لارڈ رابنسن کو کی جانے والی کال اور لارڈ رابنسن کے بتائے ہوئے نمبر والی کوٹھی کا خالی ہونا اور اس کوٹھی کے بارے میں ان کو علم ہونا۔ ان ساری باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ہم سے کافی آگے جا رہی ہے۔ اور اب یہ دعوت کہیں ہمارے لئے کوئی خطرناک ٹریپ نہ ہو" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم ٹریپ کی بات کر رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ ٹریپ کی گرہیں
کھلنے کا وقت آ گیا ہے۔ اگر وہ ہمیں خود فون نہ کرتی۔ اور پھر تم
نے خود دیکھا ہے۔ کہ انکوائری نے بھی بتایا ہے کہ اس کے بلکہ بتائے ہوئے
نمبر کا فون بلڈنگ میں نصب ہی نہیں ہے۔ ہم نجانے کب تک اس
کی تلاش میں بھٹکتے پھرتے۔ جب کہ اب اس سے ملاقات کے بعد
اصل صورت حال سامنے آ جائے گی۔ اگر وہ ماریا ہے تب بھی بات کھل
جائے گی۔ اور اگر ماریا نہیں ہے تب بھی۔ اس کے پیچھے بھاگنے سے
ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ اب جولیا میری سیکرٹری ہو گی اور
صفدر اور تنویر میرے ساتھی۔ باقی نعمانی اور صدیقی دونوں اس
کلب سے باہر رکیں گے۔ اور نگرانی کریں گے۔ کہ یہ محترمہ ملاقات
کے بعد کہاں تشریف لے جاتی ہیں۔ اس طرح ملاقات کا دوسرا
راؤنڈ ہماری مرضی سے مکمل ہو گا" ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی پلاننگ سمجھ گیا ہوں۔ اچھی پلاننگ ہے۔
اس طرح اس کی اصلیت واقعی سامنے آ جائے گی" ____ صفدر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی یہی بات ہے تو پھر میرا مشورہ ہے کہ تم صفدر اور تنویر
کو ساتھ لے جانے کی بجائے انہیں بھی صدیقی اور نعمانی کے ساتھ
رکھو۔ ہو سکتا ہے اس عورت کا گروپ باہر موجود ہو۔ اور وہ ہمیں
دعوت میں بلا کر ہم پر حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں" ____
جولیا نے کہا۔

"یعنی نگرانی در نگرانی کی جائے" ____ عمران نے مسکراتے



ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ اگر عمران صاحب خود اکیلے جا کر اس سے ملاقات
کریں تو یہ عورت زیادہ کھل کر سامنے آ جائے گی۔ جولیا کی وجہ سے وہ
کھل نہ سکے گی" ____ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں ساتھ جاؤں گی۔ کیونکہ ایک عورت ہی دوسری عورت
کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکتی ہے" ____ جولیا نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"لیکن مس جولیا آپ کے ساتھ ہونے سے تو معاملہ اور زیادہ خراب
ہو جائے گا۔ ظاہر ہے عمران نے اپنے مخصوص انداز میں اس عورت کو
ڈیل کرنا ہے اور آپ......" صفدر بولتے بولتے رک گیا۔ اس نے
جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ عمران نے وہاں ایسی حرکتیں کرنی ہیں
کہ مجھے یقین ہے کہ جولیا برداشت ہی نہ کر سکے گی" ____ تنویر نے بھی
صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کچھ بھی ہو۔ میں ہر صورت میں ساتھ جاؤں گی" ____ جولیا
اپنی بات پر اڑ گئی۔

"او۔ کے۔ جولیا صرف میرے ساتھ جائے گی۔ باقی تم لوگ دو گروپوں
کی صورت میں باہر رہو گے۔ اصل مقصد اس عورت کا ٹھکانہ معلوم
کرنا ہے۔ اس کے علاوہ جیسی بھی صورت حال ہو۔ اس میں آپ
لوگوں کو اپنی مرضی سے کام کرنے کی آزادی ہو گی۔ اور جولیا ایک
بات میں بتا دوں کہ تم نے میری سیکرٹری کا کردار ادا کرنا ہے۔

اور یہ ملاقات صرف تفریحی ملاقات نہیں ہے۔ اس ملاقات پر ہی ہمارے مشن کے سلسلہ میں آئندہ اقدامات کا انحصار ہے۔ اس لئے تم نے ہر صورت میں محتاط رہنا ہے" ——— عمران نے یک لخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم تنویر یا صفدر کو ساتھ لے جاؤ۔ میں اب تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم نے وہاں احمقانہ باتیں اور حرکتیں کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ اور میں اور سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں۔ تمہاری احمقانہ حرکتیں برداشت نہیں کر سکتی" ——— جولیا نے بھی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور باقی ساتھی حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ ابھی جولیا ساتھ جانے پر مُصر تھی۔ لیکن اب عمران کے ایک ہی فقرے کے بعد اس نے اچانک اپنا فیصلہ تبدیل کر لیا تھا۔

" اگر آپ میری بات سنیں تو میں بھی کچھ کہوں " ——— اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا تو وہ سب چونک کر صدیقی کو دیکھنے لگے۔

" تو تم بھی بولنے لگ گئے ہو۔ مبارک ہو۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" آپ لوگ ساتھ جانے اور نہ جانے پر جھگڑ رہے ہیں، حالانکہ میرا خیال ہے کہ کسی کے ساتھ جانے اور کسی کے نہ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اور باہر موجود ہم لوگ قطعی کوئی نگرانی ہی نہ کر سکیں گے کیونکہ اگر انہیں اس کوٹھی اور ہمارے بارے میں تفصیلات معلوم ہیں تو ظاہر ہے وہ لوگ اس کوٹھی کی بھی نگرانی کر رہے ہوں گے۔



اور یہاں سے جاتے ہوئے ہی وہ ہماری نگرانی کریں گے۔ انہیں ہماری تعداد کا بھی علم ہوگا۔ ایسی صورت میں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کہ ہم کتنے افراد ساتھ جائیں اور کتنے نہ جائیں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ یہ عورت عمران صاحب کو اس لئے دعوت پر بلوا رہی ہے کہ وہ عمران صاحب کی اصل حیثیت کو جانتی ہے اور یہ بھی کہ یہی گولڈن گرل ہی دراصل ماریا ہے۔ یا پھر ماریا کی اسسٹنٹ ہے۔ کیونکہ پرنس آف ڈھمپ کے نام سے یہاں کے مجرم کسی صورت بھی واقف نہیں ہو سکتے سرکاری ایجنسیاں البتہ واقف ہوں گی۔ اور ماریا سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے" صدیقی نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی اور اس کی بات میں اس قدر وزن تھا کہ سب کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات پھیل گئے۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ صدیقی۔ تم نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے۔ اسے کہتے ہیں نہ بولنا تو نہ بولنا اور اگر بولنا تو چھپر پھاڑ کر بولنا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم صدیقی کی بات کا مذاق مت اڑاؤ۔ ہم سب واقعی اب تک احمقانہ باتیں کر رہے تھے۔ اور سوال یہ ہے کہ اگر یہ ماریا ہے اور عمران کی اصلیت سے بھی واقف ہے تو اس نے عمران کو دعوت کیوں دی ہے۔ وہ کیا چاہتی ہے۔ اس نے یہاں اس کوٹھی پر ریڈ کیوں نہیں کر دیا" ——— جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" واقعی صدیقی نے صحیح تجزیہ کیا ہے۔ میرا خیال ہے یہ ماریا ہم سے چوہے بلی والا کھیل کھیلنا چاہتی ہے" ——— صفدر نے کہا۔

" تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم وہاں جائیں اور پھر اس گولڈن گرل

اور اس کے ساتھیوں پر قابو پا کر اس سے اصل حقیقت اگلوا لیں"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہاں نہ جانے اس کے کتنے افراد ہوں۔ اور ہمارے پاس دوسری کوئی ایسی جگہ بھی نہیں ہے جہاں ہم جا کر چھپ سکیں "۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ موجودہ صورت حال کے مطابق اب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ میں اکیلا وہاں جاؤں۔ اور آپ سب لوگ یہاں کوٹھی میں ہی رہیں۔ میں اس سے مل کر کوشش کروں گا کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات معلوم کر لوں جس سے ہم اپنے مشن کو صحیح طریقے سے آگے بڑھا سکیں" عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم اکیلے جا کر زیادہ معلومات حاصل کر سکتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" یہاں ٹی۔ ٹو۔ ٹرانسمیٹر موجود ہیں۔ ایک میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو اس پر ضروری لائحہ عمل طے کیا جا سکے" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد عمران اکیلا کار میں بیٹھا کوٹھی سے نکل کر ونڈ مر کلب کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس نے نقشے کو چیک کر کے تمام مقامات اور راستے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیئے تھے۔ اس وقت وہ اپنے اصل حلیے میں تھا۔ کیونکہ اب ایکریمین میک اپ یا کوئی



اور میک اپ کرنا بے سود تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد تھوڑی دیر میں وہ شہر سے کافی دور تقریباً ویرانے میں ونڈ مر کلب کی دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ کلب کا مین گیٹ بند تھا اور باہر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ عمران نے جیسے ہی کار گیٹ پر روکی وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھے۔

" پرنس آف ڈھمپ "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ تو ان میں سے ایک نے کار کے اندر جھانکا۔ جب کہ دوسرا مڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

" آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی آنے تھے "۔۔۔۔ کار کے قریب کھڑے مسلح آدمی نے کہا۔

" انہیں عجوبوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ تو صرف میں ہوں جو عجوبوں کی تلاش میں رہتا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ آپ اندر جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ اس مسلح آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ پھاٹک کراس کر کے اس نے عمارت کے سامنے کار روکی۔ وہاں بھی چار مسلح افراد موجود تھے۔

" آپ کو تلاشی دینی ہو گی "۔۔۔۔ ایک مسلح آدمی نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" کپڑے اتار کر یا کپڑوں سمیت۔ ویسے اگر آپ کپڑے اتار دیں گے تو پھر آپ کو تلاشی کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ کیونکہ کپڑے ہی رہ جائیں گے تلاشی دینے والا ہو گا ہی نہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ غائب ہو جائیں گے" ـــــ اس مسلح آدمی نے حیران ہو کر کہا۔

"کچھ ہو گا تو ظاہر بھی ہو گا۔ بس کپڑے ہی کپڑے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور اس بار مسلح آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بے فکر رہیں۔ گائیگر سے تلاشی ہو گی۔ اس لئے آپ کا بھرم قائم رہے گا" ـــــ اس مسلح آدمی نے کہا اور جیب سے ایک جدید انداز کا گائیگر نکال کر اس نے عمران کے سر سے لے کر اُسے پیروں تک گھا ڈالا۔ لیکن گائیگر خاموش ہی رہا۔ کیونکہ واقعی عمران کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا۔ کار کی چابیاں وہ اگنیشن میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو چابی جیب سے نکالنے اور لگانے میں وقت ضائع نہ ہو سکے۔ ویسے بھی اس صورت حال میں ظاہر ہے کار چوری ہو جانے کا کوئی امکان نہ تھا۔

"او۔ کے۔ آیئے" ـــــ اس مسلح آدمی نے گائیگر دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس آدمی کی رہنمائی میں چلتا ہوا عمران عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ ہال کمرے کے درمیان میں ایک خاصی میز کے گرد چار پانچ کرسیاں رکھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ باقی ہال ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ ہال میں آٹھ کے قریب مسلح افراد مختلف جگہوں پر دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے۔

"تشریف رکھیں مادام ابھی آ رہی ہیں" ـــــ اس مسلح آدمی نے کہا اور عمران اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا وہ مسلح آدمی



تیزی سے چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا۔ اسی لمحے ہال کے ایک کونے میں موجود بند دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی جس کے جسم پر سنہری لباس تھا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان تھا۔ جس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ وہ مؤدبانہ انداز میں اس لڑکی کے پیچھے چل رہا تھا۔

"اگر آپ مجھے ڈرانے کے لئے اتنا بندوبست نہ بھی کرتیں تب بھی میں آپ کے احترام کے لئے ضرور کھڑا ہو جاتا۔ کہتے ہیں صنف نازک کا احترام ضرور کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اس احترام کے چکر میں نازک ہی رہے۔ کرخت نہ بن جائے۔ جس رشتے میں یہ احترام غائب ہو جاتا ہے وہاں نزاکت بھی غائب ہو جاتی ہے" ـــــ عمران کی زبان پوری رفتار سے رواں ہو گئی۔

"اوہ اوہ۔ آپ بے حد دلچسپ باتیں کرتے ہیں پرنس آف ڈھمپ۔ مجھے گولڈن گرل کہتے ہیں۔ اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے زیکو" ـــــ آنے والی نے ہنستے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"سوری۔ دادی اماں کہتی ہیں عورتوں سے ہاتھ ملانے سے شیطان خوشی سے ناچنے لگ جاتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ مسٹر زیکو رقص شروع کر دیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گولڈن گرل بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا ـــــ کیا مطلب۔ تم مجھے شیطان کہہ رہے ہو" ـــــ یک لخت اس زیکو نے انتہائی غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"ہماری زبان میں تو شیطان کو شیطان ہی کہا جاتا ہے۔ یہاں کا پتہ نہیں۔ ویسے بھی بزرگ کہتے ہیں کہ ہر نوجوان عورت کے ساتھ ایک شیطان موجود رہتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران ظاہر ہے بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مادام۔ میں اس آدمی کو برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔ زیکو نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں خود اس سے مل لوں گی"۔۔۔۔۔ اس عورت نے زیکو سے کہا اور زیکو بری طرح پیر پٹختا ہوا اور عمران کو انتہائی زہریلی نظروں سے دیکھتا ہوا واپس اسی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم نے اسے ناراض کر دیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وجہ ظاہر ہے۔ جب میں نے تمہارے ساتھ اکیلے ملاقات کی غرض سے اپنی خشکی مزاج سیکرٹری اور باقی ساتھیوں کو ناراض کر کے وہیں کوٹھی میں ہی چھوڑ دیا ہے۔ تو اب تمہارے اسسٹنٹ کی موجودگی سے اکیلے ملاقات والا سارا مسئلہ ہی ختم ہو رہا تھا"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں اپنے ساتھیوں کو کوٹھی میں چھوڑنے کے لئے لمبی چوڑی بحث کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جب کہ دیکھو میرا اسسٹنٹ میرے ایک حکم پر ہی واپس چلا گیا ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران واقعی گولڈن گرل کے اس فقرے پر دل ہی دل



میں حیران رہ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کی نگرانی اس انداز میں کی جا رہی تھی کہ کوٹھی کے اندر ہونے والی تمام بات چیت بھی وہ سنتے رہے تھے۔ یہ واقعی اس کے نقطہ نظر سے انتہائی خطرناک بات تھی۔

"میرے ساتھیوں اور تمہارے اسسٹنٹ میں فرق ہے۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ جب کہ یہ تمہارا اسسٹنٹ۔ ویسے میں نے سن رکھا ہے۔ کہ تم حکم کی تعمیل کے معاملے میں انتہائی سخت ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اس ٹیم کا لیڈر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ صاحب تو انہیں تمہارے ساتھی کم اور اسسٹنٹ زیادہ رہنا چاہیئے"۔۔۔۔۔ لڑکی بھی اب اور زیادہ صاف گفتگو پر اتر آئی تھی۔ اور اس بار عمران کو اس کی بات پر کوئی حیرت نہ ہوئی۔ کیونکہ ظاہر ہے اگر اس نے ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سن لی تھی۔ تو پھر اُسے یقیناً ان کے اصل ناموں اور مقصد کا بھی علم ہو گیا ہوگا۔

"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر تمہیں یہ گولڈن گرل والا روپ دھارنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جب کہ تم اپنے اصل روپ میرا مطلب ہے مادام ماریا کے کردار میں خاصی فعال ثابت ہوتی تھیں"۔۔۔۔۔ اس بار عمران نے بھی کھل کر بات کر دی۔ کیونکہ جو کچھ وہ سوچ کر آیا تھا اب اس کا موقع نہ رہا تھا۔ اب اس عورت کو دوسرے انداز میں بیوقوف نہ بنایا جا سکتا تھا۔

"مادام ماریا۔ اوہ تو تمہاری غلط فہمی ابھی تک دور نہیں ہوئی۔

میرا نام کیتھرائن ہے ۔ اور میں گولڈن گرل کہلاتی ہوں ۔ میرا یہاں وسیع
گروپ ہے ۔ جب کہ مادام ماریا نامی کسی عورت کو میں نہیں جانتی "۔
کیتھرائن نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" او ۔ کے ۔ پھر تم میری مدد کرو ۔ اور اس ماریا کی تلاش کا کوئی کلیو
بتا دو ۔ جو معاوضہ تم چاہو گی تمہیں مل جائے گا " ۔۔۔۔ عمران نے
بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" تم اسے کیوں تلاش کرنا چاہتے ہو " ۔۔۔۔ گولڈن گرل نے مسکراتے
ہوئے پوچھا ۔

" سنا ہے وہ بے حد خوب صورت ہے ۔ اور خوب صورتی مجھے
بے حد پسند ہے " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" تمہاری اپنی سیکرٹری بھی ایک خوب صورت عورت ہے ۔ کیا
تم اس سے مطمئن نہیں ہو " ۔۔۔۔ کیتھرائن نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" وہ خوب صورتی ہی کیا جس سے آدمی مطمئن ہو جائے " ۔۔۔۔
عمران نے کہا اور کیتھرائن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" بہت خوب علی عمران ۔ تم واقعی خوب صورت باتیں کرتے ہو ۔
او ۔ کے ۔ مجھ سے ملو ۔ میرا نام ہی ماریا ہے ۔ اور میں ہی تمہارے ملک
سے مائنڈ کنٹرول فارمولا حاصل کر کے لے آئی ہوں ۔ گولڈن گرل والا
روپ بھی میرا حقیقی روپ ہے ۔ میرا خیال تھا کہ تم انتہائی فعال اور
شاطر آدمی ہو گے ۔ اس لئے میں اس روپ میں تمہارے گرد جال بن
سکوں گی ۔ لیکن معاف کرنا تم تو انتہائی سادہ لوح بلکہ احمق آدمی ثابت
ہوئے ہو " ۔۔۔۔ اس بار اس گولڈن گرل کی آواز اور لہجہ بھی بدل



گیا تھا ۔

" خدا کا شکر ہے ۔ کچھ تو قرضہ کم ہونے کی سبیل پیدا ہوئی ورنہ
قرض خواہوں نے میرا ناطقہ بند کر رکھا تھا " ۔۔۔۔ عمران نے اس
طرح ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس کے سر سے کوئی
بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو ۔

" کیا مطلب ۔ یہ تم نے کیا بہکی بہکی باتیں شروع کر دی ہیں ۔ ویسے
اس قدر خوفزدہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں ۔ میں نے جب بھی تمہاری
موت کا فیصلہ کیا ۔ میں تمہیں تمہارے شایان شان ہی موت دوں
گی " ۔۔۔۔ ماریا نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے ۔ قرض داروں کی مکمل چھٹی ۔ ویری گڈ ۔ یہ
واقعی قرض داروں سے جان چھڑانے کا سب سے آسان نسخہ ہے "
عمران نے اور زیادہ مطمئن لہجے میں کہا ۔

" آخر تم نے اچانک یہ قرض داروں اور قرض کی کیا گردان شروع
کر دی ہے " ۔۔۔۔ ماریا نے اس بار جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" دراصل میری اپنے ساتھیوں سے شرط لگ گئی تھی ۔ میں کہتا
تھا کہ گولڈن گرل ہی دراصل ماریا ہے ۔ لیکن وہ مانتے ہی نہ تھے ۔
شرط خاصی لمبی چوڑی ہے ۔ اس لئے اس شرط کے جیتنے پر قرض کا
خاصا بوجھ ہلکا ہو جائے گا " ۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے
کہا ۔ اور ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" اس لحاظ سے تو واقعی میری دوسری بات سے تمہارے قرض دار
واقعی منہ دیکھتے رہ جائیں گے ۔ ظاہر ہے جب تم ہی زندہ نہ رہو گے ۔

تو وہ قرض کس سے وصول کریں گے" ـــــ ماریانے ہنستے ہوئے
کہا۔ اسی لمحے ایک آدمی ایک ٹرے اٹھائے ہال میں داخل ہوا اور
سیدھا ان کی میز کی طرف بڑھ آیا۔ ٹرے پر شراب کے دو جام
رکھے ہوئے تھے۔

"سوری مس ماریا۔ میں شراب نہیں پیتا۔ ویسے بھی تمہاری موجودگی
میں کسی شراب کی ضرورت ہی نہیں رہتی" ـــــ عمران نے کہا اور
ماریا مسکرا دی۔

"او۔ کے۔ مسٹر علی عمران کے لئے لائم جوس لے آؤ۔ آخر یہ ہمارے
مہمان بن کر آئے ہیں" ـــــ ماریانے شراب کا ایک جام ٹرے
سے اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور شراب لے آنے والا سر کو ہلکا سا خم دے
کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہاں۔ اب اگر معاملات کھل ہی گئے ہیں تو اب میرا خیال ہے کھل
کر بات کر لی جائے۔ تو تمہارے اور میرے دونوں کے لئے بہتر رہے
گا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اتنا سنجیدہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ ابھی
میں نے تمہاری موت کا فیصلہ نہیں کیا اور مجھے جلدی بھی نہیں ہے"
ماریانے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"بار بار موت زندگی کی بات مت کرو ماریا۔ یہ کام تمہارے ہاتھ
میں نہیں ہے۔ باقی رہی جلدی والی بات تو تمہیں اگر جلدی نہیں ہے
تو مجھے بہرحال جلدی ہے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا ملک ہمارے
ملک کے فارمولے پر کام کو آگے بڑھا سکے" ـــــ عمران نے اسی



طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ویسے ان حالات میں تمہارا فارمولے کے پیچھے بھاگنا حماقت
نہیں ہے تو کیا ہے۔ اول تو تمہیں کسی صورت بھی فارمولا مل نہیں
سکتا۔ کیونکہ اب تو مجھے بھی معلوم نہیں کہ فارمولا کہاں پہنچ گیا ہوگا
اور اگر مل بھی جائے تب بھی ظاہر ہے اس کی اب تک سینکڑوں
کاپیاں تیار ہو چکی ہوں گی۔ اب تم فارمولا واپس بھی لے جاؤ تو اس
سے ہمیں کیا فرق پڑے گا" ـــــ ماریانے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے
کہا۔

"تم نے اس فارمولے کو پڑھا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی اس کو پڑھنے کی۔ یہ سائنسدانوں کا کام
ہے۔ میرا نہیں" ـــــ ماریانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس سوال کا جواب بھی تم سائنسدانوں سے ہی پوچھ لینا۔
وہ تمہیں بتائیں گے کہ ہمارے فارمولا واپس لے جانے کے بعد
وہ اس کا کیا کریں گے۔ تم اب صاف بات کرو۔ کیا تم مجھے بتا سکتی ہو
کہ فارمولا اس وقت کہاں ہوگا" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے فارمولا ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا تھا۔ اس کے بعد
اسے کہاں بھیجا گیا مجھے نہیں معلوم۔ اور نہ معلوم ہو سکتا ہے" ـــــ
اس بار ماریانے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی
لمحے وہ آدمی ٹرے اٹھائے واپس آتا دکھائی دیا۔ ٹرے میں
لائم جوس کا ایک بڑا گلاس موجود تھا۔ اس نے گلاس بڑے

مؤدبانہ انداز میں عمران کے سامنے رکھ دیا۔ اور پھر واپس مڑ گیا۔

" لائم جوس پیو علی عمران۔ اور چھوڑو اس فارمولے کے چکر کو۔ مجھے تم سے ملنے کا شوق تھا۔ میں نے مل لیا۔ تمہارے کارنامے پڑھ پڑھ کر میں سوچتی تھی کہ سنجانے تم کیسے مافوق الفطرت قسم کے ایجنٹ ہو گے۔ لیکن تم تو معصوم سے آدمی ہو۔ یہ سارا انتظام جو تم دیکھ رہے ہو۔ صرف ان فائلوں کو پڑھ کر ہی میں نے کیا تھا۔ لیکن اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم جیسے آدمی کے لئے تو میں اکیلی ہی کافی تھی۔ بہرحال تمہاری باتیں خاصی پر لطف ہیں۔ اس لئے اگر تم وعدہ کرو کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر بلنگی سے فوراً واپس چلے جاؤ گے۔ تو میں تمہیں معاف بھی کر سکتی ہوں " ____ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بے حد شکریہ۔ تم واقعی بے حد مہربان اور رحم دل خاتون ہو۔ ورنہ ہاتھ آئے ہوئے شکار کو کون واپس جانے دیتا ہے۔ لیکن چلو تم فارمولے کے متعلق کچھ نہ بتا سکو تو اتنا تو بتا دو کہ بلیک ٹاپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کم از کم میں جا کر اتنی رپورٹ تو دے سکوں کہ میں فارمولا حاصل نہیں کر سکا تو بلیک ٹاپ کا ہیڈ کوارٹر تو میں نے ٹریس کر ہی لیا تھا " ____ عمران نے اس بار بڑے منت بھرے لہجے میں کہا اور ماریا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" سوری عمران۔ یہ سرکاری راز ہے۔ اور سرکاری راز میں چاہوں بھی تو آؤٹ نہیں کر سکتی " ____ ماریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے چیف اسٹین کو تو معلوم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے۔ چلو اس کا ذاتی پتہ بتا دو " ____ عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔



" سوری۔ حقیقت یہی ہے کہ میں اس کا ذاتی پتہ نہیں جانتی " ____ ماریا نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ پھر واقعی اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ میں یہاں سے بے نیل و مرام واپس چلا جاؤں " ____ عمران نے کہا اور لائم جوس کا گلاس اٹھا لیا۔

" ظاہر ہے۔ لیکن اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ میں نے تمہیں زندگی بخش کر تم پر احسان کیا ہے۔ ورنہ یہاں تم نے صورت حال تو دیکھی ہے۔ میرے ایک اشارے پر تمہارے جسم میں گولیوں کے سینکڑوں سوراخ ہو سکتے ہیں " ____ ماریا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ اس لائم جوس کا احسان بھی مجھے یاد رہے گا۔ اور اگر موقعہ ملا تو میں اس کے بدلے تمہیں دو گلاس پلاؤں گا " ____ عمران نے لائم جوس کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید ترین مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اور اس کے چہرے پر شدید ترین مایوسی کے تاثرات کی وجہ سے ہی سامنے بیٹھی ماریا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات لمحہ بہ لمحہ پھیلتے چلے جا رہے تھے۔

" ویسے چلو اتنا تو تم بتا ہی دو گی کہ تم نے ہماری کوٹھی کا اور ہمارے متعلق کیسے معلومات حاصل کیں اور تم نے کوٹھی کے اندر کس وقت ڈکٹا فون پہنچایا۔ جس کی وجہ سے ہمارے درمیان ہونے والی باتیں بھی تم تک پہنچ گئیں " ____ عمران نے کہا۔

" تم سے حماقت ہوئی کہ تم نے لارڈ ٹموتھی بن کر لارڈ رابنسن کو فون
کر دیا۔ لارڈ رابنسن واقعی دھوکا کھا گیا تھا۔ اس نے تمہیں لارڈ
ٹموتھی ہی سمجھا تھا۔ لیکن اس کے پاس ایک ایسی مشین ہے جس سے وہ
مقابل کا فون نمبر اور اس کی لوکیشن معلوم کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس طرح
اُسے یہ معلوم ہو گیا کہ تم ٹاپ ہل کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی ون سے
فون کر رہے ہو۔ اور ٹاپ ہل کالونی اوسط درجے کی کالونی ہے۔ ظاہر
ہے وہاں لارڈ ٹموتھی جیسا آدمی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اسے شک
گزرا اور اس نے اپنے اسٹیٹ ایجنٹ سے بات کی تو اُسے
یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کوٹھی ریڈ کلب کے مالک ریڈ نے خریدی ہوئی
ہے۔ اور تمہیں جو فون نمبر اس نے بتایا تھا۔ وہ گولڈن گرل کی
ایک ایمرجنسی کوٹھی کا ہی نمبر تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے
اطلاع دے دی۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں تو پتہ
چلا کہ ریڈ نے یہ کوٹھی پرنس آف ڈھمپ کو ایکریمیا کی کسی پارٹی
کے کہنے پر دی ہے۔ اور پرنس آف ڈھمپ کا نام سامنے آنے
سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تم دراصل کون ہو۔ اور ٹامیری سے پوچھنے
پر بھی مجھے رپورٹ مل گئی۔ ٹامیری واقعی ایک عام سا جرائم پیشہ
آدمی ہے۔ وہ گولڈن گرل کے اس سیکشن کا انچارج ہے جس
سیکشن کا تعلق صرف عام سے جرائم سے ہے۔ میرا خاص گروپ
علیحدہ ہے۔ بہرحال ٹامیری کی رپورٹ ملنے پر مجھے یقین ہو گیا کہ تم
لوگ یہاں اس فارمولے کے پیچھے آئے ہو۔ اس کے ساتھ ہی میں
نے تمہاری کوٹھی کی نگرانی کا حکم دے دیا۔ میگا ڈن ایک خاص آلہ



ہے۔ جس کی مدد سے کئی سو میٹر دور سے ہلکی سی ہلکی آواز کو ٹیپ کیا جا سکتا
ہے۔ چنانچہ تمہاری بات چیت سننے کے لئے میگا ڈن استعمال کیا گیا اس
کے ساتھ ہی میں نے تم سے براہِ راست بات کی اور میں تم سے چونکہ
ملنا چاہتی تھی۔ اس لئے میں نے تمہیں دعوت دے دی اور یہاں ایسے
انتظامات کئے تاکہ تم شرارت بھی نہ کر سکو۔ اور یہاں سے زندہ بچ کر
بھی نہ جا سکو۔ لیکن تم سے ملاقات کے بعد مجھے تمہاری یہ معصومیت
پسند آ گئی ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی
جان بخش دی ہے" ۔۔۔۔ ماریا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوکے شکریہ۔ اب کیا تم اتنی بھی مہربانی نہ کرو گی کہ باہر
کار تک میرے ساتھ چلو" ۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" سوری۔ یہ میرے وقار کے خلاف ہے۔ لیکن یہ تمہارے لئے آخری
موقع ہے۔ اب اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے واپس جانے کی بجائے
پھر فارمولا حاصل کرنے کے لئے کوئی اقدام کیا ہے۔ تو پلک جھپکنے
میں اپنے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے۔ بائی بائی"
ماریا نے بڑے سخت سے لہجے میں کہا اور واپس جانے کے لئے مڑی
ہی تھی کہ دوسرے لمحے بری طرح چیختی ہوئی عمران کے سینے سے آلگی۔
عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے
گرد جما ہوا تھا۔

" خبردار اپنے آدمیوں کو کہو کہ ہتھیار پھینک دیں۔ ورنہ میں ایک لمحے
میں تمہاری گردن توڑ دوں گا" ۔۔۔۔ عمران نے گلے کے گرد موجود
بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے غرا کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی

سی تیزی سے اُسے گھسیٹتا ہوا ہال کی عقبی دیوار کی طرف جانے لگا۔
جہاں کوئی مسلح آدمی موجود نہ تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا
کہ ہال میں موجود مسلح افراد حیرت سے بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے
تھے۔ اور جب تک انہیں صورت حال کا احساس ہوتا۔ عمران ماریا کو
گھسیٹتا ہوا دیوار سے جا لگا تھا۔ اب وہ پوری طرح محفوظ ہو چکا تھا۔
"تت ـــ تت ـــ تم ......" ماریا نے سنبھلتے ہی یک لخت اپنی
دونوں کہنیاں عمران کے پہلوؤں میں مار کر اس کی گرفت سے اپنے آپ
کو چھڑوانے کی کوشش کی۔ لیکن عمران نے اپنے جسم کو ذرا سا
پیچھے کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن کے گرد بازو کو اور زیادہ
زور سے جھٹکا دیا۔
"کہو انہیں کہو۔ کہ ہتھیار پھینک دیں۔ ورنہ میں تمہاری گردن
توڑ دوں گا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"ہت ـــ ہت ـــ ہتھیار پھینک دو۔ پھینک دو" ـــــ ماریا
نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے
آثار تھے۔ اس کی حالت واقعی انتہائی دگرگوں ہو چکی تھی۔ اور اب
اس کا جسم اس قابل ہی نہ رہا کہ حرکت کر سکتی۔
"پھینک دو ہتھیار فوراً۔ ورنہ تمہاری یہ گولڈن گرل ابھی مٹی کے
نیچے پہنچ جائے گی" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا۔ تو ہال میں موجود آٹھ
افراد نے چند لمحے متذبذب رہ کر آخر کار ہتھیار نیچے فرش پر
پھینک دیئے۔
"ایک کونے میں اکٹھے ہو جاؤ۔ چلو جلدی کرو۔ سامنے والے



کونے میں۔ اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں نے
بہرحال مرنا ہی ہے۔ یہ تمہاری چیف بھی زندہ نہ بچے گی" ـــــ عمران
نے چیخ کر کہا۔ اور آٹھوں آدمی سمٹ کر تیزی سے ایک کونے میں
جا کھڑے ہوئے۔ عمران ماریا کو اسی طرح بازوؤں میں جکڑے دیوار کے
ساتھ ساتھ اسے گھسیٹتا ہوا ہال کے بیرونی دروازے کے قریب پہنچ گیا۔
جس کے ساتھ دو مشین گنیں پڑی ہوئی تھیں اور دوسرے لمحے عمران نے
اس کے پیٹ کے گرد موجود بازو یکلخت ہٹا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک مشین گن اٹھا لی۔ ماریا نے بجلی
کی سی تیزی سے تڑپ کر اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔
لیکن اس کا جسم صرف معمولی سا بل کھا کر ہی رہ گیا۔ عمران کا بازو جو اس کی
گردن کے گرد جما ہوا تھا آکٹوپس کے بازو کی طرح سختی سے اس کی
گردن کے گرد جا رہ گیا تھا۔ مشین گن ہاتھ میں آتے ہی عمران نے
یک لخت ماریا کو ایک بازو کی مدد سے گھما کر دور فرش پر پٹخا اور اس
کے ساتھ ہی ہال مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور ان آٹھوں افراد کی چیخوں
سے گونج اٹھا۔ چونکہ وہ اکٹھے ہی کھڑے تھے۔ اس لئے ایک ہی برسٹ
نے ان آٹھوں کو چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔ ماریا نیچے گرتے ہی تیزی
سے اٹھنے لگی ہی تھی کہ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی پشت پر زوردار
لات ماری اور ماریا چیختی ہوئی دوبارہ نیچے گری اور عمران نے بجلی کی
سی تیزی سے جھک کر اس کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑی اور دوسرے
لمحے ماریا گیند کی طرح چیختی ہوئی دروازے کے ساتھ دیوار سے ایک
زوردار دھماکے سے سر کے بل ٹکرائی اور نیچے گر کر ایک لمحے کے لئے

تڑپی پھر ساکت ہو گئی۔ اُسی لمحے ہال کا مین گیٹ ایک جھٹکے سے کھلا۔ اور دو مسلح آدمی بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی عمران کے ہاتھوں میں موجود مشین گن تڑتڑائی۔ اور وہ دونوں چیختے ہوئے فضا میں اچھلے۔ اور نیچے فرش پر جا گرے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے جمپ لگایا اور ایک لمحے میں ہی کھلے دروازے میں جا کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین گن تڑتڑائی۔ اور باہر برآمدے میں موجود دو مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے جا گرے۔ اور عمران تیزی سے برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ اُسی لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور پھاٹک سے باہر موجود دونوں مسلح افراد یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوتے ہی تھے کہ عمران نے جو ستون کی اوٹ میں کھڑا تھا ایک بار پھر فائر کھول دیا ——— اور وہ وہیں پھاٹک کے سامنے ہی چیختے ہوئے ڈھیر ہو گئے۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور دوبارہ ہال میں داخل ہو گیا۔ ماریا اُسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے جھپٹ کر اُسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور دوڑتا ہوا اس چھوٹے دروازے کی طرف بڑھا۔ جدھر سے وہ آدمی جسے ماریا نے زیکو کہا تھا ماریا کے ساتھ آیا تھا اور وہ دوسرا آدمی بھی جو لائم جوس اور شراب لایا تھا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا۔ کہ اُسے دروازے کی دوسری طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ اچھل کر دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا ماریا ابھی تک اس کے کاندھے پر لدی ہوئی تھی۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی پہلے



زیکو اور اس کے پیچھے وہ شراب اور جوس لے آنے والا ہال میں داخل ہوئے۔ زیکو کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ جب کہ دوسرے آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ چونکہ عمران نے دو ہی آدمیوں کے دوڑنے کی آوازیں سنی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ عمران نے فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں جو ہال میں پڑی لاشیں دیکھ کر ٹھٹھکے ہی تھے بری طرح چیختے ہوئے گھوم کر نیچے گرے اور عمران ماریا کو اٹھائے تیزی سے بھاگ کر اس کھلے دروازے سے دوسری طرف موجود راہداری میں داخل ہو گیا۔ اُس نے جس انداز میں گولیاں برسائی تھیں اُسے معلوم تھا کہ وہ چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے سے دوسری طرف آیا تو یہاں ایک بند راہداری تھی۔ جس میں چار کمروں کے دروازے تھے۔ جن میں سے ایک کھلا ہوا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچا۔ یہ کمرہ دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز پر شراب کی دو خالی بوتلیں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے ماریا کو وہیں صوفے پر ڈالا اور پھر اس نے اس کی کلائی پکڑ کر چیک کیا۔ دوسرے لمحے اس نے پھرتی سے اپنی بیلٹ کھولی اور ماریا کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس نے اس کی کلائیاں بیلٹ سے باندھ دیں۔ پھر مشین گن سنبھالے وہ تیزی سے واپس پلٹا اور اس نے باقی دروازے کھول کر دیکھنے شروع کر دیئے۔ ایک کمرہ خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ جب کہ دوسرا کمرہ اسلحے کا سٹور تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی

ہوئی مشین گن وہیں پھینکی اور وہاں سے اس نے ایک سائیلنسر لگا مشین پسٹل اٹھایا اور اس میں میگزین لوڈ کر کے اس نے جیب میں ڈالا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک تیز دھار خنجر بھی اٹھا لیا۔ پھر وہ سٹور سے باہر آ گیا۔ اس نے آخری دروازہ کھولا۔ تو چونک پڑا۔ یہ لفٹ تھی۔ عمران نے اندر پہنچ کر اس کا دروازہ بند کیا اور پھر اندر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے لفٹ ایک جھٹکے سے اوپر چڑھنے لگی چند لمحوں بعد وہ رکی تو عمران دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہ اس عمارت کی دوسری منزل تھی۔ یہاں خواب گاہوں کے انداز میں بنے ہوئے کمرے ہی کمرے تھے۔ عمران نے سارے کمرے چیک کئے۔ اور پھر دوبارہ لفٹ کے ذریعے نیچے آ گیا۔ اب اُسے اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ اور کوئی آدمی زندہ اس کلب میں موجود نہیں ہے۔ ماریا ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران دوڑتا ہوا واپس ہال میں پہنچا۔ وہاں صرف لاشیں ہی پڑی تھیں۔ عمران مین گیٹ سے باہر آیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی ابھی تک کھلی ہوئی تھی۔ عمران دوڑتا ہوا پھاٹک کے پاس پہنچا۔ اور اس نے سر باہر نکال کر جھانکا تو باہر سڑک ویران تھی۔ دور دور تک کوئی آدمی نہ تھا۔ یہ کلب چونکہ شہر سے کافی دور ہٹ کر بنا ہوا تھا۔ اس لئے وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اور نہ ہی اس سڑک پر کوئی ٹریفک تھی۔ عمران نے کھڑکی کو اندر سے بند کیا۔ اور واپس مڑ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی عام کلب نہیں ہے۔ بلکہ یہ ماریا اسے اپنے خصوصی مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہو گی۔ اور شاید اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں بلوایا بھی



اس لئے ہو گا کہ وہ انہیں اطمینان سے ہلاک کر سکے۔ اور اگر عمران کے ساتھی نگرانی کریں تو یہاں ویرانے میں انہیں آسانی سے مارک بھی کیا جا سکے۔ یہی وجہ تھی کہ بے پناہ اور مسلسل فائرنگ کے باوجود یہاں کسی قسم کی مداخلت نہ ہوئی تھی۔ عمران واپس اسی کمرے میں پہنچا جہاں ماریا ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد ہی ماریا کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور عمران ہٹ کر سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ماریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ وہ چند لمحے تو لاشعوری کی کیفیت میں پڑی رہی۔ پھر اس نے جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ فوری طور پر نہ اٹھ سکی۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر اُسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور پھر واپس کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تت ـــ تت ـــ تم۔ تم زندہ ہو......" ماریا نے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اتنا مجمع اکٹھا کر رکھا تھا۔ جب کہ میں تو تم سے اکیلے ملاقات کے شوق میں اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ نہ لے آیا تھا۔ بہر حال اب ہم دونوں اس عمارت میں اکیلے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب۔ کیا سب مر گئے ہیں۔

اینڈرسن بھی۔ باقی بھی۔ مگر......" ماریا نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

" اینڈرسن۔ وہ کون ہے" ـــــ عمران نے جان بوجھ کر چونک کر پوچھا۔

" مم ـــــ مم ـــــ میرا مطلب ہے زیکو" ـــــ ماریا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک حیرت اور خوف کے جھٹکے سے باہر نہ نکل سکی تھی۔

" اچھا تو وہ اینڈرسن تھا۔ اگر تم پہلے ہی اس کا اصل تعارف کرا دیتیں تو میں اُسے بھی تمہاری طرح زندہ چھوڑ دیتا۔ بہرحال اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔ تو میں تمہیں تمہارے آدمیوں کی لاشوں کی زیارت بھی کرا سکتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تت ـــــ تت ـــــ تم نے اکیلے سب کچھ کر ڈالا۔ سب مر گئے۔ یہاں موجود اینڈرسن۔ باہر برآمدے میں موجود چاروں مسلح افراد۔ پھاٹک کے باہر موجود دو مسلح افراد۔ اور اینڈرسن کا ساتھی ریالٹو۔ کوئی بھی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکا" ـــــ ماریا کے لہجے میں اس بار حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کی آمیزش بھی تھی۔

" وہ بے چارے سب معصوم ہرنوں کی طرح باری باری مشین گن کے سامنے آتے گئے۔ اور شکار ہوتے چلے گئے۔ اس میں میرا کیا قصور تھا۔ اور سنو ماریا۔ اب تم مجھے بلیک ٹاپ کے چیف کا کوئی ایسا فون نمبر بتاؤ گی جس پر وہ براہِ راست مل جائے۔ اور اپنے اس آدمی کا بھی جو ہماری کوٹھی کی نگرانی کرنے والوں کا انچارج ہے" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔



" میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ کاش مجھے اندازہ ہوتا کہ تم اس طرح بھی یہاں کی سچوئشن بدل سکتے ہو تو تم کبھی کامیاب نہ ہو سکتے تھے" ـــــ ماریا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" مگر تم نے خود ہی تو بتایا تھا کہ تم نے میری فائلیں پڑھ رکھی ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ ان میں درج تھا۔ اس پر مجھے قطعی یقین نہ آیا تھا۔ اور پھر تم سے ملنے کے بعد تو واقعی اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ یہ سب کچھ مبالغہ ہے۔ مگر اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ وہ سب کچھ درست تھا۔ بہرحال مجھ سے زندگی میں پہلی بار حماقت ہوئی ہے۔ اور میں اس حماقت کا نتیجہ بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ تم کیا کرو گے۔ تشدد کرو گے۔ کر لو۔ مار ڈالو گے مار ڈالو۔ لیکن میری زبان کسی صورت بھی نہیں کھل سکتی۔ میرا نام ماریا ہے ماریا" ـــــ ماریا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" پہلی بات تو یہ کہ میں عورتوں پر تشدد کا قائل نہیں ہوں۔ اور پھر تم جیسی خوب صورت عورت پر تو تشدد انتہائی بدذوقی ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر تمہیں مارنا مقصود ہوتا تو تمہاری لاش بھی وہیں ہال میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑی ہوتی۔ لیکن اس کے باوجود جو کچھ میں نے پوچھا ہے وہ تمہیں بتانا ہی پڑے گا اور میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا

ہوں کہ جو کچھ میں نے پوچھا ہے وہ بتا دو۔ میں تمہیں زندہ سلامت یہاں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ اور اگر تم چاہو تو تمہیں ساتھ لے جا کر شہر میں جس جگہ تم کہو وہاں ڈراپ بھی کر دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں نہ بتاؤں تو پھر کیا کرو گے"۔۔۔۔ ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر کا لفظ میری لغت میں ہے ہی نہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جو چاہو کر لو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گی"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ کہ تم ضد کی پکی ہو۔ ویسے بھی عورتوں کی ضد مشہور ہے۔ اور میں تم پر کوئی تشدد بھی نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے باوجود آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میں نے جو کچھ پوچھا ہے وہ بتا دو۔ ورنہ دوسری صورت میں یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہ ہوگا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ وہی تشدد کی دھمکی دے رہے ہو۔ مجھے ماریا کو۔ جو ایک پورے سیکشن کی انچارج ہے۔ زندگی میں ایسے موقعے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ کر لو تشدد جس قدر جی چاہے تشدد کر لو۔ تم دیکھنا کہ میرے منہ سے چیخ تو ایک طرف سسکاری بھی نہ نکلے گی"۔۔۔۔ ماریا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے تو



کوشش کی کہ تم خود ہی بتا دو سب کچھ"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ ساتھ ہی وہ سٹور روم تھا جس میں اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے اس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ سٹور سے باہر آیا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ واپس کمرے میں داخل ہوا۔ تو ماریا اپنے ہاتھ آزاد کرانے کے لئے شدید جدوجہد میں مصروف تھی۔

"جب کوئی مرد کسی عورت کو باندھ دے تو پھر آزادی عدالت کے ذریعے ہی مل سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماریا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جدوجہد چھوڑ دی۔

"تو پھر تیار ہو جاؤ مس ماریا عرف گولڈن گرل۔ سب کچھ بتانے کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عقب میں موجود ہاتھ سامنے کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک دھاگے سے بندھی ایک کریہہ صورت بارہ ٹانگوں والی مکڑی بری طرح تڑپ رہی تھی۔

"اسے دیکھو۔ یہ عورتوں کے جسم پر سیر کرنے کی بے حد شوقین ہوتی ہے۔ نرم نرم جلد پر۔ جب اس کی ٹانگوں پر موجود سینکڑوں بال لگتے ہیں تو اسے بے حد لطف آتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے تڑپتی ہوئی مکڑی کو ماریا کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"ہٹاؤ ہٹاؤ اسے ہٹاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ ہٹاؤ اسے"۔۔۔۔ ماریا

نے یک لخت انتہائی خوف زدہ لہجے میں چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

" میں اسے تمہارے اسکرٹ کے کھلے گلے میں ڈال رہا ہوں پھر دیکھنا یہ کس طرح تمہارے پورے جسم پر ہنڈرڈ میٹر ریس لگاتی ہے" —— عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مکڑی کو ماریا کی گردن پر چھوڑ دیا۔ لیکن دھاگے کا سرا اس نے ہاتھ میں پکڑے رکھا تھا۔ مکڑی کو جیسے ہی چلنے کے لئے جگہ ملی وہ تیزی سے نیچے کی طرف چلنے لگی۔ اور کمرہ ماریا کے حلق سے نکلنے والی خوف ناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم اس بُری طرح لرزنے اور جھٹکے کھانے لگا تھا جیسے اُسے رعشہ ہو گیا ہو۔ اور چہرہ اس قدر مسخ ہو گیا تھا کہ جیسے اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔ عمران دھاگے والا ہاتھ نیچے کئے جا رہا تھا۔ اور مکڑی اپنا سفر طے کر رہی تھی۔

" ہٹاؤ ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک اسے ہٹاؤ۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ ہٹاؤ اسے۔ ہٹاؤ ہٹاؤ" —— یک لخت ماریا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل ہٹاؤ ہٹاؤ کا لفظ چیخ جا رہی تھی۔ اور عمران نے ایک جھٹکے سے دھاگہ کھینچ کر مکڑی کو دوبارہ فضا میں اٹھا لیا۔

" بتاؤ۔ ورنہ اس بار میں دھاگہ چھوڑ کر کمرے سے بلکہ اس عمارت سے بھی باہر چلا جاؤں گا" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ماریا نے نہ صرف اسٹیشن کا ذاتی فون نمبر بلکہ بلیک ٹاپ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ۔ اپنے خاص آدمی ڈاکٹر کا پتہ اور اس کا فون نمبر سب کچھ



بتا دیا۔

" سوچ لو۔ اگر تم نے غلط بیانی کی ہے تو اب بھی موقع ہے۔ ورنہ تمہارے اسلحے کے سٹور میں دس بارہ مکڑیاں موجود ہیں۔ وہ سب بھی تمہارے جسم پر ٹہل سکتی ہیں" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم —— مم —— میں نے سچ بتایا ہے۔ تم —— تم واقعی شیطان ہو۔ تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ میں اسے برداشت ہی نہیں کر سکتی۔ یہ —— یہ تو موت سے بھی بڑا عذاب ہے" —— ماریا نے جھٹکے کھاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے مکڑی کو زمین پر رکھ کر اس پر اپنا بوٹ رکھ کر اُسے کچل دیا۔

" اوہ اوہ۔ خدا کی پناہ۔ تم —— تم نے مجھے بولنے پر مجبور کر دیا۔ مجھے ماریا کو" —— ماریا نے مکڑی کے مرنے پر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے وہ اپنے بول پڑنے پر خود بھی شرمندہ ہو۔

" خوب صورتی کو کبھی بدصورتی پسند نہیں آتی ماریا۔ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔ اور میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا۔ کہ میں پہلے مکڑیوں کا عالمی مقابلہ حسن منعقد کرواتا اور پھر حسینہ عالم مکڑی لے آتا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم —— تم حیرت انگیز آدمی ہو۔ میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا کہ تم اس طرح بھی میری زبان کھلوا سکتے ہو۔ کاش میں نے تمہاری کوٹھی بموں سے اڑوا دی ہوتی" —— ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پہلے میں تمہیں بولنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ اب میں تمہیں خاموش رہنے کے لئے کہوں گا۔ کیا تم کچھ دیر خلاف فطرت خاموش رہ سکتی ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب " ـــــ ماریا نے چونک کر کہا۔

" یہ مطلب والا مسئلہ لمبا ہے۔ اس لئے ترکیب نمبر دو ہی استعمال کرنی پڑے گی" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے یک لخت ایک ہاتھ سے ماریا کے جبڑے بھینچ دیئے۔ یک لخت جبڑے بھینچنے کی وجہ سے اس کا منہ خود بخود کھل گیا۔ اور عمران نے جیب سے رومال نکال کر اُسے ماریا کے کھلے منہ میں ڈال دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جبڑوں پر موجود ہاتھ چھوڑ دیا۔ ماریا نے اوں اوں کرنا شروع کر دیا۔

" اوہ۔ یہ اوں اوں بھی بند کرنی پڑے گی۔ چاہے کچھ کرو عورتیں کسی نہ کسی انداز میں بولتی ہی رہتی ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے خنجر نکال لیا جو اس نے اسلحے کے سٹور سے اٹھایا تھا۔ اور ماریا کے منہ سے نکلنے والی اوں اوں کی آوازیں یک لخت بند ہو گئیں۔

" میں نہیں چاہتا کہ کسی عورت کو ہلاک کر دوں۔ لیکن اب اگر تمہارے حلق سے معمولی سی اوں کی آواز بھی نکلی تو پلک جھپکنے میں خنجر تمہاری شہ رگ میں اتر جائے گا" ـــــ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ ماریا کا جسم خوف سے جھٹکے کھانے لگا۔ لیکن آواز نہ نکلی تھی۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی



سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" زیرو ہاؤس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" ڈبل جی" ـــــ عمران کے حلق سے ماریا جیسی آواز نکلی اور ماریا جو اب خاموش بیٹھی تھی یک لخت چونک پڑی۔ لیکن عمران کے دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر کی وجہ سے اس کے حلق سے کوئی آواز نہ نکلی تھی۔

" یس مادام۔ وکٹر بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تھرٹی ون ٹاپ ھل کالونی کی نگرانی کی کیا پوزیشن ہے" ـــــ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" مادام۔ بھرپور انداز میں نگرانی کی جا رہی ہے۔ وہ سب لوگ اندر ہیں۔ اور آپس میں آپ کی اور اس عمران کی ملاقات کے بارے میں ہی تبصرے کر رہے ہیں" ـــــ وکٹر نے جواب دیا۔

" سنو وکٹر۔ میں نے اس عمران سے صلح کر لی ہے۔ اب وہ ہمارے دشمن نہیں بلکہ دوست ہیں۔ تم ایسا کرو فوری طور پر نگرانی ختم کر دو۔ اور جب تک میں مزید ہدایات نہ دوں تم نے ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ اور اب جب تک میں تم سے خود رابطہ نہ کروں۔ تم نے مجھے کسی طرح بھی کال نہیں کرنا۔ کیونکہ میں اس عمران سے اہم مذاکرات میں مصروف ہوں۔ تم اپنے تمام ساتھیوں کو زیرو ہاؤس ہی اکٹھا کر لو۔ میں کسی بھی وقت عمران کے ساتھ وہاں آ سکتی ہوں" ـــــ عمران

نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ــــ وکٹر نے کہا۔ اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے خنجر جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے ماریا کے منہ سے رومال نکال کر ایک طرف پھینکا اور پھر اس کے ہاتھ بھی آزاد کر دیئے۔

"تم ــــ تم انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو۔ تم تو جادوگر ہو۔ واقعی جادوگر ہو" ــــ ماریا نے باری باری اپنی کلائیاں مسلتے ہوئے کہا۔ وہ اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

"میں نے تمہارے اس وکٹر سے غلط نہیں کہا۔ میں اب بھی تمہارے ساتھ دوستی کرنے کے لئے تیار ہوں" ــــ عمران نے بلیٹ باندھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور ماریا جس نے اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا۔ اس کے اچانک ہٹ جانے سے کرسی سے ٹکراتی ہوئی کرسی سمیت نیچے گری۔ پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر کھڑی ہونے ہی لگی تھی۔ کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور ماریا چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اڑ کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرائی۔ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہوئے اس کے جسم نے ایک بار پھر الٹی قلابازی کھا کر عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران جو اب بلیٹ کا بکل لگانے میں مصروف تھا۔ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے ایک طرف ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر اپنا مڑا ہوا گھٹنا اوپر کر دیا۔ اور کمرہ ماریا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے



گونج اٹھا۔ ماریا کا جسم اس طرح ہوا میں اٹھتا چلا گیا جیسے وہ ہائی جمپ کا عالمی ریکارڈ توڑنے کی کوشش میں مصروف ہو۔ اور پھر اس کا جسم رول کرنے کے انداز میں واپس قالین پر گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اس کی کنپٹی پر بھرپور انداز میں لات جما دی۔ اور ماریا کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اگر تم اسی طرح کی دوستی چاہتی ہو تو اسی طرح سہی" ــــ عمران نے زہر خند لہجے میں کہا۔ اور پہلے اس نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک طرف میز پر رکھا۔ اور پھر اس نے جھک کر بے ہوش پڑی ماریا کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر ڈال کر تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے بے ہوش ماریا کو کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان لٹایا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک کھولا۔ اور کار کو بیک کر کے پھاٹک سے باہر لے آکر روکا اور نیچے اتر کر ایک بار پھر پھاٹک کراس کر کے وہ اندر گیا۔ پھاٹک کو بند کر کے اس نے کنڈہ لگایا اور پھر پھاٹک پر چڑھ کر وہ باہر کود گیا۔ فون کا رسیور وہ پہلے ہی کریڈل سے ہٹا کر رکھ آیا تھا۔ اور پھاٹک اندر سے بند ہونے کی وجہ سے اُسے یقین تھا کہ لاشوں کو جلدی ٹریس نہ کیا جا سکے گا۔ اس کے لئے سارا مسئلہ اپنے ساتھیوں کو نگرانی سے بچانا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کلب میں موجود سب آدمیوں کا خاتمہ کرنے کے باوجود وہاں کافی وقت گزارا تھا۔ ورنہ ماریا سے پوچھ گچھ تو وہ اپنی رہائش گاہ پر بھی لے جا کر کر سکتا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ جیسے ہی وہ ماریا سمیت وہاں پہنچا۔ ماریا کے گروپ کو ساری صورت حال کا پتہ چل جائے

گا۔ اور ان کے پاس اس تھرٹی دن ٹاپ ہال کالونی کے علاوہ فی الحال اور کوئی رہائش گاہ بھی موجود نہ تھی اور نہ ہی فوری طور پر مل سکتی تھی اس لئے اس نے ماریا سے وکٹر کے متعلق پوچھ گچھ کر کے اُسے نگرانی سے ہٹانے کے بعد ماریا کو ساتھ لے کر چلا تھا۔ وہ اب بھی ماریا کو بے ہوش کئے بغیر ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ تاکہ اگر راستے میں پولیس چیکنگ ہو تو ماریا اپنی جان کے خوف سے خاموش رہے گی۔ لیکن ماریا کے اچانک حملہ کر دینے کی وجہ سے اُسے مجبوراً بے ہوش کرنا پڑا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے واپس شہر کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ ساتھ ہی وہ فارمولا واپس حاصل کرنے کے لئے ایک نئی پلاننگ سوچ کر ذہن میں اس کی کڑیاں جوڑنے میں مصروف تھا۔



بلیک ٹاپ کا چیف باس اسٹین اپنی رہائش گاہ میں بنے ہوئے دفتر نما کمرے میں میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا فائلوں کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس وقت رات خاصی گہری ہو چکی تھی۔ لیکن وہ مسلسل کام میں مصروف تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ دفتر سے فائلیں گھر لے آتا تھا اور پھر اپنے دفتر نما کمرے میں بیٹھ کر وہ رات گئے تک کام کرتا رہتا تھا۔ اس کی بیوی کافی عرصہ پہلے فوت ہو چکی تھی اور اس نے دوبارہ شادی نہ کی تھی۔ ایک بیٹی تھی جو ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ اس لئے اسٹین اپنی سرکاری رہائش گاہ میں ملازموں کے ساتھ اکیلا ہی رہتا تھا۔ وہ ملازموں کی بھی زیادہ بھیڑ بھاڑ رکھنے کا قائل نہ تھا۔ اس لئے اس کے پاس صرف دو ملازم تھے۔ جو وہیں کوٹھی میں ہی اس کے ساتھ رہتے تھے۔ اس کی کوٹھی چونکہ سرکاری کالونی میں تھی۔ اس لئے اسے کوٹھی کی حفاظت کی بھی فکر نہ

تھی۔ کالونی کے گرد باقاعدہ دیوار بنا کر سائنسی انداز میں حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ اور کالونی کے گیٹ پر باقاعدہ مسلح گارڈ چوبیس گھنٹے پہرہ دیتے تھے۔ اور کالونی میں مقیم افراد کو بھی چاہے کالونی میں ایک دن میں ہزار بار ہی کیوں نہ داخل ہونا پڑے۔ ان کا شناختی کارڈ چیک کیا جاتا تھا اور رجسٹر پر باقاعدہ اس کا اندراج کیا جاتا تھا۔ کالونی میں رہنے والوں کے مہمان کالونی میں مقیم افراد کی اجازت لے کر اندر داخل ہو سکتے تھے۔ اس لئے کسی حفاظتی گارڈ رکھنے کی بھی اُسے ضرورت نہ رہتی تھی۔ اور وہ اطمینان اور سکون سے اس کوٹھی میں اپنے دو ملازموں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اسٹین نے چونک کر فون کی طرف دیکھا کیونکہ اس وقت کسی قسم کی کال کی کوئی توقع ہی نہ کی جا سکتی تھی۔ اسٹین کی عادت تھی کہ وہ گھر پر نہ ہی کسی سے رابطہ کرتا تھا اور نہ کسی کو رابطے کی اجازت دیتا تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی اس لئے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ اسٹین بول رہا ہوں"۔۔۔ اسٹین نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"گیٹ انچارج بول رہا ہوں جناب۔ بے وقت کال کرنے کی معافی چاہتا ہوں۔ آپ کے دو مہمان آئے ہیں اور وہ مصر ہیں کہ ان کا آپ سے ابھی ملنا بے حد ضروری ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مہمان کون ہیں"۔۔۔ اسٹین نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے



پوچھا۔

"ایک مس ماریا ہیں اور دوسرے مسٹر اینڈرسن"۔۔۔ گیٹ انچارج نے کہا۔

"ماریا اور اینڈرسن۔ اور یہاں اس وقت۔ بات کراؤ ماریا سے" اسٹین نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں ماریا بول رہی ہوں۔ میں اینڈرسن کے ساتھ آئی ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں انتہائی اہم بات چیت کرنی ہے۔ اور فوری۔ ورنہ نقصان ہو سکتا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ماریا کی معذرت بھری آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ اوہ۔ تو اس فارمولے کا مسئلہ ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ سیکرٹ سروس یہاں پہنچ گئی ہے۔ ٹھیک ہے۔ رسیور گیٹ انچارج کو دو"۔۔۔ اسٹین نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔

"یس سر"۔۔۔ گیٹ انچارج کی آواز سنائی دی۔

"مہمانوں کو آنے دو"۔۔۔ اسٹین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

اور اسٹین نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کا ذاتی ملازم ڈینج اندر داخل ہوا۔ یہ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

" ڈینچ۔ میرے دو مہمان آرہے ہیں۔ جیسے ہی وہ پہنچیں انہیں یہاں دفتر لے آنا اور پھر کچھ پینے کے لئے لے آنا" ——— اسٹین نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر" ——— ڈینچ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

" یہ تو بہت برا ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے یہاں آگئی ہے۔ اس کا مطلب ہے ماریا وہاں کوئی ایسا کلیو چھوڑ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ یہاں پہنچے ہیں۔ اب تو خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے" ——— اسٹین نے ہونٹ چباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے کے باہر قدموں کی آواز ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ اور ایک عورت اور ایک مرد اندر داخل ہوئے۔ مگر انہیں اندر آتا دیکھ کر اسٹین شدید ترین حیرت کی وجہ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ آنے والا اینڈرسن نہ تھا اور نہ آنے والی ماریا تھی۔

" ہیلو۔ چیف آف بلیک ٹاپ مسٹر اسٹین۔ معاف کیجئے۔ ہم نے آپ کو بے وقت ڈسٹرب کیا ہے" ——— اس مرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسٹین جو حیرت سے بت بنا کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

" کک ——— کک ——— کون ہو تم" ——— اسٹین نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے میز کی اوپر والی دراز



کی طرف بڑھا۔

" ارے نہیں۔ آپ کوئی ہتھیار نہیں نکالیں گے۔ ویسے بھی آپ ایک لحاظ سے ایک بہت بڑی سرکاری تنظیم کے چیف ہیں۔ اس لئے ہم آپ کی عزت کرتے ہیں" ——— اس مرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی جیب سے ایک مشین پسٹل باہر آگیا تھا۔ اسٹین نے ہاتھ اوپر اٹھا لیا۔ ویسے اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا وہ بٹن دبا دیا تھا جس سے ڈینچ وہاں پہنچ سکتا تھا۔

" تم کون ہو" ——— اسٹین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے باہر آگیا تھا۔

" آپ ادھر صوفے پر آجائیں۔ تاکہ اطمینان سے باتیں ہو سکیں۔ چلیں۔ آئیں ورنہ" ——— مرد کا لہجہ فقرے کے آخر میں یک لخت سرد ہو گیا تھا اور اسٹین ہونٹ چباتا سائیڈ سے باہر آگیا۔

" تم باہر جا کر دیکھو۔ اگر کوئی دوسرا ملازم ہو تو اسے بھی وقتی طور پر آف کر دو" ——— اس مرد نے عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ایک طرف خاموش کھڑی تھی۔ اور وہ عورت سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

" آئیے۔ ادھر صوفے پر تشریف رکھیئے۔ تاکہ اطمینان سے تعارف ہو جائے" ——— اس مرد نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور اسٹین جیسے ہی صوفے پر بیٹھنے کے لئے مڑا۔ دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اوندھے منہ صوفے پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ

وہ اٹھتا۔ اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے دونوں بازو پکڑ کر عقب میں کر دیئے۔ اسٹین نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی پشت پر اس مرد کا گھٹنا رکھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ حرکت بھی نہ کر سکا۔ اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیوں کے گرد کلپ ہتھکڑی لگا دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو گھما کر دوبارہ صوفے پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چلنے لگی تھیں۔

"یہ صرف اس لئے کیا ہے مسٹر اسٹین۔ تاکہ مذاکرات مکمل اطمینان اور سکون کے ماحول میں کئے جا سکیں"۔۔۔ اس مرد نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے کچھ فاصلے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"تم ہو کون"۔۔۔ اسٹین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ شاید آپ جانتے ہوں۔ ویسے مس ماریا کا تو یہی دعویٰ تھا کہ وہ میری رگ رگ سے واقف ہیں۔ لیکن دراصل میرے جسم میں کچھ رگیں خاموش ہیں۔ اور ان رگوں کے بارے میں نہ جاننے کی وجہ سے بے چاری کو ان رگوں کا مزید علم حاصل کرنے کے لئے عالم بالا جانا پڑ گیا ہے۔ کیونکہ ان رگوں کا علم وہیں سے ہی حاصل ہو سکتا ہے"۔۔۔ اس بار اس مرد نے ایشیائی لہجے میں کہا۔ اور صوفے پر بیٹھا ہوا اسٹین ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ علی عمران کا نام اس کے ذہن پر کسی کوڑے کی طرح برسا تھا۔ اس کے ذہن کے بعید ترین گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ آدمی



وہی علی عمران ہو سکتا ہے جس کی دھوم پوری دنیا میں ہے۔

"ارے ارے۔ میں تو ایک معمولی سا آدمی ہوں۔ آپ بڑے سرکاری افسر ہیں۔ اس لئے آپ کو میرے احترام میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تشریف رکھیئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسٹین ایک طویل سانس لے کر دوبارہ دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے وہ لڑکی دوبارہ اندر داخل ہوئی۔

"ایک اور ملازم تھا اسے بھی آف کر دیا ہے"۔۔۔ اس لڑکی نے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا تم نے ملازموں کو ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔ اسٹین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دونوں ہی اس کے پرانے ملازم تھے۔ اس لئے اسے ان کی ہلاکت کی خبر سن کر واقعی دلی صدمہ پہنچا تھا۔

"ارے نہیں۔ وقتی آف کرنے کا مطلب صرف بے ہوش ہونا ہے اس لئے آپ گھبرایئے نہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسٹین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے پر رکھا ہوا کوئی بڑا پتھر ہٹ گیا ہو۔

"ماریا کو تم نے مار دیا ہے"۔۔۔ اسٹین کو اچانک عمران کا وہ فقرہ یاد آ گیا۔ جس میں اس نے ماریا کے ساتھ عالم بالا کا ذکر کیا تھا۔

"مجبوری تھی جناب۔ عالم بالا پہنچنے کے لئے۔ ابھی اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ ایجاد نہیں ہوا۔ ویسے آپ فکر نہ کریں مس ماریا

اکیلی نہیں گئیں۔ ان کے ساتھ ان کا گولڈن گرل والا پورا سیکشن بھی گیا ہے۔ تاکہ وہ اکیلی جاتے ہوئے خوف نہ کھائیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسٹین کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"ہونہہ۔ تو تم اب کیا چاہتے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یقیناً اس فارمولے کے پیچھے آئے ہو گے۔ لیکن میرے پاس فارمولا نہیں ہے اور نہ ہی مجھے علم ہے کہ وہ اب کہاں ہے" ـــــ اسٹین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ وہ اس عمران کے سامنے کسی صورت بھی نہ جھکے گا۔

"وہ فارمولا۔ ارے اس کا ہم نے اچار ڈالنا ہے۔ اب اگر ہم وہ فارمولا واپس بھی لے جائیں تو ظاہر ہے آپ کے سائنسدانوں نے اُسے پڑھ بھی لیا ہو گا اور ہو سکتا ہے اس کی کاپیاں بھی کرا لی ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا، اور اسٹین عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ واقعی عمران نے جو کچھ کہا تھا اس بات میں وزن تھا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو" ـــــ اسٹین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"صرف اتنا بتا دیں کہ کیا ڈیفنس سیکرٹری مسٹر دونالڈ نے آپ کو کنفرم کر دیا تھا کہ دوسری بار جو فارمولا لایا گیا ہے وہ درست ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ دونالڈ نے باقاعدہ



اسے کنفرم کیا تھا۔ تب ہی مجھے اطمینان ہوا تھا" ـــــ اسٹین نے چونک کر کہا۔

"شکریہ۔ بس مجھے بھی یہی بات کنفرم کرنی تھی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اسٹین حیرت سے اُسے اپنی طرف آتے دیکھنے لگا۔ پھر اُسے اس عمران کا بازو گھومتا نظر آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں جیسے خوفناک دھماکہ ہوا اور پورے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے بلنکی کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ اس نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر موجود جولیا بھی مقامی میک اپ میں تھی۔

"اس اسٹین کے پاس جانے کا کیا فائدہ۔ جب ماریا نے بتا دیا ہے کہ اسٹین نے فارمولا اس ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ کو ہی دیا ہوگا۔ تو ہمیں اس ڈیفنس سیکرٹری کو کور کرنا چاہیئے۔ اُسی سے ہی اس لیبارٹری کا اتہ پتہ معلوم ہو سکے گا۔ جہاں یہ فارمولا بھیجا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری بھی اسی کالونی میں رہتا ہے۔ جس میں اسٹین رہتا ہے۔ اور تم نے ماریا سے وہ تفصیل تو سن ہی لی تھی۔ کہ اس کالونی میں اجنبیوں کو داخل ہونے سے روکنے کے لئے



کیسے کیسے انتظامات کئے گئے ہیں۔ وہ اسٹین تو ماریا کا نام اور اس کی آواز سن کر بہرحال ہمیں اندر آنے کی اجازت دے دے گا۔ مگر وہ ڈیفنس سیکرٹری تو ظاہر ہے ہمیں کسی بھی روپ میں نہیں پہچانتا۔ دوسری بات یہ کہ ماریا کا صرف خیال ہے۔ ہو سکتا ہے اسٹین نے یہ فارمولا براہِ راست کسی لیبارٹری میں بھیجا ہو یا حکومت کی ہدایت پر کسی خاص سائنسدان کے حوالے کر دیا ہو۔ اس لئے کنفرمیشن ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں واقعی یہ پوائنٹ تو میرے ذہن میں آئے ہی نہ تھے"۔۔۔ جولیا نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"آ ہی کیسے سکتے ہیں۔ دماغ خالی ہو تو ان کو بھی جگہ ملے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ دماغ خالی نہ ہونے کا کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔ وہ واقعی عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔ کیونکہ اگر وہ اُسے احمق کہتا تو پھر وہ یہی کہتا کہ اس کا دماغ خالی ہے۔ مگر وہ تو کہہ رہا تھا کہ اس کا دماغ خالی نہیں ہے۔

"جب دماغ میں صرف ایک ہی خیال نے اس قدر پھیلاؤ اختیار کر رکھا ہو تو دوسرے خیالات کو کیسے وہاں جگہ مل سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار شرم کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ وہ اب عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔

"تم نے اس ماریا کو ابھی تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے" ـــــــ
اچانک جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید اچانک اس
بات کا خیال آ گیا تھا۔

"مم ـــ مم ـــ میرا مطلب ہے۔ عقلمند ریزرو سٹاک تو
رکھتے ہی ہیں۔ بوقت ضرورت کام آ سکتا ہے" ـــــ عمران نے
رک رک کر کہا۔

"میں تمہیں بھی تمہارے ریزرو سٹاک سمیت گولیوں سے اڑا
دوں گی سمجھے" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اتنے نشے کی ضرورت نہیں۔ اصل سٹاک مل
جائے تو ریزرو بے چارہ خود ہی پڑا پڑا سوکھ جاتا ہے" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ میں اب تمہاری فطرت سے واقف ہو گئی ہوں۔
تم زندگی بھر اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہو سکتے۔ تمہارا مقصد
صرف دوسروں کو بیوقوف بنانا ہوتا ہے۔ ہاں" ـــــ جولیا نے
اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"واقعی اس دنیا میں خلوص اور سچائی کی کوئی قدر باقی نہیں
رہی۔ سچی بات کو بھی دوسرے غلط معنوں میں لیتے ہیں اور دوسروں
کا کیا گلا کیا جائے۔ جب جوہری ہی قدر نہ کرے تو......"
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑے مایوسانہ اور
دل گرفتہ سے لہجے میں کہا۔

"بس یہ اداکاری آئندہ میرے سامنے نہ کرنا۔ میں اب



تک تمہاری اس اداکاری سے بہت بیوقوف بن چکی ہوں" ـــــ
جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے پتہ تھا کہ تم اسے اداکاری ہی کہو گی۔ لیکن وہ مس ماریا
اسے اداکاری نہیں سمجھتی۔ مجھے کہہ رہی تھی کہ میں دل سے تمہاری
قدر کرتی ہوں۔ مگر میں نے اُسے صاف کہہ دیا تھا کہ تم نے
کیا قدر کرنی ہے۔ قدر کرنے والا کوئی اور ہے۔ مگر اب چلو۔
اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال ریزرو سٹاک ہی سہی" ـــــ
عمران نے کہا۔

"میں اس ماریا کی بوٹیاں اڑا دوں گی اپنے ہاتھوں سے۔
بڑی آ گئی ہے قدر کرنے والی۔ نانسنس۔ احمق" ـــــ جولیا نے
بُری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تم اگر قدر نہیں کر سکتیں تو دوسروں کو کیوں منع کرتی ہو۔
ویسے ایک بات بتا دوں مجھے تمہاری اس قدر ناشناسی پر دلی
رنج پہنچا ہے" ـــــ عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اداکاری مت کیا کرو۔ تمہیں کس نے روک رکھا ہے۔
کہ تم بس اداکاری ہی کرتے رہ جاؤ" ـــــ جولیا نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار منہ دوسری
طرف کر لیا۔ ظاہر ہے وہ اب ذہنی طور پر مکمل مشرقی لڑکی کے
روپ میں ڈھل چکی تھی۔ اس لئے وہ کھل کر بات نہ کر سکتی تھی۔

"ارے واہ۔ یہی بات تم پہلے کہہ دیتیں تو اب تک مسئلہ
نہ حل ہو جاتا۔ بس اب واپس پاکیشیا پہنچنے دو مجھے۔ سب سے

پہلے اس اداکاری سے توبہ کر دوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ بے اختیار گلنار ہو گیا۔

" وہ چیک پوسٹ آنے والی ہے۔ اس لئے ذہنی طور پر تیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اس اسٹین کو شک پڑ جائے اور ساری بازی ہی پلٹ جائے" ـــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو جولیا چونک کر سیدھی ہو گئی۔

" فکر نہ کرو۔ میں نے ماریا کے لہجے اور آواز کی مکمل مشق کر لی ہے" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ چیک پوسٹ پر چار مسلح فوجی موجود تھے۔ عمران کار روک کر نیچے اتر آیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی کار سے نیچے اتری۔ اور وہ دونوں تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ جس کے سامنے مسلح فوجی موجود تھے۔ کمرے میں ایک میجر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک فون پڑا تھا اور ایک رجسٹر کھلا پڑا تھا۔

" میرا نام ماریا ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں اینڈرسن۔ ہم نے جناب اسٹین صاحب سے ملنا ہے" ـــــ جولیا نے ماریا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" جناب اسٹین صاحب اس وقت سو چکے ہوں گے۔ اس لئے ہم انہیں ڈسٹرب نہیں کر سکتے۔ آپ دن کے وقت تشریف لائیں" ـــــ میجر نے روکھے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔



" مسٹر میجر۔ ہمارا تعلق بھی حکومت سے ہے۔ اور میں مسٹر آسٹین کی ماتحت ہوں۔ اور اس وقت ہمارا ان سے ملنا انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ پورے فن لینڈ کی سلامتی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آپ ان کو فون کریں وہ رات کو دیر سے سونے کے عادی ہیں" ـــــ جولیا نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا

" اوہ۔ اچھا اچھا۔ میں فون کرتا ہوں" ـــــ میجر ملک کی سلامتی کی بات سن کر نرم پڑ گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تھے۔ جب کہ عمران کی نظریں کھلے ہوئے رجسٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ جس کے ایک خانے میں ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ کا نام۔ کوٹھی کا نمبر۔ اور ساتھ ہی فون نمبر درج تھا۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب دو گھنٹے پہلے اندر گئے تھے۔ اور یہ ان کے اندر جانے کا اندراج تھا۔ ماریا نے چونکہ انہیں یہاں کے پورے نظام کی تفصیلات بتا دی تھیں۔ اس لئے عمران کو رجسٹر پر اس قدر تفصیلی اندراج دیکھ کر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی۔ میجر نے اسٹین سے بات کرنے کے بعد رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا تھا۔ اور واقعی جولیا نے ماریا کے لہجے اور آواز کی بڑی بے داغ نقل کی تھی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے کوائف کے رجسٹر پر تفصیلی اندراجات کے بعد انہیں اندر جانے کی اجازت مل گئی۔ اور وہ دونوں کار آگے بڑھا لے گئے۔ پھر ایک ادھیڑ عمر ملازم نے پھاٹک کھولا۔ کوٹھی میں اس ملازم کے علاوہ اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اس لئے اسی سے اسٹین کے کمرے کا پوچھ کر عمران نے ایک ہی مکے میں اس ملازم کو

بے ہوش کر دیا تھا۔ اور پھر اسٹین پر بھی انہیں زیادہ محنت نہ کرنی پڑی۔ اور عمران نے باتوں ہی باتوں میں اسٹین سے یہ کنفرم کرا لیا تھا کہ اس نے فارمولا واقعی ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ کے حوالے کیا تھا۔ اس کے بعد عمران نے اسٹین کو بھی بے ہوش کر دیا۔ کوٹھی کے دوسرے ملازم کو جولیا نے جا کر بے ہوش کر دیا تھا۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

اسٹین کو بے ہوش کرنے کے بعد عمران نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جو اس نے چیک پوسٹ پر موجود رجسٹر میں دیکھے تھے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی بولنے والی کوئی عورت تھی۔

"چیف آف بلیک ٹاپ اسٹین بول رہا ہوں۔ رونالڈ سے بات کرائیں" ——— عمران نے اسٹین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ کیسے ہیں آپ۔ میں جوزلفین بول رہی ہوں" ——— دوسری طرف سے بولنے والی نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ میں نے تو پہچانا بھی نہ تھا۔ آپ سنائیں کیا حال ہیں" عمران نے بھی مسکراتے ہوئے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"فائن۔ ہولڈ کرو۔ میں رونالڈ کو بلاتی ہوں" ——— جوزلفین نے جو یقیناً رونالڈ کی بیوی تھی کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو اسٹین۔ خیریت۔ اس وقت کیسے فون کیا" ——— بولنے والے



کے لہجے میں حیرت تھی۔ لیکن اس کا لہجہ بے تکلفانہ تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ ان دونوں کے درمیان خاصے گہرے اور بے تکلفانہ تعلقات ہیں بہرحال وہ ہمسائے بھی تھے اور حکومت کے اعلیٰ عہدے دار بھی۔

"رونالڈ۔ کیا تم فوری طور پر میری کوٹھی پر آ سکتے ہو۔ میں تمہیں ایک خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں۔ ایسی چیز کہ تم چونک پڑو گے" ——— عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"خاص چیز۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ——— رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا حوالہ دے دیتا ہوں کہ وہ فارمولا جو پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اور میں نے تمہارے حوالے کیا تھا۔ اور پھر تم نے کنفرم بھی کیا تھا۔ کہ وہ درست فارمولا ہے۔ اس سے متعلق ہی بات ہے۔ اور میں فون پر مزید تفصیل نہیں بتا سکتا۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ورنہ تمہاری نوکری اور حیثیت دونوں ہی خطرے کی زد میں آ سکتے ہیں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ فارمولا تو میں نے لیبارٹری بھجوا دیا تھا۔ اور انہوں نے ہی اسے کنفرم کیا تھا۔ اب اس بارے میں کیا چیز ایسی آ گئی۔ جس سے میری نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے" ——— رونالڈ کا لہجہ اور زیادہ حیرت سے بھر گیا۔

"تم آؤ گے تو تمہیں پتہ چلے گا۔ فوراً آ جاؤ۔ میں نے اپنے ملازموں کو بھی ان کے کوارٹر میں بھجوا دیا ہے۔ تاکہ کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ میرے سیکشن کی انچارج مس ماریا یہ چیز لے آئی

ہے۔ وہ فارمولا بھی ماریانے ہی پاکیشیا سے حاصل کیا تھا" ——— عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تم نے بتایا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں" ——— رونالڈ نے کہا۔

" ماریا ہی تمہیں گیٹ پر ملے گی۔ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے گی" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" جاؤ جولیا اور اس سیکرٹری صاحب کو لے آؤ۔ تاکہ اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہو سکے" ——— عمران نے رسیور رکھ کر جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی کمرے سے نکل کر باہر چلی گئی۔

پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد اُسے باہر سے باتوں کی آواز سنائی دی۔ بول رونالڈ رہا تھا اور وہ جولیا کے ماریا نہ ہونے پر حیرت کا اظہار کر رہا تھا

" ہمیں حالات کے تحت میک اپ کرنا پڑتا ہے۔ جناب" ——— جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر رونالڈ کا ہنکارا سنائی دیا جیسے وہ جولیا کے اس جواب سے مطمئن ہو گیا ہو۔

عمران جولیا کے اس برجستہ جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک سفید بالوں اور سفید بھنوؤں والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا بھی اندر آ گئی۔

" کک ——— کک ——— کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ ——— یہ اسٹین" آنے والا جو یقیناً ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ تھا، نے کمرے میں داخل ہو کر عمران کو ہاتھ میں مشین پسٹل لئے اور اسٹین کو صوفے



پر بے ہوش پڑے دیکھ کر بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ صاحب۔ اگر آپ نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحے میں کھوپڑی اڑا دوں گا۔ بیٹھ جاؤ سامنے کرسی پر" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

" کک ——— کک ——— کون ہو تم۔ کون ہو تم" ——— رونالڈ عمران کی سرد اور غراتی ہوئی آواز سن کر اور زیادہ بوکھلا گیا تھا۔ اس نے تیزی سے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھا۔ مگر جولیا کے چہرے پر بھی طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

" گھبرائیں نہیں۔ ہمارا تعلق بھی فن لینڈ کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہی ہے۔ ہم محب وطن ہیں۔ دشمن نہیں ہیں۔ لیکن حکومت کی سلامتی اسٹین اور آپ دونوں کی حماقت کی وجہ سے شدید خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اس لئے ہمیں اس انداز میں کارروائی کرنی پڑی" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" تم ——— تم فن لینڈ کے آدمی ہو۔ پھر ——— بھی ——— پھر ——— بھی اس طرح" ——— رونالڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اُسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔

" اگر ہم دشمن ہوتے جناب تو مسٹر اسٹین کے جسم میں اب تک دس بارہ گولیاں اتر چکی ہوتیں اور جس طرح ہم یہاں پہنچ سکتے ہیں اس طرح ہم آپ کی کوٹھی میں داخل ہو کر آپ سمیت آپ کی بیوی

اور باقی سب افراد کو بھی گولیوں سے اڑا دیتے۔ اس لئے آپ مطمئن رہیں
ہم نے صرف چند باتوں کی وضاحت آپ سے کرنی ہے اور بس۔
لیکن یہ بتا دوں کہ شخصیات کے مقابلے میں ملک کی سلامتی بہرحال
زیادہ مقدم ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آپ نے غلط بیانی کی یا ہماری
ہدایات کے مطابق عمل نہ کیا تو پھر آپ کی لاش کسی گندے غلیظ
پانی میں ہی تیرتی نظر آئے گی" ــــــ عمران نے سرد اور سپاٹ لہجے
میں کہا۔ وہ مقامی لہجے میں ہی بات کر رہا تھا۔

" کیا ــــ کیا چاہتے ہو۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ کیا تم
اپنی شناخت کرا سکتے ہو" ــــ رونالڈ نے اب سنبھلے ہوئے
لہجے میں کہا۔

" ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ اس کی بجائے ہم تمہیں گولی
مار کر مزید وقت بچا سکتے ہیں۔ بولو شناخت چاہتے ہو یا......."
عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

" سوری میں ......" رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے دو الفاظ منہ
سے نکالے ہی تھے کہ دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا کرسی سے
نیچے قالین پر جا گرا۔ شائیں کی آواز سے گولی اس کے کان کے
قریب سے گزر کر عقبی دیوار میں گھس گئی تھی۔

" اس بار گولی دل میں اتر جائے گی" ــــ عمران نے غراتے
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ کیا ــــ کیا پوچھتے ہو۔ کیا کروں میں
بولو" ــــ رونالڈ نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔



" اٹھ کر کرسی پر بیٹھ جائیں" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں
کہا۔ اور رونالڈ جلدی سے قالین سے اٹھے اور دوبارہ کرسی پر
بیٹھ گئے۔

" پاکیشیا سے لایا جانے والا مائنڈ کنٹرول فارمولا جو اسٹیشن نے
آپ کو دیا تھا۔ آپ نے اسے غلط جگہ کیوں پہنچا دیا" ــــ عمران
نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" غلط جگہ پر ــــ کیا مطلب۔ غلط جگہ کیسے فارمولا جا سکتا ہے۔
یہ تو پہلے سے ہی طے تھا کہ اس فارمولے پر کام ہاکسٹن لیبارٹری
میں ہی ہوگا۔ اور میں نے فارمولا ہاکسٹن لیبارٹری کے ڈاکٹر
مورسن کے حوالے کر دیا تھا اور میں نے آج بھی ان سے رپورٹ
لی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ فارمولے پر کام تسلی بخش طور پر شروع
کر دیا گیا ہے" ــــ رونالڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" حالانکہ یہ غلط ہے۔ ہاکسٹن لیبارٹری کے ڈاکٹر مورسن نے ہی
حکومت کو خفیہ رپورٹ دی ہے کہ آپ نے وہ فارمولا ان کے
حوالے کرنے کی بجائے کسی اور لیبارٹری میں بھیج دیا ہے" ــــ
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا ــــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔
وہ ایسا کہہ بھی نہیں سکتا" ــــ رونالڈ نے انتہائی جذباتی لہجے
میں کہا۔

" یہ ہاکسٹن لیبارٹری وہی ہے ناں۔ جو شمالی پہاڑیوں میں ہے۔
وہی ہے ناں" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شمالی پہاڑیوں میں لیبارٹری۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں تو سرے سے ہی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ پاکستان لیبارٹری تو رزدو کے قصبے پاکستان میں ہے۔ ان پہاڑیوں میں کیسے پہنچ گئی" ـــــ رونالڈ نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"مجھے یقین آ رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو۔ لیکن مکمل یقین اس صورت میں آسکتا ہے کہ تم فون پر میرے سامنے ڈاکٹر مورسن سے بات کرو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کرتا ہوں۔ ابھی تمہاری تسلی کرا دیتا ہوں" ـــــ رونالڈ نے فون کے لئے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری ساتھی نمبر ملائے گی۔ تم یہیں بیٹھے رہو۔ بولو کیا نمبر ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ تو رونالڈ نے جلدی سے نمبر بتا دیئے۔

"نمبر ملاؤ" ـــــ عمران نے ایک طرف کھڑی جولیا سے کہا اور جولیا نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ پاکستان لیبارٹری" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سوری۔ رانگ نمبر" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے بڑھ کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رونالڈ چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو



گیا۔ عمران نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں مشین پسٹل کا رخ بدلا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اور صوفے پر بے ہوش پڑا ہوا اسٹین کا جسم اچھلا اور وہ اچھل کر صوفے سے نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"جلدی سے یہاں بڑے گٹر کا دہانہ تلاش کرو۔ ہم نے ان دونوں کی لاشیں اس کے اندر ڈالنی ہیں۔ اور بے ہوش ملازموں کا بھی اب خاتمہ کر دو" ـــــ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک ایک کر کے اسٹین اور رونالڈ اور اسٹین کے دونوں ملازموں کی لاشیں گٹر میں ڈالیں اور پھر گٹر کا منہ بند کر کے وہ پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار نہ صرف کوٹھی سے بلکہ چیکنگ پوسٹ سے بھی نکل کر شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔

"ادھر ـــ ادھر کیوں جا رہے ہو" ـــــ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کار مڑتے ہی چونک کر پوچھا۔

"اس کار سے بھی پیچھا چھڑانا ہے۔ اور اس میک اپ سے بھی" عمران نے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک پرانے سے کھنڈر نما پھاٹک کے اندر روک دی اور نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے صفدر اور تنویر نکل کر آ گئے۔

"کام ہو گیا ہے عمران صاحب" ـــــ صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میک اپ باکس لے آئے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ادھر آجائیے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک ٹوٹے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک بڑا سا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ جس میں میک اپ باکس بھی تھا۔ عمران نے اپنا اور جولیا کا میک اپ تبدیل کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ پہلے والی کار وہیں چھوڑ کر اس کار میں بیٹھے کوٹھی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جو صفدر اور تنویر لے کر آئے تھے۔

"اس ماریا کی کیا پوزیشن ہے"۔۔۔ جولیا نے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔ اور نعمانی اور صدیقی وہیں موجود ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر اس کے چیف کا خاتمہ ہو سکتا ہے تو وہ کیوں زندہ بچی رہے میں جاتے ہی اس کا خاتمہ کر دوں گی"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیوں تنویر کا سکوپ ختم کر رہی ہو۔ بے چارہ نظریں چھپا چھپا کر اُسے دیکھ رہا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے نظریں چھپا کر دیکھنے کی۔ یہ کام تو تم کرتے ہو"۔۔۔ تنویر نے منہ بنا کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیسے کر سکتا ہوں۔ سیکرٹ ایجنٹ تم ہو۔ اس لئے سیکرٹ



کام بھی تم ہی کر سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تنویر میں اتنی شرم تو ہے کہ نظریں چھپا کر دیکھتا ہے۔ تمہاری تمہاری طرح بے شرم نہیں کہ ہر لڑکی کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہو جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے ہو"۔۔۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری کا پتہ چلا"۔۔۔ صفدر نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی بات کا رخ بدلنے کے لئے کہا۔

"ہاں۔ پتہ چل گیا ہے۔ روزد کے قصبے ہاکسٹن میں ہے۔ یہ لیبارٹری"۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ روزد کہاں ہے"۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہو گا فن لینڈ کا کوئی بڑا ضلع یا صوبہ۔ نقشے میں دیکھ لیں گے" جولیا نے کہا۔

"میں نے نقشے کو اچھی طرح دیکھا ہے۔ نقشے میں کوئی روزد نام موجود ہی نہیں ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔۔۔ نام ہی نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیوں عمران"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور پھر عمران سے مخاطب ہو گئی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو عورتوں کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا

ہوں۔ اس لئے روزواگر کسی نوجوان عورت کا نام ہے تو میں بتا سکتا ہوں۔ نقشے کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھنا تنویر کا کام ہے۔ وہی بتا سکتا ہے" ـــــ عمران نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے انداز پر جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تو تمہیں بھی اب روٹھنا آ گیا ہے" ـــــ جولیا نے بے طرح ہنستے ہوئے کہا۔

" اب کیا کیا جائے۔ جو کام منتوں سے نہیں ہو سکتا میں نے سوچا شاید روٹھنے سے ہو جائے" ـــــ عمران نے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر اور تنویر بھی ہنس پڑے۔



میز پر رکھے انٹر کام کی مترنم گھنٹی کی آواز سنتے ہی ایک فائل پر جھکا ہوا ادھیڑ عمر آدمی جس کا سر درمیان سے گنجا تھا اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک موجود تھی بری طرح چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ـــــ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر مورسن۔ میں الفانسو بول رہا ہوں سیکورٹی چیف" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سیکورٹی چیف۔ کیا بات ہے۔ اس وقت رات گئے تمہیں فون کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ ابھی لیبارٹری ایکس چینج آپریٹر نے مجھے کال کر کے ایک حیرت انگیز بات بتائی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے۔ کہ

لیبارٹری کے کوڈ نمبر پہ ایک کال آئی۔ جسے رانگ نمبر کہا گیا۔ حالانکہ
آپ جانتے ہیں کہ سپیشل کمپیوٹر سسٹم کی وجہ سے لیبارٹری کا
نمبر ڈائل کئے بغیر رانگ نمبر مل ہی نہیں سکتا۔ اس پہ آپریٹر نے سپیشل
سسٹم سے کال کرنے والے کا نمبر چیک کیا تو ایک اور حیرت انگیز
بات سامنے آ گئی کہ یہ کال سینئر آفیسرز کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ سے
کی گئی۔ اور یہ کوٹھی بلیک ٹاپ کے چیف جناب اسٹین کی ہے۔
اس پہ اس نے مجھے ساری بات بتائی تو میں نے وہاں خود کال کی۔
لیکن ادھر سے ریسیور ہی نہیں اٹھایا جا رہا۔ یہ صورت حال
انتہائی مشکوک ہے۔ آپ فوراً ایکس چینج میں آجائیں تاکہ اس
سلسلے میں مزید چھان بین کی جا سکے" ـــــ سیکورٹی چیف الفانسو
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا۔
ڈاکٹر مورسن کا چہرہ حیرت سے بگڑتا جا رہا تھا۔

" اوہ اوہ۔ واقعی یہ حیرت انگیز بات ہے۔ ٹھیک ہے میں آ
رہا ہوں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور
پھر ریسیور کریڈل پہ رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے اٹھ کر
عقبی الماری میں رکھ کر اس نے الماری کو لاک کیا اور پھر تیز تیز
قدم اٹھاتا وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ لیبارٹری کی ایکس چینج میں پہنچ چکا تھا یہاں
ایکس چینج آپریٹر کے ساتھ لمبا تڑنگا سیکورٹی چیف الفانسو
بھی موجود تھا۔

" ایسا کرو۔ ڈیفنس سیکرٹری جناب رونالڈ کی کوٹھی کا نمبر



ملاؤ۔ وہ بھی اسی کالونی میں ہے۔ میں خود بات کرتا ہوں" ـــــ
ڈاکٹر مورسن نے ایک کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ایکس چینج
آپریٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

" کون ہے" ـــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔ اور ڈاکٹر مورسن آواز فوراً ہی پہچان گیا۔ کہ یہ
آواز ڈیفنس سیکرٹری جناب رونالڈ کی بیگم جوزفین کی ہے۔
کیونکہ وہ بے شمار بار ڈیفنس سیکرٹری کے گھر ان سے ملاقات
کر چکا تھا۔ اس لئے وہ ان کی بیگم سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔

" میں ہاکسٹن لیبارٹری سے ڈاکٹر مورسن بات کر رہا ہوں۔
مسز رونالڈ" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے مائیک آپریٹر سے لیتے
ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ ڈاکٹر مورسن آپ۔ اس وقت۔ خیریت" ـــــ
مسز رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں ایک ضروری کام ہے مسٹر رونالڈ سے۔ آپ ان سے
بات کرا دیں میری" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" رونالڈ تو کافی دیر سے بلیک ٹاپ کے چیف اسٹین کی کوٹھی پہ
گئے ہوتے ہیں۔ ان کی کال آئی تھی۔ اور وہ فوراً وہاں چلے گئے
تھے۔ ابھی تک تو واپس نہیں آئے۔ میں ابھی تک ان کی واپسی
کا انتظار کر رہی ہوں" ـــــ مسز رونالڈ نے جواب دیا۔ اور
ان کی بات سن کر ڈاکٹر مورسن کے ساتھ ساتھ الفانسو بھی

چونک پڑا۔

" اوہ۔ مگر ان کی کوٹھی سے کوئی فون اٹنڈ ہی نہیں کر رہا۔ ہم نے بار بار وہاں کال کی ہے۔ لیکن کوئی ریسیور ہی نہیں اٹھاتا۔ آپ پلیز کسی ملازم کو بھیج کر پتہ کرائیں کہ وہاں کیا صورت حال ہے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" یہ آپ کا لہجہ کیوں مشکوک ہے۔ وہاں کیا بات ہوئی ہے۔ وہ دونوں شطرنج کے رسیا ہیں۔ بیٹھ گئے ہوں گے شطرنج کھیلنے۔ کیا بات ہے۔ خیریت ہے" ـــــ مسٹر رونالڈ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" آپ معلوم تو کرائیں پلیز۔ میں چند منٹ بعد دوبارہ کال کر دوں گا" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور مائیک آف کر دیا۔ آپریٹر نے بھی کال آف کر دی۔

" اس کا مطلب ہے ڈاکٹر کہ صورت حال واقعی مشکوک ہے" ـــــ الفانسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ کہ کیا بات ہو سکتی ہے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے الجھے ہوتے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر مورسن۔ آپ کو تو علم ہے کہ اس لیبارٹری میں پاکیشیا سے لائے ہوتے انتہائی اہم فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔ اور اس فارمولے کی مکمل حفاظت کے لئے یہاں انتہائی سخت سیکورٹی نظام قائم کیا گیا ہے۔ اور مجھے بھی یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں معمولی سی بات کو بھی نظر انداز نہیں



کرنا چاہئے" ـــــ الفانسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن اول تو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم سوائے چند خاص حکام کے اور کسی کو ہے ہی نہیں حتیٰ کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو بھی صحیح معنوں میں اس کے متعلق علم نہیں ہے۔ حالانکہ وہ اس محکمے کے سب سے بڑے افسر ہیں۔ پھر کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ بہرحال ابھی پتہ چل جائے گا" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دوبارہ کال ملاؤ" ـــــ تھوڑی دیر مزید انتظار کرنے کے بعد ڈاکٹر مورسن نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے دوبارہ کال ملا دی۔

" ہیلو" ـــــ اس بار دوسری طرف سے کسی ملازم کی آواز سنائی دی۔

" میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں۔ مسز رونالڈ یا مسٹر رونالڈ سے بات کراؤ" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" بیگم صاحبہ سے بات کیجئے" ـــــ ملازم نے کہا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مسز رونالڈ کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی۔

" مسز رونالڈ۔ میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں۔ آپ نے معلوم کرایا ہے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" اوہ ڈاکٹر مورسن۔ وہاں تو کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ نہ ہی ملازم ہیں نہ اسٹیمن اور نہ رونالڈ۔ ایک کمرے میں خون کے دھبے موجود ہیں۔ اور گولیوں کے خول بھی ملے ہیں۔ ملازموں کے کمروں سے بھی خون کے دھبے ملے ہیں۔ کوئی سیکورٹی انچارج میجر پرائڈ تحقیقات

کر رہے ہیں۔ نجانے یہ کیا ہو گیا ہے" ___ مسٹر رونالڈ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ میجر پرائڈ جناب اسٹین کی کوٹھی میں ہیں" ___ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو کیسے گڑبڑ کا شک ہوا" ___ مسٹر رونالڈ نے کہا۔

"میں دوبارہ آپ سے بات کر دوں گا۔ پہلے میں اس میجر پرائڈ سے بات کر لوں" ___ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔ اور مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن آف کر کے اس نے آپریٹر کو اسٹین کی کوٹھی کا نمبر ملانے کے لئے کہا۔

"ہیلو" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں۔ میجر پرائڈ سے بات کرائیں" ___ ڈاکٹر مورسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں میجر پرائڈ ہی بول رہا ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں" ___ دوسری طرف سے اُسی طرح سخت لہجے میں پوچھا گیا اور ڈاکٹر مورسن نے مختصر لفظوں میں اب تک ہونے والی ساری کارروائی اور اپنے متعلق بتا دیا۔

"اوہ اوہ۔ ڈاکٹر مورسن۔ یہاں انتہائی غضب ہو گیا ہے۔ جناب اسٹین۔ جناب رونالڈ اور جناب اسٹین کے دونوں ملازمین کی لاشیں گٹر سے نکال لی گئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔



خون کے نشانات کی وجہ سے ہم گٹر تک پہنچ گئے تھے۔ اور پھر گٹر میں چونکہ پانی زیادہ نہ تھا۔ اس لئے یہ لاشیں گٹر کے نیچے سے ہی مل گئی ہیں۔ اعلیٰ حکام کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ ابھی یہاں پہنچنے والے ہیں" ___ میجر پرائڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لاشیں۔ اوہ ویری بیڈ۔ تو انہیں ہلاک کیا گیا ہے۔ مگر کیوں۔ کس نے ایسا کیا ہے۔ وہاں آپ لوگ تو گیٹ پر کسی غیر متعلق آدمی کو اندر ہی نہیں جانے دیتے۔ پوری چھان بین کرتے ہیں" ___ ڈاکٹر مورسن نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"ایک مقامی مرد اور ایک مقامی عورت گیٹ پر آئے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اُسی محکمے سے متعلق بتایا تھا۔ جس محکمے سے جناب اسٹین کا تعلق ہے۔ اس پر میں نے جناب اسٹین سے فون پر بات کی۔ اور انہوں نے اس عورت سے خود بات کی۔ اس عورت کا نام ماریا اور اس کے ساتھی کا نام اینڈرسن بتایا گیا۔ اور پھر جناب اسٹین نے انہیں بلا لیا۔ اس کے کافی دیر بعد وہ دونوں واپس چلے گئے۔ اور پھر مجھے مسٹر رونالڈ کی کال ملی۔ انہوں نے بتایا کہ جناب اسٹین کی کوٹھی خالی پڑی ہے۔ اور وہاں خون کے دھبے ہیں۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گیا ہوں۔ ویسے میں نے سنٹرل انٹیلی جنس کے چیف گراہم کو اطلاع کر دی ہے۔ وہ ان دونوں کو اور اس کار کو جلد ہی ڈھونڈ نکالیں گے۔ میرا خیال ہے۔ یہ خوفناک واردات ان دونوں نے ہی کی ہے" ___ میجر پرائڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پھر رابطہ کر دوں گا" ___ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

اور مائیک کا بٹن آف کر دیا۔

"ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی گروپ اس فارمولے کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری اس وقت شدید خطرے میں ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا ہوگا"۔۔۔۔ الفانسو نے کہا تو ڈاکٹر مورسن بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ تمہیں یہاں بیٹھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے ایسی نظروں سے الفانسو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ اُسے بھی مجرموں کا ساتھی سمجھ رہا ہو۔

"میں ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرتا ہوں ڈاکٹر مورسن۔ اور ہمارا ہر روز ایسے واقعات سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں کیا ہوا ہوگا۔ جناب اسٹین نے وہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا۔ اور ڈیفنس سیکرٹری مسٹر رونالڈ کے حوالے کر دیا۔ مسٹر رونالڈ نے یہ فارمولا آپ کے حوالے کر دیا۔ اب اگر کوئی گروپ اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو ظاہر ہے اُسے یہ معلوم نہ ہوگا کہ یہ فارمولا کہاں پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسٹین کو گھیرا۔ اس سے انہیں مسٹر رونالڈ کے بارے میں معلوم ہوا ہوگا کہ مسٹر رونالڈ نے انہیں بتا دیا ہوگا لیبارٹری میں ہے۔ اور یہاں کا۔۔۔۔ فون نمبر بھی مسٹر رونالڈ کو معلوم تھا۔ ان سے یہ فون نمبر بھی معلوم کر لیا گیا۔ اس کے بعد



فون کر کے چیک کیا گیا ہوگا۔ کہ کیا واقعی مسٹر رونالڈ نے درست نمبر بتایا ہے۔ جب یہاں سے لیبارٹری کا نام بتایا گیا تو انہیں یقین ہو گیا اور انہوں نے رانگ نمبر کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر بات کو چھپانے کے لئے انہوں نے سب کو قتل کر کے ان کی لاشیں گٹر میں ڈال دیں۔ اور وہاں سے نکل گئے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہاں لیبارٹری میں کیسے انتظامات ہیں۔ اس لئے رانگ نمبر کہنے سے یہاں مسئلہ مشکوک ہو گیا"۔۔۔۔ الفانسو نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل درست کہہ رہے ہو۔ حالات سے بالکل یہی صورتحال سامنے آتی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کال آگئی۔ اور آپریٹر نے جلدی سے اسے اٹنڈ کرتے ہوئے مائیک ڈاکٹر مورسن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ چیف سیکرٹری کالنگ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں۔ ہاکسٹن لیبارٹری سے سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر مورسن۔ آپ کو تو حالات کا علم ہو گیا ہوگا۔ آپ نے میجر پرائڈ کو اور مسٹر رونالڈ کو فون کیا تھا"۔۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" اعلیٰ حکام نے اس سلسلے میں ہنگامی میٹنگ کی ہے۔ اور سب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس گروپ نے یہ ساری کارروائی ہے۔ اس کا تعلق یقیناً پاکیشیا سے ہے۔ اور وہ اپنا فارمولا واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ملٹری انٹیلی جنس اور سنٹرل انٹیلی جنس کو بھی حرکت میں لایا گیا ہے۔ تاکہ اس گروپ کو فوری طور پر گرفتار کیا جا سکے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر یہ گروپ پکڑا نہ جا سکا تو لازماً آپ کی لیبارٹری پر حملہ کرے گا۔ اگر آپ کہیں تو فوج کا دستہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھجوا دیا جائے" ــــ چیف سیکرٹری نے کہا۔

" جناب۔ لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج الفانسو نے بھی یہی تجزیہ کیا ہے۔ سر۔ آپ ضرور فوج کا دستہ بھجوا دیں تاکہ لیبارٹری کی پوری طرح حفاظت کی جا سکے سر" ــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" مجھے بات کرنے دیں پلیز" ــــ الفانسو نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں انتظامات کرتا ہوں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جناب۔ سیکورٹی انچارج الفانسو آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ــــ ڈاکٹر مورسن نے الفانسو کی بے تابی دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ بات کراؤ" ــــ دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے چونک کر کہا۔



" سر۔ ڈاکٹر مورسن صاحب صرف سائنسدان ہیں۔ اس لئے وہ گھبرا گئے ہیں۔ اور انہوں نے فوج کا دستہ تعینات کرنے کے لئے کہا ہے۔ لیکن سر۔ اگر واقعی یہاں فوج کا دستہ تعینات کر دیا گیا۔ تو اس سے لیبارٹری کو کوئی فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان ہی پہنچے گا" ــــ الفانسو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات" ــــ دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور ڈاکٹر مورسن بھی حیرت بھری نظروں سے الفانسو کو دیکھنے لگے۔

" سر۔ میں یہاں دو ماہ سے سیکورٹی انچارج تعینات ہوا ہوں۔ اور مسلسل یہاں رہ رہا ہوں۔ میرے ساتھ دس افراد کا گروپ بھی موجود ہے۔ یہاں ہم نے انتہائی اعلیٰ پیمانے پر حفاظتی انتظامات بھی کر رکھے ہیں۔ اس کے باوجود سر آپ جانتے ہیں کہ اس لیبارٹری کو کس طرح خفیہ رکھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا نام۔ علاقے کا نام بھی کوڈ میں ہے۔ جناب رونالڈ صاحب بھی اس کی اصلیت سے واقف نہ تھے۔ اس لئے اگر ان لوگوں نے ان سے معلوم بھی کیا ہوگا تو وہ کسی طرح بھی لیبارٹری کا محل وقوع تلاش نہیں کر سکتے۔ زیادہ سے زیادہ انہیں فون نمبر کا علم ہے۔ لیکن اس فون نمبر کے بارے میں سنٹرل ایکس چینج سے بھی معلومات نہیں مل سکتیں۔ اور یہاں ایسا انتظام بھی ہے کہ یہ فون نمبر فوری طور پر تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ لیبارٹری مکمل طور پر محفوظ ہے۔ وہ لوگ کسی طرح بھی یہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور ان کا خاتمہ باہر ہی ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہاں

اچانک فوج کا دستہ تعینات کر دیا گیا تو انہیں فوراً اس کی اطلاع مل جائے گی۔ اور اس طرح وہ سمجھ جائیں گے کہ یہی اصل لیبارٹری ہے" الفانسو نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری گڈ مسٹر الفانسو۔ آپ واقعی بے حد ذہین اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ کو یہاں کا سیکورٹی انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ ایسا کریں فون نمبر ہی تبدیل کر دیں۔ اور یہ فون نمبر مجھے بتا دیں۔ تاکہ سوائے میرے اور کسی کو اس فون نمبر کا علم ہی نہ ہو سکے۔ اس طرح لیبارٹری مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گی" ـــــ چیف سیکرٹری نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ لیبارٹری ہر صورت میں محفوظ رہے گی۔ فون نمبر تو آپریٹر صاحب ہی تبدیل کر سکتے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں ڈاکٹر مورسن سے بات کر لیں" ـــــ الفانسو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور ڈاکٹر مورسن کی طرف بڑھا دیا۔ جس کے چہرے پر اب تحسین کے آثار نمایاں تھے۔

"سر۔ الفانسو کی بات واقعی درست ہے۔ مجھے تو ان معاملات کا واقعی تجربہ نہ تھا۔ میں آپریٹر سے کہتا ہوں وہ فون نمبر تبدیل کر دیتا ہے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے آپریٹر کو اشارہ کیا۔ آپریٹر نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود مشین کی مختلف نابیں گھمانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں تک وہ مصروف رہا۔ پھر اس نے ایک نیا نمبر بتا دیا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے وہی نمبر



چیف سیکرٹری کو بتا دیا۔

"او۔ کے۔ فون بند کر دو۔ میں اسی نئے نمبر پر دوبارہ کال کرتا ہوں" چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر مورسن نے بھی مائیک آف کر دیا۔ جب کہ آپریٹر نے ایکس چینج کے کئی بٹن آف کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ اور آپریٹر نے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف سیکرٹری کالنگ" ـــــ مشین سے چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے مائیک کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ اب واقعی لیبارٹری پوری طرح محفوظ ہو چکی ہے۔ پھر بھی آپ لوگ ہوشیار رہیں۔ ویسے جب اس گروپ کا خاتمہ ہو جائے گا یا گرفتار کر لیا جائے گا تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا۔ گڈ بائی" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے مائیک آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر بھی اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی تھی۔ اور وہ سامنے
رکھے ہوئے فن لینڈ کے نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ باقی ساتھی بھی اُسی
کمرے میں موجود تھے۔ ایک کرسی پر ماریا بھی موجود تھی۔ اس کے
ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"اب دیکھا۔ تنویر کی بات درست ثابت ہوتی ہے ناں۔ اس
وقت تم اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔ اب بتاؤ کہاں ہے وہ روزو
اور قصبہ پاکستان" ——— جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے
ہوئے تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میرا خیال تھا کہ میں نے نقشے میں یہ نام دیکھا ہے۔ اس لئے میں
نے خیال نہ کیا۔ پھر فون نمبر بھی ہمیں معلوم تھا۔ اس لئے میرا خیال
تھا کہ ہم سنٹرل ایکس چینج سے اس فون نمبر کی لائنیں معلوم کر لیں
گے۔ لیکن ایکس چینج والوں کا یہی اصرار ہے کہ یہ نمبر سرے سے



ایکس چینج میں موجود ہی نہیں۔ اور نقشے میں واقعی نہ ہی روزو اور
نہ ہی پاکستان کا کوئی لفظ نظر آ رہا ہے۔ مس ماریا بھی اس سے لاعلم
ہیں۔ واقعی یہ تو مسئلہ ہو گیا" ——— عمران نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں اس رونالڈ کو مارنے کی اتنی جلدی کیا تھی۔ اس
سے مزید تفصیل پوچھی جا سکتی تھی" ——— جولیا نے کہا۔

"کسی بھی وقت وہاں کسی کی کال آ سکتی تھی۔ اور اگر ہم مشکوک ہو
جاتے تو اس کالونی سے ہمارا نکلنا ہی مسئلہ بن جاتا۔ بہرحال اب
مجھے کچھ سوچنا پڑے گا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
اور پیچھے ہٹ کر اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کی فراخ
پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"تم زندگی بھر لیبارٹری نہ ڈھونڈھ سکو گے" ——— یکلخت ماریا
نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم خاموش رہو۔ ورنہ میں گولی مار دوں گی تمہیں" ——— جولیا
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کاش میرے ہاتھ کھلے ہوتے تو میں دیکھتی کہ تمہاری زبان کیسے چلتی
ہے" ——— ماریا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم ——— تمہاری یہ جرأت۔ کہ تم مجھے چیلنج کرو" ——— جولیا نے
بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس
کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔

"ارے ارے۔ تم دونوں نے ابھی سے لڑنا شروع کر دیا۔ بعد میں

کیا ہوگا" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

" کیا مطلب ——— بعد کا کیا مطلب" ——— جولیا عمران پر ہی الٹ پڑی۔

" مم ——— مم ——— میرا مطلب ہے ...... لڑنے کے بعد ....."

عمران شاید جولیا کے چہرے پر امڈنے والے تاثرات کی وجہ سے ہی بات بدل گیا تھا۔

" مس جولیا پلیز اس وقت سنجیدگی کی ضرورت ہے" ——— صفدر نے جولیا سے کہا۔

" تنویر" ——— جولیا نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس ۔مس جولیا" ——— تنویر نے چونک کر کہا۔

" اس ماریا کو یہاں سے لے جا کر کسی اور کمرے میں بند کر دو۔ جاؤ لے جاؤ اسے" ——— جولیا نے کہا۔

" کیا ضرورت ہے اسے ساتھ ساتھ لٹکائے پھرنے کی۔ تم حکم دو تو میں ایک لمحے میں اس کی گردن ہی توڑ دوں" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر روزدا اور پاکسٹن کے متعلق کون بتلائے گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تنویر اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے" ——— ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



" اوکے تنویر۔ اب میری طرف سے بھی اجازت ہے" ——— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ وہ اٹھ کر اس طرح ماریا پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ" ——— یکلخت ماریا نے چیختے ہوئے کہا اور تنویر جس کے ہاتھ اس کی گردن اور سر پر جم چکے تھے یکلخت ٹھٹھک کر پیچھے ہٹ گیا۔

" کیا تم واقعی ایک بندھی ہوئی عورت کو مار ڈالو گے۔ کیا تم اس قدر بزدل ہو" ——— ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس کے ہاتھ کھول دو۔ میں اس کی یہ حسرت بھی پوری کر ہی دوں" ——— جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں مستقبل کی لڑائیاں ابھی سے دیکھنا شروع کر دوں۔ مس ماریا کو بے ہوش کر کے انہیں کہیں باہر دور پھینک آؤ" ——— عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ماریا بری طرح چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری۔ لیکن وہ زیادہ تڑپ بھی نہ سکی۔ اور نیچے گرتے ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر بے ہوش ہو چکی تھی۔

" کیا تم واقعی اسے زندہ چھوڑ دینا چاہتے ہو" ——— جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں۔ صرف بے ہوش کرانا چاہتا تھا" ——— عمران نے سنجیدہ

لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا
اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز
سنائی دی۔
"چیف سیکرٹری صاحب کی رہائش گاہ کا نمبر دیں"۔۔۔۔
عمران نے مقامی مگر تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے آپریٹر
نے ایک نمبر دوہرا دیا۔ عمران نے کریڈل دبایا۔ اور آپریٹر کا بتایا
ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔
"کون صاحب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔
"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں۔ پرائم منسٹر
صاحب فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اور
زیادہ تحکمانہ ہو گیا۔
"یس سر۔ یس سر۔ میں انہیں اٹھاتا ہوں سر"۔۔۔۔ دوسری
طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد نیند
میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔
"یس۔ چیف سیکرٹری تھوز اٹنڈنگ"۔۔۔۔ چیف سیکرٹری
کے لہجے میں حیرت کا عنصر موجود تھا۔
"پی۔ اے۔ ٹو۔ پرائم منسٹر بول رہا ہوں جناب پرائم منسٹر صاحب
سے بات کریں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کے
منہ سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔



"ہیلو"۔۔۔۔ عمران نے صرف ہیلو کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔
"یس سر۔ میں چیف سیکرٹری تھوز بول رہا ہوں سر"۔۔۔۔
چیف سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"ہاکسٹن لیبارٹری کے بارے میں کیا کیا ہے آپ نے"۔۔۔۔
عمران نے اُسی طرح باوقار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"سر۔ سر۔ میں نے آپ کے سیکرٹری کو تفصیلی رپورٹ
دے دی تھی سر"۔۔۔۔ چیف سیکرٹری نے فوراً ہی کہا۔
"میں آپ سے براہِ راست معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران
کا لہجہ سخت ہو گیا۔
"یس سر۔ میری لیبارٹری انچارج ڈاکٹر موریسن سے فون پر
بات ہوئی تھی سر۔ میرا خیال تھا کہ وہاں حفاظت کے لئے فوج کا
دستہ تعینات کرایا جاتے۔ لیکن وہاں سیکورٹی انچارج الالنسو
نے کہا کہ اس طرح لیبارٹری کو نقصان پہنچے گا۔ اور اس کا خیال
درست تھا۔ کیونکہ حفاظت کے پیش نظر لیبارٹری کا نام، مقام
محل وقوع کوڈ ہے۔ اس کا کسی طرح پتہ نہیں چل سکتا۔ فون نمبر بھی
ایکس چینج میں موجود نہیں ہے۔ پھر وہاں ایسی مشینری بھی موجود ہے۔
جس سے فون نمبر فوری طور پر تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور جناب
ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ صاحب کو بھی کوڈ ناموں کا ہی علم تھا اس
لئے لیبارٹری محفوظ ہے۔ وہ مجرم گروپ اس کا کسی طرح پتہ نہیں
لگا سکتا سر۔ میرے کہنے پر انہوں نے فون نمبر بھی فوری طور پر تبدیل
کر دیا تھا۔ حالانکہ پہلا نمبر بھی ایکس چینج میں موجود نہیں ہے لیکن اب

لیبارٹری مکمل طور پر محفوظ ہو چکی ہے" ——— چیف سیکرٹری نے کہا۔

" اس گروپ کے بارے میں اب تک کیا ہوا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

" سر۔ ملٹری انٹیلی جنس۔ سنٹرل انٹیلی جنس۔ سیکرٹ سروس تینوں ادارے کام کر رہے ہیں۔ جلد ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا" ——— چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے " ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا مطلب۔ کم از کم وہ فون نمبر تو پوچھ لینا تھا" ——— جولیا نے چونک کر کہا۔

" کیا ضرورت تھی۔ ہم اس نمبر کو کیا کرتے۔ پہلے بھی تم نے سنا تھا کہ ہمارے رانگ نمبر کہنے سے سارا معاملہ گڑبڑ ہو گیا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ تم نے پہلے بھی یہی بات کی تھی۔ یہ بات تو میری سمجھ میں ہی نہیں آئی تھی کہ رانگ نمبر کہنے سے کیسے انہیں شک پڑ گیا تھا" ——— جولیا نے چونک کر کہا۔

" اس لئے کہ وہاں لیبارٹری میں یقیناً ڈبلیو۔ ایم۔ بی فون مشین موجود ہے۔ اس مشین کی موجودگی میں غلط نمبر مل ہی نہیں سکتا۔ اور اب اس چیف سیکرٹری کی بات سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہی جدید ترین مشین وہاں موجود ہے۔ ورنہ وہ بغیر ایکس چینج کے نہ ہی نمبر رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اتنی جلدی اُسے تبدیل کر سکتے



تھے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس میجر برائنڈ نے تو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہاں سپر مشین ہے۔ پھر آپ کو کیسے علم ہو گیا" ——— صدیقی نے کہا۔

" میجر برائنڈ نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مورسن نے مسٹر رونالڈ کو فون کیا۔ اور انہوں نے یہاں تو خون کے دھبے نظر آئے۔ اور پھر لاشیں برآمد کر لی گئیں۔ لیکن میں سمجھ گیا تھا کہ یہ کس طرح ہوا ہو گا۔ ہمارے رانگ نمبر کہنے سے وہ چونکے ہوں گے۔ اور پھر انہوں نے ڈبلیو۔ ایم۔ بی سے معلوم کر لیا ہو گا۔ کہ یہ کال اسٹین کی کوٹھی سے کی گئی ہے۔ وہاں انہوں نے کال کی ہو گی۔ لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنا چاہی ہو گی۔ اس طرح معاملہ اتنی جلدی سامنے آ گیا۔ اس وقت جلدی کی وجہ سے وہ خون کے دھبے صاف ہی نہ ہو سکے تھے" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب تمہارے پرائم منسٹر بن کر بات کرنے کا کیا فائدہ ہوا۔ ارے ہاں۔ یہ تم پرائم منسٹر کا لہجہ اور آواز کیسے جانتے ہو" ——— جولیا نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

" نن لینڈ کے پرائم منسٹر کئی بار ایشیا آ چکے ہیں۔ اور میں نے ٹی۔ وی پر ان کی پریس کانفرنس سنی ہوئی ہیں۔ بہرحال تمہاری یہ بات بھی غلط ہے کہ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ فائدہ یہ ہوا ہے کہ مجھے لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو گیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علم ہو گیا ہے۔ وہ کیسے ـــــ" جولیا نے چونک کر کہا اور باقی ساتھی بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

"جیسے ہی اس چیف سیکرٹری نے بتایا کہ لیبارٹری کا نام۔ مقام کا نام کوڈ ہے۔ میں سمجھ گیا۔ فن لینڈ میں سرکاری کوڈ ایکس تھری دی تھری ہے۔ اور اس کوڈ کے مطابق روزو کا لفظ صرف ایک ہی لفظ سے بن سکتا ہے اور وہ لفظ ہے کیوبک۔ اور پاکستان کا لفظ اس کوڈ کے لحاظ سے فاک بنتا ہے۔ اور نقشے میں ہلنکی کے جنوبی طرف کیوبک بھی ہے اور اس کا قصبہ فاک بھی موجود ہے۔ چنانچہ یہ معلوم ہوا کہ یہ لیبارٹری کیوبک کے قصبے فاک میں ہے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ یہ تمہارا ذہن ہے یا کمپیوٹر۔ ایک لمحے میں صحیح نتیجہ نکال لیتے ہو" ـــــ تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ارے کہاں تنویر۔ صحیح نتیجہ تو آج تک نکل ہی نہیں سکا۔ ہر بار غلط نتیجہ ہی نکلتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"پھر عمران صاحب۔ اگر لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے تو پھر اب کیا پلاننگ ہے۔ یہ تو بہرحال طے ہے کہ لیبارٹری والوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ ان پہ ریڈ ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ بھی ہوشیار ہوں گے۔ اگر آپ فون نمبر معلوم کر لیتے تو شاید ان سے بات چیت کے ذریعے کوئی راستہ نکل آتا" ـــــ صفدر نے جلدی سے کہا۔



اس نے شاید موضوع بدلنے کے لئے بات کی تھی۔

"فون نمبر تو میں ویسے بھی بتا سکتا ہوں۔ اس مشین کی کارکردگی اور اس کا استعمال میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جیسے ہی ہم وہاں فون کریں گے۔ وہ لوگ یہاں کا فون نمبر اور لوکیشن معلوم کر لیں گے۔ اور تم نے سنا تو ہے کہ تین ادارے اس وقت ہمارے خلاف حرکت میں آ چکے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"جی ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بہرحال خطرے سے دوچار ہیں۔ کسی بھی وقت ہمیں ٹریس کیا جا سکتا ہے" ـــــ اس بار نعمانی نے کہا۔

"ہاں جب تک ہم یہاں موجود ہیں۔ محفوظ ہیں۔ کیونکہ ماریا نے مجرم گروپ بنایا ہوا تھا۔ اس لئے وہ ریو تک پہنچ گئی تھی۔ اور اس نے اس کوٹھی کا پتہ چلا لیا تھا۔ لیکن یہ ادارے ریو تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ماریا کے ٹامیری گروپ کو استعمال کر کے آگے بڑھیں" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماریا کے ٹامیری گروپ کو استعمال کر کے۔ کیا مطلب" ـــــ جولیا نے چونک کر کہا۔

"تم شاید بھول گئی ہو کہ ماریا کا وہ وکٹر والا گروپ تو ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا ایک گروپ ابھی موجود ہے۔ ٹامیری کلب والا گروپ" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ لیکن اُسے تم کس طرح استعمال کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"جہاں تک میری معلومات ہیں۔ یہ فاک ویسے تو قصبہ کہلاتا ہے۔ لیکن خاصا بڑا شہر ہے۔ یہاں اردگرد موجود پہاڑیوں میں معدنیات کی بے شمار کانیں ہیں۔ اور تم جانتے ہو کہ کانوں میں کام کرنے والے مزدور کس قماش کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے لازماً فاک میں جرائم پیشہ افراد کے بھی گروہ موجود ہوں گے۔ اس ٹامیری کی مدد سے وہاں کسی ایسے گروہ کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ جو ہمیں سرکاری اداروں سے مکمل تحفظ بھی دے سکے۔ اور اس لیبارٹری کے بارے میں بھی کچھ معلومات مہیا کر سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم ماریا کی آواز میں ٹامیری کو فون کر کے اس سے معلومات حاصل کرو گے"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ٹامیری پہلے ہمارے ہاتھوں زک اٹھا چکا ہے۔ اس لئے اب وہ پوری طرح محتاط ہو گا۔ اور اس وقت ہماری جو پوزیشن ہے۔ اس کے مطابق اگر ہمارے متعلق تینوں سرکاری اداروں کو معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو یہ پورا ملک ہی ہمارے لئے موت کا پھندہ بن کر رہ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"لیکن آپ کے ذہن میں کوئی نہ کوئی پلاننگ تو بہرحال ہو گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ہم ٹامیری کو اغوا کر کے اس سے فاک میں



کسی خاص مجرم گروپ کا پتہ چلائیں۔ اور پھر فاک پہنچ کر ہم اس گروپ کی جگہ لے لیں۔ اس طرح فاک میں ہم سرکاری طور پر شبہ سے بالاتر ہو جائیں گے۔ ادھر ماریا کے جسم میں خصوصی وائرلیس بٹن لگا کر ہم اُسے آزاد کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ماریا یہاں سے نکلتے ہی فوری طور پر ہماری تلاش پر کام شروع کر دے گی۔ اور لازماً وہ اپنا سرکاری گروپ استعمال کرے گی۔ اور اس کا رابطہ یقیناً دوسرے سرکاری اداروں سے بھی رہے گا۔ اس طرح ہمیں اس کے ذریعے سرکاری اداروں کی کارکردگی کا علم ہوتا رہے گا اور بحیثیت مجرم گروپ کے ہم وہاں لیبارٹری کا کھوج نکال کر وہاں سے فارمولا بھی حاصل کر لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے خلاف عادت تفصیل سے اپنی پلاننگ بتائی اور پھر تھوڑی سی بحث کے بعد اس پلاننگ پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

**ختم شد**

مظہر کلیم ایم اے
عمران سیریز
لانگ فائٹ

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ /55 روپے

مزید اُجاگر کریں گے"۔

محترم غضنفر عمران، واجد نواز صاحبان ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ محبت قربانی مانگتی ہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جو ہر جگہ بنیادی اصول سمجھا جاتا ہے۔ اسی اصول کو اگر ہم اپنی زندگیوں پر لاگو کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی ہم سے قربانی کا تقاضا کرتی ہے اور یہ قربانی ہے دنیا کے لالچ، طمع، حرص اور دیگر برائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق زندگیاں بسر کرنا اور اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کے لئے ایثار و قربانی سے کام لینا۔ مجھے یقین ہے کہ جوزف کی یہ قربانی ہمیں بھی دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے قربانی دینے کا سبق سکھا دے گی۔

گاؤں داتہ تحصیل و ضلع مانسہرہ سے قیصر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بیحد پسند ہیں لیکن خاص طور پر بلیک تھنڈر کا سلسلہ تو حد سے زیادہ پسند ہے۔ اس سلسلے کا ناول سپر مائینڈ ایجنٹ دوسرے ناولوں کی طرح انتہائی شاندار رہا۔ لیکن ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے لکھا تھا کہ عمران جیسا شخص بھی ٹامور کو سپر مائینڈ ایجنٹ سمجھنے پر مجبور ہو گیا تھا لیکن ناول کے اختتام پر ٹامور کی بجائے عمران سپر مائینڈ ایجنٹ ثابت ہوا۔ کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے"۔

محترم قیصر احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک عمران یا ٹامور کے سپر مائینڈ ایجنٹ ہونے کا تعلق ہے تو اس بات کو تو آپ بھی تسلیم کریں گے کہ ٹامور نے اپنے آپ کو سپر مائینڈ ایجنٹ ثابت

کر دیا ہے اور یہ اسی سُپر مائینڈ ایجنٹ کا ہی کمال تھا کہ عمران باوجود اپنی سُپر ذہانت کے آسانی سے اس پر ہاتھ نہ ڈال سکا تھا۔ باقی رہی یہ بات کہ آخر کار عمران مشن میں کامیاب رہا تو اس بات کا تو علم آپ کو ہے ورنہ ثامور تو بہرحال عمران کو شکست دے کر اپنا مشن کامیاب کر کے ہی واپس گیا ہے۔ اب یہ فیصلہ تو آپ نے کرنا ہے کہ سُپر مائینڈ ایجنٹ کون ہے اور سپریم مائینڈ ایجنٹ کون ہے۔

وزیر آباد سے محمد بوٹا صاحب لکھتے ہیں۔ "زیرو لاسٹری ناول پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ حقیقتاً اس کے سحر میں ڈوب گیا اور ناول پڑھنے کے بعد ایک بار پھر یقین کرنا پڑا کہ آپ کا قلم لافانی ہے۔ ایک گلہ ضرور ہے کہ اگر اس ناول میں جولیا کو موٹیری سے ٹکرایا جاتا تو حقیقتاً لطف دوبالا ہو جاتا۔"

محترم محمد بوٹا صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جولیا اگر اس مشن میں عمران کے ساتھ ہوتی تو یقیناً موٹیری سے ٹکرا جاتی۔ مگر شاید ڈاکٹر فرینکسٹائن کے سحر کو مدنظر رکھتے ہوئے عمران اُسے ساتھ نہ لے گیا تھا کہ کہیں ڈاکٹر فرینکسٹائن کا سحر اگر جولیا پر چل گیا تو پھر عمران ——— اب آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

اب مجھے اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

انٹر کام کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے چیف سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— چیف سیکرٹری کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"سر۔ بلیک ٹاپ کی مس ماریا آپ سے فوری ملاقات چاہتی ہیں" ——— دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک ٹاپ کی مس ماریا۔ ٹھیک ہے۔ بھیج دو انہیں" ——— چیف سیکرٹری نے چونک کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور نوجوان اور خوب صورت مس ماریا اندر داخل ہوئی۔ چونکہ وہ بہرحال خاتون تھی۔ اس لئے چیف سیکرٹری احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آیئے مس ماریا۔ آپ کی اس اچانک آمد نے مجھے حیران کر دیا

ہے"۔۔۔ چیف سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے
لئے ہاتھ بڑھا دیا۔
"شکریہ سر۔ آپ کے قیمتی وقت کا مجھے بے حد احساس ہے۔
لیکن مسئلہ ایسا تھا کہ آپ سے فوری ملاقات ضروری تھی"۔۔۔
ماریا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور مصافحہ کر کے کرسی پر بیٹھ
گئی۔
"بلیک ٹاپ کے چیف اسٹیشن صاحب کے اس ہولناک قتل پر
مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہے۔ بلیک ٹاپ کے نئے چیف کی
تعیناتی کے لئے سفارشات مرتب کی جا رہی ہیں اور مجھے آپ کو یہ
بتا کر مسرت ہو رہی ہے کہ آپ کا نام اس سلسلے میں سرفہرست ہے
اور شاید اسی وجہ سے میں نے آپ کو فوری ملاقات کی اجازت
بھی دے دی ہے"۔۔۔ چیف سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ چیف سیکرٹری اب ریٹائرمنٹ کے قریب تھے۔ لیکن ان
کی آنکھوں میں اب بھی نوجوانوں جیسی چمک تھی۔ اور ان کی نظریں
اس طرح نوجوان اور خوبصورت ماریا پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے لوہا
مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔
"یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہو گی جناب۔ اور اگر ایسا ہو گیا
تو یقین کیجئے آپ کا احسان مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ اور سر یہ
حقیقت ہے کہ میں احسان فراموش نہیں ہوں"۔۔۔ ماریا نے
اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں
کہا اور چیف سیکرٹری کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔



"اوہ۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال فرمائیے۔ کیسے آنا ہوا ہے"۔۔۔
چیف سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سر۔ کل آپ سے پرائم منسٹر صاحب نے پاکیشیا فارمولے
کے متعلق فون پر بات کی تھی"۔۔۔ ماریا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے
کہا۔ اور چیف سیکرٹری بے اختیار چونک پڑے۔
"ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ چیف سیکرٹری بے حد حیران
نظر آ رہے تھے۔
"میں اس وقت پرائم منسٹر کے پاس موجود تھی"۔۔۔ ماریا نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چیف سیکرٹری کا چہرہ یک لخت
لٹک سا گیا۔ اس کی آنکھوں میں موجود چمک ماند پڑ گئی۔
"اوہ اوہ۔ تو تمہارے پرائم منسٹر صاحب سے ایسے تعلقات
ہیں۔ اوہ۔ پھر تو ......" چیف سیکرٹری نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے
کہا۔ اور ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔
"میں فن لینڈ کے پرائم منسٹر کی بات نہیں کر رہی جناب۔ بلکہ
اس آدمی کے متعلق بتا رہی ہوں جس نے پرائم منسٹر کے طور پر آپ
سے بات کی اور آپ نے اسے سرکاری راز بتا دیئے"۔۔۔ ماریا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو تم۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہی ہو"۔۔۔
چیف سیکرٹری نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"تشریف رکھیے۔ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں۔ سچ کہہ رہی ہوں اور

اس لئے میں آپ سے ملاقات کرنے ہی آئی تھی۔ کیونکہ میں آپ کو پسند کرتی ہوں۔ پہلے بھی چیف اسٹیبن کے ساتھ کئی محفلوں میں آپ سے ملاقات ہو چکی ہے۔ گو آپ کو تو یاد نہیں ہے۔ مگر مجھے اس لئے یاد ہے کہ آپ بے حد وجیہہ اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی بجائے پرائم منسٹر صاحب سے بھی مل سکتی تھی۔ اور جب انہیں معلوم ہوتا کہ آپ نے بغیر کسی تحقیق کے سرکاری راز دشمنوں تک پہنچا دیئے ہیں تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ نتیجہ کیا نکل سکتا تھا" ـــــ ماریا نے بڑے شاطرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چیف سیکرٹری کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا۔

" اوہ اوہ۔ بے حد شکریہ مس ماریا۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گا" ـــــ چیف سیکرٹری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" اس میں احسان کی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ یہ تو امداد باہمی کا مسئلہ ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ بلیک ٹاپ کے چیف کی تعیناتی کی فائل آخری مرحلے کے طور پر آپ تک پہنچ چکی ہے۔ اور اس میں تین ناموں کی سفارش کی گئی ہے۔ جس میں گو ایک نام میرا بھی ہے۔ لیکن ایک نام ایسا بھی ہے جو دور سے آپ کا رشتہ دار ہے" ـــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں تمہیں ہی تعینات کر دوں گا۔ میں ایسے معاملات میں رشتہ داری کو سامنے نہیں لا سکتا۔ میں صرف میرٹ پر فیصلہ کرنے کا عادی ہوں۔ اور میرٹ کے لحاظ سے یہ تمہارا حق بنتا ہے" ـــــ چیف سیکرٹری نے



جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں بھی دیکھوں کہ آپ واقعی میرٹ پر ہی فیصلہ کرتے ہیں یا....." ماریا نے کہا اور چیف سیکرٹری نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس سر" ـــــ دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" بلیک ٹاپ کے چیف کی تعیناتی والی فائل میرے پاس بھجوا دو" چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر۔ آرڈر ٹائپ ہو رہے ہیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ آرڈر روک دو۔ اور فائل میرے پاس بھجوا دو فوراً" ـــــ چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اور پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے۔ ماریا بے اختیار مسکرا دی۔ کیونکہ اُسے پہلے سے معلوم تھا کہ چیف سیکرٹری نے اپنے رشتہ دار کی تعیناتی کے آرڈر کر دیئے ہیں۔ اس لئے وہ فوری ملاقات کے لئے آئی تھی۔

" تم نے بتایا نہیں کہ وہ کون آدمی تھا جس نے مجھ سے پرائم منسٹر کے طور پر بات کی تھی۔ مگر میں تو پرائم منسٹر صاحب کی آواز اور لہجہ اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ کہیں تم کوئی غلط بیانی تو نہیں کر رہیں" چیف سیکرٹری نے اچانک چونک کر کہا۔ ان کے چہرے پر ایک بار پھر سختی کے تاثرات نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔ شاید

انہیں اب خیال آرہا تھا کہ کہیں ماریا ان کو بلیک میل تو نہیں کر رہی ۔

" آپ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے فون کر کے پوچھ لیں ۔ کہ کیا کل رات پرائم منسٹر صاحب نے آپ سے فون پر بات کی تھی ۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا ۔ لیکن اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ اگر واقعی بات نہیں ہوئی ہوگی تو یہ بات پرائم منسٹر کے نوٹس میں سرکاری طور پر ضرور لائی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو بتانا پڑے گا کہ آپ نے بغیر تحقیق کئے کیوں سرکاری راز افشا کر دیئے تھے " ماریا نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا ۔

" نہیں ۔ نہیں ۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا ۔ تم ٹھیک ہی کہہ رہی ہوگی " ـــــ چیف سیکرٹری نے بڑی بے بسی کے انداز میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور ہونٹ بھینچ لئے ۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی ۔ جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ان کے سامنے رکھ دی ۔ اور واپس مڑنے لگا ۔

" ایک منٹ ٹھہرو " ـــــ چیف سیکرٹری نے کہا ۔ اور وہ نوجوان جو یقیناً ان کا سیکرٹری تھا ۔ ایک طرف ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا ۔

چیف سیکرٹری صاحب نے فائل کھولی ۔ اس کے اوپر لگا ہوا ایک کاغذ فائل سے نکالا اور اسے پھاڑ کر انہوں نے میز کے نیچے موجود ردی کی ٹوکری میں پھینکا اور پھر میز پر موجود ایک لفافے



سے انہوں نے ایک سفید سرکاری کاغذ نکالا اور اسے فائل کے صفحات پر رکھ کر انہوں نے قلم اٹھایا اور تیزی سے لکھنے میں مصروف ہو گئے ۔ تقریباً آدھے سے زیادہ صفحے تک تحریر لکھ کر نیچے انہوں نے اپنے دستخط کئے ۔ اور تاریخ ڈال کر فائل بند کر دی ۔

" یہ لے جاؤ ۔ اور ابھی آرڈر ٹائپ کر کے لے آؤ ۔ تاکہ میں دستخط کر دوں ۔ اور سنو جب تک مس ماریا یہاں موجود ہیں ۔ تمام ملاقاتیں اور فون کالیں کینسل کر دو " ـــــ چیف سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔ اور فائل سیکرٹری کی طرف کھسکا دی ۔

" یس سر " ـــــ سیکرٹری نے مؤدبانہ انداز میں فائل اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا ۔

" مبارک ہو ۔ تم بلیک ٹاپ کی چیف بن گئی ہو " ـــــ چیف سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ ۔ ویسے جب تک آپ آرڈر پر دستخط نہیں کر دیں گے ۔ اس وقت تک مزید کوئی بات چیت نہیں ہو سکے گی ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ صفحہ بھی پھٹ کر نیچے ردی کی ٹوکری میں پہنچ جائے " ـــــ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ تم بے حد تیز ہو ۔ بہرحال اب ایسا نہیں ہوگا " ـــــ چیف سیکرٹری نے شرمندہ سے لہجے میں کہا ۔

" چیف سیکرٹری صاحب ۔ یقین کریں آپ نے یہ دستخط کر کے نہ صرف اپنی نوکری بلکہ اپنے آپ کو باقی ساری عمر جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں رہنے سے بچا لیا ہے ۔ اس کے باوجود

میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ مجھے آپ کی ہر طرح سے خدمت کر کے بے حد مسرت ہو گی۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ آپ مجھے ذاتی طور پر بے حد پسند ہیں" ـــــ ماریا نے کہا اور چیف سیکرٹری کا چہرہ کھل اٹھا۔

"شکریہ شکریہ۔ تم بھی کسی سے کم نہیں ہو۔ وہ پرائم منسٹر والی کال کے متعلق تم بتا رہی تھیں" ـــــ چیف سیکرٹری نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جب دوستی ہو گئی ہے تو پھر کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں دفتری کرسیوں پر بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے آرام دہ صوفوں پر بیٹھ کر باتیں کریں۔ کچھ پی بھی لیں" ـــــ ماریا نے بڑے شاطرانہ انداز میں اس کی بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی۔ ٹھیک ہے۔ ادھر ریٹائرنگ روم میں بیٹھتے ہیں" ـــــ چیف سیکرٹری نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یک لخت گلنار سا ہو گیا تھا۔ اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر سیکرٹری کو آرڈر جلد لے آنے اور ریٹائرنگ روم میں لے آنے کے احکامات دیئے۔ اور ملحقہ ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔

"بیٹھو" ـــــ چیف سیکرٹری نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم بیٹھو۔ میں تمہارے ساتھ ہی بیٹھوں گی" ـــــ ماریا نے اس بار انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ



چیف سیکرٹری کے ساتھ اس طرح جڑ کر بیٹھ گئی کہ جیسے چیف سیکرٹری کے جسم کا ایک حصہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بڑی لگاوٹ بھری باتیں شروع کر دیں۔ اور چیف سیکرٹری کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہلکی سی گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ گھنٹی کی یہ آواز ریٹائرنگ روم میں کسی کی آمد سے پہلے خاص طور پر بجائی جاتی ہے۔

"یس کم ان" ـــــ چیف سیکرٹری نے سنبھل کر کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی سیکرٹری اندر داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل بڑے مودبانہ انداز میں چیف سیکرٹری کے سامنے رکھ دی۔ چیف سیکرٹری نے فائل کھولی اور اس میں ایک کاغذ ٹائپ شدہ موجود تھا۔ وہ اُسے پڑھتے رہے۔ اور پھر انہوں نے جیب سے قلم نکال کر اس کے نیچے دستخط کر دیئے۔ اور فائل بند کر کے سیکرٹری کے حوالے کر دی۔ سیکرٹری نے فائل لی اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تو تمہیں یقین آ گیا کہ تم اب سرکاری طور پر فن لینڈ کی سب سے طاقتور ایجنسی بلیک ٹاپ کی چیف بن گئی ہو" ـــــ چیف سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماریا کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔ کیونکہ اب واقعی وہ فن لینڈ کی ایک بہت بڑی عہدے دار بن گئی تھی۔ اب وہ صرف بلیک ٹاپ کے ایک سیکشن کی انچارج نہ تھی۔ بلکہ بلیک ٹاپ کے آٹھوں سیکشنز کی سربراہ بن گئی تھی اور

وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ کتنا اہم اور با اختیار عہدہ ہے۔

"شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ بلیک ٹاپ اور تمہارے درمیان دوستی کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ بہرحال اب میں تمہیں بتاتی ہوں کہ وہ آدمی کون تھا۔ جس نے تم سے پرائم منسٹر کے طور پر بات کی اور تم نے تمام راز اُسے بتا دیئے۔ اس کا نام علی عمران ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے" ——— ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے۔ لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ تم اس کے ساتھ موجود تھیں" ——— چیف سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں یہ گروپ یہاں فارمولا واپس حاصل کرنے آیا تھا۔ میں نے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ لیکن پھر میرے آدمیوں کی حماقت کی وجہ سے بازی پلٹ گئی۔ اور اس نے میرے سارے پرائیویٹ گروپ کا خاتمہ کر کے مجھے بھی قید کر لیا۔ اس کے بعد اس نے اسٹین اور سیکرٹری وزارت دفاع کو بھی ختم کر دیا۔ لیکن اُسے لیبارٹری کے بارے میں اصل معلومات حاصل نہ ہو سکی تھیں۔ پھر اس نے میرے سامنے دوبارہ اسٹین کی کوٹھی کال کی تو وہاں سے کسی میجر ہیرالڈ نے اُسے ساری تفصیل بتا دی۔ کہ اسٹین اور رونالڈ کی لاشیں کس طرح ٹریس ہو گئی ہیں۔ اور ایسا لیبارٹری میں اس کے فون کرنے اور پھر رانگ نمبر کہنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنے طور پر تو مجھے بے ہوش کر دیا۔ اور میں بیہوش



بھی ہو گئی۔ لیکن پھر اچانک مجھے ہوش آ گیا۔ اور اُسی لمحے میرے کانوں میں آواز پڑی۔ وہ پرائم منسٹر بن کر تمہارے ساتھ فون پر بات کر رہا تھا۔ میں اُسی طرح بے حس و حرکت پڑی رہی۔ تاکہ اُسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ مجھے ہوش آ گیا ہے۔ تم سے بات چیت کر کے اس نے ساری معلومات حاصل کر لیں۔ کہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات ہوئے ہیں۔ اور فون نمبر بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ اور نام اور مقام بھی کوڈ ہیں۔ وہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس نے تمہاری ان باتوں سے فوراً ہی صحیح نتیجہ اخذ کر لیا کہ یہ لیبارٹری کیوبک کے علاقے فاک میں ہے۔ لیکن اس کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ تم نے اُسے بتایا تھا۔ کہ ملٹری انٹیلی جنس۔ سنٹرل انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کو ان لوگوں کی تلاش پر لگا دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس نے میرے سامنے یہ پروگرام بنایا کہ وہ خود مجرموں کے روپ میں فاک پہنچ کر لیبارٹری کو تلاش کرے گا۔ اور سرکاری اداروں کی کارکردگی سے باخبر ہونے کے لئے اس نے ایک نیا پلان بنا لیا کہ وہ میرے جسم میں ایک مخصوص آلہ فٹ کر کے مجھے رہا کر دے گا۔ اس طرح میری وجہ سے اُسے سرکاری طور پر ہونے والی ساری کارروائی کا علم ہوتا رہے گا۔ اور وہ خود مجرموں کے روپ میں سرکاری اداروں سے محفوظ رہ کر لیبارٹری کا کھوج نکالے گا۔ اور اپنا مشن مکمل کرے گا۔ اور پھر اس نے ایسا ہی کیا" ——— ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے جسم میں ہی آلہ" ——— چیف سیکرٹری نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"سنو تو سہی۔ اس نے شاید آلہ فٹ کرنے کے لئے مجھے طویل عرصے
کے لئے بے ہوش کرنا تھا۔ اس لئے اس نے میری ناک کے ساتھ کوئی
بوتل لگائی اور میں واقعی بے ہوش ہو گئی۔ جب مجھے ہوش آیا تو وہ کوٹھی
خالی پڑی ہوئی تھی۔ میرے ذہن میں ساری باتیں آ گئیں۔ میں سمجھ گئی
کہ میرے جسم میں کہیں کوئی آلہ فٹ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھے پورے
جسم میں کہیں بھی ایسی کوئی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی۔ بہرحال میں اس
کوٹھی سے نکلی اور سیدھی اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچی۔ اور پھر
سب سے پہلے وہاں سے اپنے جسم کی سکریننگ کرائی تو میری گردن
کے عقبی حصے میں واقعی ایک چھوٹا سا بٹن نما آلہ کھال کے اندر رکھ
دیا گیا تھا۔ نجانے انہوں نے اوپر کیا دوا لگائی تھی کہ نہ ہی وہاں مجھے
کوئی خراش محسوس ہو رہی تھی اور نہ کوئی درد یا تکلیف۔ بہرحال میں
نے فوری طور پر سب سے پہلے ڈاکٹر کو بلا کر وہ آلہ نکال کر اُسے آف کر
دیا۔ اس کے بعد میں نے فوری طور پر فاک میں ان لوگوں کو ٹریس
کرنے کے لئے اپنے آدمی بھجوا دیئے۔ اور خود میں بلیک ٹاپ کے
ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی۔ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے۔ کہ اسٹین کے مرنے کے
بعد کسے چیف بنایا گیا ہے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔
چنانچہ میں نے معلومات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔
اور مجھے معلومات مل گئیں کہ فائل تمہارے پاس پہنچ چکی ہے۔ اور
تم اپنے رشتہ دار رچرڈ کو چیف بنانا چاہتے ہو۔ رچرڈ کو بلیک ٹاپ
کے ایک سیکشن کا انچارج ہے۔ لیکن بہرحال اس کی کارکردگی
ایسی نہیں ہے کہ وہ اتنے بڑے ادارے کا سربراہ بن سکے چنانچہ



میں نے سوچا کہ میں تم سے ملوں اور اس سلسلے میں تم سے بات کروں
میرے ہاتھ میں ترپ کا پتہ موجود تھا۔ وہی وزیر اعظم سے تمہاری
بات چیت والا پوائنٹ۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم سے معاملہ طے ہو
جائے گا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ تم مجھے بلیک ٹاپ کا سربراہ بنانے پر
مجبور ہو گئے ہو۔ لیکن بہرحال تم فکر نہ کرو۔ میری اور تمہاری دوستی
پھر بھی قائم رہے گی"۔۔۔ ماریا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"شکریہ۔ بہرحال اب ان مخالفوں کا کیا کرو گی"۔۔۔ چیف
سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"اب وہ میرے ہاتھ سے بچ کر نہ نکل سکیں گے۔ اب میں بلیک
ٹاپ کی سربراہ ہوں۔ اب میں بلیک ٹاپ کی پوری طاقت ان کے
خلاف جھونک دوں گی۔ اور اب سربراہ بننے کے بعد یہ مکمل کیس
اب بہرحال میری ایجنسی کا ہو چکا ہے۔ اس لئے اب سب کچھ میں
خود سنبھال لوں گی۔ اب ملٹری انٹیلی جنس، سنٹرل انٹیلی جنس۔ یا
سیکرٹ سروس کو میں خود بھی روک سکتی ہوں"۔۔۔ ماریا نے
کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔
"ٹھیک ہے۔ واقعی اب تم چیف ہو۔ اور یہ کیس بھی تمہارا ہی ہے۔
اس لئے تم جو مناسب سمجھو کر سکتی ہو۔ لیکن اب ملاقات کب ہو گی"
چیف سیکرٹری نے کہا۔
"فکر نہ کرو۔ ان لوگوں سے نمٹ لوں پھر تم ہفتے کی چھٹی لے لینا۔
اور ہم دونوں کسی علیحدہ مقام پر جا کر باقاعدہ اس فتح کا جشن
منائیں گے"۔۔۔ ماریا نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتی وہ

ریٹائرنگ روم سے باہر آگئی۔ اب اس کی چال میں عجیب سا فخر اور اعتماد تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسا ہونا تھا۔ کیونکہ جب وہ یہاں داخل ہوئی تھی تو صرف ماریا تھی۔ لیکن اب واپس جاتے ہوئے وہ بلیک ٹاپ کی سربراہ بن چکی تھی۔

اور جب وہ ہیڈ کوارٹر پہنچی تو وہاں اس کی تقرری کا حکم نامہ بھی پہنچ چکا تھا۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد نے اُسے مبارک دی۔ اور ماریا سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس دفتر میں آکر بیٹھ گئی۔ جس میں کبھی اسٹین بیٹھا کرتا تھا۔ اور وہاں وہ ایک ماتحت کے طور پر آیا کرتی تھی۔ دفتر کا چارج سنبھال کر اس نے دو گھنٹے تو تمام سیکشنز کی رپورٹیں لینے اور پھر انہیں ہدایات دینے میں گزار دیئے۔ چونکہ اینڈرسن ڈنڈسر کلب میں ہی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے ماریا نے اپنے سیکشن کے ایک دوسرے ایجنٹ مسکی کو سیکشن کا انچارج تعینات کر دیا۔ ورنہ وہ یقیناً اینڈرسن کو ہی اپنے سیکشن کا انچارج بنا دیتی۔ سب کاموں سے نمٹ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ بٹن دبا کر اُسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ بلیو مون بار"۔۔۔ ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"انتھونی سے بات کراؤ۔ میں ڈبل جی بول رہی ہوں"۔۔۔ ماریا نے بھی سخت سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔



"ہیلو۔ انتھونی بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"ڈبل جی بول رہی ہوں۔ اس گروپ کا سراغ لگ گیا ہے یا نہیں" ماریا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ابھی نہیں مادام۔ میں نے فاک میں یہ کام بیلی کے ذمے لگایا تھا۔ آپ تو جانتی ہیں کہ فاک میں بے شمار گروپ ہیں۔ لیکن بیلی ایسا آدمی ہے جو تقریباً وہاں کے ہر گروپ سے کسی نہ کسی طرح واقف ہے۔ وہ تیزی سے ان کا سراغ لگانے میں مصروف ہے۔ لیکن ابھی تک اُسے کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں ہوئی"۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"تم بے حد سست جا رہے ہو انتھونی۔ فوراً ان لوگوں کا پتہ کراؤ فوراً۔ سمجھ گئے"۔۔۔ ماریا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میں تمہیں ایسی جگہ گھیر کر ماروں گی عمران کہ تمہیں اس کا تصور بھی نہ ہوگا"۔۔۔ ماریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اچانک وہ ایک خیال آتے ہی چونک پڑی۔

"اوہ اوہ۔ مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لینی چاہیئے۔ اور پھر ایک گروپ کو اس علاقے میں بھی بھیج دینا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انہیں ڈھونڈتی ہی رہ جاؤں اور وہ واردات کر گزریں"۔۔۔ ماریا نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اور رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے ایک بٹن

دبا دیا۔

"یس مادام" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"نئے ڈیفنس سیکرٹری راڈرک سے میری بات کراؤ۔ وہ اپنے دفتر میں موجود ہوگا"۔۔۔۔ ماریا نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم ہوگیا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ کے قتل کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری راڈرک کو نیا ڈیفنس سیکرٹری تعینات کر دیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بجی اور ماریا نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات کراؤ"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ڈیفنس سیکرٹری راڈرک بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"ماریا بول رہی ہوں چیف آف بلیک ٹاپ"۔۔۔۔ ماریا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام۔ مبارک ہو۔ مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آپ کو بلیک ٹاپ کا نیا چیف مقرر کیا گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ آپ کو بھی مبارک ہو۔ آپ بھی تو رونالڈ کی موت کے



بعد ڈیفنس سیکرٹری بن گئے ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ واقعی ہم دونوں کی ترقی اکٹھی ہی ہوئی ہے۔ بہرحال فرمائیے۔ میرے لئے کیا حکم ہے"۔۔۔۔ راڈرک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پاکستان لیبارٹری کے بارے میں مجھے تفصیلات چاہئیں۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا جو گروپ اس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اُسے یہ معلوم ہوگیا ہے کہ اصل لیبارٹری کیوبک کے قصبے فاک میں ہے۔ اور وہ لوگ وہاں اُسے ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب کہ ہم انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ گو مجھے یقین ہے کہ ہم اُسے لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیں گے۔ اس کے باوجود مجھے اس لیبارٹری کے متعلق مکمل تفصیلات چاہئیں تاکہ میں اس کی بیرونی حفاظت کا انتظام کر سکوں۔ آپ ایسا کریں کہ اس کی فائل آپ میرے ہیڈ کوارٹر فوراً بھجوا دیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"مادام۔ میرے پاس اس لیبارٹری کی فائل نہیں ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے"۔۔۔۔ راڈرک نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھالیا۔ اور چیف سیکرٹری کو فون کرایا۔ چیف سیکرٹری نے تھوڑے سے اصرار کے بعد اس شرط پر فائل بھیجنے پر رضامندی ظاہر کر دی کہ ماریا فائل

دیکھ کر فوراً فائل لے آنے والے کے ہاتھ واپس بھیج دے گی اپنے
پاس نہ رکھے گی۔ چنانچہ تقریباً آدھے گھنٹے بعد فائل اس کے سامنے
پہنچ گئی تھی۔

" مادام۔ فائل ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اس لئے چیف سیکرٹری
صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ اسے خود لے آئے ہیں۔ اور وہ
گیسٹ روم میں موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ فائل فوری طور پر
واپس لے جائیں گے" ۔۔۔۔ فائل لے آنے والے نے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

" ٹھیک ہے" ۔۔۔۔ ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور
فائل لے آنے والا باہر چلا گیا۔ ماریا نے فائل کھولی اور پھر میز پر موجود
ٹیبل لیمپ جلا کر وہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گئی۔ اُسے فائل
پڑھنے میں آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت لگ گیا۔ لیکن اب اسے
نہ صرف لیبارٹری کا مخصوص محل وقوع بلکہ اس کے تمام حفاظتی
اقدامات کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم ہو گئی تھیں۔ اس نے
فائل بند کی اور سیکرٹری کو بلا کر فائل اس کے حوالے کر دی۔
تاکہ وہ اُسے چیف سیکرٹری کے پرسنل اسسٹنٹ آفیسر کو دے آئے۔
اس کے بعد اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور نیچے
موجود بٹن دبا کر اُسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

" بلیو مون بار" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

" ڈبل جی بول رہی ہوں۔ انتھونی سے بات کراؤ" ۔۔۔۔ ماریا



نے کہا۔

" یس مادام" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد
انتھونی کی آواز رسیور پر ابھری۔

" انتھونی بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔۔ انتھونی کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" اس بیلی نے کوئی رپورٹ دی ہے" ۔۔۔۔ ماریا نے پوچھا۔

" ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں آئی مادام" ۔۔۔۔ انتھونی نے
جواب دیا۔

" وہاں فاک میں ہمارا ابھی کوئی گروپ ہے" ۔۔۔۔ ماریا نے پوچھا۔

" نہیں مادام۔ وہاں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی گروپ رکھنے کی"
انتھونی نے جواب دیا۔ اور ماریا نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
ٹامیری کے متعلق چونکہ وہ جانتی تھی کہ اُسے اغوا کر کے عمران وغیرہ
نے پوچھ گچھ کی ہو گی۔ اس لئے اس نے سب سے پہلے ٹامیری کا ہی
پتہ کرایا تھا تاکہ اس سے معلومات حاصل کر سکے۔ کہ اس نے انہیں
کہاں کا پتہ بتایا ہے۔ لیکن جب اُسے پتہ چلا کہ ٹامیری کو اس کی
رہائش گاہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تو اس نے انتھونی کو
گروپ کا نیا چیف بنا دیا تھا۔ لیکن انتھونی کی کارکردگی انتہائی
مایوس کن جا رہی تھی۔ حالانکہ فاک کوئی اتنا بڑا قصبہ نہ تھا کہ وہاں
وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ نہ لگا سکتا۔ چنانچہ وہ
انتھونی سے بات کرنے کے بعد کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہی۔ کہ
اب اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ ایک بار اُسے خیال آیا تھا کہ وہ بلیک
ٹاپ کے کسی گروپ کو ساتھ لے کر خود فاک چلی جائے۔ لیکن پھر اس

نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ اب وہ بہرحال چیف بن چکی تھی۔ اس
لئے خود براہِ راست فیلڈ میں کام نہ کر سکتی تھی۔ اور دوسرے
کسی سیکشن کو وہاں بھیجنا اس لئے فضول تھا کہ جب تک ان لوگوں
کا کوئی کلیو نہ مل جاتے اس وقت تک کوئی گروپ وہاں کام ہی
نہ کر سکتا تھا۔ اور انتھونی کی کارکردگی اس معاملے میں مکمل طور پر
مایوس کن نظر آ رہی تھی۔

" مجھے خود اپنا بھی کوئی گروپ بنانا چاہیئے۔ میں اسٹین کی طرح
صرف یہاں کرسی پر ہی نہیں بیٹھی رہ سکتی "___ ماریا نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے سیکرٹری کو کال کر کے اس سے تمام
سیکشنز میں کام کرنے والے ایکشن ایجنٹس کی فائلیں طلب
کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد آٹھ فائلیں اس کے سامنے پہنچ گئیں۔
پھر اس نے ان فائلوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ ان میں دس خاص ایجنٹوں کو منتخب کر چکی تھی۔ اور پھر اس نے
سیکرٹری کو ان دس ایجنٹوں کو فوری طور پر میٹنگ ہال میں کال
کرنے کے آرڈر دے دیئے۔

ایک گھنٹے میں اُسے اطلاع دی گئی کہ اس کی ہدایت کے
مطابق اس کے منتخب کردہ ایجنٹ میٹنگ ہال میں پہنچ چکے ہیں۔
تو وہ دفتر سے اٹھی اور میٹنگ ہال کی طرف بڑھ گئی۔

ہال میں موجود بڑی سی میز کے گرد دس نوجوان موجود تھے۔
جن میں گریک بھی موجود تھا۔ جو کافی عرصہ اس کے ساتھ کام کرتا
رہا تھا۔ پھر اُسے اسٹین نے کسی دوسرے سیکشن میں تبدیل



کر دیا تھا۔ اس کے باوجود کبھی کبھار ان کی ملاقات ہو جاتی تھی۔ چنانچہ
فائلوں کا مطالعہ کرتے ہوئے ہی اُسے گریک کا نام نظر آیا۔ اس
نے فوراً ہی اُسے منتخب کر لیا۔ کیونکہ گریک اس کا اچھا اسسٹنٹ
ثابت ہو سکتا تھا۔ ماریا کے ہال میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود
افراد اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" بیٹھو "___ ماریا نے کہا اور ان کے درمیان ایک خالی کرسی
پر بیٹھ گئی۔

" آپ لوگوں کو یہ اطلاع تو مل ہی چکی ہو گی کہ اب میں بلیک ٹاپ
کی چیف بن گئی ہوں "___ ماریا نے سرد اور سپاٹ لہجے میں باری
باری ان کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یس مادام "___ ان سب نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" میں نے تمہارا انتخاب ایک خاص مقصد کے لئے کیا ہے۔ اور
اسی مقصد کے تحت تمہیں یہاں کال کیا ہے۔ میں صرف کرسی پر بیٹھ
کر حکم چلانے میں ہی ساری عمر صرف نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں نے
فیصلہ کیا ہے کہ بلیک ٹاپ کے پہلے سے موجود آٹھ سیکشنز کے
علاوہ ایک سپیشل سیکشن بنایا جائے۔ جو براہِ راست میری
سربراہی میں کام کرے گا۔ اور میں نے آپ سب کو اس سپیشل
سیکشن کے لئے منتخب کیا ہے۔ اب آپ لوگ سپیشل سیکشن
کے ایجنٹ ہیں۔ اور گریک اس سیکشن کا انچارج اور میرا نمبر ٹو ہو
گا۔ آپ کے آفس وغیرہ کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ کیا آپ میری

سربراہی میں سپیشل سیکشن میں کام کرنے پر رضامند ہیں "۔۔۔۔ ماریا نے باری باری سب کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

" ہمیں آپ کی سربراہی میں کام کرنے پر فخر ہوگا مادام "۔۔۔۔ سب نے بیک آواز جواب دیتے ہوئے کہا اور ماریا کا چہرہ کھل اٹھا ۔

" او۔کے ۔ تو آج سے آپ بلیک ٹاپ کے سپیشل ایجنٹس کہلائیں گے ۔ آپ کو باقی سیکشنز کے ایجنٹس سے زیادہ اختیارات اور مراعات ملیں گی ۔ لیکن کام کے سلسلے میں بھی آپ کو اپنے آپ کو سپیشل ایجنٹ ثابت کرنا ہوگا "۔۔۔۔ مادام ماریا نے کہا ۔

" یس مادام ۔ آپ کو ہمارے کام سے کوئی شکایت نہ ہوگی "۔۔۔۔ سب نے جواب دیا ۔

" او۔کے ۔ اب اپنے پہلے مشن کے سلسلہ میں تفصیلات سن لو ۔ میں جب ماریا سیکشن کی چیف تھی تو سابق چیف اسٹین نے میرے ذمے پاکیشیا سے ایک سائنسی فارمولا لانے کا مشن سپرد کیا ۔ جو میں نے وہاں سے حاصل کرلیا اور اب اس پر ایک خفیہ لیبارٹری جو کہ کیوبک کے قصبے فاک میں ہے کام ہو رہا ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس بات کی خبر ہوگئی کہ یہ فارمولا یہاں پہنچ گیا ہے ۔ چنانچہ یہ ٹیم ایک آدمی علی عمران کی رہنمائی میں یہاں پہنچی ۔ اس ٹیم میں عمران کے علاوہ چار مرد اور ایک سوئس نژاد عورت ہے ۔ مردوں کے نام تنویر، صفدر، صدیقی اور نعمانی ہیں ۔ جب کہ عورت کا نام جولیا ہے ۔ اس گروپ نے ہی چیف اسٹین اور ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ پر تشدد



کر کے یہ معلوم کرلیا کہ فارمولے پر جس لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے وہ لیبارٹری فاک میں ہے ۔ چنانچہ یہ گروپ وہاں جرائم پیشہ افراد کے روپ میں پہنچ گیا ہے ۔ انہوں نے ٹامیری کلب کے مالک ٹامیری کو اغوا کر کے اس پر تشدد کر کے وہاں کے کسی جرائم پیشہ گروپ کا پتہ معلوم کیا اور اب یہ اس جرائم پیشہ گروپ کے افراد کو ہلاک کر کے اس کا روپ دھار چکا ہے ۔ تاکہ وہ محفوظ رہ کر اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کرسکیں ۔ ہم نے اس گروپ کا خاتمہ کرنا ہے ۔ سابق چیف اسٹین اور ڈیفنس سیکرٹری رونالڈ کو بھی اس گروپ نے ہلاک کیا ہے ۔ فاک میں بے شمار چھوٹے چھوٹے جرائم پیشہ گروپ ہیں ۔ یہ بے حد چھوٹے گروپ ہیں ۔ جن کی سرگرمیاں فاک اور اس کے گرد و نواح تک ہی محدود رہتی ہیں ۔ اب سپیشل ایجنٹس کے ذمہ یہ مشن ہے کہ ہم نے فاک جا کر وہاں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس گروپ کو ٹریس بھی کرنا ہے اور ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے "۔۔۔۔ ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" یس مادام ۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں یہیں سے فون پر ہی انہیں ٹریس کرسکتا ہوں "۔۔۔۔ ایک ایجنٹ نے کہا تو ماریا چونک پڑی ۔ باقی ساتھی بھی چونک کر اُسے دیکھنے لگے ۔

" وہ کیسے مسٹر ریمزے "۔۔۔۔ ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" مادام ۔ میں فاک کا ہی رہنے والا ہوں ۔ اور بلیک ٹاپ میں آنے سے پہلے فاک کے ایک مشہور جرائم پیشہ گروپ سے میرا خاصا قریبی تعلق رہا ہے ۔ آپ نے ٹامیری کے متعلق بتایا ہے ۔ کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس نے ٹامیری سے فاک کے جرائم پیشہ افراد کے متعلق پوچھ گچھ کی ہے۔ تو میں ٹامیری کو بھی جانتا ہوں۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ٹامیری کا تعلق فاک کے فریڈ گروپ سے رہتا ہے۔ اور فریڈ گروپ فاک کا خاصا فعال گروپ ہے۔ اس کا چیف فریڈ بھی میرا ذاتی دوست ہے۔ اس لئے ٹامیری نے لازماً انہیں فریڈ کے متعلق ہی بتایا ہوگا۔ فریڈ ہنی مون بار کا مالک ہے۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں فریڈ سے بات کر کے ابھی معلوم کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ ریمزے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ انہوں نے فریڈ کو بھاری رشوت دے دی ہو۔ ان کے کسی آدمی نے فریڈ کا روپ دھار لیا ہو۔ کیا تم ایسے کسی آدمی کو جانتے ہو جو فریڈ گروپ میں تو شامل ہو۔ لیکن غیر اہم ہو۔ وہ زیادہ درست طور پر بتا سکتا ہے۔ کہ کیا یہ لوگ فریڈ گروپ میں شامل ہوئے ہیں یا اس سے ملے ہیں یا نہیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"یس مادام۔ ہنی مون بار کا مینجر ناسکی ایسا آدمی ہے۔ ویسے وہ انتہائی لالچی آدمی ہے۔ اور ساتھ ہی وہ خفیہ طور پر معلومات بھی فروخت کرتا ہے۔ اس نے ایک خفیہ گروپ بھی بنایا ہوا ہے۔ اگر اسے بھاری رقم دی جائے تو وہ ہمیں معلومات مہیا کر سکتا ہے"۔ ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ناسکی ہمیں صحیح معلومات دے گا۔ رقم کی کوئی بات نہیں۔ معلومات درست ہونی چاہئیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"یس مادام۔ ناسکی اس معاملے میں انتہائی اصول پسند ہے۔



رقم لے گا تو معلومات بھی درست دے گا ورنہ سرے سے ہی انکار کر دے گا۔ اور میرا وہ اچھی طرح واقف ہے۔ وہ مجھے بلنکی کے جرائم پیشہ گروپ کا چیف سمجھتا ہے"۔۔۔۔ ریمزے نے کہا۔

"او۔کے۔ میز پر فون موجود ہے۔ کرو اس سے بات۔ لیکن اس کے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو۔ تاکہ گفتگو میں بھی سن سکوں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور ریمزے نے میز پر موجود فون کو اپنی طرف کھسکایا۔ اس کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اُسے ڈائریکٹ کیا۔ اور پھر رسیور اٹھانے سے پہلے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اس کے بعد رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہنی مون بار"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی لاؤڈر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ریمزے بول رہا ہوں بلنکی سے۔ مینجر ناسکی سے بات کراؤ"۔ ریمزے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد لاؤڈر سے ایک مردانہ آواز برآمد ہوئی۔

"ہیلو۔ ناسکی بول رہا ہوں مینجر ہنی مون بار"۔۔۔۔ لہجہ سپاٹ ہی تھا۔

"ریمزے بول رہا ہوں بلنکی سے"۔۔۔۔ ریمزے نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے خلافِ توقع"۔۔۔۔ ناسکی نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اگر بھاری رقم کمانے کے موڈ میں ہو تو بات کر دوں"۔۔۔۔ ریمزے

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ایک منٹ۔ ہولڈ آن کرو۔ میں کال کو محفوظ کر دوں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر ناسکی کی آواز سنائی دی۔

" ہاں اب بتاؤ۔ کس قسم کی معلومات چاہئیں تمہیں "۔۔۔۔ ناسکی نے کہا۔

" ایک گروپ بلنکی سے فاک پہنچا ہے۔ اس میں ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ وہ کسی بھی قومیت کے ہو سکتے ہیں اور کسی بھی حلیوں میں ہو سکتے ہیں۔ اس گروپ نے بلنکی میں ٹامیری سے فاک کے کسی مجرم گروپ کے لئے ٹپ لی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ٹامیری کا تعلق تمہارے چیف فریڈ سے ہے۔ اس لئے یقیناً اس نے فریڈ کی ہی ٹپ دی ہوگی۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ گروپ اس وقت کہاں ہے۔ اور کس حیثیت میں ہے۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ملے گا۔ لیکن معلومات کی درستگی شرط ہے "۔۔۔۔ ریمزے نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا تم پانچ ہزار ڈالر دے سکتے ہو "۔۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ناسکی نے کہا۔

" مل جائیں گے "۔۔۔۔ ریمزے نے ماریا کو اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دیکھ کر فوراً جواب دیا۔

" تو سنو۔ ایک عورت اور پانچ مردوں کا گروپ فریڈ سے ملا تھا۔ یہ آج صبح کی بات ہے۔ فریڈ نے انہیں اپنی ایک خفیہ کوٹھی



میں ٹھہرایا ہے۔ اس کوٹھی کا نمبر بارہ ہے اور یہ زیرو ٹاؤن میں ہے۔ پھر فریڈ نے کلب میں آنے والے ایک شخص ھارکو کو تلاش کرایا۔ اور اس کے بعد وہ ھارکو کو بھی وہیں ان لوگوں کے پاس چھوڑ آیا۔ یہ گروپ مقامی افراد پر مشتمل ہے۔ بس مجھے اتنی ہی معلومات ہیں " ناسکی نے کہا۔

" اب فریڈ کہاں ہے "۔۔۔۔ ریمزے نے پوچھا۔

" وہ اپنے مخصوص جوئے خانے میں ہے "۔۔۔۔ ناسکی نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پانچ ہزار ڈالر تمہیں مل جائیں گے۔ لیکن ہماری یہ گفتگو ٹاپ سیکرٹ ہی رہنی چاہئے "۔۔۔۔ ریمزے نے کہا۔

" میں جانتا ہوں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ریمزے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" ویری گڈ ریمزے۔ تم نے واقعی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ تم سب فوری طور پر تیار ہو کر ہیڈ کوارٹر کے سپیشل ہیلی پیڈ پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں پہنچ جاؤں گی۔ ایک گھنٹے بعد ہم فاک کے لئے پرواز کر جائیں گے "۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ باقی ساتھی بھی اٹھے۔ اور ماریا مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

کمرے میں موجود صوفوں پر اس وقت عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ ان کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔ شاید انہیں کسی کا انتظار تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد کمرے کے باہر قدموں کی آوازیں ابھریں۔ تو وہ سب چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد کمرے میں دو آدمی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک لمبے قد کا اور دوسرا درمیانے قد کا تھا۔

" یہ ھارکو ہے۔ مسٹر رچرڈ۔ یہ آپ کا مسئلہ حل کر سکتا ہے"۔ لمبے قد والے نے دوسرے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" شکریہ مسٹر فریڈ۔ اب آپ جا سکتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فریڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے



سے باہر نکل گیا۔

" مسٹر ہارکو۔ جیسا کہ آپ کو مسٹر فریڈ نے بتایا ہوگا۔ ہمارا تعلق فن لینڈ کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے۔ فاک میں ایک لیبارٹری ہے۔ جو خفیہ طور پر بنائی گئی ہے۔ اس میں حکومت فن لینڈ کا ایک انتہائی اہم پراجیکٹ مکمل ہو رہا ہے۔ لیکن حکومت کو خفیہ اطلاعات ملی ہیں۔ کہ اس لیبارٹری میں سائنسدان کے روپ میں ایکریمین ایجنٹ موجود ہیں۔ جو اس اہم پراجیکٹ کے فارمولے کو کسی بھی وقت اڑا کر ایکریمیا پہنچا سکتے ہیں۔ اور لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ہورسن اور اس کا سیکورٹی چیف الفانسو بھی ان لوگوں سے ملے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ مشن ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ کہ ہم اس لیبارٹری کی خفیہ نگرانی کرتے رہیں تاکہ اگر کسی بھی وقت کوئی ایجنٹ وہاں سے فرار ہونا چاہئے تو ہم اسے رنگے ہاتھوں پکڑ سکیں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ اور اس کے اندر ایسے آلات نصب ہیں جن کی مدد سے اس کے فرنٹ والے حصے کی طرف کسی کی موجودگی چیک کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اگر ہم وہاں گئے تو ہمیں فوراً چیک کر لیا جائے گا۔ اور اس طرح دشمن ایجنٹ ہوشیار ہو جائیں گے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی طرح لیبارٹری کو اس طرح چیک کرتے رہیں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ فریڈ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ آپ اس لیبارٹری کی تعمیر کے وقت اس کے لئے تعمیراتی سامان سپلائی کرتے رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو یقیناً اس لیبارٹری کے مکمل محل وقوع بھی معلوم ہوگا۔ اگر آپ ہم سے تعاون کریں تو ہم اس

کے لئے آپ کو آپ کی مرضی کا معاوضہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور بعد ازاں حکومت کی طرف سے آپ کو تعریفی سرٹیفکیٹ بھی مل سکتا ہے" عمران نے انتہائی نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فریڈ نے آپ کو درست بتایا ہے۔ جناب۔ میں واقعی اس لیبارٹری کو تعمیراتی سامان سپلائی کرتا رہا ہوں۔ میں آپ سے بغیر کسی معاوضے کے بھی تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ یہ سرکاری کام ہے"۔۔۔ ہارکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ۔ ہمیں آپ جیسے محب وطن شہری سے یہی امید تھی۔ کیا آپ پہلے کاغذ پر اس لیبارٹری کا بیرونی نقشہ بنا کر دکھا سکیں گے تاکہ ہم درست طور پر چیکنگ کے لئے کوئی پوائنٹ تلاش کر سکیں" عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے اس لیبارٹری کو مکمل طور پر دیکھا ہوا ہے۔ اندر سے بھی اور باہر سے بھی۔ لائیے کاغذ دیجئے"۔۔۔ ہارکو نے کہا۔ اور عمران نے جیب سے ایک تہہ شدہ سفید کاغذ نکالا اور اُسے میز پر رکھ دیا۔ ساتھ ہی جیب سے قلم نکال کر بھی ہارکو کی طرف بڑھا دیا۔ اور ہارکو نے جھک کر کاغذ پر نقشہ بنانا شروع کر دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد جب اس نے ہاتھ روکا تو کاغذ پر واقعی ایک وسیع و عریض عمارت کا نقشہ ابھر آیا تھا۔ گو یہ نقشہ رف تھا۔ لیکن بہرحال عمران کا مقصد حل ہو جاتا تھا۔ اور پھر ہارکو نے اس کے مختلف پوائنٹس بنانے شروع کر دیئے۔

"تھینک یو۔ اب یہ نقشہ دیکھئے فاک کا اور اس پر اس لیبارٹری



کو نشان کر دیجئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے نقشہ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ وہ کاغذ اور نقشہ پہلے ہی فریڈ سے لے کر جیب میں رکھے ہوئے تھا۔ اور ہارکو نے نقشے پر اس جگہ کو مارک کرنا شروع کر دیا۔ جہاں پر خفیہ زیر زمین لیبارٹری موجود تھی۔ عمران کافی دیر تک اس سے سوال جواب کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر ہارکو کا شکریہ ادا اور ہارکو مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے اشارے پر تنویر اُسے باہر چھوڑنے چلا گیا۔

"ہارکو واقعی درست آدمی ثابت ہوا ہے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب لیبارٹری کا تو علم ہو گیا ہے۔ اب مسئلہ ہے وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کا اور اس لیبارٹری کو اڑانے کا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیبارٹری اڑانے کا کیا مطلب۔ کیا یہ ضروری ہے۔ ہمارا مقصد تو صرف فارمولا حاصل کرنا ہے"۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"خالی فارمولا واپس لے جا کر کیا کریں گے۔ یہ لوگ یہاں اس پر کام کرتے رہیں گے۔ اس لئے فارمولے کو مزید محفوظ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ فارمولا حاصل کر لینے کے بعد اس پوری لیبارٹری کو بھی اڑا دیا جائے اور وہاں موجود ہر آدمی کو بھی ختم کر دیا جائے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" وہ تمہاری ماریا والی پلاننگ تو غلط ثابت ہوئی ۔ اور اب وہ یقیناً ہمارا تعاقب بھی کرے گی ۔ اُسے ٹائیگر کی موت کا بھی علم ہو گیا ہو گا " ــــ جولیا نے اچانک چونک کر ایسے لہجے میں کہا ۔ جیسے اُسے اچانک ماریا کا خیال آگیا ہو ۔

" واہ ۔ کیا لفظ کہے ہیں تم نے ۔ تمہاری ماریا ۔ لطف آ گیا " ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار چونک پڑی ۔

" میں نے اُسے تمہاری نہیں کہا ۔ پلاننگ کو تمہاری کہا ہے " جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ اور عمران نے اس طرح منہ لٹکا لیا ۔ جیسے جولیا کی اس وضاحت نے اُسے شدید مایوس کر دیا ہو ۔ اور اس کے انداز پر سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے ۔ اُسی لمحے تنویر بھی واپس آگیا ۔

" تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا " ــــ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" میں نے تو کوشش کی تھی کہ اس کی گردن میں ایس ۔ ڈی پوائنٹ فٹ کر کے اس کے خیالات سے آگاہی حاصل کروں شاید کوئی بہار آمیز فقرہ میرے خزاں زدہ کانوں میں بھی پہنچ جائے مگر اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ اس قدر شرمیلی ہو گی کہ اپنے خیالات کو بھی مجھ سے چھپا لے گی " ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" شرمیلی ۔ کیا مطلب ۔ یہ مغربی لڑکی کیسے شرمیلی ہو سکتی ہے " جولیا نے کہا ۔

" تو اور کیا کہوں ۔ ظاہر ہے ۔ شرم کے مارے ہی اس نے



سب سے پہلے وہ ایس ۔ ڈی پوائنٹ گردن سے نکالا اور اُسے ختم کر دیا " ــــ عمران نے کہا اور اس بار باقی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جولیا بھی ہنس پڑی ۔

" اب یہاں بیٹھ کر ہم صرف باتیں ہی کرتے رہیں گے یا مشن بھی مکمل کرنا ہے " ــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ ظاہر ہے عمران کی بات پر جولیا کو ہنستے دیکھ کر اس کا موڈ آف ہونا ہی تھا ۔

" ہاں عمران صاحب ۔ تنویر درست کہہ رہا ہے ۔ اب جب کہ اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو گیا ہے ہمیں فوری طور پر مشن شروع کر دینا چاہیئے ۔ کیونکہ ماریا یقیناً خاموش نہ بیٹھی ہو گی " ــــ صفدر نے کہا ۔

" اس وقت تو وہاں جانا موت کو دعوت دینے کے برابر ہے ۔ ہمیں رات کو وہاں جانا پڑے گا ۔ اور دوسری بات یہ کہ ہمیں صرف لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہوا ہے ۔ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات تو آف نہیں ہو گئے ۔ اور وہ سیکورٹی انچارج الفانسو وہاں ہمارے استقبال کے لئے پھولوں کے ہار لئے تو نہ کھڑا ہو گا " ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں کے ہونٹ بھنچ گئے ۔

" لیکن اگر یہ بات ہے تو پھر رات کو ہم وہاں جا کر کیا کر لیں گے ۔ کیا رات کو حفاظتی انتظامات آف ہو جاتے ہیں " ــــ جولیا نے کہا ۔

" نہیں ۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں کوئی خاص پلاننگ کرنی

پڑے گی۔ ایک منٹ۔ میں ذرا اس ماریا کے بارے میں معلوم کر
لوں کہ وہ کیا کرتی پھر رہی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور سامنے میز
پر رکھے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے پہلے بلگنی کے کوڈ نمبر ڈائل
کئے اور پھر دوسرے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کون صاحب بول رہے ہیں"۔۔۔ ایک آواز سنائی
دی۔

"فرانڈ سے بات کراؤ۔ میں چیف آف سیکرٹ سروس بول
رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے
کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"فرانڈ بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"۔۔۔
دوسری طرف سے آواز آئی اور عمران آواز پہچان گیا۔ کیونکہ پہلے
چکر میں جب وہ ٹائیگر کے ساتھ بلگنی آیا تھا۔ تو اس نے فرانڈ سے
معلومات حاصل کی تھیں۔ چونکہ اسے معلوم تھا۔ کہ فرانڈ ماریا
سیکشن کا انچارج ہے۔ اور اس نے وہاں کوٹھی میں موجود
فون پر لگی ہوئی چٹ پر فون نمبر پڑھ لیا تھا۔ اس لئے یہ نمبر اس کی
یادداشت میں موجود تھا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ آپ کی سیکشن
انچارج مادام ماریا سے فوری بات کرنی ہے۔ کیا آپ ان کا
کوئی فون نمبر بتا سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ سر۔ مادام ماریا اب ہمارے سیکشن کی انچارج



نہیں رہیں۔ اب ہمارے سیکشن کا انچارج میکی ہے۔ مادام ماریا
تو اب بلیک ٹاپ کی چیف بن چکی ہیں۔ وہ اب ہیڈ کوارٹر میں ہوں
گی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران فرانڈ کی بات سن
کر چونک پڑا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ اٹ از ایمرجنسی۔ ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کیا ہے"
عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"تھینک یو مسٹر فرانڈ"۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ جب فون میں ٹون آگئی۔
تو اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ ایک محتاط سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ چیف آف بلیک
ٹاپ مادام ماریا سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ سر۔ وہ تو ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں۔ آپ ان کی
سیکرٹری سے بات کر لیں۔ میں ان سے آپ کی کال ملا دیتا
ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سیکرٹری ٹو چیف بول رہی ہوں"۔۔۔ چند لمحوں
بعد فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ مادام ماریا سے فوری
اور ایمرجنسی بات کرنی ہے۔ کیا آپ ان سے کسی طور رابطہ کرا سکتی
ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ مادام ابھی اپنے سپیشل ایجنٹس کے ساتھ

ہیلی کاپٹر پر فاک روانہ ہوگئی ہیں۔ اس لئے فوری طور پر تو ان سے بات نہیں ہوسکتی" ____ دوسری طرف سے سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فاک قصبے کی بات کر رہی ہیں آپ۔ وہاں وہ کیا کرنے گئی ہیں" ____ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو سر معلوم نہیں۔ انہوں نے اچانک مختلف سیکشنز کے دس ایجنٹس کو کال کیا۔ ان کے ساتھ میٹنگ کی اور پھر سرکاری طور پر انہیں سپیشل ایجنٹس کا اعلان کرنے کے بعد انہوں نے ہیلی کاپٹر کو فاک جانے کے لئے تیار کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ ان سپیشل ایجنٹس کے ساتھ فاک روانہ ہوگئی ہیں۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں۔ جیسے ہی مادام کی کال آئی۔ میں انہیں آپ کی کال کے متعلق بتا دوں گی" ____ سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر ہوگا۔ اس کی فریکونسی بتا دو۔ میں خود ٹرانسمیٹر پر ان سے بات کر لوں گا" ____ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ایک منٹ۔ میں معلوم کر کے بتاتی ہوں" ____ سیکرٹری نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس نے ایک مخصوص فریکونسی بتا دی۔ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے چلتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور



اس پر سیکرٹری کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف سیکرٹ سروس کالنگ چیف آف بلیک ٹاپ مادام ماریا اوور" ____ عمران نے بار بار کالنگ دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ماریا اٹنڈنگ یو۔ آپ نے میری یہ ایمرجنسی فریکونسی کہاں سے معلوم کر لی ہے اوور" ____ ٹرانسمیٹر سے ماریا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہیڈ کوارٹر سے۔ مادام مجھے اطلاع دی گئی کہ آپ فاک قصبے میں جا رہی ہیں تو میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر لوں۔ کیونکہ میری سروس بھی فاک قصبے میں کام کر رہی ہے اوور" ____ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کی سروس فاک قصبے میں کام کر رہی ہے۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لیا ہے اوور" ____ مادام ماریا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مادام۔ نہ صرف سراغ لگا لیا ہے بلکہ ہم تو انہیں گرفتار کر کے بھی ہیڈ کوارٹر لے آرہے ہیں" ____ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے انہیں کہاں سے گرفتار کیا ہے اوور" ____ مادام کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے عمران کی بات پر سرے سے یقین ہی نہ آیا ہو۔

"فاک قصبے کی لیبر کالونی سے مادام۔ وہ وہاں چھپے ہوئے تھے اوور" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبر کالونی میں۔ کیا آپ نے چیک کر لیا ہے کہ واقعی آپ نے درست لوگوں کو گرفتار کیا ہے اوور"۔۔۔۔ مادام نے اس بار قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"وہ اب ہیڈ کوارٹر پہنچنے ہی والے ہوں گے۔ مجھے اطلاع دی گئی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ آپ کو بھی اطلاع کر دوں کہ اب آپ کی وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے آدمیوں نے غلط آدمیوں پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ لیبر کالونی میں نہیں ہے۔ اور یہ حتمی بات ہے اوور"۔۔۔۔ مادام ماریا نے کہا۔

"پھر آپ کو غلط اطلاع دی گئی ہو گی۔ بہرحال ان لوگوں کے یہاں پہنچنے پر مکمل تصدیق ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں آپ سے دوبارہ بات کروں گا اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے اُسے فاک میں ہماری موجودگی کا علم ہو گیا ہے اور وہ یہاں آ رہی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ جب لیبارٹری یہاں ہے تو ہم نے یہیں آنا تھا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فاک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے یہ لوگ ہمیں یہاں



ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہمیں اس سلسلے میں ضرور سوچنا چاہیئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں ایک اور بات سوچ رہا ہوں۔ اگر انہیں یہاں ٹریپ کر لیا جائے۔ تو پھر ہم ماریا کے ذریعے لیبارٹری کو اوپن کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ اب ماریا بلیک ٹاپ کی چیف بن چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس طرح ٹریپ کیا جائے اُسے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ لوگ ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں۔ اور فاک ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جس کوٹھی میں ہم رہ رہے ہیں۔ اس کے عقب میں پہاڑی سلسلہ موجود ہے۔ جہاں سے اس ہیلی کاپٹر کو کہیں بھی اترتے ہوئے چیک کیا جا سکتا ہے۔ پھر جہاں یہ لوگ اتریں وہاں ان پر ریڈ کر کے اس ماریا اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر لیا جائے۔ ان میں سے جو لوگ ہمارے قد و قامت کے ہوں ان کا روپ ہم دھار لیں۔ اور جولیا پر ماریا کا میک اپ کر دیا جائے۔ اس کے بعد ہم لیبارٹری کی حفاظت کا بہانہ بنا کر لیبارٹری میں داخل ہونے کا سکوپ پیدا کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے یہاں سے نکلنے اور پھر پہاڑی پر چڑھنے سے پہلے اگر ہیلی کاپٹر اتر گیا تو پھر ہم انہیں کیسے تلاش کر سکیں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم انتظار کر لیں۔ پھر دو تین گھنٹوں بعد مختلف میک اپ میں بکھر کر قصبے کے ہوٹلوں۔ باروں اور کلبوں میں چیکنگ کریں۔ تو کم از کم اس ماریا کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ماریا کو چیک کرنے کے لئے اس فریڈ کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ خاصا باخبر آدمی ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

" فریڈ کا تعلق ٹامیری سے ہے۔ اور ہم بھی ٹامیری کے حوالے سے ہی اس سے ملے ہیں۔ جب کہ ٹامیری اس مادام ماریا کا ماتحت رہا ہے۔ اس لئے کہیں یہ ماریا یہاں آ کر اس فریڈ کے ذریعے ہمیں ہی نہ ٹریس کر لے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ جولیا کی بات میں وزن تھا۔

" جولیا کی بات واقعی تشویش ناک ہے۔ اس کا فوری طور پر تو یہی حل ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نئے میک اپ کر کے قصبے میں بکھر جائیں۔ اس طرح اگر ماریا کو اس کوٹھی کا علم ہو بھی گیا تو وہ ہمیں یہاں نہ پا سکے گی اور ہم بھی آسانی سے اُسے ٹریس کر لیں گے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" لیکن بہرحال یہ قصبہ ہے۔ یہاں اجنبیوں کو بہت جلد مارک کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہمارا کوئی بھی آدمی مشکوک ہو کر ان کے ہاتھ چڑھ سکتا ہے"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

" تو اس کا ایک اور حل ہے۔ کہ ساتھ والی کوٹھی کے سامنے کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کوٹھی خالی ہے۔ اگر ہم خاموشی سے اس ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہو جائیں تو وہاں سے چیکنگ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ کیا ماریا اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی کو ٹریس کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر وہ ٹریس کر لے



تو پھر جیسے ہی وہ یہاں ریڈ کرے ان لوگوں پر بے ہوش کر دینے والی گیس کے فائر کھول کر ہم ان پر قابو پا سکتے ہیں۔ اور اگر رات تک وہ یہاں نہیں پہنچی تو اس کا یہی مطلب ہو گا کہ وہ یہ کوٹھی ٹریس نہیں کر سکی۔ اس لئے ہم فریڈ کو استعمال کر کے اُسے ٹریس کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ مادام ماریا گولڈن گرل کے روپ میں ٹامیری کو کنٹرول کرتی رہی ہے اور ٹامیری نے مجھے بتایا تھا کہ گولڈن گرل عرف ڈبل جی اُسے فون پر ہی ہدایات دیتی ہے۔ وہ اس کے سامنے کبھی نہیں آئی۔ اس لئے یقیناً ٹامیری اس کی ماریا والی حیثیت سے واقف نہ تھا۔ اور جب ٹامیری واقف نہ تھا تو فریڈ تو بہرحال قصبے میں رہتا ہے۔ وہ اس سے کیسے واقف ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھی بھی اس کی رائے سے متفق ہو گئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کوٹھی سے مخصوص اسلحہ لے کر خاموشی سے درمیانی دیوار پھاند کر ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے۔ کوٹھی چونکہ دو منزلہ تھی۔ اس لئے وہ سب دوسری منزل کی فرنٹ کھڑکیوں کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تاکہ اصل رہائش گاہ اور باہر کے علاقے کو آسانی سے کور کیا جا سکے۔ چونکہ رات پڑنے میں ابھی پانچ چھ گھنٹے رہتے تھے۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ انہیں بہرحال پانچ چھ گھنٹوں تک انتظار کرنا ہی پڑے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں یقین تھا کہ اگر ماریا اور اس کے ساتھیوں نے کوٹھی پر ریڈ کیا تو وہ یہاں سے آسانی سے انہیں بے ہوش کر لیں گے۔

بڑے ہیلی کاپٹر میں پائلٹ سیٹ کے ساتھ ماریا بیٹھی
ہوئی تھی۔ جب کہ اس کے دس ساتھی عقبی سیٹوں پر موجود تھے پائلٹ
کا تعلق بلیک ٹاپ کے ہیڈ کوارٹر سے تھا۔ اور وہ سب عمران اور
اس کے ساتھیوں کو گھیرنے اور انہیں کور کرنے کی کوئی فول پروف
پلاننگ بنانے کے لئے ڈسکشن میں مصروف تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر
پر کال آنی شروع ہو گئی۔ اور ماریا اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔
" ہیڈ کوارٹر سے کال ہو گی۔ کیونکہ وہی آپ کی سپیشل فریکونسی
سے واقف ہیں "۔۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے گریک نے کہا۔
" ہاں۔ اسی لئے میں نے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر اپنی سپیشل
فریکونسی ایڈجسٹ کرا لی تھی۔ تاکہ ہیڈ کوارٹر کسی بھی معاملے میں
مجھ سے فوری رابطہ قائم کر سکے "۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ لیکن دوسرے



لمحے جب ٹرانسمیٹر سے فن لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف کی آواز
سنائی دی تو ماریا سمیت اس کے سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔
سیکرٹ سروس کے چیف کی کال کا تو انہیں تصور بھی نہ تھا۔ اور
جب سیکرٹ سروس کے چیف نے دعویٰ کیا کہ اس نے ناک سے
عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے تو حیرت سے ان کے
چہرے واقعی بگڑ سے گئے تھے۔
" اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اس ناسکی نے ہمیں
غلط معلومات مہیا کی ہیں یا پھر سیکرٹ سروس نے غلط لوگوں کو
پکڑا ہے "۔۔۔۔ مادام ماریا نے بات چیت ختم ہونے پر ٹرانسمیٹر
آف کرتے ہوئے کہا۔
" مادام۔ مجھے یقین ہے کہ ناسکی غلط معلومات مہیا نہیں کر سکتا۔
سیکرٹ سروس کو ہی غلطی لگی ہے "۔۔۔۔ ریمزے نے فوراً
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" مگر سیکرٹ سروس انتہائی تربیت یافتہ ٹیم ہے۔ وہ اتنی
بڑی غلطی کیسے کر سکتے ہیں۔ اوہ اوہ۔ کہیں یہ ڈراڈ کال نہ ہو "۔۔۔
ماریا بات کرتے کرتے یک لخت اچھل پڑی۔
" ڈراڈ کال۔ کیا مطلب "۔۔۔۔ سب ساتھیوں نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
" یہ عمران بھی ہو سکتا ہے۔ جو سیکرٹ سروس کے چیف کے
لہجے اور آواز میں کال کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے یقیناً اس کا تعلق فن لینڈ کی

سیکرٹ سروس سے پڑتا رہتا ہوگا۔ ہو سکتا ہے وہ سیکرٹ سروس
کے چیف کی آواز اور لہجے سے واقف ہو۔ اس نے میرے سامنے
چیف سیکرٹری سے فن لینڈ کا وزیراعظم بن کر بات چیت کی تھی اور
اس نے وزیراعظم کے لہجے اور آواز کی اس طرح کاپی کی تھی۔ کہ
چیف سیکرٹری جس کا پرائم منسٹر سے ہر وقت رابطہ رہتا ہے۔
فرق نہ پہچان سکا تھا" ____ ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"مگر اس عمران کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ......" گریک نے
رک رک کر کہنا شروع کیا۔
"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ مجھے بہرحال چیک کرنا ہوگا" ____
ماریا نے کہا اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک نئی فریکونسی
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ چونکہ وہ بلیک ٹاپ کے دفتر میں
بیٹھ کر کافی دیر تک کام کر چکی تھی۔ اس لئے اسے اب سیکرٹ
سروس کے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی کا علم تھا۔
"ہیلو ہیلو۔ چیف آف بلیک ٹاپ ماریا کالنگ اوور" ____
فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔
"یس۔ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو اوور" ____
چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے آواز سنائی دی۔
"چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ____ ماریا نے
انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس۔ چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں اوور" ____
چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سیکرٹ سروس کے چیف کی آواز



ٹرانسمیٹر سے گونج اٹھی۔ یہ بالکل وہی لہجہ اور آواز تھی جو تھوڑی دیر پہلے
انہوں نے ٹرانسمیٹر کال کے دوران سنی تھی۔
"میں نے سنا ہے کہ آپ کی سروس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے اس گروپ کو گرفتار کر لیا ہے جو فارمولے کے حصول کے لئے
یہاں آیا ہوا ہے اوور" ____ ماریا نے بات کرتے ہوئے کہا۔
"جی نہیں۔ آپ نے غلط سنا ہے۔ ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں۔
لیکن ابھی تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا اوور" ____ دوسری
طرف سے چیف نے کہا۔
"او۔ کے۔ اوور اینڈ آل" ____ مادام ماریا نے کہا۔ اور
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"اب یقین آگیا" ____ ماریا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔
اور سب نے سر ہلا دیئے۔
"کمال ہے مادام۔ یہ شخص تو واقعی انتہا درجے کا شاطر ہے" ____
گریک نے کہا۔
"فاک پہنچنے میں کتنا وقت مزید لگے گا" ____ ماریا نے گریک
کی بات کا جواب دینے کی بجائے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"پندرہ منٹ کا سفر باقی رہ گیا ہے مادام" ____ پائلٹ نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار دو۔ تاکہ اس نئی صورت حال پر اچھی طرح
غور کر لیا جائے" ____ مادام نے کہا۔ اور پائلٹ نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں

کے درمیان ایک خالی جگہ پر اتر گیا۔

"عمران کی اس کال کا مطلب ہے کہ اُسے یہ معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ ہم اس کی تلاش میں فاک آرہے ہیں ۔ اور دوسری بات یہ کہ ہم آ بھی ہیلی کاپٹر پر رہے ہیں ۔ اور فاک بہرحال ایک قصبہ ہے ۔ اس لئے وہاں اتنے بڑے ہیلی کاپٹر کو آسانی سے مارک کیا جا سکتا ہے ۔ اس لئے اب ہم براہِ راست اس ہیلی کاپٹر پر زیرو ٹاؤن کے قریب اتر کر اس کی رہائش گاہ پر ریڈ نہیں کر سکتے ۔ وہ ہمیں پہلے ہی چیک کر لیں گے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہم پر ہی حملہ کرنے کا پروگرام بنا چکے ہوں" ـــــ ماریا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ۔ اس زیرو ٹاؤن کے عقبی حصے میں پہاڑیاں ہیں ۔ اگر ہم فاک کے قصبے میں براہِ راست جانے کی بجائے ان پہاڑیوں کے عقبی حصے میں اتر جائیں تو ہمارا ہیلی کاپٹر چیک نہیں کیا جا سکتا ۔ اور ہم ان پہاڑیوں کو کراس کر کے پیدل زیرو ٹاؤن میں داخل ہو سکتے ہیں ۔ اس طرح وہ لوگ ہیلی کاپٹر کو ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے اور ہم آسانی سے ان پر ریڈ کر سکیں گے" ـــــ ریمزے نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ تجویز درست ہے ۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر کو لمبا چکر دے کر ان عقبی پہاڑیوں کی طرف لے جا سکتا ہے ۔ اس طرح قصبے میں سے ہیلی کاپٹر کو چیک نہیں کیا جا سکے گا ۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کوٹھی چھوڑ کر کہیں اور شفٹ ہو جائیں ۔ پھر تو ہمیں لازماً انہیں قصبے میں ہی تلاش کرنا پڑے گا" ـــــ مادام نے کہا۔



"مادام ۔ اگر وہ کوٹھی چھوڑ کر کہیں شفٹ ہوں گے بھی سہی تو دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو وہ فوری طور پر ذریعے سے رابطہ کر کے کوئی نئی جگہ حاصل کر لیں گے یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ زیرو ٹاؤن میں ہی کسی خالی پڑی ہوئی کوٹھی پر قبضہ کر لیں ۔ ویسے میرا خیال ہے کہ یہ لوگ یقیناً ایسی کوٹھی میں شفٹ ہوں گے جہاں سے یہ اپنی اصل رہائش گاہ پر بھی نظر رکھ سکیں ۔ تاکہ اگر ہم کسی بھی طرح ان کی رہائش گاہ کو ٹریس کر کے اس پر ریڈ کریں تو وہ ہمیں کور کر سکیں" ـــــ گریک نے کہا۔

"یس مادام ۔ زیرو ٹاؤن نو تعمیر شدہ آبادی ہے ۔ وہاں اکثر کوٹھیاں خالی ہی رہتی ہیں ۔ اور جس انداز میں یہ لوگ کام کرتے ہیں مجھے گریک کی بات سے مکمل اتفاق ہے ۔ انہوں نے بالکل ایسا کرنا ہے" ـــــ ریمزے نے کہا۔

"اوکے ۔ پھر ہمیں بھی ان کی چال ان پر ہی لوٹا دینی چاہئے ۔ ہم خود ان کے ہاتھوں ٹریپ ہو کر ٹریپ کریں گے" ـــــ مادام ماریا نے کہا۔

"وہ کس طرح مادام" ـــــ گریک، ریمزے اور باقی ساتھیوں نے چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران کو یہ ہرگز معلوم نہ ہو گا ۔ کہ ہماری تعداد کتنی ہے ۔ اس لئے پہلے ہم ہیلی کاپٹر کو عقبی پہاڑیوں پر اتاریں گے وہاں ہمارے چار ساتھی اتر جائیں گے اور پیدل زیرو ٹاؤن کی طرف جائیں گے ۔ ہم ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ رکھیں گے ۔ یہ وہاں جا کر اس طرح

پوزیشن سنبھالیں گے کہ ان لوگوں کی نظروں میں کسی طور بھی نہ آسکیں
اس کے بعد میں باقی ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر یہ وہاں جا کر اتروں
گی ۔ اور پھر ہم باقاعدہ کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس
کے بم فائر کریں گے ۔ اور اس کے بعد ہم کوٹھی کے اندر داخل ہو جائیں
گے ۔ لازماً یہ لوگ جہاں بھی موجود ہوں گے یہ ہمیں ٹریپ کرنے کے
لئے ہم پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا فائر کر دیں گے ۔ اس طرح
ہم واقعی بے ہوش ہو جائیں گے ۔ اور پھر یہ لوگ اپنی پناہ گاہ سے
نکل کر ہمیں کور کرنے کے لئے جیسے ہی کوٹھی میں داخل ہوں گے ۔
ہمارے پہلے سے چھپے ہوئے ساتھی ان پر دوبارہ بے ہوش کر
دینے والی گیس کے فائر کھول دیں گے ۔ اس طرح ہمارے ساتھ ساتھ
یہ لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے ۔ پھر ہمارے ساتھی اندر داخل
ہو کر ہمیں ہوش میں لائیں گے ۔ جب کہ یہ بے ہوش ہی رہیں گے ۔
اس طرح ہم ان پر قابو پالیں گے "____ مادام ماریانے واقعی
شاطرانہ انداز میں کی گئی پلاننگ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" پھر ایسا ہے مادام کہ آپ باہر رہیں ۔ ہم میں سے چھ ساتھی
اندر جائیں گے "____ گریک نے کہا ۔

" نہیں ۔ اس نے مجھ سے بات کی ہے ۔ اس لئے اگر میں اندر
داخل نہ ہوئی تو وہ یہی سمجھے گا کہ میں باہر ہوں ۔ البتہ میرے
کوٹھی میں داخل ہو جانے پر وہ مطمئن ہو جائے گا ۔ اگر میرے
بے ہوش ہو جانے سے یہ گروپ قابو میں آسکتا ہے ۔ تو یہ
سودا مہنگا نہیں ہے "____ مادام ماریا نے مسکراتے ہوئے



کہا ۔ اور تھوڑے سے بحث و مباحثہ کے بعد آخر کار اس تجویز پر
عمل درآمد کئے جانے کا فیصلہ ہو گیا اور مادام ماریا نے پائلٹ کو
ہدایات دینی شروع کر دیں ۔

عمران نے اور اس کے ساتھیوں کو ماریا کا انتظار کرتے ہوئے
ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا تھا ۔ وہ سب اپنے اپنے خیالوں میں ڈوبے
ہوئے تھے ۔

" ہیلی کاپٹر "____ خاموشی میں اچانک جولیا کی آواز سنائی
دی اور وہ سب چونک پڑے ۔

" ہاں ۔ واقعی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دے رہی ہے ۔ یہ
شاید عقبی طرف سے آرہا ہے "____ ساتھ کھڑے ہوئے صفدر نے
کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کیپسول
گن کا رخ کوٹھی کی طرف موڑ دیا ۔

ہیلی کاپٹر کے لینڈ ہوتے ہی اس میں سے یکے بعد دیگرے آدمی اترنے لگے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ کل چھ افراد تھے۔ اور آخر میں ماریا خود اتری۔ اس نے ہاتھ کے اشاروں سے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ سب جھکے جھکے انداز میں سڑک کراس کر کے کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگے۔ چند لمحوں تک وہ سب کوٹھی کی دیوار سے چمٹے رہے۔ پھر ان میں سے ایک آدمی دیوار پر چڑھتا نظر آیا۔ اس نے بڑے محتاط انداز میں اندر نظر ڈالی۔ اور پھر مڑ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور عمران اس کا اشارہ سمجھ گیا۔ چونکہ کوٹھی کے پورچ میں ایک کار کھڑی تھی۔ جو ان کی آمد سے بھی پہلے سے یہاں موجود تھی۔ اس لئے ظاہر ہے۔ ان لوگوں نے یہی سمجھا تھا کہ یہ لوگ اندر موجود ہیں۔ ویسے بھی پھاٹک بھی اندر سے بند تھا۔ وہ آدمی آہستگی سے دیوار سے اترا اور دبے قدموں چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے انتہائی احتیاط سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھول دی۔ اور اس مادام ماریا سمیت باہر موجود سب ساتھی اندر آ گئے۔ وہ چند لمحے وہاں رکے۔ کوٹھی کے اندرونی حصے کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر وہ سب محتاط انداز میں اندرونی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے۔ کہ عمران نے ٹریگر دبانا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول اڑتے ہوئے پلک جھپکنے میں ان سات افراد کے قدموں میں گر کر پھٹ گئے۔ کیپسولوں کے گرتے ہی



وہ سب تیزی سے اچھلے ہی تھے کہ پھر لہراتے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحوں میں ہی ساکت ہو گئے۔

" تنویر۔ باہر جا کر چیک کرو۔ ہیلی کاپٹر میں کوئی موجود تو نہیں ہے۔ اگر ہو تو اسے بھی بے ہوش کر دو۔ جلدی جاؤ " ـــــ عمران نے تیز لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کوٹھی کے صحن سے گزر کر پھاٹک کراس کر کے باہر گیا۔ اور پھر اسی طرح چلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ جیسے ویسے ہی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہیلی کاپٹر کو نزدیک سے دیکھنا چاہتا ہو۔ پھر ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ کر وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر سے اتر کر مخصوص انداز میں ہاتھ لہراتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے خالی ہونے کا اعلان کر دیا۔

" چلو اب اپنے مہمانوں کی اطمینان سے مہمان نوازی کریں " ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے مڑ کر کوٹھی سے نیچے اترے اور پھر دوڑتے ہوئے درمیانی چھوٹی دیوار کو کراس کر کے اپنی اصل رہائش گاہ میں پہنچ گئے۔ جب کہ تنویر پہلے ہی پھاٹک کی کھڑکی کراس کر کے اندر پہنچ چکا تھا۔

" اٹھاؤ انہیں اور اندر لے چلو " ـــــ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے ماریا اور اس کے ساتھیوں کو اٹھانے کے لئے جھکے ہی تھے کہ اچانک سٹک سٹک کی آوازیں ابھریں۔ اور وہ یہ آوازیں سنتے ہی تیزی سے چونک

کر سیدھے ہوئے تھے کہ دوسرے لمحے ان کے ذہنوں پر یکلخت اندھیرے کی چادریں پھیلتی چلی گئیں۔ عمران نے فوری طور پر سانس روک کر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن شاید اُسے دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے اس کے ذہن پر بھی اندھیروں نے جھپٹا مار اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ ان اندھیروں میں اچانک روشنی کی کرن چمکی۔ اور پھر یہ روشنی اس کے ذہن میں تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کا ذہن لاشعوری کی کیفیت میں رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ اسی کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا تھا۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی فرش پر ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔ سامنے مادام ماریا کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ اور اس کے عقب میں مشین گنوں سے مسلح دس جاندار آدمی خاموش کھڑے تھے۔

" تمہیں ہوش آگیا علی عمران۔ تم نے دیکھا کہ ہم نے کس خوب صورتی سے تمہاری چال تم پر ہی الٹ دی ہے " ______ ماریا نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" چال۔ او۔ واقعی خوب صورت چال ہے تمہاری۔ ہمارے شاعر اس چال کو ہتھنی کی چال کہتے ہیں۔ اور یہ چال حسن میں شمار ہوتی ہے " ______ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ تو ماریا ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔



" تمہاری یہی خوب صورت باتیں سننے کے لئے میں نے تمہیں ہوش دلایا ہے۔ ورنہ تم جیسے خطرناک آدمی کو ہوش میں لے آنا اپنے آپ کو رسک میں ڈالنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہتی تھی کہ تم اپنے ساتھیوں کو موت کا شکار ہوتے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لو" ماریا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر اپنے ایک ساتھی سے مشین گن لے لی۔

" ایک منٹ ماریا۔ کیا تم واقعی احسان فراموش عورت ہو" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" احسان فراموش۔ کیا مطلب" ____ ماریا نے چونک کر کہا۔

" کیا میں نے تمہیں زندہ رکھ کر اور پھر زندہ چھوڑ کر تم پر احسان نہ کیا تھا۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ ایک لمحے میں تمہارے اس خوب صورت جسم میں ہزاروں گولیاں اتر سکتی تھیں " ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم مجھے احسان فراموش نہیں کہہ سکتے عمران۔ تم نے میرے پورے سیکشن کو ختم کر دیا تھا۔ تمہارے ساتھی تو صرف پانچ ہیں۔ جب کہ تم نے میرے بے شمار ساتھیوں کو بے دردی سے ہلاک کر دیا تھا۔ اور دوسری بات یہ کہ تم نے مجھے آزاد کر کے مجھ پر کوئی احسان نہ کیا تھا۔ تم نے مجھے استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور اگر میں تمہاری باتوں کے دوران ہوش میں نہ آجاتی تو واقعی تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے" ____ ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم اتنی ہی احسان فراموش ہو تو بیشک میرے ساتھیوں کو بھی گولیوں سے اڑا دو۔ اور مجھے بھی ہلاک کر دو۔ لیکن اس طرح تم ہمیشہ کے لئے اس فارمولے اور اپنی اس خفیہ لیبارٹری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر تمہاری ان شاطرانہ چالوں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا عمران۔ میں تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مورسن سے بات کر چکی ہوں۔ تم ابھی اس لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکے" ——— ماریا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران کا چہرہ مایوسی سے بُری طرح لٹک گیا۔

"بہرحال تم نے ہمیں مار تو دینا ہی ہے۔ اس لئے کیا میں ایک آخری فرمائش کر سکتا ہوں۔ بڑی معصوم سی فرمائش ہے" ——— عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا بتاؤ کیا فرمائش ہے" ——— ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنی کہ میرے ساتھیوں کو بے ہوشی کے دوران مت مارو۔ انہیں ہوش میں لے آؤ۔ بیشک انہیں اچھی طرح باندھ دو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا کے یہ عظیم سپوت بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک ہو جائیں اور انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ انہیں مارنے والا کون ہے۔ اور وہ کس طرح موت کا شکار ہو گئے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر یہ تمہاری آخری فرمائش ہے تو یہ پوری کی



جا سکتی ہے۔ لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ ونڈسر کلب کی طرح تم یا تمہارے ساتھی سچوئشن بدل لیں گے۔ تو اس بات کو ذہن سے نکال دو۔ میں پوری طرح محتاط ہوں۔ اور میرے ساتھی عام مجرم نہیں ہیں۔ بلیک ٹاپ کے سپیشل ایجنٹس ہیں" ——— ماریا نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

تھوڑی دیر بعد عمران کے ساتھیوں کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھ دیئے گئے۔ اور پھر ان کے جسموں میں انجکشن لگائے جانے لگے۔ عمران نے اس دوران اپنی کلائیوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن اُسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ رسیوں تک کسی طرح پہنچ ہی نہ پا رہے تھے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی بات کی ہی اس لئے تھی کہ اس طرح اُسے کچھ وقت مل جائے گا۔ اور وقت اُسے مل بھی گیا۔ اس کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ اور اُسی لمحے اس کے سارے ساتھی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔ چونکہ کمرے کے درمیان صرف دو ستون تھے جن میں سے ایک سے عمران بندھا ہوا تھا۔ اس لئے باقی ساتھیوں کو وہیں فرش پر ہی ہاتھ باندھ کر ہوش میں لے آیا گیا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ساتھیو۔ اور بلیک ٹاپ کی نئی چیف کا استقبال کرو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا جو ہوش میں آنے کے بعد نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گئے تھے بلکہ حیرت سے اس سچوئشن کو دیکھ رہے تھے۔

" ہاں۔ میرا استقبال کرو۔ میں تمہاری موت ہوں۔ اپنی موت کا استقبال کرو" ـــــ مادام ماریا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور عمران کے سارے ساتھی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہونے لگ گئے۔ ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے گو انہیں کھڑے ہونے میں خاصی مشکل پیش آ رہی تھی۔ لیکن بہرحال کسی نہ کسی طرح وہ اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو ہی گئے۔

" مادام ماریا کو بلیک ٹاپ کی چیف بننے پر میری طرف سے مبارک باد ہو" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ لیکن اس مبارک باد کے جواب میں بہرحال تمہیں موت ہی ملے گی" ـــــ ماریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مادام ماریا۔ کیا تم ہمیں ہلاک کرنے سے پہلے یہ بتانا پسند کرو گی کہ تمہیں ہمارے یہاں موجود ہونے کا کیسے پتہ چلا۔ اور تم نے کس طرح ہمیں اپنی زبردست اور کامیاب پلاننگ سے شکست دے دی" ـــــ عمران نے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مادام۔ یہ لوگ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ اس کا یقیناً کوئی خاص مقصد ہوگا۔ کہیں انہیں کسی کی آمد کا انتظار نہ ہو" ـــــ اچانک پیچھے کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی نے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ ہاں گریک۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں" ـــــ مادام ماریا نے چونک کر کہا۔

" تو پھر مادام آپ ان پر فائر کھول دیں۔ یہی بہتر ہے" ـــــ گریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



" کم از کم سپیشل ایجنٹوں کو بندھے ہوتے بے بس آدمیوں سے اس قدر خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے مسٹر گریک" ـــــ عمران نے اس بار براہِ راست گریک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ عمران اور اس کے ساتھی عام مجرم نہیں ہیں۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ اور ان کے کارناموں کی پوری دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ اس لئے میں انہیں پورا موقع دینا چاہتی ہوں کہ یہ اس سچوئیشن میں کیا سوچتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی ہمیں اتنی جلدی نہیں ہے۔ البتہ تمہاری بات بھی درست ہے۔ اس لئے صرف گریک اور ریمز یہاں میرے پاس رہیں گے باقی سب ساتھی باہر نگرانی کریں گے۔ تاکہ اگر ان کا کوئی حمایتی آئے بھی سہی تو وہ بھی بچ کر نہ جا سکے" ـــــ ماریا نے کہا۔

" مادام" ـــــ گریک نے کچھ کہنا چاہا۔

" جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی ہوگا۔ تم سپیشل ایجنٹس ہو۔ اس لئے ان سے اس قدر خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ باہر" ـــــ ماریا نے تیز لہجے میں کہا اور اس گریک کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک آدمی کے علاوہ باقی آٹھ افراد تیزی سے مڑے۔ اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

" میرے بس میں ہوتا تو میں تمہارے اس نئے عہدے پر تمہارے گلے میں اپنے ہاتھوں سے پھولوں کا ہار پہناتا۔ لیکن اس میں دو رکاوٹیں بہرحال موجود ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں بندھا ہوا ہوں اور دوسری یہ کہ تم بہرحال عورت ہو۔ اور اگر میں ایسا کروں تو

تم تو شاید مجھے مار دو یا نہ مارو۔ جولیا ضرور مجھے گولی سے اڑا دے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں اس کے گلے میں ہار ڈالنے کا اتنا ہی شوق ہے تو میری طرف سے اجازت ہے"۔۔۔ جولیا نے بڑے جلے کٹے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مادام ماریا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ یہ عورت شاید تمہارے ساتھ محبت کی وجہ سے چیکی ہوئی ہے۔ ورنہ ایک سوئس نژاد عورت کا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کیا کام"۔۔۔ ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ چپکنے والا لفظ تم نے غلط بولا ہے مادام ماریا۔ ہمارے مشرق میں یہ لفظ ان معنوں میں بولے جانے کو انتہائی بد اخلاقی سمجھا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری انہی باتوں نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے عمران ورنہ....." یک لخت تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ۔ بکواس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ جولیا نے یک لخت تنویر کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح جولیا کا تنویر کی طرف مڑتا ہوا جسم فضا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی مادام ماریا چیختی ہوئی اپنے پیچھے کھڑے گریک اور ریمزے سے ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتے ہوئے نیچے جا گری۔ اور جولیا نے واقعی انتہائی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بندھے ہونے کے باوجود مادام ماریا پر فلائنگ کک مار کر اُس کو گرا دیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ



خود ہوا میں قلابازی کھاتی ہوئی ان کے اوپر جا گری۔ اُسی لمحے تنویر، صفدر، نعمانی اور صدیقی چاروں بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے۔ اور پھر کمرے میں کسی قدیم افریقی رقص کا انتہائی دلچسپ مظاہرہ شروع ہو گیا۔ وہ سب اچھل اچھل کر ان تینوں کو مسلسل لاتیں مارے چلے جا رہے تھے۔ جب کہ جولیا ان پر گرتے ہی تیزی سے رول ہوتی ہوئی ایک طرف جا رکی۔ اور پھر وہ پارے کی طرح تڑپ کر اٹھی۔ اور اس کے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ اس کے دونوں پیروں کے نیچے سے نکل کر آگے کی طرف ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر پڑی ہوئی وہ مشین گن اٹھالی۔ جو اس کی فلائنگ کک کی ضرب کھا کر اچانک پشت کے بل گرنے کی وجہ سے مادام ماریا کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ فائرنگ کی تیز آوازوں اور ماریا اور اس کے دونوں ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اُسی طرح جھکے جھکے ان پر فائر کھول دیا تھا۔ کیونکہ اس کو مشین گن اٹھاتے دیکھ کر باقی ساتھی بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔

"صفدر کے ہاتھوں کی رسیوں پر فائر کرو جلدی"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے ایک سائیڈ پر ہو کر اپنے عقب میں بندھے ہوئے بازو جولیا کی طرف کر دیئے۔ اُسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور جولیا بجائے صفدر کی رسیوں پر فائر کھولنے کے اُسی طرح جھکے جھکے انداز میں دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ

گئی جو کھلا ہوا تھا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی۔ کہ یک لخت باہر سے تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ پر پشت کے بل گر گئی۔ اُسی لمحے یک لخت تنویر کسی جنگلی بھینسے کی طرح دروازے کی سائیڈ سے اچھلا اور توپ کے گولے کی طرح اُسی لمحے دروازے پر نمودار ہونے والے دو آدمیوں سے اس بُری طرح جا ٹکرایا کہ انہیں بھی ساتھ لیتے ہوئے وہ خود بھی نیچے فرش پر جا گرا۔ صفدر، نعمانی اور صدیقی نے بھی چھلانگیں لگائیں اور ایک بار پھر بیرونی راہداری میں وہی قدیم افریقی رقص کا مظاہرہ شروع ہو گیا۔ عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کی وجہ سے ان کی صرف ٹانگیں ہی حرکت میں تھیں۔ اور وہ ان دونوں میں سے کسی کو بھی اٹھنے کی ایک لمحے کے لئے بھی مہلت نہ دے رہے تھے۔ اور جولیا نے پشت کے بل گر کر یکلخت قلابازی کھائی۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی مگر کھڑی ہونے کی بجائے دوبارہ نیچے گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ اس کے ایک بازو اور پہلو سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔

"صفدر۔ جولیا کی طرح گن اٹھاؤ۔ اور انہیں بھون ڈالو۔ جلدی کرو" عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور صفدر بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور اس نے جولیا کے انداز میں پھسل کر اپنے دونوں ہاتھ پیروں کے نیچے سے نکالے۔ لیکن پھر گن اٹھانے کی بجائے وہ یک لخت کسی گیند کی طرح فرش پر رول ہوتا چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد جب



وہ اچھل کر سیدھا ہوا تو اس کے دونوں ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس نے بازو سامنے آتے ہی اپنے مڑے ہوئے بازو اوپر کو اٹھائے اور سر کو ممکن حد تک نیچے جھکایا تاکہ وہ اس کی گانٹھ کو دانتوں سے کھول سکے۔ اس نے بازو سامنے آنے پر دیکھ لیا تھا کہ رسی ایک مخصوص انداز میں باندھی ہوئی تھی۔ اور اگر اس کا سائیڈ میں لٹکتا ہوا ایک چھوٹا سرا زور سے کھینچ لیا جائے تو گانٹھ کھل سکتی ہے چنانچہ وہ اس کے اس سرے کو دانتوں سے پکڑنے کی کوشش میں جھکا تھا اور پھر بے اختیار گیند کی طرح رول ہو کر قلابازی کھا گیا۔ لیکن اس کے دانت اس طرح ہاتھوں کے قریب پہنچ چکے تھے دوسری بار کوشش کے دوران وہ پھر گیند کی طرح رول ہوا اور اس بار گانٹھ اس کے دانتوں کی گرفت میں آ گئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی جھٹکا لگنے سے اس کے ہاتھ کھل گئے۔ ہاتھ کھلتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کی طرف جھپٹا۔ ادھر نعمانی اور صدیقی کے ساتھ ساتھ تنویر نے بھی مسلسل لاتیں چلا کر ان دونوں کو ابھی تک اٹھنے سے روکا ہوا تھا۔ لیکن وہ انہیں بے ہوش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ کیونکہ وہ دونوں بھی اپنے آپ کو سنبھالنے اور ان تینوں کو گرانے کی انتہائی جان توڑ کوششوں میں مصروف تھے۔

"ہٹ جاؤ" ــــــ صفدر نے چیخ کر کہا اور تنویر۔ نعمانی اور صدیقی تینوں یک لخت اچھل کر سائیڈوں پر ہوئے ہی تھے۔ کہ صفدر نے ان دونوں پر فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں بُری طرح چیختے ہوئے فرش پر تڑپنے لگے۔ ابھی چونکہ ان کے چھ ساتھی باہر

تھے۔ اس لئے صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے تنویر۔ نعمانی اور صدیقی
کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں۔

" تنویر۔ تم جولیا کو دیکھو۔ صدیقی اور نعمانی میرے ساتھ جائیں گے"
صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گن اٹھائے برآمدے کی طرف
دوڑتا چلا گیا۔ چونکہ ان چھ افراد کی طرف سے ابھی تک کوئی ردعمل
ظاہر نہ ہوا تھا۔ اس لئے صفدر سمجھ گیا کہ وہ سب یقیناً کوٹھی سے
باہر ہی ہوں گے۔ نعمانی اور صدیقی نے بھی ان دونوں کے ہاتھوں
سے نکلنے والی گنیں اٹھائیں اور صفدر کے پیچھے باہر کو نکل گئے۔
جب کہ تنویر نے سب سے پہلے جولیا کے ہاتھ اس کی گرفت سے
آزاد کئے۔

" یہ بے ہوش ہے۔ مگر خون بے حد تیزی سے نکل رہا ہے"___
تنویر نے رقت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ زخم خطرناک جگہوں پر نہیں
ہیں۔ مجھے کھولو۔ تاکہ اس کے زخموں سے نکلنے والے خون کو روکا
جا سکے۔ ورنہ زیادہ خون نکل جانے سے بھی گڑبڑ ہو سکتی ہے"___
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر دوڑتا ہوا عمران کے عقبی طرف آیا۔
اور چند لمحوں بعد عمران رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ اسی
لمحے دور سے فائرنگ کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر
خاموشی طاری ہو گئی۔

" پانی لے آؤ۔ میں میڈیکل باکس لے آتا ہوں"___ عمران
نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔



چونکہ وہ لوگ اسی کوٹھی میں موجود تھے۔ جس میں وہ پہلے سے رہ رہے
تھے۔ اس لئے عمران کو علم تھا کہ میڈیکل باکس کہاں موجود ہے۔
چند لمحوں بعد جب وہ میڈیکل باکس اٹھائے دوڑتا ہوا واپس کمرے
میں آیا تو تنویر اس کمرے سے ملحقہ باتھ روم سے پانی کا جگ بھر کر
پہلے ہی جولیا کے پاس پہنچ چکا تھا۔ اور عمران نے میڈیکل باکس
کھولا اور پھر زخموں کو پانی سے دھو کر اس نے جولیا کے زخموں میں سے
گولیاں نکالنی شروع کر دیں۔ اسی لمحے صفدر، نعمانی اور صدیقی بھی
اندر داخل ہوئے۔

" وہ سب ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھے۔ ان میں سے دو اوپر
والی منزل میں اور چار نیچے موجود تھے۔ ہم نے ان کی جھلک دیکھ لی تھی۔
اس لئے ہم عقبی طرف سے دوسری کوٹھی میں داخل ہوئے اور پھر
اچانک ہم نے انہیں چھاپ لیا۔ وہ سب ختم ہو چکے ہیں"___
صفدر نے جلدی جلدی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران جو زخموں
سے گولیاں نکالنے میں مصروف تھا اس نے صرف سر ہلا دیا۔ گولیاں
نکالنے کے بعد اس نے زخموں پر بینڈیج کی اور پھر دو انجکشن لگا کر
اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

" اب چند منٹ بعد ہی اسے ہوش آجائے گا"___ عمران نے
میڈیکل باکس بند کر کے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھیوں کے
چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ جب کہ تنویر کا ستا
ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اس بار واقعی بال بال بچے ہیں"___ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"مس جولیا نے واقعی انتہا درجے کی پھرتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ جیسے ہی ہم نے حرکت کی ان لوگوں نے فائر کھول دینا ہے۔ اور ہم میں ایک دو تو لازماً ہی فائرنگ کی زد میں آ جاتے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے جولیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"شکر ہے تمہیں ہوش آ گیا۔ ویسے تم نے آج واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے یک لخت جولیا پر جھکتے ہوئے انتہائی مسرت سے کہا۔

"شکریہ تنویر۔ ویسے میں عمران کے ذہن کی داد دیتی ہوں۔ اس نے باقاعدہ اس حملے کی انتہائی کامیاب منصوبہ بندی کی تھی۔ میں اس کی باتوں کا مطلب سمجھ گئی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور جولیا کی بات سن کر تنویر کا پھول کی طرح کھلا ہوا چہرہ بے اختیار بگڑ سا گیا۔

"اس نے کیا کیا ہے۔ اپنے آپ کو تو چھڑا نہیں سکا۔ بندھا کھڑا رہا ہے۔ اصل ہمت تو تم نے کی ہے۔ اگر تم اچانک اس ماریا پر فلائنگ کک نہ لگا دیتیں تو ہم سب مارے جاتے"۔۔۔۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے غور نہیں کیا تنویر۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ یہ ماریا یقیناً ہمیں بے ہوشی کے عالم میں گولیوں سے اڑا دیتی۔ کیونکہ



جب مجھے ہوش آیا تھا تو میں نے اس کا جارحانہ انداز دیکھ لیا تھا۔ پھر عمران نے ہمیں یہ کہہ کر اٹھنے کا اشارہ دیا کہ ہم اٹھ کر ماریا کا استقبال کریں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے وضاحت کرنی شروع کر دی۔

"پھر اس نے گلے میں ہار ڈالنے والی بات کر کے مجھے........" جولیا نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ تنویر نے اُسے ٹوک دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ بہرحال پھر بھی یہ تمہارا کارنامہ ہے۔ بس" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تو ایک اور بات سوچ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا"۔۔۔۔ باقی سب نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جولیا کے زخموں سے خون نکلتا دیکھ کر جو حالت تنویر کی میں نے دیکھی ہے اس کے بعد میں سوچ رہا ہوں کہ میں تو ظالم سماج کی دیوار ہوں۔ اور میرا خیال ہے۔ اب اس دیوار کو خود ہی گر پڑنا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کب تک سوچتے رہو گے۔ کبھی اس سوچ پر عمل بھی کر ڈالو"۔۔۔۔ تنویر نے لاشعوری انداز میں کہا۔ اور صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے تنویر کے چہرے پر انہیں ہنستا دیکھ کر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے تو یہ بات لاشعوری طور پر کی تھی۔ لیکن اب ساتھیوں کو ہنستا دیکھ کر اُسے شاید احساس

ہوا تھا۔ کہ اس نے کیا کہہ دیا ہے۔
" ہمیں فضول باتوں کی بجائے اپنے مشن کے متعلق سوچنا چاہیئے"۔
جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔ وہ شاید اس موضوع کو مزید زیرِ بحث
نہ لانا چاہتی تھی۔
" وہ لاشیں کہاں ہیں۔ وہیں ساتھ والی کوٹھی میں چھوڑ آئے
ہو یا ......" عمران نے یک لخت چونک کر پوچھا۔
" وہیں پڑی ہیں۔ کیوں" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔
" انہیں اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ ورنہ پولیس کی انکوائری کے چکر
میں پھنس گئے تو مسئلہ بن جائے گا۔ اور تنویر تم وہ ہیلی کاپٹر اڑا
کر یہاں کوٹھی کے صحن میں اتار دو۔ کافی کھلا صحن ہے۔ باہر سے
پولیس چیک بھی کر سکتی ہے۔ میں ماریا کو زندہ بچا لینا چاہتا تھا۔
تاکہ اس سے لیبارٹری کے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکوں کیونکہ
چیف بننے کے بعد اُسے یقیناً اس کے متعلق مکمل تفصیلات
سے آگاہی ہو چکی ہوگی۔ لیکن حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ اگر
ماریا اور اس کے ساتھی نہ مرتے تو پھر ہماری لاشیں یہاں پڑی
نظر آتیں۔ اس لئے اب خود ہی کچھ کرنا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا۔
" عمران صاحب۔ ان لوگوں نے ہمیں ٹریپ کیسے کیا" ـــــ
صدیقی نے کہا۔
" بڑی سیدھی سی بات تھی۔ ہمیں ان کی تعداد کا علم نہ تھا۔
اس لئے ہم مار کھا گئے۔ انہوں نے چار آدمی پہلے ہی یہاں بھیج دیئے۔
جو سائیڈوں پہ چھپ گئے۔ اور باقی لوگ اندر آ گئے۔ نتیجہ یہ کہ



ہم نے انہیں پوری تعداد سمجھ کر ان پہ گیس بم فائر کر دیئے۔ اور پھر
ہم خود سامنے آ گئے۔ نتیجہ یہ کہ انہوں نے باہر سے ہم پہ گیس بم
فائر کر دیئے۔ ہماری تعداد تو انہیں معلوم تھی۔ لیکن میں ایک
اور بات سوچ رہا ہوں کہ وہ براہِ راست اس کوٹھی پہ آئے ہیں۔
اس کا مطلب ہے کہ انہیں فاک پہنچنے سے پہلے ہی معلوم تھا کہ
ہم یہاں ہیں۔ اس لئے اس نے لیبر کالونی والی بات کو سختی سے
رد کر دیا تھا" ـــــ عمران نے کہا۔
" تو اس کا مطلب ہے کہ فریڈ نے مخبری کی ہے" ـــــ جولیا نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" ہو سکتا ہے۔ اگر ماریا زندہ رہتی تو یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تمہیں شاید ماریا کی موت پہ افسوس ہو رہا ہے۔ اس لئے
بار بار اس کے زندہ رہنے کی بات کر رہے ہو" ـــــ جولیا نے
غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پہ غصے کے تاثرات نمایاں
ہو گئے تھے۔
" ظاہر ہے۔ سکوپ ختم ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
" ہونہہ۔ سکوپ وہ زندہ بھی رہتی تب بھی میں دیکھ لیتی کہ....."
جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی۔ یک لخت کمرے
میں پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے آگے بڑھ

کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ___ عمران نے کہا۔

"فریڈی بول رہا ہوں جناب۔ کیا وہاں کوٹھی میں فائرنگ ہوئی ہے" دوسری طرف سے فریڈی نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"فائرنگ۔ تمہیں کس نے بتایا ہے" ___ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"شاید کالونی کے کسی آدمی نے پولیس کو فون کیا ہے۔ مگر پولیس کو چونکہ معلوم ہے کہ یہ کوٹھی بلکہ یہ پورا بلاک ہی میری ملکیت ہے۔ اس لئے پولیس چیف نے مجھ سے بات کی کہ وہ وہاں جائے یا نہیں۔ میں نے اسے بہرحال روک دیا ہے۔ لیکن میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ اگر فائرنگ ہوئی ہے تو کیوں۔ کس نے کی ہے۔ کیا آپ کے دشمن وہاں پہنچ گئے ہیں یا......" فریڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دشمن ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر دارالحکومت سے یہاں پہنچے ہیں اور وہ آئے بھی سیدھے اسی کوٹھی پر ہی تھے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید تم نے انہیں مخبری کی ہے" ___ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں ٹامیری کے محسنوں سے غداری کیسے کر سکتا ہوں جناب۔ ایسا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا" ___ فریڈی نے کہا۔ اور عمران کو اس کے لہجے



کی سچائی کا یقین آگیا۔

"پھر تم اس آدمی کو تلاش کرو۔ جس نے مخبری کی ہے۔ وہ یقیناً تمہارا انتہائی قریبی ساتھی ہی ہوگا" ___ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب۔ میرے خیال میں ہمیں اس سرکاری ہیلی کاپٹر پر ہی وہاں جانا چاہیئے۔ اس طرح وہ لوگ کشمکش کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ہیلی کاپٹر عام افراد تو استعمال نہیں کر سکتے"۔ صفدر نے کہا۔

"جولیا زخمی ہو گئی ہے۔ ورنہ ہم جولیا کو مادام ماریا بنا کر ساتھ لے جاتے تو مسئلہ زیادہ آسانی سے حل ہو سکتا۔ لیکن وہاں ملٹری انٹیلی جنس کا آدمی سیکورٹی چیف بنا ہوا ہے۔ اس لئے وہ مشکوک ہو سکتا ہے۔ اوہ ہاں ساتھ والی خالی کوٹھی سے انہیں فون تو کیا جا سکتا ہے" ___ عمران بات کرتے کرتے اچانک چونک پڑا۔

"فون تو یہاں بھی ہے" ___ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"تم بھول گئے کہ پہلے بھی صرف رانگ نمبر کہنے کی وجہ سے فساد پڑ گیا تھا۔ وہاں کمپیوٹر مشین موجود ہے۔ انہوں نے فوراً اس کوٹھی کو ٹریس کر لینا ہے۔ اور وہ مشکوک ہو کر ملٹری انٹیلی جنس کو بھی اطلاع دے سکتے ہیں۔ ساتھ والی کوٹھی خالی ہے۔ اس لئے اگر وہ اسے ٹریس بھی کر لیں گے تو وہاں سے انہیں کچھ نہیں مل سکتا" ___ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران اور صفدر دونوں چھوٹی دیوار پھاند کر دوسری کوٹھی میں پہنچ گئے۔

"ارے یہاں تو خون کے بڑے بڑے دھبے موجود ہیں" ــــ عمران نے چونک کر ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماریا کے ساتھی یہاں ٹھہرے رہے ہیں" ــــ صفدر نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"پھر تو یہاں سے بھی فون کرنا بیکار ہے۔ یہ خون دیکھ کر ہو سکتا ہے کہ وہ پورے ٹاؤن کی تلاشی شروع کر دیں" ــــ عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"ٹاؤن کے چوک پر پبلک فون بوتھ ہے۔ وہاں سے کر لیں۔ لیکن انہوں نے اپنا فون نمبر تو تبدیل کر لیا ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"وہ تو میں ٹریس کر لوں گا۔ لیکن چلو چھوڑو جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم خود ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے فون کرنے سے وہ ہوشیار ہو جائیں" ــــ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ظاہر ہے صفدر کو بھی واپس مڑنا پڑا۔



الفانسو اپنے دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بیٹھا کسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے وائرلیس فون کی مخصوص ٹوں ٹوں سنائی دی۔ اور وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وائرلیس فون اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ الفانسو بول رہا ہوں" ــــ الفانسو نے کہا۔

"باس مشین روم میں آ جائیں۔ ایک ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے اوپر چکراتا پھر رہا ہے" ــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیلی کاپٹر اور یہاں۔ کس کا ہے" ــــ الفانسو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کوئی نشان تو اس پر موجود نہیں ہے۔ لیکن ہے خاصا بڑا ہیلی کاپٹر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں آ رہا ہوں" ــــ الفانسو نے کہا اور وائرلیس فون کا بٹن

آف کر کے اس نے اُسے میز پر رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تقریباً
دوڑتا ہوا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک
بڑے ہال میں موجود تھا۔ یہاں دیوار کے ساتھ تین بڑی بڑی مشینیں
نصب تھیں۔ جن میں سے ایک کے درمیان سکرین روشن تھی۔ اور
اس پر واقعی آسمان پر اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔ جب الفانسو
مشین کے قریب پہنچا تو ہیلی کاپٹر انہیں پہاڑیوں کے درمیان ایک
ہموار جگہ پر اترتا نظر آیا۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں" ___ الفانسو نے مشین کے سامنے کھڑے
نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں باس" ___ اس نوجوان نے جواب دیا۔ اُسی لمحے
ہیلی کاپٹر سے ایک مقامی عورت اور دو مرد نیچے اتر آئے۔ وہ
دونوں بھی مقامی تھے۔

"اوہ۔ یہ دونوں تو اپنے قد و قامت اور چال ڈھال سے تربیت
یافتہ ایجنٹ لگتے ہیں۔ زیرو والیوم آن کرو۔ تاکہ ان کی آوازیں یہاں
ریسیو کی جا سکیں۔ پھر ہی ان کی اصلیت کا پتہ چل سکے گا" ___ الفانسو
نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ اس نوجوان نے کہا اور دوڑتا ہوا ساتھ
والی مشین کے سامنے پہنچ کر اس نے اس کے یکے بعد دیگرے
کئی بٹن دبائے۔ تو مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔ اور
بے شمار چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگ گئے۔ اور ڈائلوں پر موجود
سوئیاں حرکت میں آ گئیں۔ پھر اس نے مشین کے نیچے موجود ایک



بڑا سا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"باس۔ میں نے پورا سرکٹ اوپن کر دیا ہے کہ شاید یہ لوگ پیدل ادھر
ادھر جائیں" ___ نوجوان نے واپس الفانسو کے قریب آتے ہوئے
کہا اور الفانسو نے سر ہلا دیا۔ وہ عورت اور دونوں مرد اب بھی
وہیں کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ اس نوجوان نے پہلے والی مشین
کے کئی بٹن دبائے تو اچانک مشین کے نچلے حصے سے آوازیں نکلنے
لگیں۔

"کوئی طریقہ سوچو کریک۔ ورنہ وہ پاکیشیا والے لازماً اسے
نقصان پہنچا جائیں گے۔ ہمیں ان لوگوں کو ہر صورت میں الرٹ کر دینا
چاہئے" ___ اس عورت کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"مادام۔ کیا کیا جائے۔ نہ ہی یہاں کہیں لیبارٹری کا کوئی اتہ پتہ
نظر آ رہا ہے۔ نہ ہی لیبارٹری کے فون نمبر کا علم ہے۔ اور نہ ہی ٹرانسمیٹر
فریکونسی کا۔ آخر کس طرح رابطہ کیا جائے" ___ ساتھ کھڑے نوجوان
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کریک کہ لیبارٹری کے اندر موجود سیکورٹی
چیف الفانسو نے ہمیں یہاں مارک کر لیا ہوگا۔ لیکن اب یہ معلوم
نہیں کہ وہ مجھے پہچانتا بھی ہے یا نہیں۔ اگر وہ بلیک ٹاپ کی نئی چیف
کو پہچانتا ہے تو پھر سمجھو کہ کام بن جائے گا۔ وہ یقیناً مجھ سے خود ہی
رابطہ کرے گا۔ ورنہ پھر یہی ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بکھر کر نگرانی ہی
کرتے رہیں" ___ اس عورت نے کہا۔ اور اس کی بات سن کر
الفانسو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ مادام ماریا ہے۔ بلیک ٹاپ کی نئی چیف۔ مگر یہ یہاں کیوں آئی ہے"۔۔۔۔ الفانسو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ نوجوان کی طرف مڑ گیا۔

"ہنری"۔۔۔ الفانسو نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"اس مادام سے بات کس طرح ہو سکتی ہے"۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"باس۔ ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر کی جنرل فریکونسی پہ کال دی جا سکتی ہے۔ دوسری تو کوئی صورت نہیں"۔۔۔۔ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر دو کال۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ الفانسو نے کہا اور ہنری نے مشین کی ایک ناب گھمائی اور پھر ایک بٹن پر انگلی رکھ کر اس نے اسے مسلسل پریس کئے رکھا۔

اس کے ساتھ ہی مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ یہ آواز ہیلی کاپٹر سے ہی سنائی دے رہی تھی۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ عورت اور اس کے ساتھی مرد جو ہیلی کاپٹر سے کچھ دور موجود تھے۔ سیٹی کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"میں نے فل والیوم کھول دیا ہے۔ اس لئے ٹرانسمیٹر کال کی آواز اس قدر تیز ہے"۔۔۔۔ ہنری نے کہا اور الفانسو نے سر ہلا دیا۔

"مادام۔ ہیلی کاپٹر ٹرانسمیٹر سے کال آ رہی ہے"۔۔۔ مادام



کے دوسرے ساتھی نے کہا۔ اور مادام سر ہلاتی ہوئی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگی۔

"اوہ اس کے چلنے کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ زخمی ہے"۔۔۔۔ الفانسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"زخمی۔ مگر کوئی بینڈیج تو نظر نہیں آ رہی"۔۔۔۔ ہنری نے چونک کر کہا۔

"لباس کے اندر ہو گی۔ اس کا انداز ایسا ہی ہے"۔۔۔۔ الفانسو نے کہا اور ہنری نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد مادام ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئی۔ جب کہ اس کے دونوں ساتھی ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی باہر کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"ہیلو ہیلو۔ کون کال اٹنڈ کر رہا ہے اوور"۔۔۔ ہنری نے بٹن سے انگوٹھا ہٹا کر دوسرے بٹن کو پش کرتے ہوئے کہا۔

"چیف آف بلیک ٹاپ ماریا اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ مشین سے مادام کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہنری نے مشین کے ساتھ ہک سے لٹکے ہوئے ایک مائیک کو اٹھا کر الفانسو کی طرف بڑھا دیا۔

"میں الفانسو بول رہا ہوں۔ سیکورٹی چیف آف لیبارٹری۔ بلیک ٹاپ کا چیف تو مرد تھا اوور"۔۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے باس اشین تھے۔ جنہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک گروپ نے جو وہ فارمولا حاصل کرنے یہاں آیا ہوا ہے۔ جس پہ تمہاری لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے ہلاک کر دیا ہے۔

اور اب میں بلیک ٹاپ کی مادام چیف ہوں۔ تمہیں اس گروپ کے بارے میں علم تو ہوگا۔ وہی گروپ جس کی وجہ سے تمہیں لیبارٹری کا فون نمبر تبدیل کرنا پڑا تھا اوور"۔۔۔ مادام ماریا کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ مگر آپ یہاں کیوں آئی ہیں اوور"۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ لیبارٹری کی تلاش میں یہاں فاک میں آیا ہوا ہے۔ ہم اس کے پیچھے یہاں آئے ہیں لیکن ابھی تک ان کا سراغ نہیں لگ سکا۔ وہ کسی بھی لمحے یہاں لیبارٹری پر ریڈ کر سکتے ہیں۔ وہ انتہائی خطرناک حد تک شاطر لوگ ہیں۔ وہ کسی بھی حیثیت میں یہاں آسکتے ہیں اوور"۔۔۔ مادام ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم ہوشیار رہیں گے۔ آپ کا اطلاع دینے کا بے حد شکریہ مادام ماریا۔ ویسے آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ اس لیبارٹری کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اوور"۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"لیکن میں مطمئن نہیں ہوں میں چاہتی ہوں کہ خود اس لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں ذاتی تسلی کر دوں۔ اور بحیثیت چیف آف بلیک ٹاپ یہ میرے اختیار میں ہے۔ آپ لیبارٹری کھولیں اور مجھے اس کا معائنہ کرائیں اوور"۔۔۔ مادام ماریا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔



"سوری مادام۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ لیبارٹری کا چارج پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس تھا۔ ان کی ہلاکت کے بعد یہ چارج چیف سیکرٹری صاحب نے لے لیا۔ اور اب یہ چارج براہ راست پرائم منسٹر صاحب کے پاس ہے۔ اور انہوں نے خصوصی طور پر احکامات دیئے ہیں۔ کہ ان کے فون کال، ٹرانسمیٹر کال یا کسی بھی تحریر کے سلسلے میں لیبارٹری کو اوپن نہ کیا جائے۔ جب تک اس فارمولے پر کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس لئے ویری سوری۔ آپ پرائم منسٹر صاحب سے براہ راست بات کر لیں اوور اینڈ آل"۔ الفانسو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مائیک کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہنری نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا۔ اب ان کی نظریں مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"اس بارے میں اب براہ راست پرائم منسٹر صاحب سے ہی بات کرنی پڑے گی۔ یہ سیکورٹی چیف تو ضرورت سے زیادہ ہی خودسر اور احمق ہے"۔۔۔ مادام ماریا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"یس مادام۔ اس نے آپ کی اتھارٹی کو بھی براہ راست چیلنج کر دیا ہے"۔۔۔ ایک اور آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے چلو ہیلی کاپٹر میں بیٹھو۔ ہیلی کاپٹر کو سیدھے پرائم منسٹر ہاؤس میں جا کر اتارو۔ میں دیکھتی ہوں کہ یہ سیکورٹی انچارج کس طرح یہاں باقی رہتا ہے۔ نانسنس"۔۔۔ مادام ماریا کی کرخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر سے باہر کھڑے اس کے دونوں ساتھی تیزی سے ہیلی کاپٹر میں سوار

ہوئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ اور پھر تیزی سے قصبے کی سمت کو اڑتا چلا گیا۔ جب وہ سکرین پر نظر آنا بند ہو گیا تو ہنری نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے یہ دوبارہ آئیں۔ تمہیں پوری طرح ہوشیار رہنا چاہیئے"۔۔۔ الفانسو نے تیز لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس ہال سے نکلا اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے اس نے غلط نہیں کہا تھا۔ واقعی پرائم منسٹر صاحب نے اس سلسلے میں انتہائی سخت آرڈر دیئے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ مادام ماریا کو پرائم منسٹر سے اس کی شکایت کا کوئی مفاد نہ پہنچے گا۔ بلکہ وہ خود پرائم منسٹر کی ناراضگی مول لے لے گی۔ بہرحال اس نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ جب تک فارمولے پر کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ وہ مادام ماریا تو ایک طرف اگر پرائم منسٹر بھی خود آجائے تو وہ لیبارٹری کو کسی طرح بھی اوپن نہ کرے گا۔ اور اس کے نزدیک یہ فیصلہ بہرحال فن لینڈ کے مفاد میں تھا۔



عمران ـــ تنویر اور صفدر تینوں پہاڑی چٹانوں کے درمیان انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ اس وقت لیبارٹری والے حصے سے کافی دور تھے۔ جولیا۔ نعمانی اور صدیقی کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر لیبارٹری والے حصے کی طرف چلے گئے تھے۔ عمران کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اس بات کا جاننا تھا کہ لیبارٹری کے اندر کس قسم کے انتظامات ہیں۔ اور اندر سے باہر دیکھے جانے یا بات چیت سنے جانے کی رینج کیا ہے۔ اور اس بات کو چیک کرنے کے لئے اس نے پہلے کوٹھی کے سٹور میں موجود ایک عام سے ٹیلی ویو ڈکٹا فون پر ذاتی طور پر کام کیا اور اس میں اپنی مرضی سے چند تبدیلیاں کرنے کے بعد اس نے اس ڈکٹا فون کو ہیلی کاپٹر کے اندر فٹ کر دیا۔ اور اس وقت اس کے ہاتھ میں اس خصوصی طور پر تیار کردہ ڈکٹا فون کا رسیور

موجود تھا۔ چونکہ یہ رسیور خاموش تھا۔ اس لئے عمران اپنے ساتھیوں
سمیت آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو
گا کہ اچانک اس کے ہاتھ میں موجود رسیونگ سیٹ میں سے
سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران وہیں رک گیا۔ اس کے ساتھی
بھی رک گئے۔ اور عمران نے جلدی سے رسیونگ سیٹ پر موجود
مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے الفانسو اور جولیا
کے درمیان ہونے والی بات چیت رسیور سے نشر ہونے لگی۔
جولیا مادام ماریا کے لہجے میں بات کر رہی تھی۔ مختلف بٹن دباتے
ہی رسیور پر موجود ایک خانے میں تیزی سے چند ہندسے نمودار ہوئے
اور عمران غور سے ان ہندسوں کو دیکھتا رہا۔ اس کی توجہ بات چیت
کی بجائے رسیونگ سیٹ کے اس خانے میں بار بار ابھرنے والے
ہندسوں پر جمی ہوئی تھی۔ پہلی بار نظر آنے والے ہندسے چند لمحے
کے لئے نظر آتے پھر غائب ہو جاتے۔ اس کے بعد نئے ہندسے
نمودار ہوتے۔ اور چند لمحوں بعد غائب ہو جاتے اس طرح چار
بار ہوا اور پھر خانے کی سائیڈ پر انگریزی حرف سی نمودار ہوا اور
اس کے ساتھ ہی سکرین پر نئے ہندسے نمودار ہو گئے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا
رسیونگ سیٹ پتھر پر رکھا اور پھر جیب سے اس نے ایک
نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس پر جھک گیا۔ اس نے جیب
سے سرخ بال پوائنٹ نکالا اور پھر اس نے نقشے پر نشانات
لگانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد نقشے پر ۔۔۔ سرخ لائن سے



ایک دائرہ سا پڑ چکا تھا۔

" یہ ہے لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کی رینج۔ اور اس کی
گہرائی جہاں سے کال کی جا رہی ہے۔ سطح زمین سے سو فٹ ہے۔
اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری کی چھت سطح زمین سے زیادہ سے
زیادہ ستر یا اسی فٹ ہو گی" ۔۔۔ عمران نے صفدر اور تنویر سے
مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اس دوران بات چیت ختم ہو چکی تھی۔
اور رسیونگ سیٹ خاموش ہو گیا تھا۔

" اب کوئی قدرتی کریک تلاش کرنا ہو گا جس سے راستہ بنایا جا
سکے" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جب لیبارٹری کی حدود کا پتہ چل گیا ہے۔ تو پھر زیادہ لمبی چوڑی
پلاننگ کی کیا ضرورت ہے۔ بموں کی بارش کر دیں اس پر۔ کہیں
نہ کہیں سے تو راستہ بن ہی جائے گا" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

" یہ انتہائی اہم ڈیفنس لیبارٹری ہے تنویر۔ اس لئے اسے
یقیناً اس انداز میں بنایا گیا ہو گا کہ اس پر عام بم اثر ہی نہ کر
سکتے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اثر نہ کریں گے تو کم از کم ان میں سے کوئی تو باہر آئے گا۔
اس طرح راستہ بن جائے گا" ۔۔۔ تنویر اپنی فطرت کے
مطابق ایکشن کے لئے بے چین تھا۔

" جولیا چکر کاٹ کر واپس آ جائے تو کارروائی کا آغاز کیا جائے"
عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں عقبی طرف سے ہیلی کاپٹر

آتا ہوا دکھائی دیا۔ جولیا منصوبے کے مطابق ایک لمبا چکر کاٹ کر
پہاڑیوں کے عقبی طرف سے ادھر آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں نے زور زور سے ہاتھ لہرانے شروع کر دیئے۔ اور چند
لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کے قریب ہی ایک ہموار اور چوڑی چٹان
پر اتر گیا۔ اور جولیا، نعمانی اور صدیقی تینوں ہیلی کاپٹر سے
نیچے اتر آئے۔

"کچھ پتہ چلا لیبارٹری کے متعلق" ۔۔۔ جولیا نے بے چین
سے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں" ۔۔۔ عمران نے تو مختصر سا جواب دیا لیکن تنویر نے اُسے
تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"پھر اب کیا کرنا ہے" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"کوہ نوردی کرنی ہے اور کیا کرنا ہے آؤ" ۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔
کافی دیر تک وہ ادھر ادھر پہاڑیوں کے اندر پھرتے رہے۔ پھر
ایک جگہ عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہاں چٹانوں کے درمیان ایک
قدرتی کریک موجود تھا۔ جو گہرائی میں خاصی دور تک جاتا دکھائی
دے رہا تھا۔ عمران اس کریک میں گھسا اور پھر تیزی سے آگے
بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں تھے۔ انہوں نے
ٹارچیں جلا لی تھیں۔ کافی دور جا کر کریک اچانک بند ہو گیا۔

"یہاں چٹان کے ساتھ ڈائنامنٹ بنڈل لگاؤ اور ساتھ ہی
بلاسٹر بھی لگا دو" ۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے



اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ڈائنامنٹ سٹکس کا ایک بڑا
سا بنڈل نکالا اور پھر تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے
اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا۔ تو اس آلے پر سبز رنگ کا نقطہ
سا جل اٹھا۔ صفدر نے یہ آلہ اس بنڈل کے ساتھ منسلک کیا۔
اور پھر اُسے کریک کو بند کرنے والی چٹان کے ایک بڑے سے
رخنے کے اندر رکھ دیا۔

"آؤ اب باہر نکل چلیں۔ نجانے ڈائنامنٹ بلاسٹ ہونے
کا کیا ردعمل ہو۔ ایسا نہ ہو کہ پورا کریک ہی بند ہو جائے" ۔۔۔
عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب
بیرونی چٹانوں پر پہنچ چکے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب چارجر آن کر کے بلاسٹ کر دو" ۔۔۔ عمران
نے مطمئن لہجے میں کہا اور صفدر اس دوران تھیلے سے چارجر
نکال کر اسے ایڈجسٹ کر چکا تھا۔ اس لئے اس نے تیزی سے ایک
بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے چارجر پر سرخ رنگ کا نقطہ جلا اور
پھر بجھ گیا۔ اُسی لمحے کریک کی اندرونی طرف دور سے ایک خوفناک
دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے بعد چند لمحوں تک
گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"آؤ اب چیک کریں کہ اس بلاسٹ کا کوئی فائدہ بھی ہوا ہے یا
نہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریک میں داخل ہو
گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ڈائنامنٹ بلاسٹ
کیا گیا تھا۔ وہاں ہر طرف پتھروں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ وہ چٹان

جس میں ڈائنا منٹ رکھا گیا تھا۔ غائب ہو چکی تھی۔ اور اس چٹان کے بعد ایک سرخ رنگ کی دیوار کا ایک حصہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ۔ تو ہم لیبارٹری تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اب یہ دیوار"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"صفدر۔ تھیلے میں سے برما نکالو۔ اس دیوار کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ اس قدر مضبوط نہیں ہے۔ شاید اس چٹان کی وجہ سے انہیں دوسری طرف کریک کا علم ہی نہ ہو سکا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اس بار تھیلا پشت سے اتارا اور پھر اُسے نیچے رکھ کر اس نے اُسے پوری طرح کھول کر اندر سے ایک بیٹری سے چلنے والا برما نما آلہ نکالا۔ اس آلے کے آگے ایک فولادی برما لگا ہوا تھا۔ عمران نے برما ہاتھ میں لے کر اس کی نوک دیوار کی جڑ پر رکھی۔ اور پھر زور سے اس کے دستے کو دبا کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار کے اس حصے سے چنگاریاں سی نکلنے لگیں۔ عمران نے پوری طاقت سے برمے کو دبایا ہوا تھا۔ چنگاریاں اڑتی رہیں۔ اور برمے کا کچھ حصہ دیوار میں غائب ہوتا جا رہا تھا۔ عمران نے مسلسل اُسے دبائے رکھا۔ تھوڑی دیر بعد دستہ دیوار سے جا لگا۔ لیکن ابھی برما فری نہ ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ دیوار اس کی توقع کے خلاف بے حد چوڑی بنائی گئی تھی۔ عمران نے برما واپس کھینچ لیا۔ اور پھر۔۔۔۔ بٹن آف کر کے اس نے برما صفدر کی طرف بڑھایا۔ اب



دیوار میں اس جگہ دو سنٹی میٹر کا ایک سوراخ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے جیب سے ایک سیاہ رنگ کی پتی سی نکالی۔ یہ پتی لمبائی میں تقریباً اس برمے جتنی ہی تھی۔ لیکن موٹائی میں اس سے کم تھی۔ عمران نے پتی اس سوراخ میں ڈالی اور پھر اس کے آخری حصے کو موڑ کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا گیا۔ باقی ساتھی بھی پیچھے ہٹنے لگے۔ پھر اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار کا کافی سارا حصہ روئی کے گالوں کی طرح اڑتا ہوا ادھر ادھر بکھر گیا۔ جب گرد چھٹی تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ ساتھیوں کے ہاتھوں میں موجود طاقتور ٹارچوں کی تیز روشنی میں دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ جس میں بے شمار ٹوٹی پھوٹی پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بظاہر ناقابل تسخیر نظر آنے والی لیبارٹری بہرحال تسخیر ہو چکی تھی۔

"آؤ۔ لیکن پوری طرح ہوشیار رہنا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس ٹوٹی ہوئی دیوار کو کراس کر کے اس سٹور نما بڑے کمرے میں داخل ہو گئے۔ لیکن ابھی وہ کمرے کے درمیان پہنچے ہی تھے کہ یکلخت کمرے کی چھت کے درمیان موجود ایک سرخ رنگ کے دائرہ نما حصے سے سرخ رنگ کی تیز روشنی کا دھارا ان پر پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے کسی نے توانائی کی آخری رمق تک نچوڑ لی ہو اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

الفانسو اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُسے توقع تو تھی کہ پرائم منسٹر کی طرف سے ضرور ٹرانسمیٹر کال آئے گی۔ لیکن اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ فاک اور بلنگی کے درمیان خاصا فاصلہ ہے۔ اس لئے ہیلی کاپٹر میں مادام ماریا کو پرائم منسٹر ہاؤس جانے اور پھر ان سے بات چیت کرنے میں بہرحال دو تین گھنٹے لگ ہی جائیں گے۔ اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ اور ہنری کی کال سے پہلے جس رسالے کے مطالعے میں وہ مصروف تھا وہ رسالہ اس نے دوبارہ اٹھا لیا تھا۔ پھر سنجانے اُسے رسالے میں چھپا ہوا ایک مضمون پڑھتے ہوئے کتنی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور الفانسو دروازہ کھلنے کی دھماکہ دار آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ دروازے میں ہنری کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔



"باس باس۔ میں نے ان لوگوں کو سٹور نمبر تھری میں ہٹ کر دیا ہے"۔۔۔ ہنری نے انتہائی جوشیلے انداز میں کہا۔

"لوگوں کو ہٹ کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ کن لوگوں کو۔ کیا تم نے کوئی نشہ تو نہیں کر لیا"۔۔۔ الفانسو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ باس۔ میں مشین روم میں موجود تھا کہ اچانک مشین نے ڈینجر کا کاشن دینا شروع کر دیا۔ میں یہ کاشن دیکھ کر حیران رہ گیا۔ میں نے چیک کیا تو یہ کاشن سٹور نمبر تھری کی بیرونی دیوار والے حصے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ میں نے مشین آن کر دی۔ اور پھر باس سکرین پر بیرونی دیوار نظر آنے لگی۔ لیکن وہ ٹھیک ٹھاک اور صحیح سلامت تھی۔ لیکن کاشن مسلسل مل رہا تھا۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ مشین کیوں کاشن دے رہی ہے کہ اچانک دیوار کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ گیا۔ اور میں پاگل سا ہو گیا۔ ابھی میں حیرت کے شدید جھٹکے سے سنبھل ہی نہ پایا تھا کہ میں نے پانچ مردوں اور ایک عورت کو سٹور نمبر تھری میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ عورت مادام ماریا تھی۔ اور ان پانچ افراد میں دو وہ تھے۔ جو اس کے ساتھ نظر آتے تھے۔ جب کہ باقی تین دوسرے تھے۔ وہ سنجانے کس طرح لیبارٹری کی بیرونی دیوار توڑ کر اندر آ گئے تھے۔ حالانکہ بظاہر ایسا ناممکن تھا۔ بہرحال میں نے فوری طور پر ان پر آر سکس کا فائر کھول دیا۔ اور نتیجہ یہ کہ وہ سارے کے سارے وہیں سٹور نمبر تھری میں ہی بے حس ہو کر گر پڑے۔ اور میں آپ کو اطلاع دینے کے لئے یہاں دوڑا

چلا آیا" ــــ اس بار ہنری نے پوری تفصیل بتا دی۔ لیکن لہجہ اُسی طرح پُرجوش تھا۔

" یہ ــــ یہ آخر کیسے ممکن ہے۔ یہ لوگ کس طرح سٹور نمبر تھری کی دیوار تک پہنچ گئے۔ وہ جگہ تو انتہائی گہرائی میں ہے اور ہر طرف ٹھوس چٹانیں ہیں۔ کہیں تم نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا" ــــ الفانسو کے لہجے اور چہرے پر سے ابھی تک بے یقینی صاف جھلک رہی تھی۔

" آپ میرے ساتھ آئیں باس۔ اور خود دیکھ لیں" ــــ ہنری نے اس بار قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اس کے لہجے میں جھنجلاہٹ کا عنصر اس لئے شامل ہو گیا تھا کہ الفانسو کو کسی طرح اس کی بات کا یقین ہی نہ آ رہا تھا۔

" اوہ آؤ" ــــ الفانسو نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ہنری اس کے پیچھے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے اس بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں مشینیں نصب تھیں اور پھر ایک مشین کے درمیان روشن سکرین پر نظر آنے والے منظر کو دیکھ کر الفانسو واقعی حیرت سے بت بن گیا۔ سکرین پر واقعی سٹور نمبر تھری کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا اور فرش پر مادام ماریا اور اس کے پانچ ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

" اوہ اوہ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ مگر یہ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے" ــــ الفانسو نے کہا۔



" باس۔ آر سکس کے اثرات زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے تک رہتے ہیں۔ اور دس بارہ منٹ تو گزر بھی گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں پہلے ان لوگوں کا کچھ کرنا چاہیے۔ بعد میں یہ بات چیک ہو سکتی ہے کہ یہ اندر کیسے آئے" ــــ ہنری نے کہا تو الفانسو چونک پڑا۔

" اوہ۔ تم درست کہہ رہے ہو" ــــ الفانسو نے کہا اور تیزی سے وہ ایک سائیڈ پر موجود وائرلیس فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے اُسے اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" یس۔ رچرڈ اٹنڈنگ" ــــ چند لمحوں بعد وائرلیس فون پیس سے ایک آواز ابھری۔

" الفانسو بول رہا ہوں رچرڈ۔ سٹور نمبر تھری میں ایک عورت اور پانچ مرد بے حس ہوئے پڑے ہیں۔ جا کر انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ جلدی کرو۔ فوراً پہنچو" ــــ الفانسو نے چیختے ہوئے کہا۔

" باس۔ یہ مادام ماریا اور اس کے ساتھی ہیں۔ سرکاری آدمی ہیں" ــــ قریب کھڑے ہنری نے کہا تو الفانسو ایک بار پھر چونک پڑا۔

" ہیلو ہیلو رچرڈ" ــــ الفانسو نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد چیخ کر کہا۔

" یس باس۔ میں سن رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

" سنو۔ انہیں ہلاک مت کرو۔ بلکہ انہیں اٹھا کر بڑے ہال کمرے میں پہنچا دو۔ اور ان کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے باندھ

دو۔ لیکن جلدی کرو۔ پندرہ بیس منٹ بعد ان پر سے ریز کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے انہیں باندھ دیا جانا چاہیئے"۔۔۔۔ الفانسو نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رچرڈ نے کہا اور الفانسو نے وائرلیس فون پیس کا بٹن آف کیا۔ اور اسے رکھ کر وہ تیزی سے مڑا۔ اور دوڑتا ہوا مشین روم سے باہر نکل آیا۔ یہ لیبارٹری کا اوپر والا حصہ تھا۔ اصل لیبارٹری اس سے نیچے تھی۔ اور درمیانی راستہ کلوز تھا۔ جسے اندرونی طرف سے صرف لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مورسن ہی کھول سکتا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ وہ فون پر ڈاکٹر مورسن کو اس حیرت انگیز واقعے کی اطلاع کر دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ پہلے خود اس امر کی چیکنگ مکمل کر لینا چاہتا تھا۔ کہ کیا واقعی یہ لوگ مادام ماریا اور اس کے ساتھی ہیں۔ یا یہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا گروپ ہے۔ جس نے مادام ماریا اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ کر رکھا ہے۔

مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ جب ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچا تو اس نے مادام ماریا اور اس کے پانچ ساتھیوں کو کرسیوں پر بندھا ہوا بیٹھا دیکھا۔ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ حالانکہ الفانسو کے خیال کے مطابق اب تک آرکس ریز کے اثرات ختم ہو جانے کی وجہ سے انہیں ٹھیک ہونا چاہیئے تھا۔

"یہ ابھی تک ہوش میں کیوں نہیں آئے"۔۔۔۔ الفانسو نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔



"باس۔ میں اپنے ساتھ تھری تھری کے انجکشن لے گیا تھا۔ کیونکہ انہیں وہاں سے اٹھانے یہاں لے آنے اور پھر باندھنے میں خاصا وقت لگ سکتا تھا۔ اور یہ لوگ درمیان میں ہی صحیح حالت میں آ سکتے تھے"۔۔۔۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ رچرڈ۔ تم نے واقعی عقلمندانہ کام کیا ہے۔ اب جا کر میک اپ واشر لے آؤ۔ پہلے ان کا میک اپ چیک کر لیں"۔۔۔۔ الفانسو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رچرڈ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

الفانسو اس دوران خاموش کھڑا کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے ان لوگوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ وہ بغیر میک اپ واشر کے اس بات کا اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں یا نہیں۔ اس کا خیال تھا کہ وہ چیک کر لے گا۔ لیکن اسے واقعی چیکنگ میں ناکامی ہو رہی تھی۔ یہ لوگ بظاہر میک اپ میں نہ لگ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد رچرڈ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید میک اپ واشر موجود تھا۔

"پہلے اس عورت کا میک اپ چیک کرو"۔۔۔۔ الفانسو نے اسے کہا۔ اور رچرڈ کرسی پر بے ہوش پڑی عورت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واشر کا کنٹوپ اس عورت کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے بند کیا اور پھر مشین کا بٹن دبا دیا۔ مشین سے ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس عورت

کے سر پہ چڑھائے شفاف کنٹوپ میں دودھیا دھواں سا بھرتا چلا گیا چند لمحوں بعد مشین خود بخود رک گئی۔ اور رچرڈ نے اُسے آف کر کے عورت کے سر پہ چڑھا ہوا کنٹوپ اتارنا شروع کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی الفانسو کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ عورت کا چہرہ ویسے ہی تھا جیسے چیکنگ سے پہلے تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی بلیک ٹاپ کی نئی چیف مادام ماریا تھی۔

"اس عورت کو ہوش میں لے آؤ" ——— الفانسو نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور رچرڈ نے جیب سے ایک بوتل نکالی۔ اور اس عورت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اُسے اس عورت کی ناک سے چند لمحے لگا کر ہٹایا اور بوتل بند کر کے اس نے بوتل واپس جیب میں ڈال لی۔

چند لمحوں بعد اس عورت کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ لیکن آنکھوں میں لاشعوری کیفیت نمایاں تھی۔ الفانسو خاموش کھڑا رہا۔

"مم ——— مم ——— میں کہاں ہوں" ——— اس عورت کے حلق سے آواز نکلی۔ اور الفانسو بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ یہ آواز اس سے مختلف تھی۔ جو وہ پہلے مشین روم میں بات چیت کے دوران سن چکا تھا۔ اور اس کی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

"کون ہو تم" ——— الفانسو نے انتہائی کرخت لہجے میں اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو۔ اور تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس



طرح باندھ کیوں رکھا ہے" ——— اس عورت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس بار اس عورت کے حلق سے مادام ماریا والی آواز نکلی تھی۔ لیکن الفانسو کو مکمل یقین ہو چکا تھا کہ یہ عورت مادام ماریا نہیں ہے۔ چونکہ اس نے مادام ماریا کو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے اُسے یقین ہو گیا تھا کہ گو یہ عورت میک اپ میں نہیں ہے۔ لیکن بہرحال یہ ماریا نہیں ہو سکتی۔ ورنہ یہ لاشعوری انداز میں بات کرتے ہوئے بھی فطری طور پر صحیح آواز میں ہی بولتی۔

"میرا نام الفانسو ہے۔ اور میں لیبارٹری کا سیکورٹی چیف ہوں" ——— الفانسو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم مجھے نہیں پہچانتے۔ میں بلیک ٹاپ کی چیف ماریا ہوں کھولو مجھے اور میرے ساتھیوں کو" ——— عورت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"گو تمہارے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں ہے۔ میں نے واشر سے چیک کر لیا ہے۔ لیکن بہرحال تم مادام ماریا نہیں ہو۔ یہ بات طے شدہ ہے۔ کیونکہ پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے تم نے جو باتیں کی ہیں اس میں تمہاری آواز اور لہجہ مختلف تھا۔ اور پھر ماریا کو اس کی کیا ضرورت تھی کہ وہ دشمنوں کی طرح لیبارٹری کی دیوار توڑ کر لیبارٹری میں داخل ہو۔ اس لئے سچ سچ بتاؤ کہ کون ہو تم" ——— الفانسو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں ماریا ہوں۔ کھولو

مجھے " ـــــ عورت نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اور الفانسو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" او کے۔ اگر تم واقعی مادام ماریا ہو بھی سہی۔ تب بھی تم نے لیبارٹری میں زبردستی داخل ہو کر ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ اس لئے میں تمہیں موت کی سزا دیتا ہوں۔ لیکن میں صرف تین تک گنوں گا۔ اگر اس گنتی کے دوران تم نے اپنی اصلیت بتا دی تو پھر فیصلہ بدل بھی سکتا ہے۔ ورنہ فائر کھل جائے گا" ـــــ الفانسو نے یک لخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ میں ماریا نہیں ہوں۔ میرا نام جولیا ہے" ـــــ یک لخت اس عورت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جولیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ایسے نام تو پاکیشیائیوں کے نہیں ہوتے" ـــــ الفانسو نے چونک کر کہا۔

" میں ایکریمین ہوں۔ اور یہ بھی ایکریمین ہیں۔ پاکیشیائی نہیں ہیں" ـــــ جولیا نے کہا۔

" ایکریمین۔ لیکن ......" الفانسو یہ نئی بات سن کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ ایکریمین کا اس لیبارٹری میں آنے کا کوئی تک ہی نہ بنتا تھا۔

" کیا تم اپنے ساتھیوں سے ہٹ کر میری بات سن سکتے ہو۔ یا تو مجھے کسی علیحدہ کمرے میں لے جاؤ یا اپنے ساتھیوں کو یہاں سے باہر بھیج دو۔ فکر مت کرو۔ میں بندھی ہوئی اور بے بس ہوں۔ اور



اس بات میں تمہارا اور تمہاری لیبارٹری کا ہی فائدہ ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بات سن کر تم از کم مجھے زندہ چھوڑ دینے پر آمادہ ہو جاؤ" ـــــ جولیا نے کہا اور الفانسو کے ہونٹ بھنچ گئے۔ جیسے وہ جولیا کی بات پر غور کر رہا ہو۔

" تم لوگ باہر جاؤ" ـــــ الفانسو نے مڑ کر رچرڈ اور دوسرے مسلح ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ سب مڑ کر ایک ایک کر کے کمرے سے باہر نکل گئے۔

" ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہے" ـــــ الفانسو نے کہا۔

" کمرے کا دروازہ بند کر دو۔ گھبراؤ نہیں۔ میں تو بندھی ہوئی ہوں" ـــــ جولیا نے کہا۔

" یہ تم بار بار بندھی ہوئی کی کیا بات کر رہی ہو۔ اگر تم آزاد بھی ہو جاؤ۔ تب بھی تم میرا کیا بگاڑ لو گی" ـــــ الفانسو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں واقعی تم درست کہہ رہے ہو" ـــــ جولیا نے مایوسانہ انداز میں کہا۔ اور الفانسو مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا۔ اور جولیا کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔ کیونکہ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی۔ کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

" سنو۔ مزید سسپنس پھیلانے کی کوشش نہ کرنا۔ صاف صاف کہو کہ تم دراصل کون ہو اور یہاں کیوں آئی ہو" ـــــ الفانسو کے لہجے میں غصہ تھا۔

"میرے بازو پر بندھا ہوا بازو بند اتار کر دیکھ لو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تمہارے ساتھیوں کو کیوں باہر بھجوایا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بازو بند"۔۔۔۔ الفانسو نے حیران ہو کر کہا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیوں میں بندھے ہوئے بازو کو ہاتھ سے ٹٹولنا شروع کر دیا۔

"میرے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میرے جسم کے گرد موجود رسیاں کھول کر اطمینان سے چیک کر لو۔ ڈرو مت"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات"۔۔۔۔ الفانسو نے غراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے کرسی کے عقب میں جا کر کرسی اور جولیا کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کی گانٹھ کھول دی۔ اور پھر رسیوں کے بل کھول دیئے۔ جولیا کے ہاتھ واقعی عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"ایک منٹ"۔۔۔۔ جولیا نے اطمینان سے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب تم اطمینان سے چیک کر سکتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور الفانسو اس کے سامنے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے اس کے بازوؤں کو ٹٹولنے ہی لگا تھا کہ یک لخت چیختا ہوا پیچھے ہٹتا گیا۔ جولیا نے یک لخت پوری قوت سے اس کی ناک پر سر کی ٹکر ماری تھی۔ جیسے ہی الفانسو ٹکر کھا کر لڑکھڑاتا ہوا چار یا پانچ قدم پیچھے ہٹا۔ جولیا کا جسم یک لخت اچھلا اور دوسرے لمحے الفانسو



کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور وہ۔۔۔۔ جولیا کی زوردار فلائنگ کک سینے پر کھا کر اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ فلائنگ کک لگا کر جولیا نے کسی بازی گر کے انداز میں فضا میں قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کے پیر زمین پر لگے لیکن وہ رکی نہیں بلکہ پیرا ٹروپنگ کے انداز میں دوڑتی ہوئی فرش سے اچھل کر اٹھتے ہوئے الفانسو کی طرف بڑھ گئی۔ اس طرح وہ گرنے سے بچ گئی۔ کیونکہ ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے۔ وہ رک کر اپنا توازن درست نہ رکھ سکتی تھی۔ دوسرے لمحے اس نے اچھل کر لات چلائی۔ اور اس کے ساتھ ہی الفانسو چیختا ہوا دوبارہ نیچے گرا۔ لیکن اس نے نیچے گرتے ہوئے تیزی سے ہاتھ چلا کر جولیا کی ٹانگ پکڑنی چاہی مگر جولیا تو اس وقت چھلاوہ بنی ہوئی تھی۔ اس نے اچھل کر نہ صرف اپنے آپ کو بچایا بلکہ لات کی دوسری ضرب لگائی اور اس بار اس کی لات الفانسو کی کنپٹی پر ایسے بھرپور انداز میں پڑی۔ کہ اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ جولیا نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔ پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنی پشت دروازے کی طرف کی۔ اور بندھے ہوئے ہاتھوں سے ٹٹول کر اس نے دروازے کا لاک لگا دیا۔ اس دوران اس کی نظریں سامنے والی دیوار میں نصب ایک الماری کے نچلے حصے پر پڑ چکی تھیں۔ جہاں سے ایک پتری سی باہر کو نکلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ لاک لگا کر وہ تیزی

سے دوڑتی ہوئی اس الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اُسے یقین تھا کہ اس بیٹری کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ سکتی ہے۔ اُسے اب الفانسو کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔ کیونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اس لئے الفانسو کے حلق سے نکلنے والی چیخوں کی آوازیں باہر موجود اس کے ساتھیوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکی ہوں گی۔ اور اب تو اس نے دروازہ لاک بھی کر دیا تھا۔ بیٹری کا جائزہ لے کر وہ مڑی اور اس نے ہاتھ ممکنہ حد تک اوپر کر کے بیٹری پر دونوں کلائیوں کا درمیانی حصہ ایڈجسٹ کیا۔ اور پھر تیزی سے ہاتھوں کو حرکت دینے لگی۔ بیٹری کی طرف پشت ہونے کی وجہ سے اس کی کلائیوں پر بھی خراشیں آنے لگیں۔ لیکن وہ ہونٹ بھینچے کوشش میں مصروف رہی۔ اور پھر اچانک اس کی کلائیاں ذرا سی ڈھیلی پڑ گئیں۔ اس نے کوشش تیز کر دی۔ اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔ اس کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکلا۔ اس نے ہاتھ سامنے کر کے باقی ماندہ رسیاں کھول کر ایک طرف پھینکیں۔ کلائیوں کو ذرا سا مسلا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے الفانسو کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے تیزی سے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے اُسے مشین پسٹل مل ہی گیا۔ مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑ کر وہ ایک بار پھر مڑی۔ اور اس نے اپنے والی کرسی کے قریب پڑی ہوئی وہ رسی اٹھالی۔



جو پہلے اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی تھی۔ اور جسے الفانسو نے کھولا تھا۔ پھر اس نے الفانسو کو پلٹ کر اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے انہیں باندھا۔ اور باقی ماندہ رسی سے اس نے اس کے دونوں پیر بھی باندھ دیئے۔ پھر اس نے مشین پسٹل کو نال سے پکڑا اور جھک کر اس کا دستہ پوری قوت سے الفانسو کے جبڑے پر مار دیا۔ دوسری ضرب کے بعد الفانسو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ دوبارہ گر پڑا۔

" اب معلوم ہوا ہے تمہیں کہ میں تم سے کون سی بات کرنا چاہتی تھی۔ یہی کہ تم انتہائی احمق آدمی ہو۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور الفانسو کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔ اور اُسے اپنے بندھے ہونے کا احساس بھی ہو چکا تھا۔ اس لئے اس بار وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

" تم نے واقعی مجھے انتہائی نفسیاتی انداز میں ڈاج دیا ہے اور میں واقعی تمہارے ہاتھوں احمق بن گیا ہوں۔ بہرحال تم اور تمہارے ساتھی یہاں سے زندہ بچ کر کسی صورت نہیں جا سکتے" الفانسو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" بلیک ٹاپ کی چیف اور اس کے سپیشل ایجنٹوں کو کون روک سکتا ہے۔ یہ تو تم احمق ہو جو مجھے زبردستی کوئی اور بنانے پر تلے

ہوئے تھے "۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی مادام ماریا ہو"۔۔۔ الفانسو نے بے اختیار جھٹکا کھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں واقعی ماریا ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں مجبوراً زبردستی اندر آنا پڑا۔ کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہر صورت میں اندر داخل ہو جائیں گے اور تم اسے روکنے میں کامیاب نہ ہو سکو گے۔ اس لئے ہماری لیبارٹری کے اندر موجودگی انتہائی ضروری تھی"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری سوری مادام۔ میں واقعی تمہیں نہیں پہچان سکا۔ شاید مجھ سے آواز پہچاننے میں غلطی ہوئی ہے۔ اب جب کہ تم مجھ پر قابو پا چکی ہو۔ اب اگر تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم مادام ماریا ہو تو اب مجھے مکمل یقین آگیا ہے۔ اب تم مجھے کھول دو۔ اب میں تمہارا ماتحت ہوں"۔۔۔ الفانسو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جب تک میرے ساتھی ہوش میں نہیں آجاتے میں تم پر اعتماد نہیں کر سکتی۔ اس لئے پہلے میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ باہر رچرڈ موجود ہے۔ اُسے بلا لو۔ اس کی جیب میں اینٹی گیس کی بوتل ہے۔ وہ اس سے تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لے آئے گا"۔۔۔ الفانسو نے کہا اور جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے لاک



کھولا اور ہینڈل دبا کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ اور کچھ فاصلے پر آٹھ مسلح افراد دیواروں سے پشت لگائے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ جولیا کو باہر دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔ "تم میں سے رچرڈ کون ہے۔ چلو اندر۔ الفانسو تمہیں بلا رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم آزاد ہو کر باہر آئی ہو۔ باس کہاں ہے"۔۔۔ ایک نوجوان نے تیزی سے جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے باقی افراد بھی آنے لگے۔

"صرف رچرڈ آئے گا۔ تم یہیں ٹھہرو گے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود ان لوگوں کی چیف ہو۔ اور اس کے اس تحکمانہ لہجہ اور انداز نے ان لوگوں پر خاصا اثر ڈالا۔ وہ سب وہیں رک گئے۔ جب کہ رچرڈ جس کے چہرے پر پہلے حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے شکوک کے سائے پھیل گئے تھے۔ داخل ہو گیا۔ جولیا نے دروازہ کھولا اور خود تیزی سے اندر آکر ایک سائیڈ ہو گئی۔ پھر جیسے ہی رچرڈ اندر داخل ہوا۔ جولیا نے تیزی سے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

رچرڈ نے اندر داخل ہوتے ہی جب الفانسو کو بندھے ہوئے دیکھا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین پسٹل اتارنی چاہی۔

"خبردار۔ غلط حرکت مت کرنا۔ پہلے اپنے باس الفانسو کی بات سن لو"۔۔۔ جولیا نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کرتے

ہوئے غرا کر کہا۔ اور رچرڈ بے اختیار ٹھٹھک گیا۔

" رچرڈ۔ یہ واقعی مادام ماریا ہیں۔ اور مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔ تم ا
کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ " ——— الفانسو نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ اور رچرڈ کے چہرے پر یک لخت ایسے تاثرات ابھر آئے
جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو۔ کہ واقعی یہ بات الفانسو نے کی ہے "

" یس باس " ——— رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور
اس کے ساتھ ہی وہ مسکراتے ہوئے جولیا کی طرف مڑا اس کے چہرے
پر دوستانہ تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اور جولیا نے اطمینان کا
سانس لیا ہی تھا کہ یک لخت رچرڈ پارے کی طرح اپنی جگہ سے اچھ
اور اس کے ساتھ ہی جولیا چیختی ہوئی اچھل کر چار قدم دور فرش
جا گری۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اچھل کر دور جا گرا
اُسی لمحے الفانسو نے جولیا پر چھلانگ لگا دی۔ اور وہ چونکہ بندھا
تھا اس لئے کسی بنڈل کی طرح نیچے گرتی ہوئی جولیا کے اوپر ایک
دھماکے سے جا گرا۔ اس نے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ رچرڈ جو
کے فوری ردعمل سے بچ کر مشین گن کو پوری طرح سنبھال سکے
دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی مافوق الفطرت طاقت
نے اُسے کسی گیند کی طرح فضا میں اچھال دیا ہو۔ اور اس
حلق سے چیخ نکلی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی شہتیر کی طرح فضا
اڑتا ہوا مشین گن سنبھالتے رچرڈ سے ٹکرایا۔ جولیا نے انتہا
حیرت انگیز پھرتی اور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُسے گھٹنے
کی مدد سے واپس اچھال دیا تھا۔ رچرڈ سے ٹکراتے وقت ا



نے رچرڈ کے حلق سے چیخ سنی اور پھر اس کے سر کا عقبی حصہ ایک دھماکے
سے فرش سے ٹکرایا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے یوں محسوس ہوا
جیسے اس کے سر کو کسی نے ہاون دستے میں رکھ کر کوٹ کوٹ کر
ریزہ ریزہ کر دیا ہو۔ موت کی گہری تاریکی پلک جھپکنے میں اس کے
ذہن پر پھیلتی چلی گئی۔

رچرڈ کے اچانک حملے نے جولیا کا نہ صرف جسمانی تواز
بلکہ اس کا ذہنی توازن بھی یک لخت درہم برہم کر کے رکھ دیا تھا
اچانک پشت کے بل نیچے گرنے کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے تو اُ
یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے اس کی کھوپڑی فرش سے ٹکرا کر پچک گئی ہ
اور ابھی وہ سنبھل ہی نہ سکی تھی کہ یک لخت ایک اور دھماکہ اس
کے جسم پر ہوا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں ٹن کا وزن یک لخ
اس کے جسم پر آن پڑا ہو۔ جس نے اُسے پیس کر رکھ دیا ہو۔ لیکن اس
وزن کے پڑنے کی وجہ سے اس کے زخموں میں اس قدر خوفناک
ٹیسیں اٹھی کہ لاشعوری طور پر اس درد کو کنٹرول کرنے کے لئے اس
کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اوپر کو اٹھیں۔ جس ت
تیز درد کی لہر تھی۔ اسی قدر تیز رد عمل ہوا تھا۔ لیکن اس رد عم
کا نتیجہ جولیا کے حق میں ہی نکلا تھا۔ بندھا ہوا الفانسو اس کے



تیزی سے سمٹنے والے گھٹنوں کی ضرب کھا کر اس کے سر کے اوپر سے
فضا میں اٹھتا ہوا رچرڈ سے کسی بھاری شہتیر کی طرح جا ٹکرایا تھا۔
اور رچرڈ اور الفانسو کے حلق سے نکلنے والی چیخوں نے جولیا کے ڈوبتے
ہوئے ذہن کو جیسے جھنجلا کر رکھ دیا۔ وہ پارے کی طرح تڑپی۔ اور
دوسرے لمحے وہ الٹی قلابازی کھا کر نہ صرف اٹھ کھڑی ہوئی بلکہ اس
کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر رچرڈ کے سینے پر زوردار فلائنگ
کک بھی جما دی۔ جو الفانسو کو ایک طرف دھکیل کر اٹھ کر کھڑے
ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ رچرڈ فلائنگ کک کھا کر ایک بار
پھر چیختا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور جولیا ایک بار پھر قلابازی کھا کر
سیدھی ہوئی۔ تو اب اس کے ہاتھ میں رچرڈ کے ہاتھوں سے نکل
کر فرش پر گر جانے والی مشین گن موجود تھی۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ
مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور رچرڈ کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے
پورا برسٹ اس کے چہرے۔ گردن اور سینے پر فائر کر دیا تھا۔ اور
رچرڈ کے جسم کے ان حصوں کا نشانہ اس نے جان بوجھ کر لیا تھا۔
کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ رچرڈ کی جیب میں وہ بوتل موجود ہو گی۔
جس سے اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔ اور وہ
فائرنگ سے اس بوتل کو ٹوٹنے سے بچانا چاہتی تھی۔ الفانسو نیچے
گر کر اب بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جبکہ رچرڈ کا پورا چہرہ ہی مشین
گن کے برسٹ سے اڑ گیا تھا۔ جولیا چند لمحوں تک تو تیز تیز سانس
لے کر اپنے آپ کو سنبھالنے میں مصروف رہی۔ پھر وہ تیزی سے
آگے بڑھی اور اس نے مردہ رچرڈ کی جیکٹ کی جیبوں کی تلاشی

لینی شروع کر دی۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک بوتل موجود
تھی۔ وہ تیزی سے مڑی اور اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کا دہانہ
بے ہوش عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں تک بوتل عمران کی ناک
سے لگائے رکھنے کے بعد اس نے اسے ہٹایا اور صفدر کی طرف
بڑھ گئی۔ صفدر کے بعد نعمانی اس کے بعد تنویر اور آخر میں صدیقی
کے ساتھ یہی کارروائی دوہرا کر اس نے بوتل کا ڈھکن بند کر دیا۔
اسی لمحے اس نے عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوتے
دیکھے تو وہ ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ اور بے اختیار اس
نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کی نظریں اپنے لباس
پر پڑیں تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ لباس کا وہ حصہ جہاں
نیچے زخم تھا خون سے ایک بار پھر لتھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لیکن اس
کے چہرے پر بے پناہ اطمینان اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔
کیونکہ وہ اکیلی ہی نہ صرف جان لیوا جدوجہد کے بعد ان لوگوں
کو زیر کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ بلکہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی
ہوش دلانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

" ارے۔ تو کیا مادام ماریا کی روح تو یہاں نہیں آ گئی اور روح
کا انتقام ٹائپ کی فلم کا آغاز تو نہیں ہو گیا"۔۔۔ عمران نے
ہوش میں آتے ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا۔
کیونکہ سامنے جولیا ایک ہاتھ میں مشین گن اور دوسرے ہاتھ میں
وہ بوتل پکڑے کھڑی نظر آ رہی تھی۔

" ارے۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ اسی لمحے صفدر اور



تنویر کی آواز سنائی دی

" روح کا انتقام نامی فلم کے پہلے سیٹ پر"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ باہر ان کے آٹھ مسلح ساتھی موجود ہیں"۔۔۔
جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران کے عقب میں آ کر اس نے
رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

" آٹھ مسلح افراد۔ اوہ خوفناک فائٹنگ سین ہونے والا ہے
مجھے تو دوبارہ بے ہوش کر دو۔ میں ذرا کمزور دل واقع ہوا ہوں"۔
عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور سوائے تنویر کے باقی ساتھی
بے اختیار مسکرا دیئے۔

" یہ تم زخمی بھی ہو۔ دو آدمی بھی مرے پڑے ہیں۔ یہ سب کیسے
ہو گیا ہے"۔۔۔ تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا
نے مختصر سے لفظوں میں ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے
واقعات بتا دیئے۔ اور اس بار عمران سمیت سارے ساتھیوں
کے چہروں پر تحسین کے آثار پھیل گئے۔

" ویری گڈ مس جولیا۔ آپ نے واقعی اپنی جان پر کھیل کر اکیلے
ان لوگوں کو کامیابی سے ڈیل کیا ہے۔ گڈ شو"۔۔۔ صفدر نے
بے اختیار ہو کر کہا۔

" کمال ہے جولیا۔ تم نے واقعی کارنامہ سر انجام دیا ہے"
تنویر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور جولیا کا چہرہ مسرت
سے کھل اٹھا۔

"بے چارے مرد ہمیشہ عورت کے ہاتھوں شکار ہی ہوتے آئے ہیں اور تعریفیں کرنے پر مجبور بھی ہو جاتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ رسیاں کھل چکی تھیں۔

"شٹ اپ۔ اگر جولیا یہ جان لیوا جنگ نہ کرتی تو تم تو یہیں بیٹھے بیٹھے شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو چکے ہوتے" ۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور شہد کے بغیر بے چارہ خالی مون کسی کام کا بھی نہیں رہتا کیوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے شہد یعنی ہنی اور مون کو ذومعنی انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"بس یہی بکواس کرنی آتی ہے" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس آدمی جسے جولیا نے الفانسو بتایا تھا کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اور عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر بندھے ہوئے الفانسو کو گردن سے پکڑا اور پھر اسے یوں ہوا میں اٹھا لیا جیسے اس کا سرے سے کوئی وزن ہی نہ ہو۔

"تمہیں کس احمق نے چیف سیکورٹی آفیسر بنا دیا ہے نانسنس۔ تم سرکاری آدمیوں کو بھی نہیں پہچان سکتے" ۔۔۔ عمران نے اسے ایک خالی کرسی پر پٹختے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ لہجہ مقامی ہی تھا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے یقین آ گیا تھا۔ یہ رچرڈ احمق تھا۔ اس نے



مادام پر حملہ کر دیا تھا" ۔۔۔ الفانسو نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس دوران جولیا نے صفدر کو بھی رسیوں سے آزاد کرا دیا تھا اور خود وہ عمران کے ساتھ الفانسو کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی جب کہ صفدر دوسرے ساتھیوں کو آزاد کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹر مورسن کہاں ہے۔ مجھے اس سے براہِ راست بات کرنی پڑے گی" ۔۔۔ عمران نے الفانسو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔۔۔ وہ تو لیبارٹری میں ہیں۔ نیچے والے حصے میں۔ مگر تم لوگوں نے لیبارٹری کی دیوار کیسے توڑ لی" ۔۔۔ الفانسو نے رک رک کر کہا۔

"کیا ڈاکٹر مورسن سے فون پر تمہاری بات ہوتی ہے یا ٹرانسمیٹر پر" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فون پر" ۔۔۔ الفانسو نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ کیا نمبر ہے اس کا" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور الفانسو جو شاید ذہنی طور پر ہتھیار ڈال چکا تھا۔ جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما۔ اور الفانسو کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر چیختا ہوا ایک لمحے کے لئے کرسی پر ہی پھڑکا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم ساکت ہو گیا اور گردن ڈھلک گئی۔ صفدر نے اسی دوران تنویر۔ صدیقی اور نعمانی تینوں کو آزاد کر دیا تھا۔ عمران نے جولیا سے باہر موجود افراد کے متعلق معلوم کیا اور پھر وہ تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"تنویر۔ تم مشین گن لو اور باہر موجود ان آٹھوں افراد کا خاتمہ

کر دو۔ اس کے بعد باقی ساتھی اسلحہ لے کر لیبارٹری کی چیکنگ کریں گے۔ اب میں اس لیبارٹری کی مکمل ساخت کو سمجھ گیا ہوں۔ گو اس تعمیراتی سامان سپلائی کرنے والے نے اپنے نقشے میں اس بات کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ اسے پوری طرح واضح نہ کر سکا تھا۔ اس لیبارٹری کو مکمل طور پر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اوپر والے حصے میں یہ الفانسو اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ جب کہ نچلے حصے میں ڈاکٹر ہورسن اور دوسرے سائنسدان کام کر رہے ہوں گے۔ اس لئے اس ڈاکٹر ہورسن سے رابطے سے پہلے اوپر والے حصے میں موجود ہر آدمی کا خاتمہ یقینی طور پر ہو جانا چاہئے۔ اور صفدر تم نے میڈیکل باکس تلاش کرنا ہے۔ کیونکہ جولیا کی حالت اب خون بہہ جانے کی وجہ سے بگڑتی جا رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر جولیا کا بازو پکڑ کر اس نے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔ کیونکہ جولیا اس طرح بار بار آنکھیں جھپک رہی تھی جیسے اپنے ذہن پر جھپٹنے والے اندھیروں کے خلاف بھرپور جد وجہد کر رہی ہو۔

" بیٹھ جاؤ۔ تمہاری حالت واقعی خراب ہو رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جولیا کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا اور جولیا نے اس طرح مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں جیسے عمران کے اس کے بازو پکڑ کر بٹھانے اور ہمدردی کرنے سے اُسے بے پناہ سکون میسر آ گیا ہو۔ تنویر مشین گن جولیا کے ہاتھوں سے پہلے ہی لے



چکا تھا۔ وہ مشین گن اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ تنویر نے لاک کھول کر ہینڈل دبایا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے بھاری دروازہ کھولا اور اچھل کر باہر نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔ تنویر فائرنگ کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اور صفدر اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے دروازے کے سامنے سے غائب ہو گئے ان کے دروازے کے سامنے سے ہٹتے ہی عمران نے جولیا کے لباس کا وہ حصہ پھاڑنا شروع کر دیا۔ جو زخم سے نکلنے والے خون کی وجہ سے لتھڑا ہوا تھا۔ جولیا نے کوئی مزاحمت نہ کی تھی۔ کیونکہ اس کی گردن ڈھلک چکی تھی۔ وہ شاید خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے اور اپنی جد وجہد میں کامیابی کے اطمینان کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے زخم والے حصے سے لباس پھاڑ کر ہٹایا اور پھر زخم پر بندھی ہوئی بینڈیج کو کھولنا شروع کر دیا۔ زخم کے سامنے آنے پر عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ اب اُسے صحیح معنوں میں احساس ہو رہا تھا کہ جولیا نے کس قدر جان لیوا جد وجہد کی ہے۔ یہ واقعی اس کی بے پناہ قوت ارادی تھی جس کی وجہ سے زخم پھٹ جانے کے باوجود اس نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر پانی کا ایک جگ اور میڈیکل باکس اٹھائے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

" اوہ اوہ۔ مس جولیا کا زخم تو انتہائی خطرناک پوزیشن میں ہے"

صفدر نے قریب آکر زخم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، زخم کی یہ حالت بتا رہی ہے کہ جولیا نے کس قدر خوفناک جدوجہد کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے جلدی سے میڈیکل باکس کھولا۔ اور پھر اس میں سے روئی نکال کر اس نے پانی اور روئی کی مدد سے جولیا کا زخم صاف کرنا شروع کر دیا۔

"اس زخم پر ٹانکے لگانے پڑیں گے۔ ورنہ یہ زخم مزید پھیل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے زخم کو صاف کرنے کے بعد ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہاں لازماً ہنگامی طبی امداد کے لئے کوئی آپریشن روم بنایا گیا ہوگا۔ تم جا کر چیک کرو۔ جلدی کرو۔ میں اس دوران طاقت کے انجکشن لگا کر جولیا کی ڈوبتی ہوئی نبض کو سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جلدی جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران نے جولیا کو دونوں بازوؤں پر کرسی سے اٹھا کر انتہائی احتیاط سے فرش پر لٹایا۔ اور پھر اس نے انجکشن تیار کر کے جولیا کو یکے بعد دیگرے تین انجکشن لگا دیئے۔ وہ بار بار جولیا کی نبض چیک کر رہا تھا۔ لیکن جولیا کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی پتھریلی سنجیدگی نمودار ہوتی جا رہی تھی۔

"واقعی آپریشن تھیٹر موجود ہے۔ عمران صاحب۔ آیئے۔ ویسے تنویر اور دوسرے ساتھی بھی اب فارغ ہو گئے ہیں۔ چھ مزید



افراد تھے۔ ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے اسی لمحے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو صفدر۔ یہ باکس اٹھاؤ۔ جولیا کی حالت انتہائی خطرناک ہے۔ میں اسے اٹھاتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جولیا کو اس طرح بازوؤں پر اٹھالیا۔ جیسے کسی چھوٹی بچی کو اٹھایا جاتا ہے۔ اور پھر وہ تیزی سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے پانی کا جگ اور میڈیکل باکس اٹھایا اور اس کے آگے آگے رہنمائی کے لئے دوڑنے لگا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ یک لخت راہداری کا موڑ مڑتے ہی تنویر نے وحشت زدہ لہجے میں جولیا کو اس طرح عمران کے بازوؤں پر اٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"جولیا کی حالت خراب ہے۔ دعا کرو"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ اس طرح ریزہ ریزہ دکھائی دینے لگا۔ جیسے عمران کی بات سن کر کسی نے اس کی روح کو مٹھی میں پکڑ کر بھینچ دیا ہو۔

آپریشن تھیٹر واقعی ایک مکمل تھیٹر تھا۔ وہاں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اس آپریشن تھیٹر کو دیکھنے کے بعد عمران کے چہرے پر چھا جانے والی وحشت میں خاصی کمی واقع ہوگئی تھی۔ نعمانی اور صدیقی کو بیرونی حفاظت کے لئے تعینات کر دیا گیا۔ جب کہ صفدر اور تنویر کے ساتھ مل کر عمران

نے جولیا کے زخم پر باقاعدہ سرجری کا آغاز کر دیا۔
اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب عمران نے جولیا کی حالت کو خطرے سے باہر ہو جانے کا اعلان کیا تو صفدر اور تنویر دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔ ان کے چہروں پر عود کر آنے والے اطمینان سے ایسے ظاہر ہو رہا تھا جیسے جولیا کی بجائے عمران نے ان کی اپنی زندگی کی نوید دے دی ہو۔

" شکر ہے خدا کا۔ اللہ نے دعائیں سن لیں "۔۔۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" خلوص بھری دعائیں اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے اور ظاہر ہے۔ بہن کے لئے بھائی کی دعاؤں میں بے پناہ خلوص ہی ہوتا ہے " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے یک لخت ہونٹ بھینچ لئے۔

" ذرا سا اطمینان ہوا اور تمہاری بکواس شروع ہو گئی۔ کاش کوئی تمہاری زبان کو بھی ٹانکے لگا دیتا "۔۔۔ تنویر نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اور تنویر کی اس جھلاہٹ پر عمران بھی ہنس پڑا تھا۔

" صفدر۔ تم جولیا کا خیال رکھنا۔ میں اب اس ڈاکٹر مورسن سے مذاکرات کر لوں۔ کیونکہ اسے مار دیا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دریافت ہوتے ہی فن لینڈ کی حکومت زلزلے کی زد میں آجائے گی۔ اور ان سب کا خیال فوری طور پر اس لیبارٹری کی طرف ہی جائے گا "۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر اور تنویر



دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا ڈاکٹر مورسن بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ یہ گھنٹی اس فکسڈ فون کی نہ تھی۔ جو لیبارٹری میں مختلف سائنسدان ایک دوسرے سے بات کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ بلکہ یہ اس فون کی تھی۔ جس کا تعلق اوپر موجود سیکورٹی ونگ سے تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ چیف سیکورٹی آفیسر الفانسو کال کر رہا تھا۔

" یس۔ ڈاکٹر مورسن اٹنڈنگ "۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے رسیور اٹھا کر قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس وقت وہ انتہائی اہم کام میں مصروف تھا اور اسے الفانسو کی طرف سے کی جانے والی اس اچانک کال نے خاصا ڈسٹرب کیا تھا۔

" الفانسو بول رہا ہوں "۔۔۔ رسیور سے الفانسو کی آواز

سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے۔ تمہارے علاوہ اور کس نے کال کرنی ہے۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب چیف سیکرٹری کے ہمراہ لیبارٹری میں تشریف لائے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے الفانسو نے کہا اور ایک لمحے کے لئے تو ڈاکٹر مورسن کو سمجھ ہی نہ آئی کہ الفانسو کیا کہہ رہا ہے۔

"ہیلو ڈاکٹر مورسن۔ میں پرائم منسٹر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے رسیور پر پرائم منسٹر صاحب کی باوقار اور بھاری آواز سنتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔۔۔ یس۔۔۔ یس سر۔ میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں سر۔ آپ یہاں لیبارٹری میں......" ڈاکٹر مورسن نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ پرائم منسٹر کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ کیونکہ کئی بار وہ سائنس کانفرنسوں میں شریک ہو چکا تھا۔ جس کی صدارت پرائم منسٹر نے کی تھی۔

"ہاں ہمیں انتہائی ایمرجنسی میں چیف سیکرٹری کے ساتھ یہاں آنا پڑا ہے۔ آپ ایسا کریں۔ فوراً سیکورٹی ونگ میں آجائیں تاکہ ایک اہم معاملے میں آپ سے تفصیلی بات ہو سکے"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں سر"۔۔۔۔



ڈاکٹر مورسن نے کہا اور دوسری طرف سے او۔کے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور سامنے موجود فائل کو بند کر کے اس نے میز کی دراز کھولی اور فائل اس میں رکھ کر دراز بند کرنے ہی لگا تھا کہ یک لخت ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح اس کے ذہن میں آیا اور وہ بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"پرائم منسٹر اس پراسرار انداز میں یہاں کیسے آ سکتے ہیں۔ انہوں نے تو باقاعدہ ہدایات دی تھیں کہ جب تک فارمولے پر کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ لیبارٹری میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونی چاہیئے۔ مجھے چیک کرنا چاہیئے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر لنکڈ فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ ڈاکٹر ہاکسن اٹنڈنگ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہاکسن۔ ادھر سیکورٹی ونگ سے ابھی فون کال آئی ہے۔ جناب پرائم منسٹر صاحب چیف سیکرٹری کے ہمراہ سیکورٹی ونگ میں موجود ہیں۔ اور انہوں نے خود بات کر کے مجھے کسی ایمرجنسی گفتگو کے لئے سیکورٹی ونگ میں کال کیا ہے۔ لیکن موجودہ حالات کی وجہ سے میں محتاط رہنا چاہتا ہوں۔ آپ سی۔ ایم مشین آن کر کے چیک کریں کہ کیا واقعی سیکورٹی ونگ میں پرائم منسٹر صاحب موجود ہیں۔ اور اگر موجود ہوں

توپھر سیکورٹی ونگ سپیشل دے کھول دیں ـــــ ڈاکٹر مورسن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی چیک کر لیتا ہوں"ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر ہاکسن کی آواز سنائی دی۔ وہ لیبارٹری کے مشینی شعبے کا انچارج تھا۔ یہ شعبہ اصل لیبارٹری سے علیحدہ بنا ہوا تھا۔ اور اصل میں تو اس میں لیبارٹری میں نصب سائنسی مشینری کو کنٹرول اور چیک کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ لیکن سیکورٹی انتظامات کے تحت یہاں ایسی مشینری بھی نصب تھی جس سے سیکورٹی ونگ کو بھی چیک کیا جا سکتا تھا۔ اور اس کا علم الفانسو کو بھی نہ تھا۔ کیونکہ کبھی اس کے استعمال کی نوبت ہی نہ آئی تھی۔

"مجھے خود وہاں جانا چاہئے۔ سنجانے ہاکسن پرائم منسٹر صاحب کو پہچانتا بھی ہے یا نہیں"ـــــ ڈاکٹر مورسن نے رسیور رکھ کر سوچا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیسے ہی وہ ایک دروازہ کھول کر مشین ہال میں داخل ہوا۔ ایک مشین کے سامنے کھڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے مڑا اور پھر ڈاکٹر مورسن کو دروازے میں دیکھ کر چیخ پڑا۔

"ڈاکٹر مورسن۔ جلدی آیئے۔ سیکورٹی ونگ میں یہ کون اجنبی لوگ ہیں۔ مجھے تو پرائم منسٹر صاحب کہیں نظر نہیں آرہے" اس ادھیڑ عمر نے کہا تو ڈاکٹر مورسن ایک جھٹکے سے دوڑ کر



اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ اجنبی افراد۔ کیا مطلب"ـــــ ڈاکٹر مورسن نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھئے۔ یہ کون لوگ ہیں"ـــــ ادھیڑ عمر ڈاکٹر ہاکسن نے مشین کے درمیان روشن سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے جیسے ہی سکرین کو دیکھا وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس پر ایک راہداری کا منظر نظر آرہا تھا۔ جس میں واقعی پانچ مقامی آدمی کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ ان کی نظریں راہداری کے آخر میں موجود دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں سے لیبارٹری کا درمیانی راستہ کھلتا تھا۔

"یہ کون لوگ ہیں اور کیسے لیبارٹری میں داخل ہو گئے۔ الفانسو کہاں ہے۔ اس کے باقی ساتھی کہاں ہیں"ـــــ ڈاکٹر مورسن نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں چیک کرتا ہوں"ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا اور مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدلنے لگے۔ اور پھر ایک کمرے کا منظر ابھرتے ہی ڈاکٹر مورسن ایک بار پھر اچھل پڑا۔ کیونکہ یہ کمرہ مقتل گاہ بنا ہوا نظر آرہا تھا۔ یہاں فرش پر ایک آدمی کی گولیوں سے چھلنی لاش نظر آرہی تھی۔ جب کہ الفانسو کی لاش ایک کرسی پر پڑی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"اور دیکھو اور دیکھو"ـــــ ڈاکٹر مورسن نے چیختے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں بعد جب پہلے والے کمرے کے ساتھ والی راہداری کا منظر سکرین پر ابھرا تو ڈاکٹر مورسن کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہاکسن بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ راہداری میں آٹھ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اور ڈاکٹر مورسن جانتا تھا کہ یہ سب الفانسو کے ساتھی ہیں۔ مزید چیکنگ پر آپریشن تھیٹر میں ایک مقامی عورت بیڈ پر ساکت پڑی ہوئی نظر آئی۔ جب کہ مشین روم میں ایک آدمی کی اور ایک اور کمرے میں تین آدمیوں کی لاشیں پڑی نظر آئیں مگر پورے سیکورٹی ونگ میں کہیں پرائم منسٹر یا وہ چیف سیکرٹری نظر نہ آئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا جا رہا تھا۔ یہ یقیناً وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ہیں۔ انہوں نے کس طرح سیکورٹی ونگ میں داخل ہو کر الفانسو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے سیکورٹی ونگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ان میں سے ہی کسی نے یقیناً مجھے پرائم منسٹر کے لہجے اور آواز میں کال کی ہے" ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" بالکل آپ درست کہہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر مورسن۔ لیکن اب ان کا کیا کیا جائے کیا حکومت کو کال کیا جائے"۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" حکومت کے کارندوں کے آنے تک تو یہ لوگ اس درمیانی راستے کو کسی طاقتور بم سے تباہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہمیں فوری طور پر اس کا حل نکالنا ہے۔ میں ڈاکٹر ڈین کو بلاتا ہوں۔ مجھے یقین



ہے۔ وہ کوئی حل نکال لیں گے۔ ایسے معاملات پر ان کا ذہن خوب چلتا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ پہلے ان لوگوں سے بات کر کے انہیں کسی طرح تسلی کرا دیجئے۔ کہیں یہ فوری طور پر کوئی بم نہ مار دیں"۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری بات بھی درست ہے"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا اور پھر وہ انٹرلنکڈ فون کے ساتھ پڑے ہوئے وائرلیس فون کی طرف بڑھے۔ اور ڈاکٹر ہاکسن نے تیزی سے وہ منظر سکرین پر لانے کی کوشش شروع کر دی۔ جس میں وہ مقامی افراد نظر آ رہے تھے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ دوسری طرف سے کون جواب دیتا ہے۔

" ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر مورسن کالنگ الفانسو"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے سکرین پر مطلوبہ منظر ابھرتے ہی وائرلیس فون اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس۔ الفانسو سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی الفانسو کی آواز سنائی دی۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن اور ڈاکٹر مورسن دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں ان میں سے ایک مقامی نوجوان ہاتھ میں وائرلیس فون پیس اٹھائے کھڑا بات کر رہا تھا۔ لیکن یہاں آواز الفانسو کی ہی سنائی دے رہی تھی۔

" ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں۔ جناب پرائم منسٹر صاحب موجود ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں" ـــــ الفانسو نے کہا۔

"ان سے میری بات کراؤ فوراً" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر مورسن۔ آپ ابھی تک آئے نہیں۔ جب کہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے" ـــــ پرائم منسٹر کی بھاری اور تحکمانہ آواز سنائی دی ـــ ڈاکٹر مورسن اور ڈاکٹر ہاکسن دونوں کے چہرے حیرت سے بگڑ سے گئے۔ کیونکہ وہی نوجوان ایک لمحہ پہلے الفانسو کے لہجے میں بات کر رہا تھا۔ اب پرائم منسٹر کے لہجے میں بول رہا تھا۔

"جج ـــ جج ـــ جناب ـــ جناب میں حاضر ہو رہا تھا۔ مگر جناب فوری طور پر یہاں لیبارٹری میں ایک سائنسی پیچیدہ مسئلہ سامنے آ گیا تھا۔ کہ اگر اسے حل نہ کیا جاتا تو اب تک کی گئی ساری محنت ایک لمحے میں ضائع ہو سکتی تھی۔ جناب مزید پندرہ منٹ لگ جائیں گے۔ جناب اس لئے میں نے فون کیا ہے" ـــ ڈاکٹر مورسن نے اس طرح گھبرائے ہوئے اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ پرائم منسٹر کے احکامات کی خلاف ورزی سے سہما ہوا ہو۔ اور سائنسی مسئلہ کی پیچیدگی کی وجہ سے انتہائی پریشان بھی ہو۔

"پندرہ منٹ۔ ٹھیک ہے۔ ہم پندرہ منٹ مزید انتظار کر لیتے ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ دیر نہیں ہونی چاہئے۔ ہم نے فوری واپس جانا ہے۔ سمجھ گئے" ـــــ پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔



"سس ـــ سر۔ شکریہ۔ میں کوشش کروں گا سر کہ اس سے پہلے ہی حاضر ہو جاؤں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ پرائم منسٹر نے کہا اور ڈاکٹر مورسن نے جلدی سے وائرلیس فون کے بٹن آف کر دیئے۔

"کمال کر دیا ہے آپ نے۔ آپ نے تو ہالی وڈ کے اداکاروں کو بھی مات دے دی ہے" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔

"میں نے کیا کیا ہے۔ اصل اداکاری تو وہ آدمی کر رہا ہے۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ ایک آدمی بیک وقت دو مختلف قسم کی آوازوں اور لہجوں میں اس طرح بھی بات کر سکتا ہے۔ کہ پہچانی بھی نہ جا سکے۔ بہرحال اب پندرہ منٹ مل گئے ہیں۔ میں ڈاکٹر ڈین کو بلا لوں تم انہیں چیک کرتے رہو" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرلنکڈ فون کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ڈاکٹر ڈین" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں ڈاکٹر ڈین آپ فوری طور پر مشینی شعبے میں آ جائیں۔ فوری طور پر۔ سب کام چھوڑ کر۔ میں اور ڈاکٹر ہاکسن وہاں آپ کے منتظر ہیں۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ پلیز فوراً آ جائیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ تاکہ مزید بات چیت میں وقت ضائع نہ ہو۔ اور پھر واقعی دو منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

وہ اس طرح ہانپ رہا تھا جیسے ہنڈرڈ میٹر ریس میں حصہ لیتا ہوا یہاں پہنچا ہو۔

" خخ ۔۔۔ خیریت ہے ڈاکٹر مورسن۔ آپ کے پیغام نے تو مجھے دہشت زدہ کر دیا ہے" ۔۔۔ آنے والے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے اُسے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ ویری سیڈ۔ ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے ہم اور لیبارٹری اس وقت شدید خطرے کی زد میں ہے۔ جو لوگ اس قدر زبردست حفاظتی انتظامات کے باوجود سیکورٹی ونگ میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ان کے لئے یہاں آنا کون سا مسئلہ ہے" ۔۔۔ آنے والے نے جو ڈاکٹر ڈین تھا پہلے سے زیادہ دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر ڈین۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ کوئی ایسی ترکیب سوچیں جس سے ہم ان خطرناک لوگوں کا فوری طور پر خاتمہ کر سکیں" ۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا

" خاتمہ۔ مگر کس طرح۔ ہمارے پاس تو کوئی ایسا انتظام نہیں ہے۔ اوہ اوہ۔ ایک منٹ ایک منٹ" ۔۔۔ ڈاکٹر ڈین بات کرتے کرتے چونک پڑا۔

" کیا ہوا" ۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" ایک ترکیب میرے ذہن میں آئی ہے۔ یہاں سے کسی کو بھی ڈاکٹر مورسن بنا کر ادھر بھیج دیتے ہیں۔ اور اس کے پاس فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول ہو گا جیسے ہی وہ



ان کے سامنے پہنچے وہ کیپسول توڑ ڈالے۔ اس طرح وہ سب فوری طور پر بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ آسانی سے کر دیا جائے گا۔ اس کے سوا اور تو کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی۔ کیپسول میرے پاس موجود ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر ڈین نے کہا۔

" لیکن وہ کیپسول لے جانے والا بھی تو بے ہوش ہو جائے گا" ۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ آپ کی جگہ کوئی دوسرا جائے۔ اُسے تو بعد میں آسانی سے ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔ کم از کم ان خطرناک افراد کا تو خاتمہ ہو جائے گا" ڈاکٹر ڈین نے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے تو پھر میں خود چلا جاتا ہوں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے دوسرا آدمی بروقت کارروائی نہ کر سکے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان لوگوں نے الفانسو سے میرا حلیہ معلوم کر لیا ہو۔ اور میری بجائے دوسرے آدمی کو دیکھ کر یہ چوکنا ہو جائیں۔ اگر میری بے ہوشی سے اس خطرناک گروپ کا خاتمہ ہو سکتا ہے تو یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے۔ آپ مجھے کیپسول لا دیں پلیز" ۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں لا دیتا ہوں۔ آپ نے حوصلے والی واقعی عقلمندانہ بات کی ہے۔ مجھے تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا" ۔۔۔ ڈاکٹر ڈین نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

" آپ اور ڈاکٹر ڈین یہاں سے چیک کرتے رہیں جیسے ہی یہ لوگ بے ہوش ہوں گے۔ آپ دونوں فوراً ادھر پہنچیں اور پھر ان لوگوں کو فوری طور پر ہلاک کر دیں" ۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے ڈاکٹر ہاکسن سے کہا۔

" ہلاک۔ اوہ ڈاکٹر مورسن یہ کام کم از کم میں تو نہیں کر سکوں گا۔ کسی انسان کو

مارنا تو ایک طرف میں نے آج تک کسی چڑیا کو بھی نہیں مارا۔ آپ ڈاکٹر ڈین سے کہہ دیں" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ واقعی کسی انسان کو مارنا چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ واقعی مسئلہ ہے۔ یہ کام تو مجھ سے بھی نہ ہو سکے گا۔ ہم لوگ تو صرف سائنسدان ہیں قاتل تو نہیں ڈاکٹر ڈین آجائیں۔ پھر اس مسئلہ پر بات کرتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ڈاکٹر ڈین واپس آگئے۔ اُن کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کا کیپسول تھا۔

" یہ لیجئے ڈاکٹر مورسن۔ آپ بس اسے فرش پر پھینک دیں۔ یہ پھٹ جائے گا۔ اور اس میں سے اس قدر زود اثر گیس ہے کہ پلک جھپکنے میں یہ سب کو بیہوش کر دے گی۔ اور آپ ہرگز نہ گھبرائیں۔ میرے پاس اس کا توڑ موجود ہے آپ کو فوری ہوش میں لے آیا جائے گا" ـــــ ڈاکٹر ڈین نے کہا۔

" شکریہ ڈاکٹر ڈین۔ یہ کام تو ہو جائے گا۔ لیکن ان لوگوں کو بیہوش کرنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ بغیر کوئی وقت ضائع کئے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس کے لئے میں نے ڈاکٹر ہاکسن سے کہا کہ آپ فوراً ادیر پہنچیں اور انہیں گولیوں سے اڑا دیں۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ یہ کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ کیا آپ یہ کام کریں گے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" ہلاکت۔ اوہ واقعی۔ مگر میں نے تو آج تک ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ پھر اتنے سارے زندہ آدمیوں کو مارنا..." ـــــ ڈاکٹر ڈین نے بھی قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" او۔کے۔ میں خود بھی اپنے آپ میں ایسی ہمت نہیں پاتا۔ تو پھر ایسا ہے کہ آپ دونوں ان سب کے ہاتھ پاؤں اچھی طرح باندھ دینا۔ اس کے بعد مجھے ہوش میں لے آنا پھر میں اعلیٰ حکام سے بات کر دوں گا۔ وہ لوگ آکر انہیں یہاں سے لے جائیں گے۔ اس کے بعد وہ انہیں مارتے ہیں یا ان پر مقدمہ چلاتے ہیں۔ یہ ان کا اپنا



مسئلہ ہو گا" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" یہ ٹھیک رہے گا۔ ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حکومت ان سے مزید پوچھ گچھ کرنا چاہیئے یا ان کے اور بھی ساتھی یہاں موجود ہوں جو ان کے قتل کے بعد سامنے نہ آسکیں۔ اس لئے یہ تجویز درست ہے کہ انہیں باندھ لیا جائے اور حکومت کو اطلاع دے دی جائے" ـــــ ڈاکٹر ڈین نے بھی ڈاکٹر مورسن کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" اس گیس کے اثرات کتنی دیر رہتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے پوچھا۔

" ایک گھنٹے تک " ـــــ ڈاکٹر ڈین نے جواب دیا۔

" کافی وقت ہے۔ او۔کے۔ میں اب جاتا ہوں۔ آپ پوری طرح ہوشیار رہیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" آپ انہیں اطلاع تو دے دیں کہ آپ آرہے ہیں" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔

" نہیں۔ میں اچانک ان کے سامنے جانا چاہتا ہوں تاکہ ان کے سنبھلنے سے پہلے کارروائی مکمل کر لوں۔ اگر میں نے اطلاع دی تو ہو سکتا ہے یہ خطرناک لوگ چوکنے ہوں اور اگر ہماری یہ ترکیب ناکام ہو گئی تو پھر نہ ہم بچ سکیں گے اور نہ لیبارٹری" ڈاکٹر مورسن نے کہا اور ڈاکٹر ہاکسن اور ڈاکٹر ڈین دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" آپ میرے آؤٹ گیٹ پر پہنچ جانے کے بعد سپیشل وے کھولیں گے تاکہ میں فوراً ان کے سامنے پہنچ جاؤں ان کے چوکنے سے پہلے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے ڈاکٹر ہاکسن سے کہا اور اس کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپسول اس کی مٹھی میں چھپا ہوا تھا۔

"پتہ اس نے پندرہ منٹ کا وقت کیوں مانگا ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے" ـــــ عمران نے گھڑی دیکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں کوئی شک پڑ گیا ہو۔ اور یہ کسی کارروائی میں لگے ہوتے ہوں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"بظاہر تو اس کا امکان نہیں ہو سکتا۔ لیکن بہرحال کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے ضرور" ـــــ عمران نے کہا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ سوائے جولیا کے باقی سب اس راہداری میں کھڑے تھے۔ جس کے اختتام پر وہ دیوار تھی جس میں سے نیچے سے آنے والا راستہ کھلتا تھا۔ وائرلیس فون ابھی عمران کے ہاتھ میں تھا۔



"ہمیں بکھر کر رہنا چاہیئے۔ تاکہ اگر یہ لوگ کوئی حرکت کریں بھی سہی تو سارے ساتھی اس کی زد میں نہ آجائیں" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"نعمانی کی بات درست ہے۔ میں یہاں رکتا ہوں۔ آپ سب لوگ مختلف حصوں میں پھیل جائیں۔ ویسے بھی اب دس منٹ تو ہونے والے ہیں۔ اور اس ڈاکٹر مورسن نے کہا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے آجائے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور باقی ساتھی سر ہلاتے ہوئے ابھی جانے کے لئے مڑے ہی تھے کہ اچانک سرر کی تیز آواز دیوار کی طرف سے سنائی دی۔ اور وہ سب چونک کر دیوار کی طرف دیکھنے لگے۔ اسی لمحے دیوار درمیان سے پھٹی اور پھر اس میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی نمودار ہوا۔ اور اسے دیکھتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ واقعی ڈاکٹر مورسن ہی تھا۔ عمران نے حفظ ماتقدم کے طور پر الفانسو سے ڈاکٹر مورسن کا تفصیلی حلیہ معلوم کر لیا تھا۔ ڈاکٹر مورسن دیوار میں بننے والے خلا کو پار کرتے ہی یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے۔

"آپ ـــــ آپ کون ہیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان بھری مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ کیونکہ ڈاکٹر مورسن کی حیرت بتا رہی تھی کہ اسے کوئی شک نہیں پڑا تھا۔

ورنہ وہ ظاہر ہے اس قدر حیرت کا اظہار نہ کرتا۔

"ہم پرائم منسٹر صاحب کے ذاتی محافظ ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ اچھا۔ اس لئے آپ مسلح ہیں۔ کہاں ہیں پرائم منسٹر صاحب" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھنے لگا۔

"آیئے ادھر بڑے کمرے میں ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ مگر اسی لمحے ڈاکٹر مورسن نے یک لخت ہاتھ کو جھٹکا۔ اور پھر عمران نے صرف اتنا دیکھا تھا کہ ڈاکٹر مورسن کے ہاتھ میں دبی ہوئی کوئی چیز زمین پر گری تھی۔ پھر اس کے ذہن پر اس قدر تیز رفتاری سے سیاہ چادر سی لپٹ گئی کہ مزید کچھ سوچنے یا سمجھنے کی نوبت ہی نہ آسکی۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں کوئی جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں روشنی پیدا ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں لوہے کے راڈوں والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اس طرح کی کرسیوں پر موجود تھے۔ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ایک ڈاکٹروں جیسا گون پہنے ہوئے آدمی باری باری انہیں انجکشن لگا رہا تھا۔ جولیا البتہ وہاں موجود نہ تھی۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔



لیکن اس کمرے کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کمرہ اس لیبارٹری کے اس سیکورٹی ونگ کا کمرہ نہیں ہے۔ جس میں انہوں نے الفانسو اور اس کے ساتھیوں پر قابو پایا تھا۔

"ہم کہاں ہیں ڈاکٹر" ـــــ عمران نے اس ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اب قطار کے آخر میں موجود نعمانی کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

"آپ لوگ ملٹری انٹیلی جنس کے قیدی ہیں" ـــــ ڈاکٹر نے انجکشن لگا کر مڑتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے اس ہال نما کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور ملٹری انٹیلی جنس کا سن کر عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ ڈاکٹر دروازہ کھول کر باہر جا چکا تھا۔ اور چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے باقی ساتھیوں کو بھی ہوش آ گیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں" ـــــ سب نے ہوش میں آ کر ایک ہی سوال کیا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کی قید میں" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کی قید میں۔ کیا مطلب" ـــــ سب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس گڑبڑ کا ہم سوچ رہے تھے۔ اس نے یہ کام دکھایا ہے۔ ڈاکٹر مورسن واقعی ایک اچھا اداکار ثابت ہوا ہے۔ میرا خیال ہے اس نے انتہائی زود اثر گیس کا کیپسول پھینک کر

ہمیں بے ہوش کیا اور پھر ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع کر دی۔ اور وہ لوگ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہمیں لیبارٹری سے نکال کر یہاں لے آئے ہیں۔ جولیا ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ یا تو اُسے علیحدہ رکھا گیا ہے یا....... " عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

" یا۔ کا کیا مطلب "____ تنویر نے تڑپ کر پوچھا۔

" مطلب پوچھ کر کیا کرو گے "____ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور چار لمبے تڑنگے نوجوان ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہوئے اور دو دروازے کی ایک سائیڈ پر اور دو دوسری سائیڈ پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد تھری پیس سوٹ میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ چہرے اور بالوں کی وجہ سے ادھیڑ عمر ضرور لگتا تھا۔ لیکن جسمانی لحاظ سے جوان ہی تھا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔

" تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے "____ اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

" پہلے آپ اپنا تعارف تو کرا دیجئے۔ پھر تعارف بھی پوچھ لیجئے گا "____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں کرنل ہیری ہوں۔ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف۔ تم میں



سے علی عمران کون ہے "____ کرنل ہیری نے کہا۔

" آپ انٹیلی جنس کے چیف ہیں پہچان لیجئے "____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور کرنل ہیری چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

" ہونہہ۔ تو تم ہو علی عمران۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم لوگوں نے نجانے کس قسم کا میک اپ کیا ہے کہ باوجود کوشش کے ہم تمہارا میک اپ صاف نہیں کر سکے۔ ویسے اگر تمہاری زخمی ساتھی عورت زخمی ہونے کی وجہ سے زبان نہ کھول دیتی تو ہم تمہیں وہیں لیبارٹری میں ہی ختم کر دیتے۔ لیکن تمہاری اس ساتھی لڑکی نے جو تفصیلات بتائی ہیں اس نے ہمیں واقعی چونکا دیا ہے "____ کرنل ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہ کہاں ہے اس وقت۔ تم نے یقیناً اس پر تشدد کیا ہو گا "____ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تشدد کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی تھی۔ ہم نے صرف اس کے زخم کے ٹانکے توڑنے کی دھمکی دی تھی۔ اور چونکہ تم سب میں سے صرف وہی ہوش میں تھی۔ اس لئے ہم نے اس سے ابتدائی پوچھ گچھ کی ہے۔ اور اس سے ہمیں پتہ چلا کہ تم لوگوں نے بلیک ٹاپ کی نئی چیف مادام ماریا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ اور لیبارٹری میں ہماری سروس کے ایجنٹ الفانسو اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ پھر ڈاکٹر مورسن نے ہمیں ساری تفصیل بتائی کہ تم لوگوں کو

اس نے کس طرح ٹریپ کیا۔ بہرحال اصل بات جو ہم نے تم لوگوں سے پوچھنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم نے اس لیبارٹری کا محل وقوع کس سے معلوم کیا۔ حالانکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے اور تمہاری اس ساتھی عورت نے بتایا ہے کہ اس کا علم صرف علی عمران کو ہے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔

"میں نے پوچھا ہے کہ ہماری ساتھی اب کہاں ہے۔ تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ وہ ابھی زندہ ہے۔ ایک تو وہ عورت ہے۔ دوسرے زخمی ہے۔ اس لئے ہم نے اُسے ساتھ والے کمرے میں سٹریچر پہ باندھ رکھا ہے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم نے ہمارے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فیصلہ خصوصی عدالت میں ہوگا۔ ویسے تم لوگوں نے فن لینڈ کے خلاف ایسے جرائم کئے ہیں کہ تم کسی رعایت کے مستحق نہیں رہے۔ اگر تم نے اس قدر بے پناہ قتل و غارت نہ کی ہوتی تو شاید پاکیشیا کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی وجہ سے تمہارے ساتھ کسی رعایت کے بارے میں سوچا جا سکتا تھا"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فن لینڈ نے ہمارے ملک کا فارمولا چوری کرتے وقت



اور اس فارمولے کے خالق کو ہلاک کرتے وقت دوستانہ تعلقات کا کتنا لحاظ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں یہاں اس لئے نہیں آیا کہ تم سے کوئی مذاکرات کروں خصوصی عدالت تشکیل دی جا رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد تمہیں اس کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اگر تم اس آدمی کے بارے میں بتا دو جس نے تمہیں لیبارٹری کا محل وقوع بتایا ہے۔ تو تمہیں آسانی ہو جائے گی۔ اگر نہ بھی بتاؤ گے تب بھی ہم بہرحال اُسے تلاش تو کر لیں گے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔

"یہ خصوصی عدالت کن لوگوں پر مشتمل ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کر دیا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ حکومت کا کام ہے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ کہ ہم نے لیبارٹری کا محل وقوع مادام ماریا سے معلوم کیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کرنل ہیری کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"او کے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم نے درست ہی بتایا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"کرنل صاحب۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کرنل ہیری مڑ گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

" اگر کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہو تو آپ ہماری ساتھی عورت کو یہاں شفٹ کر دیں" ____ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کرا دیتا ہوں" ____ کرنل ہیری نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر باہر چلا گیا۔ چاروں مسلح افراد بھی اس کے پیچھے ہی چلے گئے۔

" عمران صاحب۔ یہ خصوصی عدالت والی کارروائی تو رسمی ہی ہو گی۔ ہمیں یہاں سے نکلنے کے لئے کچھ کرنا پڑے گا" ____ صفدر نے کہا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ کرسیوں کا سسٹم ہماری اپروچ میں نہیں ہے۔ اس کا سسٹم سامنے دروازے کے ساتھ سوئچ پینل میں ہے۔ اس لئے تو میں نے جولیا کو یہاں بلوایا ہے۔ ہو سکتا ہے اُسے زخمی سمجھ کر انہوں نے اُسے زیادہ سختی سے نہ باندھا ہو" ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

عمران کی بات درست تھی۔ تمام کرسیاں خصوصی ساخت کی تھیں اور ان کے پائے فرش میں گڑے ہوئے تھے۔ اور ایسی کرسیاں اس پورے ہال میں موجود تھیں۔ صرف سامنے کا تھوڑا سا حصہ خالی تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور دو مسلح افراد پہیوں والے ایک سٹریچر کو دھکیلتے ہوئے اندر لے آئے۔

" اسے وہیں دروازے کے ساتھ ہی چھوڑ دو۔ ہم نے باتیں ہی کرنی ہیں کر لیں گے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سٹریچر لے آنے والوں نے واقعی سٹریچر کو وہیں دروازے کے قریب ہی دیوار کے ساتھ روکا اور پھر تیزی سے واپس چلے



گئے۔ شاید انہیں عمران سے بھی زیادہ جلدی تھی۔ ویسے بھی انہیں معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ان کرسیوں سے کسی طرح آزاد نہیں ہو سکتے۔ اور جولیا بھی سٹریچر سے بندھی ہوئی تھی۔ عمران نے دیکھا کہ جولیا کے دونوں بازو سٹریچر کے ساتھ بک کئے گئے تھے۔ اسی طرح اس کے دونوں پیر بھی بندھے ہوئے تھے۔

" میں نے انہیں کچھ نہیں بتایا۔ صرف اتنا بتا دیا ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ہمارا لیڈر علی عمران ہے" ____ جولیا نے سر اٹھا کر عمران اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اچھا کیا بتا دیا۔ ورنہ وہ وہیں ہمیں عام مجرم سمجھ کر گولیوں سے اڑا دیتے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر عمران کی بات سن کر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" تمہارے ہاتھ کو چمڑے کی بیلٹ سے باندھا گیا ہے اور اس میں کلپ لگا ہوا ہے۔ اپنا ہاتھ موڑو اور اپنی لمبی اور پتلی انگلیوں کو زیادہ سے زیادہ پھیلا کر اس کلپ کو کھول دو۔ ہمت کرو" ____ عمران نے کہا تو جولیا نے چونک کر اپنے ہاتھ کو حرکت دینی شروع کر دی۔ اس کی انگلیاں کلپ سے تھوڑی دور رہ جاتی تھیں۔

" سٹریچر کا ڈنڈا گول ہے۔ اپنے جسم کو ذرا نیچے کی طرف دھکیلو۔ اس طرح بیلٹ کھسک کر قدرے نیچے ہو جائے گا۔ ہاتھ کو سر کی طرف کھینچو۔ کام بن جائے گا" ____ عمران نے باقاعدہ ہدایات

دیتے ہوئے کہا۔ اور واقعی عمران کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے چند لمحوں کی کوشش کے بعد جولیا کی انگلیاں کلپ تک پہنچ گئیں۔

"ویری گڈ جولیا۔ ہمت کرو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کے منہ سے اطمینان کا طویل سانس نکل گیا۔ کلپ کھل چکا تھا اور جولیا کا ہاتھ گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ جولیا نے جلدی سے دوسری طرف والا ہاتھ بھی آزاد کیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔ اب وہ اپنے پیروں کے کلپ کھولنا چاہتی تھی۔ لیکن زخم اور ٹانکوں کی وجہ سے اس کا جسم آگے کی طرف نہ جھک پا رہا تھا۔

" ارے ارے۔ اٹھو مت۔ ورنہ ٹانکے کھل سکتے ہیں۔ صرف ہاتھ اونچا کر کے سوئچ پینل پر موجود سرخ بٹنوں کی سب سے نچلی قطار کے بٹن جو آن نظر آرہے ہیں انہیں آف کر دو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے چونک کر اوپر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بلند ہوا۔ اور پھر کٹک کٹک کی پانچ ہلکی ہلکی آوازوں کے ساتھ ہی ان پانچوں کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے۔ اور وہ سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

" ویری گڈ تنویر اب تم جولیا کے پیر کھول دو۔ ورنہ اس نے خود کوشش کی تو زخم کے ٹانکے ٹوٹ سکتے ہیں۔ ہم باہر چیک کر لیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور آہستہ سے سر باہر نکال کر جھانکا



یہ ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک برآمدے میں ہو رہا تھا۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ راہداری میں آکر دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگا۔ سوائے تنویر کے باقی ساتھی بھی کمرے سے نکل کر راہداری میں آگئے۔ اور جب وہ سب برآمدے کے قریب پہنچے تو تنویر بھی راہداری میں آگیا۔ باہر برآمدے میں چند افراد کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ عمران نے سر باہر نکال کر جھانکا تو دائیں طرف برآمدے میں دو مسلح آدمی کھڑے سامنے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا۔ اور پھر اپنا ایک پیر اٹھا کر زور سے فرش پر مارا۔

" ارے یہ کیسی آواز تھی"۔۔۔۔۔ برآمدے سے ایک تیز آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دو آدمیوں کے تیز تیز چلنے اور اس راہداری کی طرف آنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اب دائیں طرف والی دیوار سے چمٹے کھڑے تھے۔ تاکہ جب تک یہ راہداری میں مڑ نہ آئیں انہیں وہ نظر نہ آسکیں۔ اور وہی ہوا۔ دونوں مسلح آدمی تیزی سے مڑ کر راہداری میں داخل ہوئے ہی تھے کہ عمران اور صفدر بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ یہ دونوں وہی تھے جو جولیا کا سٹریچر دھکیل کر کمرے میں لے آئے تھے۔ عمران کے مخصوص اشارے کی وجہ سے صفدر نے سب سے پہلے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ اور پھر ان لوگوں کے سنبھلنے سے پہلے ہی وہ دونوں

بغیر کوئی آواز نکالے اپنی گردنیں تڑوا چکے تھے۔ ان دونوں کو
وہیں لٹا کر ان کی مشین گنیں اتار لی گئیں۔ اور پھر عمران اور
صفدر مشین گنیں اٹھائے تیزی سے برآمدے میں آ گئے۔
لیکن تھوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹی سی عمارت میں گھوم کر اسے
چیک کر چکے تھے۔ یہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ
تھا۔ اس عمارت کا ہر کمرہ باقاعدہ قیدیوں کو رکھنے کے لئے
بنایا گیا تھا۔ کیونکہ دو کمروں میں باقاعدہ جیل کی طرح سلاخیں لگی
ہوئی تھیں اور تین کمروں میں دیواروں اور چھت کے ساتھ لوہے
کی زنجیریں اور کنڈے فٹ تھے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ملٹری
انٹیلی جنس والوں کا قید خانہ تھا۔ انہیں شاید خطرناک قیدی
سمجھتے ہوئے مخصوص کرسیوں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ کرنل ہیری
اور اس کے ساتھ آنے والے چار مسلح افراد شاید اس کے ساتھ
ہی واپس چلے گئے تھے۔ چار بند گیراج تھے۔ چاروں میں گاڑیاں
موجود تھیں۔ ان میں سے تین تو کاریں تھیں۔ جب کہ ایک سٹیشن
ویگن تھی۔

" ان مرنے والوں کی جیبوں میں لازماً چابیاں ہوں گی۔ چیک
کرو۔ اور جولیا کا سٹریچر باہر لے آؤ۔ اس ویگن میں ہم نے یہاں
سے نکلنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر اور نعمانی دونوں دوڑتے
ہوئے واپس اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ پھر واقعی چابیاں
بھی مل گئیں اور وہ جولیا سمیت اس ویگن میں سوار ہو کر اس
عمارت سے باہر آ گئے۔ اور عمارت سے باہر آنے کے بعد



انہیں معلوم ہوا کہ یہ ایک وسیع و عریض درختوں کا ذخیرہ ہے اور
یہ عمارت اس ذخیرے کے درمیان گھنے درختوں کے درمیان بنائی
گئی تھی۔

" وہ لوگ کسی بھی وقت واپس آ سکتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے
راستے میں ہی ان سے ٹکراؤ ہو جائے"۔۔۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے
ہوئے صفدر نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب
ہو کر کہا۔

" اس لئے میں باقاعدہ بنے ہوئے راستے کی بجائے غیر ہموار راستے
سے جا رہا ہوں۔ وہ تو ظاہر ہے عام راستے سے ہی آئیں گے"۔
عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ جولیا سب سے آخری سیٹ
پر لیٹی ہوئی تھی۔ اور تنویر اسے سنبھالے ہوئے تھا۔

" اب ہم کہاں جا رہے ہیں"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

" کسی بھی خالی کوٹھی میں پناہ لے لیں گے۔ اس کے بعد کچھ
سوچیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک
سڑک پر پہنچ گئے۔ اور سڑک پر لگے ہوئے ایک سنگ میل سے
انہیں پتہ چلا کہ وہ بلنکی کے جنوبی نواحی علاقے کی طرف ہیں۔ ہر
طرف کھیتوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ اور عمران نے سڑک پر
چلنے کی بجائے ویگن کو سڑک کراس کر کے کھیتوں کے درمیان بنے
ہوئے کچے راستے پر ڈال دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ
کے بعد وہ کھیتوں کے اس سلسلے کو عبور کر کے ایک بار پھر
دور تک پھیلے ہوئے درختوں کے ذخیرے میں داخل ہو گئے۔

" یہاں ہم قدرے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ لیکن بہرحال ٹائروں کے
نشانات ان لوگوں کو یہاں تک لے آئیں گے۔ بہرحال دیکھئے"۔۔۔
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر سمجھ گیا۔ کہ عمران جولیا
کے زخمی ہونے کی وجہ سے پریشان ہے۔ وہ اس حالت میں تھی کہ
نہ بیٹھ سکتی تھی اور نہ چل سکتی تھی۔ اور فوری طور پر کوئی ایسا ٹھکانہ بھی
نہ تھا۔ جہاں اسے چھوڑا جا سکتا۔ لیکن ظاہر ہے حالات ہی ایسے تھے
کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ لیکن درختوں کے ذخیرے کے اندر آگے
بڑھنے پر یک لخت عمران اور صفدر دونوں چونک پڑے۔ انہیں کچھ
فاصلے پر ایک بڑا سا لکڑی کا کیبن نظر آرہا تھا۔ جس کے باہر ایک
بڑی کار بھی موجود تھی۔ کیبن کی کھڑکیاں روشن تھیں۔
" اوہ یہ کار ہمیں تحفظ دے سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور
صفدر نے سر ہلا دیا۔
" میں ویگن یہیں روک دیتا ہوں۔ ورنہ اندر موجود لوگ اس
کے انجن کی آواز سن لیں گے۔ ہمیں پیدل چل کر جانا ہوگا۔ نعمانی
تم یہیں جولیا کے پاس رہو گے"۔۔۔ عمران نے ویگن روک کر
مڑ کر پیچھے بیٹھے نعمانی سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ویگن
کا دروازہ آہستہ سے کھول کر نیچے اتر گیا۔ چند لمحوں بعد وہ آہستہ
آہستہ قدم بڑھاتے کیبن کے قریب پہنچ گئے۔ کیبن کے اندر سے
کسی مرد اور عورت کے ہنسنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سنائی
دے رہی تھیں۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ شاید ان کو کسی
کے یہاں آنے کا تصور بھی نہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں



کے پاس اسلحہ موجود تھا۔ کیونکہ ملٹری انٹیلی جنس کے اس
قید خانے سے انہیں اپنی ضرورت کا اسلحہ مل گیا تھا۔ عمران
اچانک کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔ سامنے ایک میز کے
گرد ایک نوجوان عورت اور ایک ادھیڑ عمر مرد بیٹھے کھانا کھانے
میں مصروف تھے۔ میز پر بیٹری سے چلنے والی پورٹیبل لائٹ روشن
تھی۔ اُسی لمحے عورت کی نظریں عمران اور اس کے پیچھے آنے والے
صفدر پر پڑیں تو اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور مرد
نے بھی چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ
بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
" گھبراؤ نہیں۔ ہم دوست ہیں دشمن نہیں"۔۔۔ عمران نے
دوستانہ لہجے میں کہا۔ مرد کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق کسی یقیناً
زیر زمین دنیا سے ہے۔ لیکن اپنے چہرے مہرے اور چال ڈھال
سے وہ کسی بڑی تنظیم کا سرغنہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ عام
کارکن نہ لگتا تھا۔
" کون ہو تم"۔۔۔ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" بتایا تو ہے۔ دوست ہیں دشمن نہیں ہیں"۔۔۔ عمران نے
اس کے قریب جا کر رکتے ہوئے کہا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی
اب اس کے پیچھے پہنچ کر رک گئے تھے۔ عورت کے چہرے پر
انتہائی خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔
" مگر یہاں کیوں آئے ہو"۔۔۔ اس آدمی نے پہلے سے لہجے
میں پوچھا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ کیا یہ کیبن تمہارا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ نہ صرف یہ کیبن بلکہ یہ درختوں کا ذخیرہ اور سامنے پھیلے ہوئے کھیت سب میری ملکیت ہیں" ___ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ ٹائپ آدمی ہو۔ بہرحال ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ یہاں ہم چند مجرموں کی تلاش میں آئے ہیں" ___ عمران نے جواب دیا۔ اور اس آدمی کے چہرے پر تیزی سے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ ملٹری انٹیلی جنس کا سن کر اس عورت کا خوف زدہ چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا تھا۔

"اوہ۔ مگر یہاں تو تمہارے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں آیا۔ ہم بھی ایک گھنٹہ پہلے یہاں پہنچے ہیں۔ میرا نام کارسن ہے۔ اور یہ میری بیوی لیزا ہے۔ ہم جب شہر کی گہما گہمی سے گھبرا جاتے ہیں تو آرام کرنے یہاں آجاتے ہیں" ___ کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں شہر میں تمہارا کیا کاروبار ہے" ___ عمران نے پوچھا۔

"کاروبار۔ کیوں۔ میرے کاروبار سے تمہارا کیا تعلق ہے" کارسن نے اس بار تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہمیں اپنے چیف کو رپورٹ دینی ہوگی مسٹر کارسن" ___ عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔



"وہاں میرے کلب اور بار ہیں۔ مون لینڈ کلب اور مون لینڈ بار" ___ کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور رہائش" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"سیون ون۔ گرین ہلز کالونی" ___ کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کار میں فون تو ہوگا۔ تاکہ ہم اپنے چیف سے بات کر لیں" عمران نے پوچھا اور کارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ کار کی چابی اٹھاؤ اور ہمارے ساتھ باہر چلو۔ اور مسز کارسن تم بھی چلو۔ ہو سکتا ہے ہمارا چیف تم دونوں سے فون پر کوئی پوچھ گچھ کرے" ___ عمران نے کہا اور کارسن نے سر ہلا دیا۔

"آؤ لیزا۔ میں ان کے چیف سے خود بات کرتا ہوں۔ کرنل ہیری میرا دوست ہے" ___ کارسن نے اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ کارسن اور لیزا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے۔ جب کہ عمران اور اس کے ساتھی سائیڈوں پر ہٹ گئے۔ اور ان کے آگے بڑھتے ہی عمران نے اشارہ کیا تو صدیقی اور تنویر دونوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ اور ان دونوں کے سروں پر مشین گنوں کے دستے پڑے اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے ہی تھے کہ دوسرے وار نے انہیں ساکت کر دیا۔

"چلو اب انہیں بھی ساتھ لے جانا ہوگا۔ پہلے جولیا کو کار کی عقبی سیٹ پر منتقل کر دو" ___ عمران نے کہا۔

"مگر اتنے سارے لوگ اس کار میں کیسے جائیں گے۔ پھر راستے میں چیکنگ بھی ہو سکتی ہے" ـــــــ صفدر نے کہا۔

"فی الحال یہاں سے تو نکلیں۔ آگے کسی بھی جگہ سے کوئی کار یا دوسری سواری حاصل کی جا سکتی ہے" ـــــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر اور تنویر نے آگے بڑھ کر کارسن اور اس کی بیوی لیزا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ کیبن سے باہر آ گئے۔ جولیا کو جب کار کی عقبی سیٹ پر لٹایا جانے لگا تو اس نے بیٹھنے کی ضد کی۔ اور پھر عمران نے اُسے فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر بیلٹ کس دی تاکہ اُسے جھٹکے نہ لگیں۔ کارسن اور اس کی بیوی کو عقبی سیٹوں کے درمیان ساتھ ساتھ لٹا دیا گیا۔ کار بڑی تھی۔ اس لئے سیٹوں کے درمیان خاصا فاصلہ تھا۔ دونوں ایڈجسٹ ہو گئے تھے۔ باقی چار دن عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ اور عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ کارسن کی جیب سے کار کی چابیاں مل گئی تھیں۔ اس لئے چند لمحوں بعد کار ذخیرے سے نکل کر سڑک پر پہنچ گئی۔ اور عمران نے اس کا رخ شہر کی طرف کر دیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل ہیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــــ کرنل ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں" ـــــــ دوسری طرف سے اس کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کراؤ بات" ـــــــ کرنل ہیری نے کہا۔

"ہیلو۔ راڈرک بول رہا ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری" ـــــــ ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل ہیری اٹنڈنگ یو" ـــــــ کرنل ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ہیری۔ خصوصی عدالت نے فیصلہ سنا دیا ہے۔ ان ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا جائے۔ اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر

جلوا دینا۔ اگر حکومت پاکیشیا نے اس سلسلے میں فون کال کی تو ہم ان کے وجود سے ہی منکر ہو جائیں گے"۔۔۔۔ راڈرک نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ حالات کے مطابق یہ درست فیصلہ ہے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ پوری ذمہ داری سے فیصلے پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔ عمل درآمد کے بعد مجھے تحریری رپورٹ بھجوا دینا۔ تاکہ اُسے ریکارڈ میں رکھ کر کیس داخل دفتر کر دیا جائے"۔۔۔۔ راڈرک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور کرنل ہیری نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل کو دو تین بار پریس کر دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

"زیرو ہاؤس۔ البرٹ سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل ہیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔

"سر۔ زیرو ہاؤس سے فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا"۔۔۔۔ پی۔اے نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں نہیں اٹنڈ کیا جا رہا"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اُسے پی۔اے کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ میں نے تو مسلسل ٹرائی کی ہے۔ فون بھی درست ہے۔ لیکن رسیور نہیں اٹھایا جا رہا"۔۔۔۔ پی۔اے



نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر کی طرف لپکا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھا زیرو ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ چار مسلح محافظ بھی موجود تھے۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹتے چلے جا رہا تھا۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ لوگ کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ جہاں سے کسی طرح بھی آزاد نہ ہو سکتے تھے۔ وہاں صرف رابرٹ اور رچرڈ دونوں ہی بااعتماد آدمی تھے۔ آج تک ان کی طرف سے کوئی شکایت بھی نہ آئی تھی۔ پھر کال کیوں نہیں رسیو کی جا رہی تھی۔ اس نے محکمے کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے زیرو ہاؤس جانے کا فیصلہ بھی اس لئے کیا تھا کہ وہ فوری طور پر وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس درختوں کے ذخیرے کے اندر ایک کھلی جگہ پر اتر گیا۔ وہاں سے زیرو ہاؤس تھوڑی ہی دور تھا۔ اور پھر کرنل ہیری چار مسلح محافظوں کے ساتھ دوڑتا ہوا جب زیرو ہاؤس پہنچا تو زیرو ہاؤس کا پھاٹک پوری طرح کھلا ہوا دیکھ کر اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔ اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس کے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی۔ البرٹ اور رچرڈ کی لاشیں راہداری میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی گردنیں توڑ دی گئی تھیں۔ تمام قیدی غائب تھے۔ سٹریچر باہر موجود تھا اور ایک گیراج خالی پڑا ہوا تھا۔

"ویری سیڈ۔ آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یہ لوگ آخر کیسے آزاد ہو گئے" ۔۔۔۔ کرنل ہیری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"وہ گیراج سے یقیناً کار لے کر گئے ہیں۔ لیکن نجانے اب اس کار کا کیا رنگ ہو گا۔ ویری سیڈ۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے" ۔۔۔۔ کرنل ہیری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے معلوم ہے۔ یہاں نیلے رنگ کی ایک بڑی سٹیشن ویگن موجود تھی۔ وہ لوگ اس سٹیشن ویگن پر گئے ہیں" ۔۔۔۔ اس کے ایک ساتھی نے کہا۔

"اوہ۔ پھر فوراً جا کر ہیلی کاپٹر پر چیکنگ کرو۔ ہو سکتا ہے وہ راستے میں ہی ہوں۔ اگر نظر آ جائیں تو ان کو نظر میں رکھنا اور مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا" ۔۔۔ کرنل ہیری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے چاروں ساتھی پھاٹک کی طرف مڑ کر دوڑ پڑے۔ جب کہ کرنل ہیری تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں فون موجود تھا۔ وہ اب ڈیفنس سیکرٹری کو اس واقعے کی رپورٹ دینا چاہتا تھا۔ تاکہ پولیس اور سنٹرل انٹیلی جنس کو بر وقت خبردار کر کے ان لوگوں کو گھیرا جا سکے۔ رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو ڈیفنس سیکرٹری" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈیفنس سیکرٹری کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ہیری بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"



کرنل ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ صاحب میٹنگ میں ہیں۔ چند لمحے لگیں گے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر چند منٹ تک خاموشی طاری رہی پھر ڈیفنس سیکرٹری راڈرک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ راڈرک بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے" ۔۔۔۔ ڈیفنس سیکرٹری کے لہجے میں ناگواریت کا عنصر موجود تھا۔ شاید میٹنگ کے دوران کال کی وجہ سے اس پر جھلاہٹ طاری ہو گئی تھی۔

"سر۔ وہ قیدی زیرو ہاؤس سے پراسرار طور پر فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں" ۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔۔ راڈرک نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں خود حیران ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ انہیں الیکٹرانک کرسیوں پر جکڑا گیا تھا۔ جہاں سے وہ کسی بھی صورت آزاد نہ ہو سکتے تھے۔ میرے دو آدمی وہاں موجود تھے۔ آپ کا فون آنے کے بعد میں نے انہیں کال کیا تاکہ آپ کے حکم کی تعمیل کرائی جا سکے۔ مگر یہاں سے کسی نے کال ہی اٹنڈ نہ کی۔ تو میں ہیلی کاپٹر پر خود یہاں پہنچا ہوں۔ میرے دونوں آدمیوں کی لاشیں راہداری میں پڑی ہیں۔ ان کی گردنیں توڑ دی گئی ہیں۔ اور قیدی غائب ہیں۔ ایک سٹیشن ویگن بھی غائب ہے۔

میں نے ہیلی کاپٹر کو ان کی چیکنگ کے لئے بھجوا دیا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ قیدی شہر میں داخل ہو گئے ہوں۔ اس لئے آپ پولیس کو اس سٹیشن ویگن کی پڑتال کے احکامات دے دیں۔ اس طرح وہ آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں" ــــ کرنل ہیری نے کہا۔

" ویری بیڈ۔ کرنل ہیری۔ بہرحال اس ویگن کا نمبر بتاؤ" ــــ ڈیفنس سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور کرنل ہیری کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ اُسے تو نمبر معلوم ہی نہ تھا۔ نہ اس نے کبھی جاننے کی کوشش کی تھی۔ اُسے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہاں کوئی سٹیشن ویگن بھی تھی۔ یہ بات بھی اس کے ساتھیوں نے بتائی تھی۔ ورنہ وہ تو کار ہی سمجھ رہا تھا۔ لیکن اب اگر وہ نئے ڈیفنس سیکرٹری کو یہ کہہ دیتا کہ اُسے تو سٹیشن ویگن کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ تو یقیناً اس کا کورٹ مارشل بھی کرایا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک فرضی نمبر بتا دیا۔ ظاہر ہے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ ساتھ ہی اس نے ساتھی کا بتایا ہوا نیلا رنگ بھی بتا دیا۔

" اوکے۔ تم واپس ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں پولیس چیف سے بات کرتا ہوں" ــــ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل ہیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" کاش مجھے اس ویگن کا نمبر معلوم ہوتا۔ اب فرضی نمبر کی چیکنگ ہوتی رہے گی۔ اور یہ لوگ صاف نکل جائیں گے" ــــ کرنل ہیری



نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا کمرے سے باہر آیا ہی تھا کہ اس کی جیب میں موجود ایمرجنسی ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی۔ اس نے چونک کر خفیہ جیب سے چھوٹا سا ایمرجنسی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ مورگن کالنگ سر اوور" ــــ دوسری طرف سے اس کے ایک محافظ کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کرنل ہیری اٹنڈنگ یو اوور" ــــ کرنل ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر ہم نے سٹیشن ویگن کو چیک کر لیا ہے۔ وہ زیرو ملاؤس سے قریب ایک اور درختوں کے ذخیرے کے اندر بنے ہوئے کیبن کے پاس موجود ہے۔ اور کیبن خالی پڑا ہوا ہے۔ جب کہ اس کے اندر میز پر بیٹری سے چلنے والی پورٹیبل لائٹ بھی جل رہی ہے۔ اور میز پر دو افراد کا کھانا بھی موجود ہے جو آدھا کھایا ہوا ہے۔ اور یہاں ایک بڑی کار کے پہیوں کے نشانات بھی موجود ہیں اوور" ــــ مورگن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ جلدی سے ہیلی کاپٹر لے آؤ یہاں۔ میں خود چیک کرنا چاہتا ہوں اوور" ــــ کرنل ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر اوور" ــــ دوسری طرف سے مورگن نے کہا۔ اور کرنل ہیری نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ مورگن کی کال سن کر اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار چھا گئے تھے۔ کیونکہ ویگن کے اس طرح مل جانے کے بعد کم از کم ان فرضی نمبروں

والا مسئلہ ختم ہو گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ دوبارہ ڈیفنس سیکرٹری کو اطلاع دے دے کہ خالی ویگن مل گئی ہے۔ لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ وہ پھر پوچھے گا کہ یہ ایجنٹ کس پر گئے ہیں تو ظاہر ہے وہ بتا نہ سکے گا۔ وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتا زیرو ہاؤس سے باہر جا رہا تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ زیرو ہاؤس پر انتہائی گھنے درختوں کی موجودگی کی وجہ سے ہیلی کاپٹر براہِ راست وہاں نہ اتر سکتا تھا۔ پھر جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں پہلے ہیلی کاپٹر اتارا گیا تھا تو ہیلی کاپٹر بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور کرنل ہیری تیزی سے اس پر سوار ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر میں صرف پائلٹ موجود تھا۔ اس کے ساتھی نہ تھے۔

"کیسے ٹریس ہوئی یہ ویگن" ——— کرنل ہیری نے پائلٹ سے پوچھا۔

"سر ہم نے انتہائی رفتار سے شہر تک چکر لگایا مگر جب ویگن نظر نہ آئی تو ہم واپس آئے اور ہم نے راؤنڈ لگایا کہ شاید یہ لوگ کہیں قریب ہی نہ چھپے ہوئے ہوں۔ اور پھر سڑک کی دوسری طرف کھیتوں کے بعد موجود ذخیرے پر پرواز کرتے ہوئے سٹیشن ویگن کھڑی نظر آ گئی" ——— پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر کے موڑ کر واپس لے جاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس دوسرے ذخیرے میں ایک کھلی جگہ پر اتر گیا۔ اور کرنل ہیری تیزی سے باہر آ گیا۔

"ادھر وہ کیبن ہے جناب" ——— ایک آدمی نے آگے بڑھتے



ہوئے کہا۔

"آؤ" ——— کرنل ہیری نے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ کیبن میں موجود تھا۔ جو کچھ مورگن نے اُسے ٹرانسمیٹر پر بتایا اور یہاں کی سچوایشن ویسی ہی تھی۔

"یہ کس کا کیبن ہو سکتا ہے۔ یہاں کی تلاشی لو۔ شاید اس کا کوئی اتہ پتہ معلوم ہو جائے" ——— کرنل ہیری نے کہا۔

"سر میں نے تلاشی لی ہے۔ یہ کارڈ ملا ہے یہاں سے۔ کسی کارسن نامی آدمی کا ہے" ——— مورگن نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کارڈ کرنل ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کارسن" ——— کرنل ہیری نے چونک کر کہا اور کارڈ مورگن کے ہاتھ سے لے لیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو مون لینڈ کلب والے کارسن کا کارڈ ہے۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ یہ کیبن اُسی کا ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے ایک روز بتایا تھا کہ جنوبی طرف اس کی باقاعدہ جاگیر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کارسن کی کار میں یہاں سے نکلے ہیں" ——— کرنل ہیری نے کہا۔ اور تیزی سے اس نے جیب سے وہی ایمرجنسی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر اپنے ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ہیری کالنگ اوور" ——— کرنل ہیری نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے تیز لہجے میں کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ شارٹی اٹنڈنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ——— ٹرانسمیٹر

سے ہیڈکوارٹر انچارج شارٹی کی آواز سنائی دی۔

" شارٹی۔ فوراً کارسن کے کلب اور بار میں فون کر کے معلوم کرو۔ کہ کارسن اپنی جاگیر پر کس کار میں گیا تھا۔ اس کی پوری تفصیل معلوم کر کے مجھے ایمرجنسی ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب اس کار کا یقیناً پتہ چل جائے گا۔ پھر یہ ایجنٹ پکڑے جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر آگیا۔

" باس۔ یہ لوگ یقیناً اب تک شہر پہنچ چکے ہوں گے۔ اس لئے ہم یہاں کیوں رکے رہیں۔ ہیڈکوارٹر نہ چلیں"۔۔۔۔ مورگن نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کال تو راستے میں بھی اٹنڈ کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔ اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر شہر کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ سٹیشن ویگن کے متعلق اُسے کوئی فکر نہ تھی۔ کیونکہ ہیڈکوارٹر سے آدمی آکر اسے واپس زیرو ہاؤس پہنچا سکتے تھے۔ ابھی انہوں نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ ایمرجنسی ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔ اور کرنل ہیری نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" شارٹی کالنگ فرام ہیڈکوارٹر اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی شارٹی کی آواز سنائی دی۔



" یس۔ کرنل ہیری اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے اوور"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" باس۔ میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ کارسن اپنی بیوی لیزا کے ساتھ اپنی ذاتی کار میں اپنی جاگیر پر گیا ہے۔ اس کی ذاتی کار کی تفصیلات بھی حاصل کر لی گئی ہیں۔ ڈارک بلیو کلر کی جدید ماڈل کی رولز رائس کار ہے۔ نمبر ایچ۔ وی۔ ون۔ زیرو۔ ٹو۔ ون زیرو ہے اوور"۔۔۔۔ شارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ میں آرہا ہوں ہیڈکوارٹر۔ پھر اس کار کو تلاش کرنے کا پروگرام بناتا ہوں اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ایک تو مسئلہ ہے کہ ہمارے آدمیوں نے کبھی شہر میں کام ہی نہیں کیا"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ہیڈکوارٹر پہنچ گیا۔ اور کرنل ہیری دوڑتا ہوا اپنے دفتر پہنچا اور اس نے تیزی سے رسیور اٹھا کر پی۔ اے۔ ٹو ڈیفنس سیکرٹری راڈرک سے بات کرنے کے لئے کہا۔ چند لمحوں بعد رابطہ قائم کرا دیا گیا۔

" سر۔ میں نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ایجنٹ سٹیشن ویگن میں سوار ہو کر زیرو ہاؤس سے کچھ دور ایک پرائیویٹ ذخیرے میں گئے۔ جہاں مون لینڈ کلب کے مالک کارسن کا کیبن ہے۔ کارسن اپنی بیوی کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ ان لوگوں نے انہیں اغوا کر لیا۔ اور پھر ان کی کار ڈارک بلیو کلر کی جدید

ماڈل کی رولز رائس جس کا نمبر ایچ - ڈی - ون - زیرو - ٹو - ون - زیرو ہے میں بیٹھ کر شہر آئے ہیں۔ سٹیشن ویگن وہیں کیبن کے پاس ہی انہوں نے چھوڑ دی ہے " ——— کرنل ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اس کار کی تفصیلات دے کر پولیس کو ان کی تلاش پر لگاتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ایجنٹوں کو لے کر فوراً لیبارٹری پہنچو۔ یہ لوگ ہر صورت میں لیبارٹری پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اگر یہ شہر میں ٹریس نہ ہو سکے۔ تو پھر انہیں لیبارٹری کے قریب ہی گھیرا جا سکتا ہے " ——— ڈیفنس سیکرٹری راڈرک نے کہا۔

" یس سر۔ آپ نے واقعی انتہائی دانشمندانہ تجویز دی ہے سر" کرنل ہیری نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" تھینک یو۔ ایک بات سن لو۔ اس بار تو میں تمہارا کورٹ مارشل نہیں کراؤں گا۔ لیکن اب اگر یہ لوگ لیبارٹری میں داخل ہوتے یا انہوں نے وہاں کوئی واردات کی تو پھر تمہیں کورٹ مارشل سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ اور سنو۔ چونکہ ان کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اب انہیں گرفتار کرنے کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے " ——— ڈیفنس سیکرٹری نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ ایسا ہی ہو گا سر" ———



کرنل ہیری نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مورسن کو وہاں کا کلی انچارج بنا دیا گیا ہے۔ اور وہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ جہاں سے یہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے۔ اس لئے ڈاکٹر مورسن سے رابطہ کرنے یا لیبارٹری کے اندر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے باہر رہ کر ان کی نگرانی کرنی ہے۔ اور ان کا خاتمہ کرنا ہے "۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ اگر یہ لوگ وہاں پہنچے تو کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے" ——— کرنل ہیری نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری نے او۔ کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اور کرنل ہیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ کورٹ مارشل کا جو خطرہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔ وہ اب کم از کم دور ہو گیا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے ان ایجنٹوں کا اس کی حراست سے فرار ہو جانا واقعی اس کی انتہائی ناکامی کا ثبوت تھا۔ اگر ڈیفنس سیکرٹری کورٹ مارشل کا آرڈر دے دیتا تو یقیناً اُسے اپنی صفائی دینی مشکل ہو جاتی۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کے خوشامدانہ لہجے نے ڈیفنس سیکرٹری راڈرک کو خوش کر دیا ہے۔ اس لئے اس نے خوش ہو کر کورٹ مارشل کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ بہرحال اب اُسے ان ایجنٹوں کو ہلاک کر کے اپنی کارکردگی ثابت کرنی تھی۔ اس لئے اس نے رسیور اٹھایا اور پی۔ اے کو

شارٹی کو بھیجنے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

کار بغیر کسی چیکنگ کے گرین ہلز کالونی تک پہنچ گئی تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی تک ان کے فرار کا ملٹری انٹیلی جنس کو علم ہی نہ ہو سکا تھا۔ عمران نے فوری طور پر کارسن کی رہائش گاہ کو ہی استعمال کرنے کا پروگرام بنایا تھا اس لئے وہ اس کے بتائے ہوئے پتے کے مطابق کوٹھی نمبر سیون ون کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ کارسن اور اس کی بیوی لیزا بدستور درمیانی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔ وہ کار دیکھ کر چونکا۔ اور حیرت سے باہر موجود عمران اور کار کے اندر موجود عمران کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔



" پھاٹک کھولو۔ ہم کارسن کے مہمان ہیں۔ وہ لیزا کے ساتھ ابھی آ رہے ہیں۔ ہمیں انہوں نے اپنی کار میں یہاں بھجوایا ہے" —— عمران نے کہا۔

" اچھا سر۔ ابھی کھولتا ہوں" —— ملازم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر اندر غائب ہو گیا۔ اور عمران دوبارہ سٹیرنگ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور عمران کار اندر لے گیا۔ خاصی وسیع و عریض اور جدید انداز میں بنائی گئی کوٹھی تھی۔ عمران نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ اور سوائے جولیا کے باقی سب کار سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے وہ ملازم پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کے قریب آ گیا۔

" ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھئے جناب" —— اسی ملازم نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

" بڑی شاندار کوٹھی ہے۔ کتنے ملازم ہیں یہاں" —— عمران نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

" صاحب زیادہ ملازم رکھنے کے قائل نہیں ہیں۔ مجھ سمیت چار ہیں جناب" —— ملازم نے جواب دیا۔

" مگر یہاں تو تمہارے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آ رہا" —— عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" جناب دو باورچی خانے میں ہیں۔ تیسرا مالی ہے وہ بائیں باغ میں ہو گا" —— اسی ملازم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور ملازم کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ضرب

کھا کر چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ اور چند جھٹکے کھا کر ساکت ہو گیا جب کہ تنویر تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ اور صدیقی اور نعمانی اندرونی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس آ گئے۔ باقی ملازموں کو بھی بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر کارسے کارسن اور اس کی بیوی لیزا کو نکال کر اندر لے جایا گیا۔ جب کہ صفدر نے جولیا کی سیٹ بیلٹ کھولی اور اسے اپنے کاندھے پر اٹھانے کے لئے جھک گیا۔

"نہیں۔ اب میں چل سکتی ہوں۔ اب مجھے تکلیف نہیں ہو رہی۔ مجھے سہارا دو"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور پھر صفدر کے سہارے پر وہ کار سے اتری۔ اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندرونی طرف کو بڑھ گئی۔ گو اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن بہرحال وہ اس تکلیف کو برداشت کر رہی تھی۔ شاید اسے احساس تھا کہ وہ اس طرح زخمی ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں پر بوجھ بن گئی ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس کے ساتھیوں کی کارکردگی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے بیک کر کے وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے دو گیراجوں میں سے ایک کی طرف اسے لے گیا وہ اسے گیراج میں بند کر دینا چاہتا تھا تاکہ اس کار کی یہاں موجودگی کی وجہ سے وہ چیک نہ ہو سکیں۔ کیونکہ بہرحال اتنا تو اس کو اندازہ تھا کہ جیسے ہی شیفن ویگن کیبن کے قریب ملی انہیں پتہ چل جائے گا کہ وہ کارسن کی کار میں فرار ہو گئے ہیں۔ گیراج میں کار بند کر کے اس نے گیراج



کا گیٹ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ آیا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ عمران نے کارسن کے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس۔ آپ کوٹھی پر ہیں۔ میں میکونی بول رہا ہوں کلب سے۔ ابھی ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر سے کرنل ہیری کے اسسٹنٹ شارڈی کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں اور آپ کی کار کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے کار کی تفصیلات بتا دی ہیں۔ اور بتا دیا ہے کہ آپ مسز کے ساتھ جاگیر والے کیبن میں گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ ملازم کو اطلاع کر دوں تاکہ اگر آپ کا فون آتے تو وہ آپ کو اطلاع کر دے۔ مگر آپ کوٹھی پر ہی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا۔

"میں ابھی آیا ہوں اور اب واپس جا رہا ہوں۔ اور سنو۔ اب اگر شارڈی یا کسی اور کا فون آئے تو میرے متعلق مکمل لاعلمی کا اظہار کرنا ایک پرابلم پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ مجھے ٹریس کر رہے ہیں۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔ عمران نے کارسن کے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا"۔۔۔ دوسری طرف سے میکونی نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب اس کارسن کو ہوش میں لے آؤ۔ اگر یہ ہمارا ساتھ دینے پر رضامند ہو جاتے تو ہمارے خاصے مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ دوسری صورت میں اس پر تشدد کر کے اس سے اس کی تنظیم اور

دوسرے وسائل کے متعلق معلومات حاصل کرنی پڑیں گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے کارسن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد کارسن کے جسم میں حرکت کا احساس نمودار ہوا۔ تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کارسن کی بیوی لیزا دوسرے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے چونکہ اُسے ہوش میں لانے کے لئے نہ کہا تھا۔ اس لئے وہ ویسے ہی پڑی رہی تھی۔ چند لمحوں بعد کارسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ دیر تک تو وہ لاشعوری کی کیفیت میں صوفے پر پڑا آہستہ آہستہ کراہتا رہا۔ پھر یک لخت چونک کر اٹھا۔ اور اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کوئی بچہ اچانک آنکھ کھلنے پر اپنے آپ کو خواب کی بجائے حقیقت میں ۔۔۔۔ کسی ونڈر لینڈ میں بیٹھا پا رہا ہو۔ اور پھر اس کی نظریں ساتھ والے صوفے پر بے ہوش پڑی لیزا پر پڑیں تو وہ چونک کر اٹھنے لگا۔

" بیٹھے رہو کارسن۔ تمہاری بیوی لیزا صرف بے ہوش ہے۔ اُسے کوئی تکلیف نہیں دی گئی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کارسن چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر اب ناگواری کے تاثرات نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔

" تم اپنی کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود ہو۔ اور تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے باندھا بھی نہیں گیا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم تمہارے دوست ہیں دشمن نہیں۔ وہاں کیبن میں بھی تم دونوں کو اسی لئے



بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہم تمہاری کار میں سوار ہو کر یہاں تمہاری کوٹھی میں آنا چاہتے تھے۔ اور ہمارے دشمن ہمارے تعاقب میں تھے۔ اس لئے تم سے مزید بات چیت کرنے کا ہمارے پاس وقت نہ تھا۔ لیکن اب تمہاری کوٹھی میں تفصیل سے تم سے بات ہو سکتی ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور اس بار کارسن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ کیونکہ عمران نے اُسے جو کچھ بتایا تھا اور اس نے اپنے آپ کو جس پوزیشن میں پایا تھا۔ وہ واقعی دوستانہ ہی لگ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے اس سارے چکر کی کوئی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

" تم ۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔ کارسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اب اس کے لہجے میں اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل ہیری سے تمہارے تعلقات کس قدر گہرے ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" وہ ۔۔۔ وہ میرا دوست ہے۔ عیاش آدمی ہے۔ جوا کھیلنے کا بھی شوقین ہے۔ اس لئے اس سے دوستی چل رہی ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تم تو خود ملٹری انٹیلی جنس کے آدمی ہو"۔۔۔ کارسن نے کہا۔

" ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے نہیں ہے۔ ٹامیری کو جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور کارسن ٹامیری کا نام سن کر چونک پڑا۔

" ٹامیری ۔۔۔ وہ ٹامیری کلب والا۔ ہاں مگر......" کارسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

" وہ مر چکا ہے۔ یہی کہنا چاہتے تھے ناں تم"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تمہارا ٹامیری سے کیا تعلق ہے۔ کیا تم گولڈن گرل سے تعلق رکھتے ہو" ——— کارسن نے چونک کر کہا۔

"فاک قصبے میں ٹامیری کا ایک دوست ہے فریڈ" ——— عمران نے کہا۔ اور فریڈ کا نام سن کر کارسن اور زیادہ چونک پڑا۔

"فریڈ میرا سوتیلا بھائی ہے۔ لیکن اس کی دارالحکومت میں میرے بجائے ٹامیری سے ہی دوستی رہی ہے۔ حالانکہ میں نے اُسے کئی بار آفر دی ہے کہ وہ میرے ساتھ مل کر کام کرے۔ لیکن نجانے وہ مجھ سے کیوں الرجک رہتا ہے۔ ٹامیری کی موت کے بعد بھی میں نے اُسے آفر دی۔ لیکن اس نے کوئی واضح جواب نہ دیا تھا۔ مگر تم فریڈ کو کیسے جانتے ہو" ——— کارسن نے کہا۔

"ہمارا تعلق ٹامیری سے تھا۔ لیکن ٹامیری کی موت کے بعد فریڈ نے ہمارے لئے بہت کام کیا ہے۔ فریڈ نے ہمیں بتایا تھا کہ ٹامیری کے بعد کارسن کا گروپ بلنگی میں بے حد فعال اور باوسائل ہے۔ اس لئے اب ہم چاہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ کام کریں" ——— عمران نے کہا۔

"کیسا کام" ——— کارسن نے چونک کر پوچھا۔

"فی الحال اتنا بتا دیتا ہوں کہ یہ ایسا کام ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس ہمارے پیچھے ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم نے پہلے بھی بتایا تھا۔ مطلب ہے کہ تمہارا کام حکومت اور ملک کے خلاف ہے" ——— کارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"ایسا ہی سمجھ لو" ——— عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر۔ میں مجرم ضرور ہوں۔ لیکن محب وطن بھی ہوں۔ میں ملک کے خلاف تمہاری کسی سرگرمی میں شامل نہیں ہو سکتا" ——— کارسن نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری بات سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کارسن۔ انسان کو واقعی اسی طرح محب وطن ہونا چاہیئے۔ اب میری بات کو اچھی طرح سن لو۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ فن لینڈ نے اپنی سرکاری ایجنسی بلیک ٹاپ کی سپر ایجنٹ ماریا کو استعمال کرتے ہوئے خفیہ طور پر ہمارے سائنسدان کو ہلاک کر کے وہاں سے فارمولا چرایا اور اس فارمولے پر یہاں فاک قصبے کے قریب پہاڑیوں میں بنی ہوئی لیبارٹری میں کام شروع کر دیا۔ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت ہے اور فن لینڈ نے پاکیشیا سے گہرے دوستانہ تعلقات کے باوجود یہ جرم کیا ہے۔ چنانچہ ہم یہاں اپنے ملک کی ملکیت اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے آئے ہوئے ہیں۔ اس جدوجہد میں ماریا ہی جو دراصل گولڈن گرل تھی۔ ٹامیری اس کا ایجنٹ تھا۔ ٹامیری ہمارے ہاتھوں مارا گیا۔ پھر بلیک ٹاپ کا چیف اسٹین اور چیف سیکرٹری رونالڈ بھی اسی چکر میں ہلاک ہوئے۔ پھر ہم فریڈ کی مدد سے اس لیبارٹری تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس لیبارٹری کی حفاظت ملٹری سیکرٹ سروس کا ایک گروپ کر رہا تھا۔ اس سے ہمارا ٹکراؤ ہوا۔ اور وہ گروپ ہمارے ہاتھوں مارا گیا۔ لیکن لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مورسن کی چالاکی کی وجہ سے ہم قابو میں آ گئے۔ ہماری

ساتھی لڑکی شدید زخمی ہے۔ ہمیں تمہاری جاگیر کے قریب درختوں
کے ایک ذخیرے کے اندر ملٹری انٹیلی جنس کی ایک خفیہ عمارت
میں رکھا گیا۔ تاکہ ہمیں وہاں ہلاک کیا جا سکے۔ لیکن ہم وہاں سے نکل
آنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد ہم تمہارے کیبن میں پہنچے
اور پھر وہاں سے تمہاری کار میں تمہارے ساتھ یہاں تمہاری کوٹھی
میں آ گئے ہیں۔ چونکہ فارمولا ہماری ملکیت ہے۔ اس لئے اسے
واپس حاصل کرنا ہمارے لئے حب الوطنی ہے۔ اور ہم نے ہر
صورت میں اسے واپس حاصل کرنا ہے۔ تمہارے سامنے دو
راستے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو اور اپنے
گروپ کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں اس فارمولے کے حصول
میں مدد دو۔ اس کے لئے ہم تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی
دیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تمہیں اور تمہاری بیوی لیزا
دونوں کو ہلاک کر دیں۔ اور پھر تمہارا روپ دھار کر ہم تمہاری تنظیم
کو استعمال کرتے ہوئے اپنا کام مکمل کریں۔ دونوں میں سے جو صورت
تمہیں پسند ہو وہ اختیار کر لو۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ مجھ میں
قدرتی طور پر ایک خاص صلاحیت موجود ہے۔ کہ میں تمہارے ذہن
میں ابھرنے والے خیالات کو بھی پڑھ سکتا ہوں۔ اس لئے کسی قسم کا
دھوکہ دینے کی ضرورت نہیں ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

" میں زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہوں کہ تمہیں محفوظ طریقے سے
فاک قصبے تک پہنچا دوں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا" ———



کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور بعد میں کرنل ہیری کو اطلاع کر دوں۔ کیوں" ——— عمران نے
غراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ میرا وعدہ ہے کہ میں کسی کو اطلاع نہ دوں گا۔ بلکہ اگر
کرنل ہیری نے مجھ سے پوچھا بھی تو میں اتنا کہوں گا کہ تم لوگوں نے
ہمیں کیبن میں بے ہوش کر دیا تھا۔ پھر جب ہمیں ہوش آیا تو ہم کار
سمیت دارالحکومت کی ایک سڑک پر موجود تھے۔ اور ہم گھر آ
گئے۔ چونکہ ہم بے ہوش پڑے رہے تھے اس لئے ہمیں معلوم ہی نہ
ہو سکے" ——— کارسن نے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ
وہ فی الحال خلوص سے یہ بات کر رہا ہے۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں تمہارا یہ تعاون منظور ہے۔ تم
نے صرف اتنا کرنا ہے کہ فاک میں ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ مہیا
کرنی ہے۔ جس کا علم سوائے تمہارے یا تمہارے کسی ایک خاص
آدمی کے اور کسی کو نہ ہو۔ اور اس رہائش گاہ میں اسلحہ اور دوسرا
ضرورت کا سامان موجود ہو۔ اور کوئی ایسا ہیلی کاپٹر جس پر ہم محفوظ
طریقے سے فاک تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ بہرحال فاک میں بھی چیکنگ
ہو رہی ہو گی۔ انہیں معلوم ہے کہ ہم جہاں بھی جائیں۔ بہرحال ہم نے
فاک ہی پہنچنا ہے" ——— عمران نے کہا۔

" ہو جائے گا بندوبست۔ مجھے اپنے ایک آدمی سے بات کرنی
پڑے گی۔ وہ فاک میں میرے گروپ کا انچارج ہے اور آپ کی
رہائش گاہ اور دوسرا کام تو ہو جائے گا۔ لیکن ہیلی کاپٹر تو ظاہر ہے۔

کسی چارٹرڈ کمپنی سے ہی ہائر کرنا ہوگا۔ میرے پاس تو نہیں ہے"۔۔۔۔ کارسن نے کہا۔

" او۔ کے۔ بات کرو۔ ابھی میرے سامنے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کارسن اٹھ کر ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی بڑھ کر اس کے قریب جا کھڑا ہوا۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کارسن نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اور عمران کی نظریں ڈائل پر جمی رہیں۔

" یس۔ پیراماؤنٹ کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران کارسن سے بالکل قریب کھڑا تھا۔ اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز ہلکی سی اس کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی۔

" روتھم سے بات کراؤ۔ میں کارسن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔ ہولڈ آن سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" یس باس۔ روتھم بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

" کارسن بول رہا ہوں۔ کسی ایسی کوٹھی کا پتہ بتاؤ جہاں ہر قسم کی سہولت بھی موجود ہو۔ اور تمہارے علاوہ اور کوئی اس سے واقف بھی نہ ہو"۔۔۔۔ کارسن نے پہلے کی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا



" خاک میں باس"۔۔۔۔ روتھم نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں خاک میں"۔۔۔۔ کارسن نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ریڈ اسکوائر میں آپ کے مطلب کی کوٹھی موجود ہے۔ نمبر ہے۔ الیون۔ بلاک اے۔ وہاں اسلحہ۔ کاریں۔ غذا اور دیگر ہر قسم کا سامان موجود ہے۔ اور یہ میری ذاتی کوٹھی ہے۔ میرے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں کہ یہ کوٹھی کس کی ملکیت ہے۔ میں خود ایمرجنسی میں اسے استعمال کرتا ہوں باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے روتھم نے کہا۔

" وہاں تمہارا کوئی آدمی موجود ہوگا"۔۔۔۔ کارسن نے پوچھا۔

" یس باس۔ میرے دو ذاتی ملازم ہیں۔ ان کا گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ مستقل وہیں رہتے ہیں"۔۔۔۔ روتھم نے جواب دیا

" او۔ کے۔ تم اپنے آدمیوں کو فون کر کے کہہ دو۔ کہ جو بھی وہاں آئے اور میرا نام لے کوٹھی اس کے حوالے کر دی جائے اور سنو جب تک میں دوبارہ تم سے بات نہ کروں۔ تم نے بھی اس کوٹھی کی طرف رخ نہیں کرنا"۔۔۔۔ کارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس"۔۔۔۔ روتھم نے جواب دیا۔ اور کارسن نے رسیور رکھ دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب ہے وہاں پہنچنے کا مسئلہ۔ ہیلی کاپٹر ہائر کرنے والا مسئلہ غلط ہے۔ کیا یہاں تمہارے پاس میک اپ باکس ہے۔ اور جس کار میں تم کیبن میں گئے تھے اس کے علاوہ بھی کوئی کار ہے"

عمران نے کہا۔

"ہاں موجود ہے۔ یہاں ہر چیز موجود ہے" ـــــ کارسن نے جواب دیا۔

"تنویر۔ کارسن کے ساتھ جاؤ اور میک اپ باکس یہاں لے آؤ۔ اور صفدر تم جا کر دوسری کار کو گیراج سے نکالو۔ اور اسے ریڈی کر دو"۔ عمران نے تنویر اور صفدر سے کہا۔ اور صفدر اور تنویر دونوں سر ہلاتے ہوئے صوفوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کارسن بھی خاموشی سے ان کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسی لمحے صوفے پر پڑی ہوئی لیزا کسمسانے لگی۔ وہ اب خود بخود ہوش میں آ رہی تھی۔ نعمانی اُسے کسمساتے دیکھ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اُسے اشارے سے روک دیا۔

"اُسے ہوش میں آنے دو۔ اب اسے مزید بے ہوش رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا اور نعمانی دوبارہ بیٹھ گیا۔

"کیا تم ان دونوں کو ساتھ لے جاؤ گے۔ یہاں تو انہیں نہیں چھوڑا جا سکتا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ فی الحال تو ساتھ لے جائیں گے۔ وہاں جا کر پھر جیسے حالات دیکھ کر مناسب ہوا ویسے ہی کر لیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



کرنل ھیری ایک لمبے تڑنگے نوجوان کے ساتھ ایک غار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے سامنے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ وہ اس وقت فاک قصبے سے ہٹ کر ان پہاڑیوں کی ایک غار میں موجود تھے۔ جہاں خفیہ لیبارٹری تھی۔ دوسرا نوجوان شادی تھا۔ جو کہ ملٹری انٹیلی جنس کا ہیڈ کوارٹر انچارج تھا۔ پہاڑیوں میں ہر طرف ملٹری انٹیلی جنس کے مسلح آدمی پھیلے ہوئے تھے۔ ایک چوٹی پر باقاعدہ ایک خفیہ چوکی بھی بنائی گئی تھی۔ جہاں ایک طاقتور ریوالونگ دوربین اس طرح فٹ کی گئی تھی کہ دوربین سے اس چوٹی کے چاروں طرف دور دور تک کے علاقے کو چیک کیا جا سکے۔ لیکن آسمان سے اس دوربین یا یہاں موجود افراد کو چیک نہ کیا جا سکے۔

"فاک قصبے میں تم نے اپنے آدمی پھیلا دیئے ہیں یا نہیں"۔

کرنل ہیری نے شارٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ فاک قصبے میں دس آدمی مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔ وہ کسی بھی مشکوک آدمی کو چیک کر سکتے ہیں۔ ان میں سے چار آدمی اس جگہ موجود ہیں جہاں سے سڑک بلنکی سے آتی ہوئی فاک میں داخل ہوتی ہے۔ وہ پولیس کے ساتھ مل کر ہر بس۔ کار۔ ٹرک کی چیکنگ کر رہے ہوں گے۔ کوئی مشکوک آدمی دیکھ کر وہ وہاں ان کا تعاقب کریں گے۔ اور پھر وہ مشکوک آدمی جہاں بھی ٹھہرے گا اس کی تفصیلی چیکنگ کی جائے گی"۔۔۔۔ شارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جیسے ہی یہ لوگ فاک میں داخل ہوئے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکے گا"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا اور شارٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر غار میں خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر وہ دونوں ہی اپنے خیالات میں گم ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد یک لخت ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور کرنل ہیری اور شارٹی دونوں ہی چونک پڑے۔ شارٹی نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ زیرو تھرٹی کالنگ چیف اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ شارٹی نے جواب دیا۔ چونکہ وہ ہیڈ کوارٹر انچارج تھا۔ اس لئے وہ چیف کہلاتا تھا۔ جب کہ کرنل ہیری چیف باس کہلاتا تھا۔



"چیف۔ پہاڑیوں کے جنوبی طرف دو بڑی جیپیں آتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ وہ کٹوک قصبے کی طرف سے آ رہی ہیں اور ان کا رخ انہی پہاڑیوں کی طرف ہے اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ کیا ادھر کوئی باقاعدہ راستہ ہے اوور"۔۔۔۔ شارٹی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اصل راستہ تو دائیں طرف مڑ کر اس سڑک سے جا ملتا ہے جو گھوم کر فاک میں داخل ہوتی ہے۔ یہ دونوں جیپیں تو عام پہاڑی راستوں پر چل رہی ہیں"۔۔۔۔ زیرو تھرٹی نے جواب دیا۔ زیرو تھرٹی چوٹی پر موجود اس خفیہ چوکی کا انچارج تھا۔ جہاں دوربین فٹ تھی۔

"انہیں پوری طرح چیک کرو اور پھر رپورٹ دو اوور"۔۔۔۔ شارٹی نے کہا۔

"یس چیف۔ قریب آنے پر میں تفصیل سے چیک کروں گا۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور شارٹی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ہیری نے کہا۔

"جی ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاج دینے کے لئے ان جیپوں کو سامنے لایا گیا ہو"۔۔۔۔ شارٹی نے جواب دیا اور کرنل ہیری اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ہاں گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو" ____ کرنل جیری نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور شارٹی مسکرا دیا۔

" باس۔ ہر طرف کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ بہرحال انہیں بھی معلوم ہوگا کہ ہم یہاں چیکنگ کر سکتے ہیں یا فاک میں داخل ہونے والوں کو چیک کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ہو" ____ شارٹی نے کہا اور کرنل جیری نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا شارٹی نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" زیرو تھرٹی کالنگ اوور" ____ ٹرانسمیٹر سے زیرو تھرٹی کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ____ شارٹی نے کہا۔

" باس۔ دونوں جیپوں میں آٹھ مقامی افراد ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ بھی ہے۔ لیکن یہ اسلحہ ڈبل بیرل بندوقوں پر مشتمل نظر آ رہا ہے۔ اور کوئی عورت ان کے ساتھ نہیں ہے اوور" ____ زیرو تھرٹی نے کہا۔

" ڈبل بیرل بندوقیں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی شکاری ہیں۔ لیکن ان پہاڑیوں میں تو کوئی شکار نہیں ملتا اوور" ____ شارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ بظاہر تو یہ شکاری ہی لگتے ہیں۔ اب مزید کیا حکم ہے اوور" ____ زیرو تھرٹی نے پوچھا۔



" تم انہیں چیک کرتے رہو۔ میں زیرو الیون سے بات کر کے انہیں مزید چیک کرتا ہوں اوور اینڈ آل" ____ شارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تیزی سے اس کا ایک اور بٹن دبا دیا۔ اور چند لمحے رک کر اس نے دوبارہ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس جدید ٹرانسمیٹر میں بیک وقت کئی فریکوئنسیاں ایڈجسٹ کی جا سکتی تھیں اور ہر فریکوئنسی کا ایک مخصوص بٹن موجود تھا۔ جس کو پریس کرتے ہی خودبخود مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو جاتی تھی۔

" ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ اوور" ____ شارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس۔ زیرو الیون اٹنڈنگ اوور" ____ چند لمحوں بعد ایک اور آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

" زیرو الیون۔ کٹوک قصبے کی طرف سے پہاڑیوں میں آتی ہوئی دو جیپیں زیرو تھرٹی نے چیک کی ہیں۔ بظاہر یہ لوگ شکاری لگتے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہی ہمارے دشمن ہوں۔ اس لئے تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر اس طرف جاؤ اور انہیں روک کر چیکنگ کرو۔ اور پھر مجھے رپورٹ دو۔ اور سنو اگر یہ لوگ مشکوک ہوں یا کوئی غلط حرکت کرنے لگیں تو بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا اوور" ____ شارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف اوور" ____ دوسری طرف سے زیرو الیون نے کہا۔ اور شارٹی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اور ایک بار پھر اس نے ایک اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کیا۔

"چیف کالنگ زیرو تھرٹی اوور" ——— شارڈی نے کہا۔

"یس چیف۔ زیرو تھرٹی اٹنڈنگ اوور" ——— دوسری طرف سے زیرو تھرٹی کی آواز سنائی دی۔

"میں نے زیرو الیون کو انہیں روک کر چیک کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تم دوربین سے انہیں چیک کرتے رہنا اور اگر کوئی خطرے والی بات دکھائی دے تو فوراً پہلے کال کرنا۔ ورنہ صرف چیکنگ کرتے رہنا اوور" ——— شارڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف اوور" ——— دوسری طرف سے زیرو تھرٹی نے جواب دیا۔ اور شارڈی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کرنل ہیری اس دوران خاموش بیٹھا رہا تھا کیونکہ عملی طور پر شارڈی ہی تمام گردپس کو کنٹرول کرتا تھا۔ اس لئے وہی سب کچھ کر رہا تھا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی۔

"ہیلو ہیلو۔ زیرو الیون کالنگ اوور" ——— ٹرانسمیٹر کا بٹن آن ہوتے ہی زیرو الیون کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو اوور" ——— شارڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف - ان جیپوں میں بلنکی کے مشہور لارڈ رابنسن اور ان کے شکاری ساتھی موجود ہیں سر۔ وہ یہاں پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اور چیف میں لارڈ رابنسن کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ واقعی لارڈ رابنسن ہیں اوور" ——— زیرو الیون نے کہا۔



"لیکن لارڈ صاحب کٹوک قصبے کی طرف سے کیوں آئے ہیں۔ ادھر فاک قصبے کی طرف سے کیوں نہیں آئے اوور" ——— شارڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے پوچھا تھا چیف۔ انہوں نے کہا کہ کٹوک قصبہ ان کی جاگیر میں شامل ہے۔ اور وہ ہمیشہ اسی طرف سے ان پہاڑیوں پر شکار کھیلنے آتے ہیں۔ فاک قصبے کی طرف سے انہیں لمبا چکر لگانا پڑتا ہے اوور" ——— زیرو الیون نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم انہیں واپس بھجوا دو۔ انہیں ملٹری انٹیلی جنس کا حوالہ دے دو اوور" ——— شارڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے پہلے ہی انہیں ملٹری انٹیلی جنس کا حوالہ دے کر واپس جانے کے لئے کہا ہے۔ لیکن لارڈ صاحب بضد ہیں کہ وہ شکار کھیل کر ہی جائیں گے۔ اور آپ تو جانتے ہیں کہ وہ کس قدر بااثر آدمی ہیں اوور" ——— زیرو الیون نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ تم انہیں وہیں روکو۔ میں اور چیف باس خود وہیں آ رہے ہیں۔ ہم خود ان سے بات کرتے ہیں اوور اینڈ آل" ——— شارڈی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آیئے باس۔ میں بھی لارڈ صاحب کو جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ لارڈ رابنسن انتہائی ضدی آدمی ہیں۔ لیکن اگر آپ خود ان سے بات کریں گے تو پھر وہ یقیناً مان جائیں گے" ——— شارڈی نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

" میں بھی جانتا ہوں اُسے ۔ بے پناہ ضدی آدمی ہے ۔ لیکن میری بات وہ مان جائے گا ۔ آؤ " ——— کرنل ہیری نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس غار سے نکلے اور ایک طرف چھجے دار چٹان کے نیچے کھڑے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے ۔ ہیلی کاپٹر کے پیڈز کے ساتھ پہیے بھی لگے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اُسے دھکیل کر کسی بھی جگہ لے جایا جا سکتا تھا ۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے ۔ شارٹی پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ کرنل ہیری سائیڈ سیٹ پر تھا ۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر شارٹی نے نیچے رکھ دیا تھا ۔ پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا ۔ اور اس کے بعد پہیوں والا مخصوص بٹن دبا کر اس نے ہیلی کاپٹر کو کسی کار کی طرح آگے بڑھانا شروع کر دیا ۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر چھجے دار چٹان کے نیچے سے نکل کر کھلی جگہ پر آیا ۔ شارٹی نے اُسے فضا میں بلند کر دیا ۔ اور پھر چند لمحوں بعد انہیں دور پہاڑیوں میں دو جیپیں کھڑی نظر آ گئیں ۔ جن کے ساتھ کافی سارے آدمی کھڑے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گیا ۔ اور شارٹی نے اُسے قریب ہی ایک مناسب جگہ دیکھ کر اتار دیا ۔ اور کرنل ہیری تیزی سے اچھل کر باہر آ گیا ۔ شارٹی بھی اس کے پیچھے تھا ۔ ایک جیپ کے ساتھ لارڈ رابنسن کھڑے تھے ۔ ان کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس کے پیچھے اس کے شکاری مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے ۔ ان سب کے پاس واقعی ڈبل بیرل بندوقیں



تھیں ۔ جب کہ زیرو والیون اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ ایک طرف کھڑا تھا ۔

" کرنل ہیری ۔ یہاں کیا ہو رہا ہے ۔ یہ تمہارا آدمی ہمیں کہہ رہا ہے ۔ کہ ہم شکار کھیلے بغیر واپس چلے جائیں " ——— لارڈ رابنسن نے کرنل ہیری کے قریب آتے ہی تیز لہجے میں کہا ۔

" لارڈ صاحب ۔ اصل میں غیر ملکی ایجنٹوں کا ایک گروپ یہاں موجود ایک سرکاری خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آ رہا ہے ۔ ہم سب انہیں چیک کرنے اور روکنے بلکہ ہلاک کرنے کے لئے یہاں پکٹنگ کئے ہوئے ہیں ۔ کیونکہ اعلیٰ حکام نے ان کی ہلاکت کا باقاعدہ حکم دے رکھا ہے ۔ اس لئے پلیز آپ صورتحال کو سمجھیں اور واپس چلے جائیں ۔ جب یہ گروپ ختم ہو گیا تو میں آپ کو ذاتی طور پر اطلاع کر دوں گا ۔ پھر آپ کا جس قدر جی چاہے یہاں شکار کھیلتے رہیں " ——— کرنل ہیری نے جلدی سے کہا ۔

" سنو کرنل ہیری ۔ تم ایک ذمہ دار ایجنسی کے چیف ہو ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر ہم نے تمہاری شکایت پرائم منسٹر سے کر دی تو تم دوسرے لمحے سڑکوں پر دھکے کھاتے نظر آؤ گے ۔ دنیا میں کوئی ایسی طاقت موجود نہیں ہے جو لارڈ رابنسن کو اس کی مرضی کے بغیر واپس بھجوا سکے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم بیشک ہماری جیپوں کی تلاشی لے لو ۔ میرے آدمیوں کی تلاشی لے لو ۔ اگر مزید چیکنگ کرنا چاہتے ہو تو میرے اور میرے ساتھیوں کے چہرے کسی مشین سے چیک کر لو تاکہ تمہیں پوری طرح تسلی ہو

جائے۔ اس کے بعد ہم یہاں شکار کھیلیں گے اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ وہ غیر ملکی ایجنٹ جب ہمیں یہاں شکار کھیلتا دیکھیں گے تو ظاہر ہے انہیں شک بھی نہ ہو سکے گا کہ یہاں تم لوگوں نے پکٹنگ کر رکھی ہے۔ اگر وہ لوگ آئے بھی سہی تو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم پہاڑی لومڑیوں کی بجائے ان کا شکار کھیل کر تمہیں دکھائیں گے۔ اس کے باوجود اگر تم بضد ہو تو پھر ہمارے پاس دوسرا راستہ یہی ہے کہ ہم پرائم منسٹر سے براہِ راست بات کریں۔ جواب دو" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور کرنل ہیری کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ لارڈ رابنسن سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ لارڈ رابنسن کے تعلقات حکومت کے اعلیٰ ترین عہدیداروں سے کیسے ہیں۔

" ٹھیک ہے جناب۔ اب آپ سے زبردستی تو نہیں کی جا سکتی آپ شکار کھیلیں" ۔۔۔ کرنل ہیری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ شکریہ۔ اس اعتماد کا شکریہ۔ ہم تمہاری کارکردگی اور معاملہ فہمی کی پرائم منسٹر، چیف سیکرٹری اور ڈیفنس سیکرٹری سے ضرور تعریف کریں گے" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" شکریہ جناب" ۔۔۔ کرنل ہیری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر لارڈ رابنسن نے تعریف کر دی تو یہ اس کے کیریئر کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگی۔



" تم نے ہمیں کیسے چیک کر لیا۔ یہ تمہارے آدمی تو کافی دیر بعد سامنے آئے تھے" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ہم نے اوپر چوٹی پر دوربین فٹ کی ہوئی ہے" ۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیا۔

" اوہ ویری گڈ۔ لمبا چوڑا انتظام ہے۔ ویری گڈ۔ تمہاری ایجنسی کی کارکردگی واقعی قابل رشک ہے۔ اب تو ہم پہلے تمہارے ساتھ تمہاری اس پلاننگ کو دیکھیں گے۔ ویری گڈ" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ضرور جناب۔ مجھے خوشی ہوگی" ۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا وہ لیبارٹری انہی پہاڑیوں کے اندر ہے۔ ہم تو اکثر یہاں شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ ہمیں تو کبھی لیبارٹری نظر نہیں آئی" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے کہا۔

" سر۔ وہ پہاڑیوں کے نیچے کہیں بنی ہوئی ہے۔ مجھے خود معلوم نہیں ہے" ۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیا۔

" تم پہلے ہمیں اپنی پلاننگ بتاؤ۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ملٹری انٹیلی جنس غیر ملکی ایجنٹوں کا شکار کھیلنے کے لئے کیسی پلاننگ بناتی ہے" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے کہا۔

" شارٹی۔ لارڈ صاحب کو تفصیلات بتاؤ" ۔۔۔ کرنل ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے ساتھ خاموش کھڑے شارٹی سے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ اور شارٹی نے تفصیلات بتانی شروع

کر دیں ۔

" ویری گڈ ۔ بہت اچھی پلاننگ ہے ۔ ہمیں پسند آئی ہے ۔ اور اب مجھے یقین ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ تمہارے ہاتھوں کسی طرح بھی بچ کر نہ جا سکیں گے ۔ اور سنو کرنل ہیری ۔ اب ہمیں واقعی احساس ہو رہا ہے کہ ہمارے شکار کھیلنے کی وجہ سے تمہاری پلاننگ میں ڈسٹربنس پیدا ہو سکتی ہے ۔ اس لئے جب تک یہ غیر ملکی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے ہم شکار نہیں کھیلیں گے ۔ میرے آدمی واپس چلے جائیں گے ۔ جب کہ ہم تمہارے ساتھ اس وقت تک رہیں گے جب تک یہ غیر ملکی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے ۔ اب ہمیں لومڑیوں کے شکار سے زیادہ ان لوگوں کے شکار سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے " ـــــ لارڈ رابنسن نے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ بے حد شکریہ جناب ۔ آپ نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے ۔ آپ اپنے آدمیوں کو واپس بھجوا دیں اور خود ہمارے ساتھ رہیں ۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم کس طرح ان غیر ملکی ایجنٹوں کا شکار کھیلتے ہیں ۔ آپ کی موجودگی ہمارے لئے بے حد تقویت کا باعث بنے گی " ـــــ کرنل ہیری نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

" او کے ۔ بس ہمارا میر شکار ہمارے ساتھ رہے گا ۔ باقی آدمی واپس چلے جائیں گے " ـــــ لارڈ رابنسن نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کی طرف مڑ گیا ۔

" جیگر " ـــــ اس نے اپنے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس لارڈ " ـــــ اس آدمی نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی



مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" تم ہمارے ساتھ رہو گے ۔ جب کہ باقی لوگ واپس چلے جائیں گے " ـــــ لارڈ رابنسن نے کہا ۔

" یس لارڈ ۔ حکم کی تعمیل ہو گی " ـــــ اس آدمی جیگر نے کہا ۔ اور پھر اس نے مڑ کر اپنے باقی ساتھیوں کو واپس جانے کے احکامات دینے شروع کر دیئے ۔ دوسرے لمحے اس آدمی کے علاوہ باقی سب افراد تیزی سے جیپوں میں سوار ہو گئے ۔ اور جیپیں تیزی سے مڑ کر واپس جانے لگیں اور کرنل ہیری اور شارٹی دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا۔ لیزا کو سمجھا بجھا کر خاموش کر دیا گیا تھا۔ کارسن مکمل تعاون کر رہا تھا۔ میک اپ مکمل کرنے کے بعد عمران نے ضروری اسلحہ بھی کار میں رکھوایا اور میک اپ باکس بھی کار میں رکھو لیا۔

"مس جولیا ساتھ جائیں گی"۔۔۔ صفدر نے سرگوشیانہ انداز میں عمران سے پوچھا۔ کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ اگر جولیا نے سن لیا تو وہ بگڑ جائے گی۔

"یہاں سے تو ساتھ جائے گی"۔۔۔ عمران نے آہستہ سے جواب دیا۔ اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران جولیا کو وہاں فاک کی رہائش گاہ پر ڈراپ کر دے گا۔



"تم لوگ کار میں بیٹھو۔ اور کارسن تم اپنی بیوی کے ہمراہ ہمارے ساتھ جاؤ گے۔ میں تمہیں یہاں چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ البتہ وہاں فاک کی کوٹھی میں تم بے شک ڈراپ ہو جانا"۔۔۔ عمران نے کارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔۔۔ کارسن نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"صفدر۔ اس کے بے ہوش ملازموں کو ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ کارسن صاحب انہیں ہدایات دے سکیں۔ میں نہیں چاہتا کہ معمولی سی بات کے لئے ان بے گناہ ملازموں کو ہلاک کرنا پڑے" عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم فکر مت کرو۔ میں انہیں سمجھا لوں گا۔ ویسے بھی وہ ذاتی ملازم ہیں۔ یہیں کوٹھی تک ہی محدود رہتے ہیں۔ ان کا باہر کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔۔۔ کارسن نے جلدی سے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور صفدر کارسن کے ساتھ باہر کی طرف چل پڑا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی پہلے ہی باہر جا چکے تھے۔ عمران نے ان کے جاتے ہی ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پیرامانٹ کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کارسن بول رہا ہوں۔ ردکھم سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے کارسن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ

کارسن نے اس کے سامنے نمبر ڈائل کئے تھے۔ اس لئے اُسے نمبر یاد تھے۔

" یس سر۔ ہولڈ آن سر" ——— دوسری طرف سے بولنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ روتھم بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے روتھم کی آواز سنائی دی۔

" کارسن بول رہا ہوں روتھم۔ ریڈ اسکوائر کی جس کوٹھی کا تم نے پتہ بتایا تھا وہ میرے مہمانوں کو سوٹ نہیں کرتی۔ کسی اور کوٹھی کا پتہ بتاؤ۔ لیکن شرط وہی کہ تمہارے علاوہ اس کے بارے میں اور کوئی نہ جانتا ہو" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" دوسری کوٹھی۔ مگر باس خاک قصبے میں تو دوسری ایسی کوئی کوٹھی نہیں ہے۔ البتہ باس خاک قصبے سے شمال کی طرف گرین فال کے پاس جنگل میں ایک بڑا کیبن موجود ہے۔ وہ بھی میری پرائیویٹ ملکیت ہے۔ لیکن بہرحال وہاں کوٹھی جیسی سہولیات تو نہیں ہیں اور ہے بھی قصبے سے دور۔ اگر قصبے میں ہی کوئی کوٹھی چاہیئے تو باس پھر آپ مجھے وقت دیں۔ میں خصوصی طور پر کوئی انتظام کر لیتا ہوں" ——— روتھم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کیبن کی تفصیلات بتاؤ۔ کہاں ہے یہ کیبن۔ اور وہاں کیا کیا سہولیات موجود ہیں" ——— عمران نے کہا۔

" باس خاک قصبے سے شمال کی طرف پہاڑیوں کے اندر ایک قدرتی جھیل ہے۔ جسے گرین فال کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی



خاصا بڑا اور گھنا جنگل ہے۔ اس کے اندر ایک بڑا سا کیبن ہے۔ میں نے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھاری رشوت دے کر یہ کیبن اور جنگل لیز پہ لے رکھا ہے۔ کیبن کے اندر ٹرانسمیٹر، فون، بجلی کے علاوہ اسلحہ بھی موجود ہے۔ اور تین چار افراد کے لئے رہائشی سہولیات بھی موجود ہیں۔ اس کا راستہ خاک قصبے کے اندر سے بھی جاتا ہے۔ اور خاک قصبے میں داخل ہونے سے دو کلومیٹر پہلے ایک سائیڈ روڈ شمال کی طرف جاتی ہے۔ وہ بھی گھوم کر اس گرین فال اور جنگل تک ہی جاتی ہے" ——— روتھم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ یہی کافی ہے۔ وہاں کوئی آدمی تو ہوگا تمہارا" ——— عمران نے پوچھا۔

" یس باس۔ وہاں ایک آدمی ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں" روتھم نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھا۔ اور واپس مڑا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال آ گیا۔ اس نے تیزی سے مڑ کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ لارڈ ہاؤس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

" لارڈ رابنسن سے بات کراؤ۔ میں کارسن بول رہا ہوں" ——— عمران نے کارسن کے لہجے میں کہا۔ تاکہ اگر لارڈ اس کا فون چیک کرے تو اُسے یہی معلوم ہو سکے کہ واقعی کال کارسن کی کوٹھی

سے ہی ہو رہی ہے۔

" لارڈ صاحب جاگیر پر گئے ہوئے ہیں کٹوک میں جناب" ــــــ دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ جواب دیا گیا۔

" کب آئیں گے واپس" ــــــ عمران نے پوچھا۔

" جناب۔ ان کا پروگرام پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلنا ہے۔ اس لئے کچھ کہا نہیں جاسکتا جناب کہ کب واپسی ہو گی" ــــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" یہ کٹوک کہاں ہے" ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" جناب۔ فاک کے جنوب میں۔ پہاڑی سلسلے کے پیچھے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہ لارڈ صاحب کی جاگیر ہے" ــــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور عمران کٹوک کا محل وقوع سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" تو لارڈ صاحب پہاڑی لومڑیوں کا شکار فاک کی جنوبی پہاڑیوں میں ہی کھیلتے ہوں گے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

" یس سر" ــــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کٹوک میں فون تو ہو گا" ــــــ عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ لارڈ صاحب نے جان بوجھ کر وہاں فون نہیں لگوایا۔ تاکہ وہاں کوئی انہیں ڈسٹرب نہ کر سکے" ــــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

اسی لمحے کارسن اور صفدر اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے۔



" میں نے ملازموں کو سمجھا دیا ہے" ــــــ کارسن نے کہا۔

" سنو کارسن۔ اگر تم وعدہ کرو کہ ہمارے جانے کے بعد تم کوئی ایسی حرکت نہ کرو گے جس سے ہمیں نقصان پہنچ سکتا ہو تو میں تمہیں اور تمہاری بیوی کو یہاں چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔ اور دیکھو ہمارے لئے بے حد آسان بات تھی کہ ہم تمہیں، تمہاری بیوی اور تمہارے ملازموں کو قتل کر کے یہاں سے نکل جاتے۔ اس طرح تمام خطرات دور ہو جاتے۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ کی قتل و غارت کروں۔ لیکن اگر تم نے ہمارے جانے کے بعد کوئی ایسی بات کی۔ تو پھر یہ نہ سمجھنا کہ تم دنیا میں کہیں بھی چھپ سکتے ہو۔ تمہارا اور تمہاری بیوی کا حشر عبرتناک ہو گا" ــــــ عمران نے کہا۔

" تم یقین کرو کہ میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گا" ــــــ کارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ اب ہمیں دو کاریں چاہئیں۔ اور تم اپنی بیوی کے ساتھ یہیں رہو گے" ــــــ عمران نے کہا اور کارسن کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

" آؤ۔ میں ایک اور کار بھی نکلوا دیتا ہوں" ــــــ کارسن نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں بیٹھے اس کی کوٹھی سے نکلے اور تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ جب کاریں اس چوک کے قریب پہنچیں جہاں سے فاک کو سڑک جاتی تھی تو عمران نے کار روک دی۔ اس کے پیچھے آنے والی

کار بھی رک گئی۔ عمران کی کار میں صرف صفدر تھا جب کہ باقی
ساتھی عقبی کار میں تھے۔

" یہاں سے میرے ساتھ تنویر جائے گا۔ جب کہ صفدر، نعمانی
صدیقی اور جولیا دوسری کار میں جائیں گے۔ صفدر تم یہ نقشہ
سمجھ لو کہ تم نے کہاں جانا ہے " ـــــ عمران نے جیب سے
ایک نقشہ نکال کر اُسے کار کی چھت پر پھیلاتے ہوئے کہا۔ اور
صفدر نقشے پر جھک گیا۔ اور عمران نے اُسے فاک قصبے کے
شمال میں واقع گرین فال اور اس سے ملحقہ جنگل کی طرف جانے
والا راستہ سمجھانا شروع کر دیا۔ جو فاک قصبے میں داخل ہونے
سے پہلے ہی شمال کی طرف مڑ جاتا تھا۔

" اس راستے پر چل کر تم فاک قصبے میں داخل ہونے سے
پہلے ہی مڑ جاؤ گے۔ اس لئے اگر فاک قصبے میں کوئی چیکنگ کی
جا رہی ہو گی تو تمہیں چیک نہ کیا جا سکے گا۔ یہاں جنگل میں ایک
کیبن ہے۔ وہاں روکھم کا ایک آدمی موجود ہے۔ تم نے اُسے
صرف کارسن کا حوالہ دینا ہے۔ اس کے بعد بے شک اس آدمی
کو ختم کر دینا یا بے ہوش کر دینا۔ جیسے حالات ہوں۔ تم نے
اس کیبن میں اس وقت تک چھپے رہنا ہے۔ جب تک میں تمہیں
ٹرانسمیٹر کال پر مزید ہدایات نہ دوں " ـــــ عمران نے کہا۔

" مگر آپ اور تنویر کہاں جائیں گے۔ اور یہ یک لخت نئی پلاننگ
کیسے بن گئی " ـــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور
عمران نے اُسے روکھم سے ہونے والی کال اور لارڈ رابنسن



کی جاگیر اور ان پہاڑیوں میں شکار کھیلنے کے متعلق بتا دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس نے ان پہاڑیوں میں ضرور
چیکنگ کر رکھی ہو گی۔ اور میں لارڈ رابنسن کی فن لینڈ میں حیثیت
سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے میں نے پلاننگ کی ہے۔
کہ میں اور تنویر کٹوک جائیں گے اور پھر وہاں اگر داؤ لگ سکا
تو میں چاہتا ہوں کہ میں یا تنویر دونوں میں سے اگر کوئی بھی اس
لارڈ رابنسن کا روپ دھار سکے تو زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ لارڈ
رابنسن کو کور کر کے بہرحال اس کے ساتھ پہاڑیوں پر جاؤں۔
اس طرح اگر وہاں ملٹری انٹیلی جنس نے کوئی چیکنگ کر رکھی ہو
گی تو وہ لوگ لارڈ کی وجہ سے سامنے آ جائیں گے۔ اور انہیں
آسانی سے ڈیل کیا جا سکے گا۔ ورنہ تو ہمارا لیبارٹری تک پہنچنا
بھی مشکل ہو جائے گا " ـــــ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے چلتی ہوئیں
آگے بڑھ گئیں۔ اب ایک کار میں عمران اور تنویر تھے۔ جب کہ
دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ صفدر کے پاس تھی۔ عمران نے
البتہ تھوڑا سا اسلحہ اور میک اپ باکس صفدر والی کار سے
نکلوا کر اپنی کار میں رکھ لیا تھا۔ کیونکہ صفدر اور اس کے ساتھی
تو پہلے ہی میک اپ میں تھے۔ البتہ انہیں لارڈ رابنسن کے
پاس پہنچنے کے بعد میک اپ باکس کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔

ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا اور پھر قریب ہی ایک ہموار جگہ پر شارڈی نے اُسے اتار دیا۔

" آیئے لارڈ۔ میں آپ کو یہ چوٹی دکھاؤں۔ یہیں سے ہی آپ کی جیپیں چیک کی گئی تھیں" ـــــــ کرنل ہیری نے مڑ کر پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے لارڈ رابنسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور لارڈ رابنسن سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے اس کا ساتھی جیگر بھی اتر آیا۔ شارڈی بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے۔ یہاں واقعی ریوالونگ لیکن انتہائی طاقتور رینج کی دوربین موجود تھی۔ وہاں چار آدمی تھے۔ ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی تھا۔

" یہ زیرو وکٹری ہے۔ لارڈ۔ اور یہ اس کے ساتھی" ـــــــ کرنل ہیری نے ایک لمبے تڑنگے آدمی کی طرف اشارہ کرتے



ہوئے کہا۔ اور پھر زیرو وکٹری سے لارڈ کا اور اس کے ساتھی کا تعارف کرایا۔ اور زیرو وکٹری نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر لارڈ کو سلام کیا۔

" میرے خیال میں دوربین والی ہی چوکی ہے۔ ایک ہی" ـــــــ لارڈ رابنسن نے کہا۔

" یس لارڈ۔ اور ایک ہی کافی ہے" ـــــــ کرنل ہیری نے جواب دیا۔

" او کے۔ آؤ۔ اور اب اپنا ہیڈ کوارٹر بھی دکھا دو" ـــــــ لارڈ رابنسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہاں ہیڈ کوارٹر کیا ہونا ہے لارڈ۔ میں اور شارڈی ایک غار میں موجود رہتے ہیں۔ سپیشل ٹرانسمیٹر ہمارے پاس ہے جو ہیلی کاپٹر میں موجود ہے۔ پھر اس پر شارڈی کالیں وصول کرتا ہے اور ہدایات دیتا رہتا ہے" ـــــــ کرنل ہیری نے ہیڈ کوارٹر کا لفظ سن کر ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو عملی طور پر شارڈی انچارج ہے۔ کیسے کال کرتے ہو۔ مجھے بے حد دلچسپی محسوس ہو رہی ہے۔ کال کرو کسی کو" ـــــــ لارڈ رابنسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اُسے واقعی اس سارے معاملے میں بے حد دلچسپی محسوس ہو رہی ہے۔

" شارڈی۔ ٹرانسمیٹر لے آؤ۔ ہیلی کاپٹر سے اور لارڈ صاحب کو کسی گروپ کو کال کر کے دکھاؤ" ـــــــ کرنل ہیری نے

شارڈی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس باس "۔۔۔۔ شارڈی نے کہا اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا ۔ ویسے اس کے چہرے پر شدید ناگواری اور بوریت کے آثار موجود تھے ۔ لیکن ظاہر ہے وہ لارڈ رابنسن کو کیا کہہ سکتا تھا ۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر سے وہ مخصوص ٹرانسمیٹر لے آیا ۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا اور پھر اُسے آن کر دیا ۔

" ہیلو ہیلو ۔ چیف کالنگ زیرو فور اوور "۔۔۔۔ شارڈی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" یس چیف ۔ زیرو فور اٹنڈنگ یو اوور "۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی ۔

" کوئی مشکوک بات تو سامنے نہیں آئی اوور "۔۔۔۔ شارڈی نے تیز لہجے میں پوچھا ۔

" نو چیف ۔ آل آزاو ۔ کے "۔۔۔۔ دوسری طرف سے زیرو فور نے جواب دیا ۔ اور شارڈی نے او ۔ کے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

" ویری گڈ ۔ یہ تو کوئی سپیشل ٹائپ کا ٹرانسمیٹر نظر آ رہا ہے "۔ لارڈ رابنسن نے ٹرانسمیٹر میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا ۔

" جی ہاں ۔ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے "۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیا ۔

" یہاں تمہارے کتنے گروپ ہیں ۔ کیا کیا نمبر ہیں ان کے "



لارڈ رابنسن نے پوچھا ۔

" چھ گروپ ہیں "۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیا ۔ اور پھر اس نے لارڈ کے پوچھنے پر پہاڑیوں میں موجود گروپس اور قصبے میں موجود گروپس کی تفصیلات بھی بتا دیں ۔

" اس لیبارٹری والوں سے بھی تو تمہارا رابطہ ہو گا ۔ جس کی حفاظت تم کر رہے ہو "۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے پوچھا ۔

" جی نہیں ۔ ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ اور نہ ہی ہم کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ ہمیں خصوصی طور پر منع کر دیا گیا ہے "۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" او ۔ کے ۔ تھینک یو کرنل ہیری ۔ واقعی تم نے اور شارڈی نے بہترین انتظامات کر رکھے ہیں ۔ ہمیں پسند آئے ہیں "۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے جواب دیا ۔

" شکریہ جناب "۔۔۔۔ کرنل ہیری نے جواب دیا ۔ مگر دوسرے لمحے لارڈ کا جیکٹ کی جیب میں موجود ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا ۔ اور اس کے ساتھ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل ہیری ۔ شارڈی ۔ زیرو تھری اور اس کے ساتھی بُری طرح چیختے ہوئے نیچے گرے ۔ لارڈ کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا ۔ جو مسلسل گولیاں اگل رہا تھا ۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی چند لمحے ہاتھ پیر مارنے کے بعد ساکت ہو گئے ۔

" تم نے بڑی دیر لگائی ہے انہیں ختم کرنے میں "۔۔۔۔ لارڈ رابنسن کے ساتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"مجھے معلوم ہے تنویر کہ تم بے چین ہو رہے تھے۔ لیکن میں لارڈ کے اصلی شکاریوں کی جیپوں کے دور جانے کے انتظار میں تھا۔ اور مزید تفصیلات بھی معلوم کرنی تھیں" ـــــ لارڈ رابنسن نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا وہ عمران تھا۔

"یہاں مشین گن بھی موجود ہے۔ وہ تم لے لو۔ اب ہم نے یہاں موجود سارے ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ تب ہی ہم اطمینان سے لیبارٹری پر کام کر سکیں گے" ـــــ عمران نے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ لارڈ والی تمہاری پلاننگ بے حد کامیاب رہی ہے۔ ورنہ جس طرح ان لوگوں نے یہاں پکٹنگ کر رکھی تھی ہمارا بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہو جاتا" ـــــ تنویر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بس اچانک ہی مجھے اس کا خیال آگیا۔ اور جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ کٹوک میں ہے اور ان پہاڑیوں پر اس نے شکار کھیلنا ہے۔ تو ساری پلاننگ میرے ذہن میں سیٹ ہو گئی۔ پھر قدرت نے بھی ہمارا راستہ صاف کر دیا۔ وہ لارڈ میرے قدوقامت اور جسامت کا نکلا۔ اور اس نے ہم دونوں کو علیحدہ بلا لیا۔ اگر ہم چند منٹ مزید لیٹ ہو جاتے تو وہ شکار کھیلنے کیلئے روانہ ہو چکا ہوتا" ـــــ عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران چند لمحے غور سے ٹرانسمیٹر پر موجود بٹنوں اور ان کی ساخت پر غور کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک بٹن دبایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ اوور" ـــــ عمران کے منہ سے شارٹی کی



آواز نکلی۔

"زیرو تھری اٹنڈنگ یو چیف اوور" ـــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"زیرو تھری۔ اپنے ساتھیوں سمیت فوراً دوربین والی چوٹی پر پہنچ جاؤ۔ فوراً۔ میں یہاں موجود ہوں۔ اٹ از ایمرجنسی اوور" ـــــ عمران نے شارٹی کے لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ دوسری طرف سے زیرو تھری نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب پہلے ہمیں چیک کرنا پڑے گا کہ یہ لوگ کہاں سے آتے ہیں پھر جیسے ہی یہ اوپر پہنچیں۔ سائیلنسر لگے ریوالور سے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تاکہ پہاڑیوں میں فائرنگ کی آوازیں نہ گونج اٹھیں۔ اس طرح دوسرے گروپ چوکنا ہو سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"تو مطلب ہے۔ اسی طرح باری باری سب کو اوپر بلا کر ان کا خاتمہ کرنا ہوگا" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ ڈیوٹی تم نے سرانجام دینی ہے۔ آخر تم لارڈ رابنسن کے میر شکار ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اصل شکار تو یہی ہے انسانوں والا۔ وہ لارڈ خواہ مخواہ لومڑیوں کے شکار کو شکار سمجھتا تھا" ـــــ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر وہ دوربین کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ زیرو تھری اور اس کے گروپ کو چیک کر سکے۔ اور پھر ان سب

کو چوٹی پر بلانے اور ان کا خاتمہ کرنے میں انہیں دو گھنٹے لگ گئے۔ اب وہاں ملٹری انٹیلی جنس کے افراد کی لاشیں ہی بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

" اب کیا ان قصبے والوں کو بھی بلانا پڑے گا " ____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ انہیں وہاں گھومنے پھرنے دو۔ موج کر لیں " ____ عمران نے کہا۔ اور سپیشل ٹرانسمیٹر اٹھائے وہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اس کے ساتھ تھا۔

" اب کیا کرنا ہے " ____ تنویر نے کہا۔

" ہیلی کاپٹر پر اس کیبن میں جا کر صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو بلا لاتے ہیں۔ تاکہ پھر اس لیبارٹری کا دوبارہ پوسٹ مارٹم کیا جا سکے " ____ عمران نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ لیبارٹری کے لئے جو مخصوص اسلحہ عمران نے کارسن سے حاصل کیا تھا وہ بھی صفدر وغیرہ کے پاس ہی تھا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر مورسن نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا۔ یہ انٹرلنکڈ فون تھا۔ جس کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ لیبارٹری کے اندر سے ہی اُسے کال کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں " ____ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" ڈاکٹر ہاکسن بول رہا ہوں۔ آپ ذرا مشین روم میں آ جائیے۔ جلدی " ____ دوسری طرف سے مشین روم کے انچارج ڈاکٹر ہاکسن کی آواز سنائی دی۔

" کیا ہوا۔ خیریت " ____ ڈاکٹر مورسن نے چونک کر کہا۔

" آپ آئیے تو سہی۔ میں آپ کو ایک خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں۔ جلدی آئیے " ____ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کیا خاص چیز نظر آگئی ہے اسے"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مشین ہال میں داخل ہوا تو اس نے ڈاکٹر ہاکسن کو آؤٹ ڈیو چیکنگ مشین کے سامنے کھڑا دیکھا۔

"کیا ہو گیا ہے ڈاکٹر ہاکسن"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ ادھر دیکھئے۔ لاشوں کے ڈھیر"۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر مورسن بے اختیار چونک پڑا۔

"لاشوں کے ڈھیر۔ کیا مطلب"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر مشین کے درمیان سکرین پر نظر آنے والے منظر پر اس کی نظریں جیسے چپک سی گئیں۔ یہ ایک پہاڑی چوٹی کے قریب ایک چھجے دار چٹان کا منظر تھا۔ یہاں واقعی ہر طرف مقامی افراد کی لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی نظر آرہی تھیں۔ ایک بڑی سی ریوالونگ دوربین بھی موجود تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا ہے۔ یہ کہاں کا منظر ہے۔ یہ لاشیں یہ دوربین۔ یہ سب کیا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس قدر لاشیں دیکھ کر اس کا دماغ سن سا ہونے لگ گیا تھا۔



"میں نے ویسے ہی آؤٹ لک چیک کرنے کے لئے مشین آن کی۔ اور پھر میں چیکنگ کرتا رہا۔ اسی دوران اچانک یہ منظر سامنے آگیا۔ یہ لیبارٹری والی پہاڑیوں کا ہی منظر ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور کیوں لاشوں میں بدل گئے ہیں۔ کس نے مارا ہے انہیں۔ یہ تو قتل عام ہے"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

"اس دوربین کو دیکھ کر میرا آئیڈیا ہے کہ یہ سرکاری آدمیوں کی لاشیں ہیں۔ وہ شاید یہاں چیکنگ پر تعینات تھے۔ پھر ان سب کو کسی پراسرار طریقے سے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور جس طرح یہ قتل عام ہوا ہے۔ اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ قتل عام انہی پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہی کیا ہوگا۔ پہلے بھی الفانسو اور اس کے ساتھیوں کا سیکورٹی ونگ میں ان لوگوں نے قتل عام کیا تھا"۔ ڈاکٹر ہاکسن نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ لوگ تو گرفتار کر لئے گئے تھے۔ اور ملٹری انٹیلی جنس انہیں لے گئی تھی۔ اور مجھے ڈیفنس سیکرٹری نے فون پر بتایا تھا کہ خصوصی عدالت نے انہیں موت کی سزا دے دی ہے۔ یقیناً وہ تو ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ یہاں کیسے آسکتے ہیں۔ نہیں یہ کوئی اور چکر ہے۔ مجھے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنی پڑے گی"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"بالکل جناب۔ یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے"۔۔۔ ڈاکٹر

باکسن نے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن تیزی سے وائرلیس فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ پی۔ اے۔ ٹو ڈیفنس سیکرٹری "___ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

" میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں۔ باکسٹن لیبارٹری سے۔ سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ "___ ڈاکٹر مورسن نے تیز لہجے میں کہا

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں "___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ راڈرک بول رہا ہوں ڈیفنس سیکرٹری "___ چند لمحوں بعد ڈیفنس سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" جناب۔ میں ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں "___ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔ اور پھر اس نے پہاڑی کی چوٹی پر موجود دوربین اور لاشوں کے متعلق تفصیل بتا دی۔

" اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہاں پہاڑیوں پر تو ملٹری انٹیلی جنس نگرانی کر رہی تھی۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس لئے خطرہ تھا کہ وہ دوبارہ لیبارٹری پر ریڈ کرے گا۔ کہیں یہ لاشیں ملٹری انٹیلی جنس والوں کی نہ ہوں۔ ویری بیڈ "___ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" پھر اب کیا کرنا ہے جناب "___ ڈاکٹر مورسن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

" تم نے وہ راستہ تو بند کر دیا ہو گا۔ جہاں سے یہ پاکیشیائی گروپ پہلے لیبارٹری میں داخل ہوا تھا "___ ڈیفنس سیکرٹری



نے پوچھا۔

" یس سر "___ ڈاکٹر مورسن نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ تم بہرحال ہوشیار رہنا۔ اب مجھے ملٹری کو حرکت میں لانا پڑے گا۔ میں خود بھی وہیں آ رہا ہوں۔ لیکن کچھ بھی ہو جائے تم نے بہرحال لیبارٹری کو نہیں کھولنا۔ سمجھ گئے ہو "___ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر "___ ڈاکٹر مورسن نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر مورسن نے فون آف کیا۔ اور اسے وہیں میز پر رکھ دیا۔

" یہ تو انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ کاش اس وقت ہم ہمت کر لیتے۔ تو جیسے ہی یہ بے ہوش ہوئے تھے۔ ان کا خاتمہ کر دیتے " ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی بات کا باکسن نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کھڑا رہا۔

" یہ لوگ دوبارہ لیبارٹری کی دیوار اڑانے کی کوشش کریں گے۔ تم پوری طرح ہوشیار رہو۔ ڈاکٹر باکسن "___ ڈاکٹر مورسن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ڈاکٹر باکسن نے سر ہلا دیا۔

" فکر نہ کریں۔ اب وہ بچ کر نہ جا سکیں گے "___ ڈاکٹر باکسن نے جواب دیا۔

" میں دفتر جا رہا ہوں۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے بلا لینا "___ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" ڈاکٹر مورسن بہتر ہے کہ آپ یہیں رہیں۔ جب تک ملٹری کے لوگ یہاں نہیں پہنچ جاتے۔ ہو سکتا ہے ہمیں کوئی فوری فیصلہ کرنا پڑے" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید فکر مندی کے آثار نمایاں تھے۔

" یہ غار مولا تو ہمارے لئے عذاب جان بن گیا ہے۔ یہ لوگ تو بھوتوں کی طرح پیچھے لگ گئے ہیں" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر مورسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" اصل میں ہمارے سرکاری اداروں کی کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے۔ ڈاکٹر مورسن۔ اب آپ خود دیکھیں۔ کہ یہ ملٹری انٹیلی جنس والے ان لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں یہاں سے لے گئے ہیں لیکن اب سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور نہ صرف فرار ہو گئے ہیں بلکہ یہاں پہنچ کر انہوں نے یہ قتل عام بھی کر ڈالا ہے" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے پہلے تو سر ہلایا اور پھر وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوہ۔ اس گروپ کو تو چیک کرو۔ وہ کہاں ہے۔ آخر وہ ان لوگوں کو ہلاک کر کے واپس تو نہ چلا گیا ہو گا" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" میں چیک کر رہا ہوں جناب۔ لیکن دور دور تک پہاڑیوں میں کوئی زندہ انسان ہی نظر نہیں آرہا" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے



جواب دیا۔

" کمال ہے۔ یہ تو طلسم ہوشربا بن گیا ہے۔ آخر قاتل کہاں چلے گئے۔ اور اگر چلے گئے ہیں تو کیوں چلے گئے ہیں۔ کہیں وہ غار دن کے اندر سے دوبارہ کوئی دیوار توڑنے کی کوشش نہ کر رہے ہوں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

" نہیں جناب۔ میں نے سیکورٹی ونگ کی تمام مشینوں کو یہاں لنک کر رکھا ہے۔ جیسے ہی وہ کسی دیوار کو توڑنے کی کوشش کریں گے مجھے معلوم ہو جائے گا۔ اور پھر سپیشل ریز کے ذریعے انہیں مفلوج کر دیا جائے گا" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ڈاکٹر ہاکسن چونک پڑا۔

" ملٹری آگئی ڈاکٹر مورسن" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن کی مطمئن سی آواز سنائی دی۔

" کہاں۔ کیسے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے اچھل کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یہ دیکھئے۔ دس ہیلی کاپٹر ہیں۔ اور اب یہ لوگ پہاڑیوں پر اتر کر پوزیشنیں سنبھال رہے ہیں" ـــــ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔ اور پھر واقعی ڈاکٹر مورسن کے حلق سے بھی اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا۔ واقعی ملٹری کے مخصوص ہیلی کاپٹر پہاڑیوں پر اتر رہے تھے۔ اور اس میں سے مسلح فوجی اتر اتر کر پہاڑیوں میں پھیلتے جا رہے تھے۔ ایک بڑا ہیلی کاپٹر اس چوٹی پر اترا

تھا۔ جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اور پھر انہیں ڈیفنس سیکرٹری راڈرک بھی اسی ہیلی کاپٹر سے اترتا دکھائی دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب یہ پاکیشیائی کسی طرح بھی لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب ہم پوری طرح مطمئن ہو کر کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ میں دفتر جا رہا ہوں" ـــــــ ڈاکٹر مورسن نے مطمئن انداز میں کہا۔ اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



عمران نے ہیلی کاپٹر اس قدرتی جھیل کے قریب ایک کھلی جگہ پر اتار دیا۔ لیکن ہیلی کاپٹر اتارنے سے پہلے وہ ٹرانسمیٹر پر صفدر سے بات کر چکا تھا۔ اس لئے جیسے ہی ہیلی کاپٹر اترا۔ جنگل والے حصے سے صفدر اور نعمانی نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ آئے۔

" کیا رہا عمران صاحب" ـــــــ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ چونکہ تنویر اور عمران کے قد و قامت میں واضح فرق تھا۔ اس لئے صفدر عمران کو پہچان گیا تھا۔ حالانکہ وہ اس وقت لارڈ رابنسن کے میک اپ میں تھا۔

" لارڈ رابنسن کا روپ بے حد کامیاب رہا۔ واقعی یہ لارڈ ٹائپ لوگ انتہائی خوش قسمت ہوتے ہیں۔ ہر معاملے میں کامیاب ہی رہتے ہیں" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر

ہنس پڑا۔ وہ اب جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جہاں وہ کیبن
موجود تھا۔ تنویر نے البتہ راستے میں پوری واردات کی تفصیل
سنادی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مطلع مکمل طور پر صاف ہو
چکا ہے۔ اب اطمینان سے اس لیبارٹری میں داخل ہوا جاسکتا
ہے "۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو میر شکار کو لمبا چوڑا شکار کھیلنا پڑا ہے۔
بہرحال اب صدیقی یہاں جولیا کے پاس رہے گا۔ اور باقی
ساتھی اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہنچیں گے۔ اور اس کے
بعد کھیل کا آخری ایکشن شروع ہو جائے گا۔ ویسے سچ پوچھو تو
اس لیبارٹری نے مجھے خاصا خراب کیا ہے۔ ورنہ میں تو صرف
ایک فون کال پر لیبارٹری تباہ کرنے کا عادی ہوتا جا رہا تھا"
عمران نے کیبن میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور سب
ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو پھر چلیں۔ میں اسلحہ لے لیتا ہوں"۔۔۔۔ صفدر نے
کہا۔

" میں بھی ساتھ جاؤں گی "۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں جولیا۔ تمہارے لئے یہ کیبن ہی ٹھیک رہے گا ویسے
اگر تمہیں یہاں کا ماحول پسند ہو تو پھر میں اسے مستقل طور پر
بھی اس رقم سے حاصل کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔



" بکواس مت کرو۔ یہ وقت مذاق کا ہے "۔۔۔۔ جولیا نے
مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات کا
مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔

" تمہارے لئے مذاق ہوگا۔ میرے لئے تو موت زندگی کا
مسئلہ ہے۔ کیوں تنویر یار۔ تم بھی تو کچھ بولو"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہمیں یہاں بیٹھ کر وقت
ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی بھی وقت وہ لاشیں ٹریس ہو
سکتی ہیں۔ اور پھر ان پہاڑیوں پر یقیناً فن لینڈ کی پوری فوج قبضہ
کرے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں بھی پہنچ جائیں"۔۔۔۔ تنویر
نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ بھی تم نے سوچا ہے کہ ہم لیبارٹری میں داخل کیسے
ہوں گے۔ کیا صرف ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹس کے خاتمے
سے تو لیبارٹری کا راستہ نہ کھل جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ پہلے والا راستہ جو موجود ہے۔ زیادہ سے زیادہ انہوں
نے اسے بند کر لیا ہوگا تو کیا ہوا اُسے دوبارہ بھی توڑا جاسکتا
ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ اب اس راستے پر انہوں نے یقیناً خصوصی انتظامات
کر رکھے ہوں گے۔ اب ہمیں کوئی ایسا راستہ تلاش کرنا
ہوگا کہ ہم اس سیکورٹی ونگ میں جانے کی بجائے

براہِ راست اصل لیبارٹری تک پہنچ جائیں۔ ورنہ پھر وہی راستہ کھلوانے کا چکر چل پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی خود بخود سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔ کیونکہ عمران کی بات واقعی درست تھی۔

"آپ کے ذہن میں یقیناً کوئی پلاننگ ہوگی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"بالکل ہے۔ بشرطیکہ جولیا کو یہ ماحول اور کیبن پسند آجائے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس۔ آخر تم سنجیدہ کیوں نہیں رہ سکتے"۔۔۔۔ اس بار جولیا سے پہلے تنویر بول پڑا۔

"سنجیدہ رہنے کے لئے تو یہ پلاننگ کی ہے۔ ظاہر ہے پھر ساری عمر آٹے دال کے بھاؤ اور چیاؤں چیاؤں کے چکر نے ایسا سنجیدہ کرنا ہے کہ......" عمران بھلا کب باز آنے والا تھا۔

"میں کہتی ہوں بکواس بند کرو۔ ہم نے یہاں ساری عمر نہیں بیٹھے رہنا۔ مشن بھی مکمل کرنا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حقیقی طور پر جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارے گئے۔ یعنی پھر نئی جگہ دیکھنی پڑے گی۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر میں تو غریب آدمی ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یا اللہ۔ کس عذاب سے پالا پڑ گیا ہے"۔۔۔ جولیا کی جھلاہٹ عروج پر پہنچ گئی۔



"ارے ارے۔ یہ فقرے تو میں نے بعد میں کہنے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھ کر ایک طرف کو ہٹ گیا کیونکہ جولیا کا ہاتھ بے اختیار اس کے پیر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"صفدر۔ ہمیں خود ہی کوئی پلاننگ کرنی پڑے گی۔ اس کی تو عادت ہے۔ عین موقع پر بکواس کرنے کی"۔۔۔۔ تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عین موقع۔ اوہ تو موقع آ بھی گیا ہے۔ مگر وہ سہرا۔ چھوہارے۔ وہ......" عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور صفدر صدیقی اور نعمانی بے اختیار ہنس پڑے۔ جب کہ تنویر اور جولیا دونوں کے چہرے غصے کی شدت سے بگڑ سے گئے تھے۔ وہ واقعی جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ چکے تھے۔

"سنو۔ میرے ذہن میں اس سلسلے میں ایک پلاننگ موجود ہے" اچانک عمران نے اس طرح سنجیدہ لہجے میں کہا جیسے وہ زندگی بھر کبھی مسکرایا ہی نہ ہو۔ اور جولیا اور تنویر سمیت سب ساتھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا پلاننگ ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے وہاں سیکورٹی ونگ میں لیبارٹری کا مخصوص فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسی دونوں چیک کر لی تھیں۔ اس لئے وہاں جانے سے پہلے اگر اس ڈاکٹر مورسن کو فون پر یہ بتایا جائے کہ خطرے کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل ہیری اپنے چند ساتھیوں سمیت لیبارٹری کے اندر حفاظت کے لئے رہے گا۔

تو مجھے یقین ہے کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے عہدے کے پیش نظر راستہ کھول دے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے کس حیثیت سے بات کی جائے گی"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"کرنل ہیری کے لہجے میں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ کرنل ہیری تو بتا رہا تھا کہ اسے منع کیا گیا ہے کہ لیبارٹری سے رابطہ قائم نہ کیا جائے۔ ظاہر ہے اس ڈاکٹر مورسن کو بھی لازماً ایسی ہی ہدایات دی گئی ہوں گی"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہدایات حالات کے مطابق تبدیل بھی ہو سکتی ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس سے پرائم منسٹر کے لہجے میں بات کریں پھر وہ انکار نہ کر سکے گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اتنے بڑے عہدے کو استعمال کرنے سے وہ چونک پڑے گا۔ ہو سکتا ہے وہ تصدیق کرنے پر تل جائے۔ کرنل ہیری والا عہدہ ٹھیک رہے گا۔ میں اسے ڈیل کر لوں گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھا ہوا وائرلیس فون پیس اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف ملٹری انٹیلی جنس کرنل ہیری بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر مورسن سے بات کرائیں"۔۔۔ عمران نے کرنل ہیری کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔



"یس۔ ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر مورسن۔ میری سروس کے ایجنٹوں نے پہاڑیوں پر پکٹنگ کر رکھی ہے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو چکے ہیں۔ وہ یقیناً یہیں آئیں گے۔ اور لیبارٹری کی مکمل حفاظت کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں خود اپنے چند خاص ساتھیوں سمیت لیبارٹری کے اندر رہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے اس طرح آواز بدل کر بیوقوف بنانے کی ضرورت نہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے پہاڑیوں پر ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹوں کا قتل عام کیا ہے۔ اور ابھی ڈیفنس سیکرٹری راڈرک نے مجھے بتایا ہے کہ ان لاشوں میں کرنل ہیری کی لاش بھی موجود ہے۔ اور اب ملٹری کے سینکڑوں مسلح جوانوں نے ان پہاڑیوں کو گھیر رکھا ہے۔ اس لئے تم مجھے بےوقوف بنا کر لیبارٹری کا راستہ کھلوانا چاہتے ہو۔ لیکن یہ سن لو کہ تم یا تمہارے ساتھی لیبارٹری کے اندر قیامت تک داخل نہ ہو سکیں گے"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر مورسن نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے فون آف کر دیا۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی ڈاکٹر مورسن کی بات سن کر لٹک گئے تھے۔

"ویری بیڈ۔ تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ انہوں نے نہ صرف لاشیں چیک کر لیں بلکہ وہاں ملٹری بھی پہنچ گئی"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے مجھے اس قدر جلد ان لاشوں کی دریافت کا اندازہ نہ تھا۔ یقیناً انہیں لیبارٹری کے اندر سے چیک کیا گیا ہوگا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے پھر اس ڈیفنس سیکرٹری سے بات کی ہوگی۔ نتیجہ یہ کہ وہ ملٹری لے کر وہاں پہنچ گیا۔ بہرحال اس فون کال سے ہم بال بال بچ گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر مورسن ایک سائنسدان ہے۔ اس لئے اس نے سب کچھ بتا دیا۔ ورنہ وہ اگر ذرا بھی چالاکی سے کام لیتا تو ہم واقعی اس بار بے موت مارے جاتے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"یہ لیبارٹری تو واقعی مصیبت بن گئی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب تو میرے خیال میں وہاں جانا حماقت ہی ہوگا۔ ہم کیوں نہ خاموشی سے واپس بلنکی چلے جائیں۔ یہ لوگ کب تک یہاں پہرہ دیں گے۔ آخر ہٹ جائیں گے۔ پھر ہم اچانک واپس آکر ریڈ کر سکتے ہیں۔ اور اس بار پوری لیبارٹری ہی اڑا دینی چاہئے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"لیبارٹری اڑانا تو زیادہ آسان کام ہے۔ لیکن پھر ہمیں وہ فارمولا نہ مل سکے گا۔ اصل مسئلہ تو اس فارمولے کا حصول ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"میرا خیال ہے۔ تنویر کی تجویز ان حالات میں درست ہے ہمیں انتظار کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔



"ہو سکتا ہے کہ وہ طویل عرصے تک فوج کے ایک دستے کو یہاں رکھیں۔ اور ادھر کارسن کا بھی آسانی سے پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اور ویسے وہاں ہمارے پاس کوئی رہائش گاہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ہم الٹا پھنس کر رہ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آخر کیا کیا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ان حالات کی وجہ سے ذہنی طور پر زچ ہو کر رہ گئی ہو۔

"اگر آپ عمران صاحب اجازت دیں تو میں ایک تجویز پیش کر دوں"۔۔۔۔ اچانک صدیقی نے کہا تو عمران سمیت سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیسی تجویز"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ چونکہ اس وقت وہ واقعی ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے سنجیدگی سے پوچھ لیا تھا۔ ورنہ عام حالات میں یقیناً وہ صدیقی کے اس فقرے پر مذاق کرنے سے باز نہ آتا۔

"اگر اس ڈاکٹر مورسن کو مشکوک بنا دیا جائے تو میرے خیال میں کام ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"مشکوک بنا دیا جائے۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر مورسن کی شخصیت کو اعلیٰ حکام کی نظروں میں مشکوک بنا دیا جائے۔ اس طرح اعلیٰ حکام خود ہی لیبارٹری کھولنے پر مجبور ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اوہ صدیقی تو واقعی دور کی کوڑی لایا ہے۔ لیکن یہ ہوگا کس طرح "
صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" ایک نظر اس ڈاکٹر مورسن کو ہم سب نے دیکھا ہوا ہے۔ اس
کا قد و قامت صفدر صاحب کی طرح کا ہے۔ میک اپ باکس یہاں
موجود ہے۔ اور صفدر صاحب اس کی آواز کی نقالی کر سکتے ہیں۔
یا سیکھ سکتے ہیں " ___ صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" پھر اس کے بعد کیا کریں " ___ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

" اس کے بعد صفدر صاحب ڈاکٹر مورسن کے لہجے میں پرائم منسٹر
چیف سیکرٹری یا ڈیفنس سیکرٹری جس کو مناسب سمجھا جائے فون
کریں گے اور کوئی ایسی فرضی مگر قابل قبول کہانی سنائیں گے۔ کہ
پاکیشیائی ایجنٹوں نے کوئی خفیہ سرنگ لگا کر لیبارٹری پر قبضہ
کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے ڈاکٹر مورسن کا روپ دھار
رکھا ہے۔ اس طرح وہ یقیناً دھوکہ کھا جائیں گے " ___ صدیقی
نے کہا۔

" تمہاری تجویز واقعی بہت اچھی ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں قابل
عمل نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے صفدر کو جس نے ڈاکٹر
مورسن کا روپ دھار رکھا ہوگا۔ گرفتار کر لیں گے۔ اور پہلے اس کی
چھان پھٹک ہو گی۔ اب ہم میں سے کسی کو بھی اس ڈاکٹر مورسن کے
کوائف کا علم ہی نہیں ہے کہ وہ کون ہے۔ اس کے بیوی۔ بچے۔
ماں باپ۔ بہن بھائی کون ہیں۔ اس نے کہاں کہاں سے تعلیم حاصل



کی ہے " ___ عمران نے کہا اور صدیقی نے بھی اس بار اثبات میں سر
ہلا دیا۔

" واقعی یہ بات تو میں نے بھی نہ سوچی تھی " ___ صدیقی نے کہا۔

" پھر ایسا ہے کہ ہم چند فوجیوں کو اغوا کر لیں۔ اور پھر ان کے میک
اپ میں ان فوجیوں میں شامل ہو جائیں۔ اور ان کے چیف کو کور کر کے
اس کی مدد سے لیبارٹری کو کھلوا لیں " ___ اس بار صفدر نے
کہا۔

" یہ لمبا پروسیجر ہے۔ اور ان ملٹری ایجنٹوں کی تھوک کے بھاؤ
ہلاکت سے وہ ویسے بھی بے حد چوکنے ہوں گے " ___ تنویر نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر ہم اسی طرح بیٹھے بحث مباحثہ کرتے رہے تو ہو سکتا ہے
وہ ملٹری والے یہاں بھی پہنچ جائیں۔ اس لئے اب ہمیں سوچنا بند کر
کے عمل شروع کر دینا چاہئے۔ کنفیوشس کا قول ہے کہ جب ذہن
جواب دے جائے تو ہاتھ پیر حرکت میں لے آنے چاہئیں۔ کسی نہ کسی
چیز کو بہرحال حرکت میں رہنا چاہئے " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" آج تو بڑے عرصے بعد آپ کو کنفیوشس کا قول یاد آیا ہے۔
ورنہ پہلے تو آپ کنفیوشس کے قول کے بغیر بات ہی مکمل نہ کیا
کرتے تھے " ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کنفیوشس فلسفی تھا اور فلسفیوں کے اقوال کی اس وقت
ضرورت پڑتی ہے جب اپنا ذہن فلسفہ بگھارنے سے رہ جائے "۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور باقی ساتھی بھی اس کے اس
خوب صورت جواب پر بے اختیار ہنس دیئے۔

" لیکن بغیر کسی پلاننگ کے وہاں جانا تو خودکشی کرنے کے برابر ہے"
جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" موجودہ سچوایشن میں پلاننگ حالات کے ساتھ ساتھ ہی بن سکتی
ہے۔ اس لئے یہاں سے چلو۔ ہم پہلے قصبے فاک میں جائیں گے۔
میں نے کرنل ہیری سے معلوم کر لیا تھا کہ قصبے فاک میں اس
کے ایجنٹ کہاں کہاں موجود ہیں۔ اس لئے ہم محفوظ جگہ پر ہیلی کاپٹر
اتار کر آبادی میں آسانی سے داخل ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے
کہا۔

" تو کیا اُسی کوٹھی میں جانا ہو گا جس کا پتہ پہلے رودھم نے بتایا تھا"
صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ ہم براہ راست پیراماؤنٹ کلب جائیں گے۔ اس کے
بعد رودھم سے مل کر یہ چیک کریں گے کہ کارسن نے اُسے کوئی
مزید ہدایت تو نہیں دی۔ پھر جیسے ہو گا ویسے ہی کر لیں گے"۔۔۔
عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور
اس کے تقریباً بیس منٹ بعد وہ پیراماؤنٹ کلب کی چھوٹی
مگر جدید عمارت کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔ جولیا اب آہستہ آہستہ
چلنے لگ گئی تھی۔ اس لئے اب اسے لادے لئے پھرنے کا مسئلہ
نہ رہا تھا۔ ہال تقریباً خالی ہی پڑا ہوا تھا۔ اس لئے عمران کے
اشارے پر وہ سب ہال میں جا کر بیٹھ گئے۔ جب کہ عمران کاؤنٹر



کی طرف بڑھ گیا۔

" رودھم سے کہو کہ کارسن کے مہمان آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے
کاؤنٹرمین سے جا کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو کاؤنٹرمین بے اختیار
چونک پڑا۔

" اوہ اچھا"۔۔۔۔ کاؤنٹرمین نے کہا اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے
انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

" کاؤنٹر سے دکی بول رہا ہوں باس۔ ایک عورت اور پانچ مرد
آئے ہیں۔ مقامی ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے کاؤنٹر پر
آ کر کہا ہے کہ آپ کو بتا دیا جائے کہ کارسن کے مہمان آئے ہیں"
کاؤنٹرمین نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے انہیں میرے دفتر میں پہنچا دو"۔۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔ اور کاؤنٹرمین نے رسیور رکھا اور ایک
سائیڈ پر موجود ایک ویٹر کو بلا کر اُسے ہدایت کی کہ عمران اور
اس کے ساتھیوں کو باس کے دفتر تک چھوڑ آئے۔ عمران نے
اشارہ کر کے اپنے ساتھیوں کو بھی بلا لیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک
خاصے کشادہ دفتر نما کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ رودھم نوجوان آدمی
تھا۔ اور چہرے مہرے سے خاصا ذہین اور ہوشیار آدمی لگ
رہا تھا۔ پہلے تو رسمی تعارف ہوا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی صوفوں
پر بیٹھ گئے۔

" آپ کے لئے تو باس نے کوٹھی اور کیبن کا پتہ معلوم کیا تھا۔
اور کہا تھا کہ آپ وہاں پہنچیں گے"۔۔۔۔ رودھم نے حیرت بھرے

انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہم نے سوچا کہ کسی کا مہمان بننے سے پہلے مناسب ہے کہ میزبان سے تعارف تو ہو جائے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روتھم بے اختیار ہنس پڑا۔

" بے حد شکریہ جناب۔ آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ رہائش گاہ کے علاوہ بھی میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں " روتھم نے نیازمندانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کارسن نے اپنا وعدہ نبھایا ہے اور ان کے آنے کے بعد روتھم کو کوئی ہدایت نہیں دی۔

" مسٹر روتھم۔ ہمیں کچھ مخصوص قسم کے آلات چاہئیں۔ ہم نے پہاڑیوں کے اندر معدنیات کا سروے کرنا ہے۔ مسٹر کارسن نے کسی بڑی پارٹی سے معدنیات کا خفیہ سودا کیا ہے۔ اور اس معدنیات کے نمونے کے حصول اور ان کی صحیح طریقے سے چیکنگ کے لئے ہمیں انہوں نے ہائر کیا ہے۔ ہم نے یہاں آکر پہاڑیوں کا سروے کیا ہے تو ہمیں چند مخصوص آلات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ بھی ہے کہ کارسن کے مقابلے میں ایک اور پارٹی بھی اس معدنیات کے چکر میں ملوث ہے۔ اس نے بھی ہمیں ہائر کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہم نے چونکہ کارسن صاحب سے پہلے معاہدہ کر لیا تھا اس لئے ہم نے انہیں جواب دے دیا۔ لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ دوسری پارٹی نے یہ منصوبہ بندی کی ہے کہ وہ ہمیں چیک کرتے رہیں۔ اور جیسے ہی ہم وہ نمونہ حاصل



کریں اور نقشہ بنائیں وہ ہم سے جبراً یہ سب کچھ حاصل کر لیں۔ یہی وجہ تھی کہ کارسن صاحب نے آپ سے خفیہ رہائش گاہ معلوم کی تھی۔ ہمارا بھی ایک مخبر دوسری پارٹی میں موجود ہے۔ اس نے ہمیں جو اطلاع دی ہے۔ اس کے مطابق یہاں فاک میں ان کے مختلف جگہوں پر دس ایجنٹ موجود ہیں۔ صرف ہماری نگرانی کے لئے۔ اس لئے اب اگر ہم نے خود جا کر یہ آلات حاصل کئے تو ان آلات کی وجہ سے ان لوگوں کو پہاڑیوں میں وہ مقام بھی سمجھ میں آجائے گا۔ اور صورت حال بگڑ جائے گی۔ کارسن صاحب سے رابطہ ہم اس لئے نہیں کرنا چاہتے کہ ہو سکتا ہے ان کا فون ٹیپ ہو رہا ہو۔ اس لئے ہم نے آپ سے رابطہ قائم کرنا زیادہ مناسب سمجھا ہے۔ عام سے آلات ہیں۔ بلیکی میں آسانی سے مل سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے علاوہ یا آپ کے کسی خاص آدمی کے علاوہ دوسرے کسی آدمی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ آلات ہمیں مہیا کئے گئے ہیں "۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ نے اچھا کیا جناب کہ براہِ راست مجھ سے رابطہ کر لیا۔ آپ مجھے ان آلات کی فہرست دیں۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر یہ آلات یہاں پہنچ جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی "۔۔۔۔ روتھم نے کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے میز پر موجود ایک پیڈ اٹھایا اور قلمدان سے قلم لے کر اس نے اس پر مطلوبہ آلات کی فہرست بنانی شروع کر دی۔

"یہ لیجئے۔ یہ ہے فہرست" ـــــ عمران نے کاغذ ردکھم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ردکھم نے ایک نظر کاغذ کو دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ابھی آیا" ـــــ ردکھم نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر نکل گیا۔

"کیسے آلات منگوائے ہیں" ـــــ پاس بیٹھی ہوئی جولیا نے ردکھم کے باہر جاتے ہی پوچھا۔

"سرنگ لگانے کے جدید آلات ہیں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہی۔ کہ ہم کہیں دور سے سرنگ لگا کر اس لیبارٹری تک پہنچیں۔ اور ویسے بھی سرنگ لگانا انتہائی ضروری تھا۔ کیونکہ اس بار میں لیبارٹری کی اوپر والی منزل پر جانے کی بجائے براہِ راست لیبارٹری کے اندر پہنچنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور جولیا سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن ہو سکتا ہے۔ اس بار انہوں نے دیواروں کے ساتھ کوئی چیکنگ سسٹم لگا رکھا ہو" ـــــ صفدر نے کہا۔

"لازماً لگا رکھا ہو گا۔ لیکن اس بار میں ایک نیا کھیل کھیلوں گا۔ لیبارٹری میں تازہ ہوا پہنچانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ میں ان راستوں سے بے ہوش کر دینے والی گیس پہلے اندر پہنچا دوں گا۔ پھر اطمینان سے دیوار توڑ کر اندر پہنچ جائیں گے" عمران نے کہا اور سب ساتھیوں کے چہرے عمران کی بات سن کر چمک



اٹھے۔ کیونکہ یہ واقعی بہترین ترکیب تھی۔

"لیکن یہ انتظامات ہر جگہ تو نہ ہوں گے۔ اور ہو سکتا ہے سرنگ لگا کر ہم جس جگہ پہنچیں وہاں ایسے انتظامات نہ ہوں" ـــــ جولیا نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لیبارٹری کی تعمیر کے لئے سامان سپلائی کرنے والے مارکو کا بنایا ہوا رف سا نقشہ بھی میرے ذہن میں ہے۔ اور میں اس کے سیکورٹی ونگ میں بھی جا چکا ہوں۔ اس لئے میرے ذہن میں وہ مقامات موجود ہیں جہاں سے تازہ ہوا لئے جانے کے انتظامات ہوں گے۔ لیبارٹریاں مخصوص نقشے کے تحت بنائی جاتی ہیں" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور تمام ساتھیوں کے چہروں پر مزید اطمینان جھلکنے لگا۔ اب انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ بظاہر اس انتہائی پیچیدہ مسئلے کو آسانی سے حل کر لیں گے۔

ڈاکٹر مورسن لیبارٹری کے مخصوص حصے میں دوسرے
سائنسدانوں کے ساتھ ایک مخصوص تجربے میں مصروف تھا۔ چونکہ
ملٹری کے آجانے کے بعد ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے کوئی
کارروائی سامنے نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ مطمئن ہو گیا تھا کہ یہ لوگ
یقیناً خوف زدہ ہو کر واپس چلے گئے ہوں گے۔ ویسے اس نے
ڈیفنس سیکرٹری سے بات کر لی تھی کہ جب تک تجربہ مکمل
نہیں ہو جاتا ملٹری اسی طرح پہاڑیوں میں موجود رہے گی۔ اور
ڈیفنس سیکرٹری نے اس کے احکامات بھی جاری کر دیئے تھے۔
ویسے لیبارٹری میں موجود سائنسدان چونکہ لیبارٹری سے باہر
نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے وہ بس معمولی سا آرام کرنے کے بعد
مسلسل کام کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہ فارمولا تیزی سے
تکمیل کے مراحل طے کرتا جا رہا تھا۔ اور ڈاکٹر مورسن کو یقین تھا



کہ اگر اسی طرح کام جاری رہا تو زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں کے
بعد فارمولے سے بننے والا ہتھیار مکمل ہو جائے گا۔ اور پھر اس کی
ٹیسٹنگ اطمینان سے دوسری مخصوص جگہوں پر ہوتی رہے گی۔
اس طرح پاکیشیائی ایجنٹوں والا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو
جائے گا۔

"ڈاکٹر مورسن۔ آپ کی کال ہے۔ ڈاکٹر ہاکسن کی طرف سے"۔
ایک جونیئر سائنسدان نے اچانک ڈاکٹر مورسن کے قریب پہنچ کر
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاکسن کی طرف سے۔ اوہ کہیں پھر کوئی چکر تو نہیں چل
گیا"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی
سے مڑا۔ اور ایک طرف بنے ہوئے شیشے کے کیبن کی طرف بڑھ
گیا۔ جہاں انٹرلنکڈ فون موجود تھا۔ اس نے جا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر مورسن بول رہا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے
تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر مورسن۔ فوراً مشین روم میں آجائیں۔ پلیز۔ عجیب سی
گڑبڑ کا پتہ مشین دے رہی ہے۔ لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی۔
کہ یہ کیسی گڑبڑ ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ہاکسن نے
قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڑبڑ۔ سمجھ نہیں آ رہی۔ کیا مطلب۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں
آ رہا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر

ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کیبن سے نکل کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں لفظ گڑبڑ واقعی شدید گڑبڑ پیدا کر رہا تھا۔

"کیا گڑبڑ ہے" ___ ڈاکٹر مورسن نے مشین روم میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر ہاکسن سے مخاطب ہو کر قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھئے۔ اس مشین کو۔ اس پر موجود ڈائل کی سوئیاں بتا رہی ہیں کہ لیبارٹری کے گرد کہیں ٹی۔ ایس۔ ریز استعمال کی جا رہی ہیں۔ اور وہ بھی مسلسل۔ لیکن مشین صرف انہیں چیک تو کر رہی ہے۔ لیکن اس کا محل وقوع بتانے سے قاصر ہے" ___ ڈاکٹر ہاکسن نے مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹی۔ ایس۔ ریز۔ وہ کیا ہوتی ہیں" ___ ڈاکٹر مورسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ریز پہاڑوں کے اندر مخصوص سرنگیں لگانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ چیکنگ مشین میں اس کو چیک کرنے کا سسٹم تو موجود ہے۔ لیکن یہ کہاں استعمال ہو رہی ہیں یہ مشین نہیں بتا سکتی" ___ ڈاکٹر ہاکسن نے جواب دیا تو ڈاکٹر مورسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"سرنگیں۔ پہاڑیوں کے اندر۔ اوہ اوہ۔ تو کہیں تمہارا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ اب خفیہ سرنگیں لگا کر لیبارٹری تک پہنچ رہے ہیں" ___ ڈاکٹر مورسن نے بوکھلائے



ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل جناب۔ میرا بھی مقصد ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ یہاں پہاڑیوں میں سرنگ لگاتا پھرے۔ اور وہ بھی اس قدر جدید ترین آلات کی مدد سے" ___ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔

"لیکن ان لوگوں نے ایسے جدید ترین آلات کہاں سے حاصل کئے ہوں گے" ___ ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"موجودہ دور میں یہ آلات حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اب تو یہ ریز معدنیات کا سروے کرنے والے عام استعمال کرتے ہیں" ___ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن نے سر ہلا دیا۔

"لیکن اگر یہ لوگ سرنگ نکال لیں تو بہرحال ان کی سرنگ کا اختتام لیبارٹری کی کسی دیوار پر ہی آ کر ہو گا۔ تو کیا اس وقت چیکنگ نہیں ہو سکتی" ___ ڈاکٹر مورسن نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"بالکل ہو گی۔ جیسے ہی انہوں نے کسی بھی دیوار کو ٹچ کیا ہمیں فوراً معلوم ہو جائے گا" ___ ڈاکٹر ہاکسن نے جواب دیا۔ اور ڈاکٹر مورسن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

"اس کا مطلب ہے ___ فوری طور پر خطرے والی کوئی بات نہیں ہے" ___ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"خطرے والی تو بہرحال کوئی بھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ صرف سرنگ لگانے سے وہ لیبارٹری کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ لیکن باہر پہاڑیوں میں فوج موجود ہے۔ پھر آخر یہ لوگ کس طرح سرنگ لگانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی" ___

ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔

"تو کیا ان ریز سے سرنگ لگاتے وقت دھماکے وغیرہ ہوتے ہیں۔ یا مشینری کی آواز تو پیدا ہوتی ہوگی"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"دھماکے تو نہیں پیدا ہوتے۔ لیکن بہرحال چٹانیں ٹوٹنے سے آوازیں تو لازماً پیدا ہوتی ہیں۔ میں خود بھی کئی سال معدنیات کے سروے والے محکمے میں کام کر چکا ہوں۔ میرے ذہن میں صرف ایک ہی توجیہہ آتی ہے۔ کہ انہوں نے پہلے زمین میں کنوئیں کی طرح کافی گہرائی میں سرنگ لگائی ہوگی۔ پھر اس گہرائی سے یہ لیبارٹری کی طرف سرنگ لگا رہے ہوں گے۔ اس طرح گہرائی میں ہونے کی وجہ سے اوپر آوازیں نہ سنائی دے رہی ہوں گی۔ ورنہ تو فوج فوری طور پر چیک کر لیتی"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے جواب دیا۔

"ویسے میرا خیال ہے کہ فوج کو الرٹ کیوں نہ کر دیا جائے۔ ہو سکتا ہے وہ تلاش کر لیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"رہنے دیں۔ جب ان لوگوں نے ختم ہونا ہی ہے۔ تو اچھا ہے ہمارے ہاتھوں ہی ختم ہوں۔ تاکہ ہم حکومت کو بتا سکیں کہ ملٹری انٹیلی جنس اور فوج سب ان کے مقابلے میں ناکام رہے ہیں لیکن ہم سائنسدانوں نے پہلے بھی انہیں گرفتار کر لیا تھا اور اب بھی"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا اور ڈاکٹر مورسن نے سر ہلا دیا۔

"لیکن اس بار ہم نے انہیں گرفتار نہیں کرنا۔ بلکہ ہلاک کرنا ہے ان کی فوری ہلاکت ضروری ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"آپ بے فکر رہیں۔ اب یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ جیسے ہی انہوں نے لیبارٹری کی کسی دیوار کو ٹچ کیا یقینی موت ان پر جھپٹ پڑے گی"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"مشین یہ تو بتا سکے گی کہ یہ ریز اب لیبارٹری سے کتنی دور کام کر رہی ہیں۔ تاکہ لیبارٹری کی دیوار تک ان کے پہنچنے کے وقت کا اندازہ ہو سکے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"یہ اگر معلوم ہو سکتا تو پھر میں انہیں ٹریس نہ کر لیتا"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا اور ڈاکٹر مورسن نے سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ تم بہرحال پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ معمولی سی غفلت سے یہ فائدہ اٹھا جائیں۔ میں واپس لیبارٹری جا رہا ہوں۔ تجربہ اس وقت انتہائی نازک مرحلے پر ہے اور میری وہاں موجودگی انتہائی ضروری ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر بہرحال الجھن کے تاثرات موجود تھے۔ ڈاکٹر ہاکسن دوبارہ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب ڈائل پر موجود سوئیاں تیزی سے واپس جانے لگیں تو وہ چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب ان مخصوص ریز کا استعمال بند کر دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے یہ استعمال اسی صورت میں بند ہو سکتا تھا جب وہ لوگ لیبارٹری کی کسی دیوار تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے

ہوں گے۔ اور اگر واقعی وہ لیبارٹری تک پہنچ گئے ہیں۔ تو پھر کسی بھی لمحے وہ لیبارٹری کی دیوار کو پہلے کی طرح توڑنے کا اقدام کر سکتے تھے۔ اور یہ وہ وقت تھا جب ڈاکٹر ہاکسن کو چوکنا رہنا چاہیئے تھا۔ اور واقعی وہ اس وقت کسی ایسے چیتے کی طرح چوکنا نظر آ رہا تھا۔ جسے شدید بھوک میں اچانک اپنی پسند کا شکار نظر آ گیا ہو۔ اور وہ نہ چاہتا ہو کہ اس کی ذرا سی غفلت سے شکار اس کے ہاتھ سے نکل جائے۔ اور چند لمحوں بعد اچانک مشین کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اور ڈاکٹر ہاکسن نے چونک کر مشین کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر کامیابی کی مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ اب اس نے ٹریس کر لیا تھا کہ یہ لوگ لیبارٹری کی شمالی دیوار کی طرف موجود تھے۔ اور بلب جلنے کا مطلب تھا کہ وہ دیوار کو توڑنے کا کوئی اقدام کر رہے ہیں۔ آؤٹ ڈیو چیکنگ مشین صرف سطح زمین سے اوپر چیکنگ کر سکتی تھی۔ اس لئے وہ ان لوگوں کو اس مشین پر چیک نہ کر سکتا تھا۔ لیکن اب ایک مخصوص جگہ مارک ہونے کی وجہ سے وہ ان پر ریڈ ڈیتھ فائر کر کے انہیں وہیں ختم کر سکتا تھا۔ جہاں یہ لوگ موجود تھے۔ چنانچہ اس نے تیزی سے ڈیتھ فائر کھولنے کے لئے کام شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ڈیتھ فائر کی مخصوص لہروں کو عین اس سپاٹ پر فکس کر لیا۔ اور تب اُسے پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اس نے صحیح ٹارگٹ فکس کر لیا ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے نچلے حصے میں



موجود ایک سرخ رنگ کے بڑے سے بٹن کو انگوٹھے کی مدد سے دبایا۔ مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلی۔ اور ایک بلب تیزی سے جل کر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بلب بھی بجھ گیا جس نے ان لوگوں کے دیوار کو چیک کرنے کا کاشن دیا تھا۔ سیٹی کی آواز بھی ختم ہو گئی تھی۔ اور مشین بھی دوبارہ نارمل پوزیشن پر پہنچ گئی تھی۔ البتہ اس نے مخصوص کاشن دے دیا تھا کہ ٹارگٹ پر ہلاکت خیز ڈیتھ فائر کامیابی سے اپنا کام کر چکا ہے۔

"وہ مارا۔ اب وہاں ان کی لاشیں پڑی ہوں گی۔ ڈیتھ فائر سے نکلنے والی مخصوص زہریلی لہروں نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ان کے خون کو جلا دیا ہو گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاکسن نے بے اختیار مسرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ ڈاکٹر مورسن کو اس کی کامیابی کی اطلاع دے سکے۔ اُسے خوشی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہ خوفناک گروپ جسے ملٹری انٹیلی جنس اور فوج نہ مار سکی تھی اس کے ہاتھوں انجام کو پہنچا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اس کے اس کارنامے کو حکومتی سطح پر بے حد سراہا جائے گا۔ اور اسی وجہ سے اس پر مزید ترقی کے دروازے کھل جائیں گے۔

سوائے جولیا کے عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری کی قریبی پہاڑیوں سے کچھ دور ایک قدرتی کریک کے اندر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ لیبارٹری یہاں سے کافی فاصلے پر تھی۔ اور انہیں یقین تھا کہ فوج لیبارٹری کے قریبی علاقے پر ہی پکٹنگ کئے ہوئے ہو گی۔ عمران کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا آلہ تھا۔ جس کے سامنے کا حصہ اس قدر چوڑا تھا جیسے آلے کے آگے بڑا سا بگل لگا ہو۔ سب ساتھیوں کے کاندھوں پر بڑے بڑے تھیلے لدے ہوئے تھے۔ جن میں مختلف قسم کا سامان موجود تھا۔ وہ سب انتہائی محتاط انداز میں عمران کی رہنمائی میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کریک کے اختتام پر وہ کھلی جگہ پر آجانے کے بعد چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ کوئی کریک نظر آتا تو وہ اس میں داخل ہو جاتے۔ کچھ دیر بعد عمران ایک چوڑی سی غار کے دھانے پر جا



کر رک گیا۔

"یہ غار ہمارے لئے مناسب رہے گی۔ یہاں سے ہمیں اپنا کام شروع کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

"گیس ماسک پہن لو۔ اور آکسیجن سلنڈر بھی اس کے ساتھ فٹ کر لو۔ لیکن آکسیجن اس وقت آن کرنا جب سانس لینا دشوار محسوس ہونے لگے۔ کیونکہ ہم نے پہلے گہرائی میں سرنگ لگانی ہے۔ اور پھر وہاں سے لیبارٹری کی طرف"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب غار میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے کاندھوں پر لدے ہوئے بیگ اتار کر نیچے رکھے اور اس میں سے گیس ماسک اور آکسیجن سلنڈر نکال کر انہوں نے گیس ماسک پہننے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ پوری طرح تیار ہو گئے۔ تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بڑے سے آلے کے سرے پر لگی ہوئی کیپ اتاری اور اسے زمین پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن جو کہ کسی پسٹل کے ٹریگر کی طرح تھا۔ دبا دیا۔ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی چٹان کا وہ حصہ جس پر آلے کا منہ رکھا ہوا تھا۔ انتہائی تیز رفتاری سے گرد میں تبدیل ہو کر فضا میں پھیلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ گیس ماسک پہن رکھے تھے۔ اس لئے وہ اطمینان سے کھڑے رہے۔ البتہ جب گرد بہت زیادہ پھیل گئی تو انہوں نے آکسیجن کی سپلائی شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھی گرد میں اٹ چکے تھے۔ اور ہر طرف گرد ہی گرد نظر آ رہی تھی۔ گرد کے بادل غار سے باہر بھی نکل رہے

تھے۔ لیکن انہیں یقین تھا کہ یہ موٹی گرد باہر نکلتے ہی بیٹھ جائے گی اور اوپر فضا میں نہ اٹھے گی۔ چنانچہ وہ اطمینان سے کھڑے رہے۔ کافی دیر بعد عمران نے آلے کو بند کیا اور پھر اسے اٹھا لیا۔ اب جہاں آلہ رکھا ہوا تھا وہاں ایک آلے کے چوڑے منہ جتنا سوراخ نیچے جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ سوراخ اس قدر چوڑا ضرور تھا کہ ایک آدمی آسانی اور سہولت سے اس کے اندر اتر سکتا تھا۔ کچھ دیر تک وہ گرد کے بیٹھنے کا انتظار کرتے رہے۔ پھر جب گرد بیٹھ گئی تو عمران نے بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کا بڑا سا گچھا اتارا اور اس کا ایک سرا اس نے اس آلے کے ساتھ باندھ کر باقی رسی اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دی۔ چونکہ عمران پہلے ہی سب کو تفصیلی ہدایات دے چکا تھا۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔ رسی کا دوسرا سرا صفدر اور نعمانی نے مل کر غار کے اندر موجود ایک چٹان کے گرد مضبوطی سے باندھ دیا۔ اور عمران نے آلہ اٹھایا اور اسے اس سوراخ میں ڈال کر رسی کو پکڑ لیا۔ آلہ تیزی سے نیچے جاتا رہا اور اس کے ساتھ ہی رسی بھی غائب ہوتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد آدھی سے زیادہ رسی غائب ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ مزید نیچے جانی بند ہو گئی۔ عمران نے ایک نظر باقی بچی ہوئی رسی کو دیکھا اور پھر اطمینان سے سر ہلا کر اس نے رسی کو اپنے ہاتھوں کے گرد لپیٹا۔ اور اچھل کر پیروں کے بل اس چوڑے سوراخ میں اتر گیا۔ صفدر اور تنویر نے اب رسی پکڑ لی تھی۔ تاکہ عمران یک لخت نیچے نہ گر جائے وہ رسی کو احتیاط سے چھوڑتے جا رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد رسی



ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ پوری طرح تن گئی۔ پھر رسی کو نیچے سے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا گیا۔ اُسی لمحے نیچے گہرائی میں روشنی نظر آنے لگی اور اس کے ساتھ ہی گہرائی میں آلے کی مخصوص سرسراہٹ سنائی دینے لگی۔ وہ سب اس سوراخ کے منہ پر کھڑے نیچے گہرائی میں موجود روشنی اور سرسراہٹ کی آوازیں سنتے رہے۔ پھر سرسراہٹ بند ہو گئی۔ اور اب اس سوراخ کے دہانے سے گرد کے بادل سے اس طرح اوپر کو اٹھنے لگے جیسے کسی چمنی سے دھواں نکلتا ہے۔ چند لمحوں بعد یک لخت روشنی غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی رسی کو مخصوص انداز میں جھٹکا لگا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران اب سائیڈ سرنگ میں داخل ہو چکا ہے۔ چنانچہ تنویر نے رسی پکڑی۔ اور دوسرے لمحے وہ اس سوراخ میں اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب اس سوراخ میں اس رسی کی مدد سے اترتے چلے گئے۔ اب غار میں صرف چٹان سے بندھی ہوئی رسی ہی نظر آ رہی تھی۔ عمران جس آلے کو استعمال کر رہا تھا۔ وہ بے حد مؤثر ثابت ہو رہا تھا۔ اس میں سے نکلنے والی مخصوص ریز سخت سے سخت چٹانوں کو موٹی گرد میں تبدیل کر کے سائیڈوں سے نکالتی چلی جا رہی تھیں۔ عمران کے ساتھیوں نے طاقتور ٹارچیں جلا رکھی تھیں۔ اور وہ اس تنگ سی سرنگ میں سینے کے بل لیٹ کر کرالنگ کے انداز میں آگے رینگتے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اور وہ مسلسل آلے کو چلاتا ہوا آگے کھسکتا جا رہا تھا۔ تقریباً پون گھنٹے تک مسلسل سرنگ لگانے کے بعد آخر کار عمران نے آلہ بند کر دیا۔ اور اس کے

ساتھ ہی اس سرنگ میں آلے کی تیز آواز یک لخت معدوم ہوگئی۔ عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے موجود تنویر کے ہاتھ سے ٹارچ لی۔ اور پھر اس ٹارچ کی تیز روشنی اس نے سامنے کے رخ ڈالی۔ مگر بے پناہ گرد کی وجہ سے کوئی خاص چیز نظر نہ آرہی تھی۔ مگر پھر آہستہ آہستہ گرد بیٹھتی چلی گئی۔ اور پھر ٹارچوں کی تیز روشنی میں انہیں سامنے موجود لیبارٹری کی سپاٹ دیوار نظر آنے لگ گئی۔

" اس دیوار کو اس آلے کی مدد سے نہیں توڑا جا سکتا"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے گیس ماسک کے ساتھ نصب مائیک کو آن کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اس دیوار پر ایسا پلستر موجود ہے۔ جس پر آلے سے نکلنے والی ریز اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ اور ویسے بھی اگر اس دیوار کو توڑنے کی کوشش کی گئی تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ اور اگر انہوں نے باہر موجود فوجیوں کو الرٹ کر دیا تو ہم سب چوہوں کی طرح مارے جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران کی آواز سب کے کانوں میں گونج اٹھی۔

" کیا آپ درست جگہ پر پہنچے ہیں۔ یہاں تو مجھے تازہ ہوا کے لئے دیوار میں کوئی انتظام نظر نہیں آرہا"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" تازہ ہوا کے پائپ اس دیوار کے اندر رکھے گئے ہیں۔ ہوا تو ظاہر ہے اوپر پہاڑی روزنوں میں سے ہی آرہی ہوگی۔ اس لئے ہمیں دور اوپر کھدائی کرنی پڑے گی۔ تاکہ ان کے دیوار سے نکلنے والے سروں کو تلاش کیا جا سکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے آلے کو اٹھا کر اس پر موجود بگل نما حصے کو ترچھا کر



کے سرنگ کے اوپر والے حصے پر لگا کر ایک بار پھر اُسے آن کر دیا۔ اور گرد ایک بار پھر پھیلنی شروع ہوگئی۔ عمران جو سینے کے بل لیٹا ہوا اوپر کی کھدائی کر رہا تھا۔ آلے کے ساتھ ساتھ جسم کو سمیٹ کر اٹھتا بھی جا رہا تھا۔ پھر پہلے وہ اکڑوں بیٹھا۔ پھر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھتا گیا۔ ابھی اس کا آدھا جسم ہی کسی کوبرے سانپ کی طرح اوپر کو اٹھا تھا کہ یک لخت سرنگ میں کڑکڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور عمران جلدی سے آلہ بند کر کے نیچے بیٹھ گیا۔ ہر طرف پھیلی ہوئی گرد نے ایک بار پھر سرنگ کو ڈھانپ لیا تھا۔ عمران کے اس انداز کی وجہ سے دیوار کے ساتھ ساتھ چٹان اوپر تک گرد میں تبدیل ہو کر غائب ہو چکی تھی۔ جب گرد خاصی بیٹھ گئی تو عمران نے ٹارچ کی روشنی اوپر ڈالی۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھیوں کو بھی وہاں کسی مخصوص دھات کا بڑا سا پائپ دیوار سے نکل کر چٹانوں کے اندر جاتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ اس کا ایک حصہ صاف نظر آرہا تھا۔ ظاہر ہے اس کا سرا چٹانوں کے اندر سے ہوتا ہوا کسی کھلی غار میں جا کر نکلتا ہوگا۔ جہاں سے تازہ ہوا اس پائپ کے ذریعے اندر لیبارٹری میں مسلسل جاتی رہتی ہوگی۔ عمران نے اپنی پشت پر لدا ہوا آکسیجن سلنڈر پہلے اتارا۔ اور پھر اس کے نیچے موجود تھیلا اتار کر اس نے آکسیجن سلنڈر کو دوبارہ پشت پر لاد کر اس کا کنکشن گیس ماسک کے ساتھ کر دیا۔ کیونکہ گرد بہرحال اب بھی کافی زیادہ تھی۔ اور اگر یہ گرد سانس کی نالی میں جانی شروع ہو جاتی تو عمران کا سانس بھی رک سکتا تھا۔ آکسیجن کی بحالی کے بعد عمران نے بیگ پر موجود گرد جھاڑی اور

پھر اس کی زپ کھول کر اس کے اندر سے اس نے ایک الیکٹرانک
آٹو میٹک کٹر نکالا اور کٹر کو اس نے اس پائپ پر رکھ کر بٹن
دبا دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کٹر کا بٹن دبا کر اسے چلاتا اچانک
دیوار کے اوپر والے حصے سے اس طرح تیز ہوا کی طاقتور لہریں نکل
کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرائیں کہ وہ سب
ان لہروں کے طاقتور دھکے کی وجہ سے بے اختیار لڑکھڑا کر رہ گئے
اس ہوا کا رنگ سرخی مائل سا تھا۔ چند لمحوں تک یہ ہوا دیوار سے
نکلی پھر ختم ہو گئی۔

" یہ انتہائی زہریلی ہوا ہے۔ اگر ہم نے گیس ماسک نہ پہنے ہوئے
ہوتے تو ہم دوسرا سانس نہ لے سکتے۔ اس ہوا میں دنیا کا سب
سے طاقتور زہر سائنائیڈ کے بخارات شامل ہیں"۔۔۔ عمران
کی آواز سب کے کانوں میں گونجی اور وہ سب عمران کی بات سن
کر بے اختیار لرز کر رہ گئے۔

" تو ہمیں چیک کر لیا گیا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ میرے خیال میں ان کے پاس جو چیکنگ مشین ہے وہ ا
سرنگ لگانے والے آلے سے نکلنے والی مخصوص ٹی۔ ایس۔ ایس ر
کو بھی چیک کر سکتی ہے۔ اس لئے انہیں بالکل اس جگہ کا علم ہو
گیا ہے۔ جہاں ہم موجود ہیں۔ اور انہوں نے ڈیتھ ویوز فائر کھو
دیا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے کٹر کو دوبارہ اس پائپ پر رکھا اور اس کا بٹن دبا دیا۔
کھرر کھرر کی انتہائی تیز آوازوں کے ساتھ ہی پائپ میں سے



جیسے چنگاریوں کی بارش سی نیچے گرنے لگی۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ
پائپ کٹ گیا۔ عمران نے تھوڑا سا ہاتھ ہٹا کر چٹان کی طرف جانے
والے پائپ کے حصے پر کٹر رکھ کر اسے دوبارہ آن کر دیا اور ایک
بار پھر کھرر کھرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی چنگاریوں کی بارش
ہونے لگی۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد پائپ کا ایک چھوٹا سا حصہ کٹ
کر نیچے گر گیا۔ عمران نے کٹر ایک طرف رکھا اور ایک بار پھر
تھیلے میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک اور چھوٹا سا آلہ نکالا۔ اس کے
پیچھے ایک پمپ لگا ہوا تھا۔ اور آگے نیلے رنگ کا ربڑ تھا۔ عمران
نے ربڑ کا آخری حصہ اس پائپ کے اوپر کیپ کی طرح چڑھایا۔
اور پھر اس آلے کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس
نے تیزی سے اس پمپ کو ہاتھ سے دبانا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل
اس پمپ کو دبائے چلا جا رہا تھا۔ پھر اچانک وہ بٹن جسے عمران
نے پریس کر دیا تھا خود بخود باہر آ گیا۔ اور عمران نے اس آلے
کو چھوڑ دیا۔ اب وہ اس کیپ کی طرح چڑھے ہوئے ربڑ کی وجہ
سے اس پائپ کے ساتھ ہی لٹکنے لگ گیا۔

" اب ہمیں صرف پانچ منٹ انتظار کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران
نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" کیا اتنی دیر میں وہاں موجود سب افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔
کہیں وہ کوئی طاقتور ایگزاسٹ نہ چلا دیں"۔۔۔ تنویر
نے کہا۔

" ایگزاسٹ تو چل رہے ہوں گے۔ تاکہ لیبارٹری کے اندر

موجود گندی ہوا کو باہر نکالا جا سکے۔ اس کے پائپ علیحدہ ہوں
گے۔ لیکن جو گیس میں نے اس پائپ کے ذریعے اندر پمپ کی ہے
وہ انتہائی زود اثر ہے۔ اور پانچ منٹ تو میں نے مکمل یقین کے
لئے کہے ہیں۔ ورنہ اس گیس کا اثر تو ایک سیکنڈ میں ہو جاتا
ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ ایگزاسٹ پائپ نہ ہو"۔۔۔ اس بار نعمانی نے
کہا۔

"نہیں۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق اس کا کلر سیاہ رکھا
جاتا ہے۔ جب کہ تازہ ہوا کے پائپ کا کلر سرخ ہوتا ہے۔ اور اگر
یہ ایگزاسٹ پائپ ہوتا تو طاقتور ایگزاسٹ فینز کی وجہ سے اس
کے کٹتے ہی اس میں سے تیز ہوا نکلنا شروع ہو جاتی"۔۔۔ عمران
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب ساتھی مطمئن ہو گئے۔

پانچ منٹ تک انتظار کرنے کے بعد عمران نے صفدر کو مخصوص
اشارہ کیا اور صفدر جو پہلے ہی اپنے کاندھے پر لدے ہوئے بڑے
سے بیگ کو اتار کر نیچے رکھ چکا تھا۔ اس نے بیگ کھولا اور اس
میں سے ڈائنا میٹ سٹکس کا ایک کافی بڑا بنڈل نکالا۔ جس
کے ساتھ بلاسٹر لگا ہوا تھا۔ اس نے اس بنڈل کو دیوار کے
ساتھ لگا کر رکھا اور پھر بیگ میں سے چارجر نکال لیا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ کافی پیچھے۔ پھر اسے بلاسٹ کرو"۔۔۔ عمران
نے کہا اور وہ سب تیزی سے واپس اس تنگ سرنگ میں
رینگتے چلے گئے۔ کافی دور جانے کے بعد عمران نے رکنے کا اشارہ



کیا۔ اور پھر صفدر کو اشارہ کیا۔ جس نے ایک ہاتھ میں چارجر
پکڑا ہوا تھا۔ اس نے چارجر کا ایک بٹن دبایا تو چارجر پر سبز رنگ
کا بلب جل اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے دوسرا بٹن دبا
دیا۔ اور سبز رنگ والا بلب ایک جھماکے سے سرخ رنگ میں تبدیل
ہوا اور پھر بجھ گیا۔ دوسرے لمحے دور سے ایک خوفناک دھماکہ
سنائی دیا۔ اور پھر تیز تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔
ان کے جسموں کے نیچے موجود چٹانیں لرز رہی تھیں۔ اور سرنگ میں
ایک بار پھر دبیز گرد کے بادل سے پھیل گئے۔ جس میں چھوٹے چھوٹے
پتھروں کی بھی آمیزش شامل تھی۔ لیکن چونکہ وہ کافی فاصلے پر تھے۔
اس لئے پتھر ان تک نہ پہنچ پا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد آوازیں بند
ہو گئیں۔ اور گرد بھی بیٹھنے لگ گئی۔

"آؤ"۔۔۔ عمران نے تیزی سے آگے کی طرف کھسکتے ہوئے کہا۔
اور جب وہ سب کرالنگ کے انداز میں کہنیوں کے بل گھسٹتے ہوئے
اس جگہ پہنچے جہاں انہوں نے ڈائنا میٹ سٹکس لگائی تھیں۔ تو
وہاں دیوار کا ایک بڑا حصہ غائب ہو گیا تھا۔ اور دوسری طرف ایک
بڑا وسیع ہال سا نظر آ رہا تھا۔ جس میں دس کے قریب آدمی
کرسیوں پر بیٹھے ہوئے جھول رہے تھے۔ اور چار آدمی فرش پر
ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ میزوں پر موجود انتہائی
نازک اور پیچیدہ مشینری ابھی تک چل رہی تھی۔ اور عمران تیزی سے
دیوار کے اس ٹوٹے ہوئے حصے کو کراس کر کے دوسری طرف
پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ یہ تو لیبارٹری کا مین حصہ ہے۔ یہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر دیوار میں نصب ایک قدآدم مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے اور مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ یہ کنٹرولنگ مشین تھی۔ عمران نے اس کے کئی مختلف بٹن دبائے۔ تو مشین پر جلنے بجھنے والے بلب ایک جھماکے سے بجھ گئے اور اس کے ساتھ ہی میزوں پر موجود مشینری بھی بے جان ہو گئی۔

"اب یہ گیس ماسک اتار دیں" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک اور بڑے ہال میں پہنچا۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہاں فرش پر تین افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک ڈاکٹر مورسن تھا۔ یہاں بھی مشینیں چل رہی تھیں۔ دوسرے آدمی کا ہاتھ ایک مشین کے ایک ہینڈل پر جما ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس مشین کو آپریٹ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے مہلت نہ مل سکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک ایک کر کے ساری مشینیں آف کر دیں۔ پھر اس نے آکسیجن کی سپلائی گیس ماسک سے کاٹ کر گیس ماسک اتار دیا۔ اور کمر پر لدا ہوا سلنڈر بھی اتار کر رکھ دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ عمران نے پشت پر موجود بیگ بھی نیچے اتارا۔

"یہاں سب سے پہلے باتھ روم تلاش کرو۔ اور اپنے لباس



وغیرہ صاف کر لو۔ اگر ہم اسی حالت میں باہر گئے تو پورا قصبہ بھوتوں کو دیکھ کر بھاگ اٹھے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھی بھی مسکرا دیئے۔ کیونکہ اس وقت جس طرح وہ گرد سے اٹے ہوئے تھے وہ واقعی بھوت ہی لگ رہے تھے۔ صرف ان کے بال اور چہرے گرد سے محفوظ تھے۔ کیونکہ ان کے سروں اور چہروں پر گیس ماسک چڑھے ہوئے تھے۔

عمران نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک انجکشن نکالا۔ اس کی کیپ ہٹائی۔ اور پھر انجکشن میں موجود سیال کا ایک چوتھائی حصہ اس نے ڈاکٹر مورسن کے بازو میں انجکٹ کر کے سوئی واپس کھینچی اور اس پر دوبارہ کیپ چڑھا کر اس نے انجکشن بیگ میں رکھا اور بیگ کی زپ بند کر دی۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر مورسن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحے تو وہ فرش پر پڑا آنکھیں ٹپٹپاتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کک ـــ کک ـــ کون ہو تم۔ کون ہو تم" ـــــ ڈاکٹر مورسن کے حلق سے حیرت کی شدت کی بنا پر چیخ نما آواز نکلی۔

"تمہارے پرانے مہمان۔ اور دیکھ لو کہ ہم کیسے ڈھیٹ مہمان ہیں کہ میزبان نے تو ہمیں گھر سے باہر نکال دیا تھا۔ لیکن ہم واپس آ گئے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ سب

اس وقت نئے میک اپ میں تھے۔ اس لئے ڈاکٹر مورسن انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

" مم ـــــ مہمان۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاکیشیا کی ایجنٹ ہو" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم پاکیشیا کی ایجنٹ ہیں۔ تم نے باہر فوج بلا رکھی تھی۔ لیکن دیکھ لو۔ اس کی موجودگی کے باوجود ہم اپنا فارمولا لینے کے لئے تم تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اب میری بات سن لو۔ اگر تم شرافت سے فارمولا ہمارے حوالے کر دو تو تم بھی زندہ بچ سکتے ہو اور تمہارے باقی سائنسدان ساتھی بھی۔ ورنہ دوسری صورت میں تم سمیت یہاں موجود تمہارا ہر ساتھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور فارمولا بہرحال ہم تلاش کر ہی لیں گے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" فف ـــــ فف ـــــ فارمولا۔ تو تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے۔ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ اگر تم نے درست اور مکمل فارمولا ہمارے حوالے کر دیا تو" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے تیز چمک سی پیدا ہوئی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

" میں دے دیتا ہوں تمہیں فارمولا۔ پلیز ہمیں کچھ نہ کہو۔ ہم سب تو سائنسدان ہیں۔ ہمیں تو حکومت نے جو کام کرنے کے لئے کہا ہے ہم اسے کرنے پر مجبور ہیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔



" اسی لئے تو میں نے آفر کی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" آؤ میرے ساتھ۔ فارمولا میرے دفتر کے خفیہ سیف میں ہے" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

" ایک منٹ۔ دوسری طرف منہ کر کے اپنے ہاتھ پشت پر کرو۔ جلدی کرو" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" کک ـــ کک ـــ کیوں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے چونک کر کہا۔ مگر دوسرے لمحے عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور ڈاکٹر مورسن چیخ مار کر تھپڑ کے زور سے ہی دوسری طرف گھوم گیا۔ دوسرے لمحے عمران اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ عقب میں جا کر کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی پڑ چکی تھی" ـــــ عمران نے بازو سے پکڑ کر اسے دوبارہ گھما دیا۔

" اب چلو۔ تم نے پہلے بھی ہمیں ڈاج دیا تھا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم دوسری بار بھی یہی حرکت دوہرا کر اپنے اور اپنے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتروا بیٹھو۔ چلو اور مجھے بتاؤ کہ کہاں ہے وہ سیف۔ میں خود اسے کھولوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ڈاکٹر مورسن جس کے ناک اور منہ سے ایک ہی تھپڑ کھا کر خون کی لکیریں سی بہہ نکلی تھیں۔ ہونٹ بھینچے اور سر جھکائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کرنل صاحب ۔ پہاڑیوں کے نیچے دھماکہ ہوا ہے" ____
خیمے کا پردہ ہٹا کر ایک فوجی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔ اور
خیمے کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا کرنل بے اختیار اچھل کر کھڑا
ہو گیا۔

" دھماکہ ۔ کیا مطلب ۔ کس نے کیا ہے دھماکہ" ____ کرنل نے
حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" معلوم نہیں سر ۔ ہم نے پہاڑیوں پر جاسوسوں کے قدموں
کی آوازیں سننے کے لئے جو آلہ لگایا ہوا تھا ۔ اس نے دھماکے کی
نشاندہی کی ہے ۔ میجر براؤن نے بتایا ہے سر" ____ فوجی نے
جواب دیا ۔

" اوہ اوہ ۔ کہاں ہے میجر براؤن ۔ میں خود جا کر دیکھتا ہوں"
کرنل نے قدرے متوحش سے لہجے میں کہا اور پھر خیمے سے نکل کر



وہ پہاڑی چٹانوں پر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ کچھ دور ایک غار
کے باہر ایک نوجوان میجر تین فوجیوں کے ساتھ کھڑا تھا ۔ اس کے
ہاتھوں میں ایک باکس نما آلہ تھا ۔

" کیا واقعی کوئی دھماکہ ہوا ہے میجر براؤن" ____ کرنل نے
اس کے قریب پہنچتے ہی کہا ۔

" بالکل ہوا ہے سر ۔ آلے نے اسے باقاعدہ ریکارڈ کیا ہے ۔
یہ دیکھیں ۔ یہ ساٹھ فٹ کی گہرائی میں ہوا ہے ۔ اور کافی شدید
دھماکہ ہے ۔ اس کی شدت دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے ۔ کہ یہ
انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ کا دھماکہ ہے" ____ نوجوان جس
کا نام میجر براؤن تھا ۔ تیز لہجے میں جواب دیا ۔ اور کرنل اس کے
ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس آلے پر جھک گیا ۔ جس پر چار خانے
بنے ہوئے تھے ۔ اور ان میں سے ایک خانے میں بلب جل رہا تھا ۔
اور اس میں موجود سوئیاں مختلف ہندسوں پر جمی ہوئی تھیں ۔

" ہونہہ ۔ واقعی ۔ لیکن پہاڑیوں کے نیچے کیسے دھماکہ ہوا ہو گا"
کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" سر ۔ لیبارٹری جس کی حفاظت ہم کر رہے ہیں ۔ انہی
پہاڑیوں کے نیچے کہیں موجود ہے ۔ اور جہاں تک میرا اندازہ ہے ۔
وہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی قدرتی غار یا کریک کی مدد سے اس
لیبارٹری تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ اور یہ دھماکہ
انہوں نے یقیناً لیبارٹری کی کسی دیوار کو تباہ کرنے کے لئے کیا
ہو گا" ____ میجر براؤن نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ۔ تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں اوپر تو دور دور تک کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا"۔۔۔۔۔ کرنل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سر۔ اس آلے سے دھماکے کی سمت اور محل وقوع تو معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن کچھ دیر پہلے مجھے الیون الیون گروپ نے بتایا تھا کہ انہوں نے پہاڑیوں کے درمیان گرد سی اٹھتی ہوئی دیکھی ہے لیکن میں نے اس لئے خیال نہ کیا تھا کہ ہوا چلنے کی وجہ سے معمولی سی گرد تو اکثر اٹھتی ہی رہتی ہے۔ لیکن اب اس دھماکے کے بعد میرا خیال ہے۔ اس جگہ کی باقاعدہ چیکنگ ہونی چاہیئے"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

" اوہ اوہ۔ واقعی ہمیں پوری طرح چوکنا رہنا چاہیئے۔ چلو ادھر میں فوری طور پر چیک کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ کرنل نے کہا اور وہ سب میجر براؤن کی رہنمائی میں دوڑتے ہوئے ایک سائیڈ پر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چٹان کے قریب پہنچے تو وہاں موجود پانچ مسلح فوجی انہیں دیکھ کر اٹن شن ہو گئے۔

" کہاں سے تم نے گرد اٹھتی ہوئی دیکھی تھی۔ سارجنٹ جانسن" میجر براؤن نے وہاں موجود ایک نوجوان سارجنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس طرف سے میجر۔ لیکن وہ گرد اوپر نہیں اٹھی۔ بس ایک بار ذرا سی نظر آئی تھی۔ پھر غائب ہو گئی"۔۔۔۔۔ سارجنٹ جانسن نے شمال کی طرف دور اشارہ کرتے ہوئے کہا۔



" چلو اور ہمیں وہ جگہ دکھاؤ"۔۔۔۔۔ کرنل نے کہا۔

" یس کرنل"۔۔۔۔۔ سارجنٹ جانسن نے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر چٹانوں کو پھلانگتے اور اونچے نیچے پہاڑی راستوں پر دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

" وہ سر دیکھئے۔ اس غار کے دہانے اور باہر ابھی تک گرد کا ڈھیر موجود ہے"۔۔۔۔۔ سارجنٹ نے ایک غار کے دہانے پر پہنچتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔ کرنل کے ساتھ میجر براؤن اور سارجنٹ جانسن اور اس کے چار مسلح فوجی تھے۔

" ٹارچیں ہیں تمہارے پاس"۔۔۔۔۔ کرنل نے مڑ کر سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر۔ دو سپیشل ٹارچیں ہیں"۔۔۔۔۔ سارجنٹ نے کہا۔ اور اس کے دو سپاہیوں نے بیلٹوں سے بندھی ہوئی ٹارچیں کھول کر سامنے کر لیں۔ ایک ٹارچ کرنل نے اور دوسری میجر براؤن نے پکڑ لی۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے پیچھے سارجنٹ جانسن اور دوسرے فوجی تھے۔

" ارے یہ سوراخ اور اس میں جاتی ہوئی رسی۔ اوہ اوہ کرنل جوزف۔ یہ مصنوعی سوراخ ہے۔ میں جانتا ہوں ایسا سوراخ کان کنی والے آج کل ایک مخصوص آلے سے بناتے ہیں اور اس آلے کی وجہ سے ہی یہ گرد نکلی ہے۔ غار میں بھی گرد کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں" میجر براؤن نے ایک ہی سانس میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے باقاعدہ جدید آلات

کی مدد سے سرنگ بنائی ہے۔ اور اب مجھے یقین آرہا ہے۔ کہ وہ دھماکہ لیبارٹری کی دیوار توڑنے کے لئے ہی ہو گا۔ اور وہ لوگ اس وقت لیبارٹری کے اندر ہی ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اب تو یہ بات یقینی ہو گئی ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تو پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کیا اس سوراخ میں گھس کر ہم ان کے پیچھے جائیں"۔۔۔۔ کرنل نے کہا۔

"یس سر۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ واپسی میں کسی اور راستے سے نکل جائیں۔ ہمیں تو اس لیبارٹری کے راستوں کا بھی علم نہیں ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"لیکن چٹان سے بندھی ہوئی رسی کا تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ یہ لوگ اسی راستے سے واپس آئیں گے۔ اور میرے خیال میں ان کے لئے یہی راستہ محفوظ رہے گا۔ دوسرے کسی بھی راستے سے نکل کر وہ ہماری فورس کی نظروں میں لامحالہ آجائیں گے۔ کیونکہ بہرحال کوئی بھی راستہ ہو۔ نکلنا تو وہ انہی پہاڑی چٹانوں میں ہی ہو گا"۔۔۔۔ کرنل جوزف نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم اس غار سے باہر باقاعدہ پکٹنگ کریں اور جیسے ہی یہ لوگ باہر آئیں انہیں بھون ڈالیں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"بالکل میرا یہی خیال ہے۔ یہ پلاننگ درست رہے گی۔ ویسے



ہم پوری فورس کو الرٹ کر دیتے ہیں اگر وہ کسی اور راستے سے نکلے تو تب بھی وہ ہم سے نہ بچ سکیں گے"۔۔۔۔ کرنل نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ کی بات زیادہ درست ہے۔ وہ لازماً اس راستے کو محفوظ سمجھتے ہوئے ادھر سے ہی واپس جائیں گے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اوکے۔ باہر آجاؤ"۔۔۔۔ کرنل نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔ جیسے میجر براؤن نے اس کی پلاننگ کو تسلیم کر کے اس کی ذہانت کو بھی تسلیم کر لیا ہو۔ اور پھر وہ سب تیزی سے غار کے دہانے سے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

فارمولے والی فائل واقعی دفتر کی ایک خفیہ سیف سے انہیں مل گئی تھی۔ عمران نے اس کا معائنہ کیا اور پھر اُسے موڑ کر جیب میں ڈال لیا۔

"اب اس کی جتنی کاپیاں کی ہیں تم نے۔ وہ بھی دے دو"۔ عمران نے ایک طرف کھڑے ڈاکٹر مورسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کاپیاں۔ کیسی کاپیاں۔ ہم نے تو اس کی کوئی کاپی نہیں کرائی" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر مورسن۔ جب میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تم فارمولا دے دو تو ہم تم سب کو زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے تو تمہاری آنکھوں میں ابھرنے والی چمک نے مجھے بتا دیا تھا کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ تم نے یہی سوچا تھا ناں کہ اصل فارمولا لے کر جب



ہم چلے جائیں گے تو تم اس کی نقل کی مدد سے کام دوبارہ شروع کرا دو گے۔ بولو۔ میں غلط کہہ رہا ہوں" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ہم نے اس کی کوئی کاپی نہیں کرائی"۔ ڈاکٹر مورسن نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تنویر۔ ڈاکٹر مورسن کی دونوں ٹانگیں اور دونوں بازو توڑ دو۔ اس کی دونوں آنکھیں بھی نکال دو۔ تاکہ یہ باقی ساری عمر اپاہج اور معذوری کی حالت میں سڑکوں پر گھسٹتا پھرے" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ساتھ کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ریڑھ کی ہڈی بھی توڑ دوں گا۔ تاکہ یہ سرے سے حرکت ہی نہ کر سکے" ـــــ تنویر نے اس طرح دانت نکوستے ہوئے کہا۔ جیسے عمران نے اُسے انتہائی من پسند کام کی اجازت دے دی ہو۔ وہ اسی طرح دانت نکوستا ہوا ڈاکٹر مورسن کی طرف بڑھ گیا جیسے کوئی شکاری شکار پر جھپٹنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ" ـــــ ڈاکٹر مورسن کو شاید تنویر کے چہرے پر کیا کیفیت نظر آئی کہ وہ انتہائی خوفزدہ انداز میں چیخ پڑا۔

"رک جاؤ تنویر۔ آخر یہ سائنسدان ہے۔ اس کے ساتھ کچھ رعایت ہونی چاہئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ اس طرح لٹک گیا جیسے کسی بچے کو اس کے من پسند

کھلونے سے جبرًا محروم کر دیا گیا ہو
" بولو۔ ورنہ اس بار تنویر میرے کہنے کے باوجود نہ رکے گا اور
تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اندھے اور معذور ہو جاؤ گے "۔۔۔۔
عمران نے کہا۔

" اس کی چار نقلیں بنائی گئی تھیں تاکہ اصل فارمولا محفوظ رہے۔
وہ لیبارٹری کے مین حصے کے سیف میں ہیں "۔۔۔ ڈاکٹر مورسن
نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد اس نے وہ چار نقلیں بھی برآمد
کر لیں۔ لیکن عمران نے ان چاروں نقلوں کو فوراً آگ لگا کر جلایا
اور راکھ بنا کر اڑا دیا۔ کیونکہ اصل کے ساتھ ساتھ انہیں اٹھا
کر پھرنا فضول تھا۔

" اور سے۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے۔ اس لئے اب تم زندہ
رہو گے۔ صفدر اس کا لباس اتار کر خود پہن لو۔ اور باقی ساتھی
بھی اپنے قد و قامت کے سائنسدانوں کے لباس پہن لیں "۔۔۔
عمران نے صفدر اور دوسرے ساتھیوں سے کہا۔ اور خود بھی وہ
ایک طرف بے ہوش پڑے ہوئے سائنسدان کی طرف بڑھ گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ سب سائنسدانوں کے لباس میں تھے۔
جب کہ ان کے چست لباس پہنے سائنسدان بے ہوش پڑے
ہوئے تھے۔ صرف ڈاکٹر مورسن ہوش میں تھا۔ صفدر نے
اُسے اپنا لباس پہنا دیا تھا۔ اس نے کئی بار اس لباس بدلنے
کی بابت سوالات کئے۔ لیکن عمران سمیت کسی نے اس کے



سوال کا جواب نہ دیا۔ وہ سب تیزی سے لباس تبدیل کرنے میں
ہی مصروف رہے۔ البتہ صفدر نے ڈاکٹر مورسن کو ایک کرسی
پر بٹھا دیا تھا۔

ابھی لباس تبدیل کر کے وہ فارغ ہوئے ہی تھے کہ اچانک
عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ اٹھا کر اپنے
ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر جیب سے مشین
پسٹل نکال کر وہ اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
اس کے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں
میں ہوتے گئے۔ کیونکہ اب انہوں نے بھی واضح طور پر باہر راہداری
میں انسانی قدموں کی آوازیں سنی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ
عمران دروازے کے قریب پہنچتا اچانک کوئی گولہ سا کھلے دروازے
سے اڑتا ہوا اندر کمرے میں آ کر گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک
خوفناک اور لرزا دینے والا دھماکہ ہوا اور پھر فضا مشین گن
کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ جیسے ہی وہ
بم دروازے سے اندر آیا عمران جو دروازے کے پٹ کے
قریب تھا اچھل کر دروازے کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ اس کے
ساتھی بھی بے اختیار دیوار کے ساتھ چمٹ سے گئے تھے۔ بم
ٹھیک کمرے کے درمیان آ کر پھٹا جہاں بے ہوش سائنسدان
پڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی دروازے سے مشین گن کی
تڑتڑاہٹ ابھری اور کرسی پر بیٹھا ہوا ڈاکٹر مورسن بری طرح
چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ اسی لمحے ایک مشین گن بردار

فوجی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اندر آیا ہی تھا کہ دروازے
کی دوسری طرف دیوار سے چمٹ کر کھڑے تنویر نے بجلی کی سی
تیزی سے اُسے جھاپ لیا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر
رکھ دیا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے نہ صرف مشین گن
تھام لی تھی بلکہ اُسے اس کے پیٹ سے ساتھ لگا کر اس کے بازو
کا دباؤ اس پر سخت کر دیا تھا۔ فوجی نے بے اختیار تڑپ کر علیحدہ
ہونا چاہا لیکن تنویر کے مضبوط بازوؤں میں وہ بس پھڑک کر
ہی رہ گیا۔

" آجاؤ۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں" ـــــ اچانک تنویر کے ساتھ
کھڑے صفدر کے حلق سے بھرائی ہوئی سی آواز نکلی۔ اور اس کے
ساتھ ہی تین فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اندر
آتے ہی تھے کہ عمران نے جو اس دوران دروازے کے پٹ کی
اوٹ سے ذرا سا باہر آ چکا تھا۔ مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔
اور کمرہ ایک بار پھر انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ تینوں ہی
مشین پسٹل کی مسلسل فائرنگ سے اچھل کر نیچے گرے اور عمران
مشین پسٹل لے کر دوڑتا ہوا باہر راہداری میں نکل گیا۔

" اسے مت مارنا۔ اس سے پوچھ گچھ کریں گے" ـــــ صفدر
نے تنویر کے بازو کو حرکت میں آتے دیکھ کر کہا۔ اور دوسرے
لمحے وہ آدمی تنویر کے بازوؤں میں جھول گیا۔

" تم ایک لمحہ اور نہ بولتے تو میں اس کی گردن توڑ ڈالتا۔
پہلے میں اس لئے رکا رہا کہ گردن ٹوٹنے کی آواز باہر موجود افراد



نہ سن لیں" ـــــ تنویر نے اس بے ہوش فوجی کو آگے کی طرف
دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور صفدر، نعمانی اور صدیقی تینوں سر ہلاتے
ہوئے تیزی سے عمران کے پیچھے دروازے کی طرف لپکے۔ مگر اُسی
لمحے عمران واپس آ گیا۔

" یہ صرف تین تھے اور اُسی راستے سے اندر آئے ہیں۔ جس
راستے سے ہم آئے تھے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باہر موجود فوج نے اس
راستے کو چیک کر لیا ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ ورنہ یہ اندر کیسے آ سکتے تھے" ـــــ عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کمرے میں ہر طرف خون اور انسانی لاشوں
کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔ اور فوجیوں کا پھینکا جانے
والا طاقتور بم عین ان کے درمیان گر کر پھٹا تھا۔ اس لئے ان
میں سے ایک سائنسدان بھی زندہ نہ بچ سکا تھا۔ سب کے
ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ اور اگر عمران ایک لمحے پہلے انہیں
الرٹ نہ کر دیتا تو یقیناً ان کا اپنا حشر بھی ان سائنس دانوں
جیسا ہونا تھا۔

" لیبارٹری کا کوئی اصل راستہ بھی تو ہو گا" ـــــ صدیقی
نے کہا۔

" ہو گا تو سہی۔ لیکن ظاہر ہے وہ بھی انہی پہاڑیوں میں ہی
کھلتا ہو گا۔ اور نجانے باہر فوجیوں کی تعداد کتنی ہو" ـــــ عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے
تیزی سے اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا۔
" اس بے ہوش فوجی کی یونیفارم اتار دو۔ یہ یونیفارم کے
لحاظ سے سارجنٹ لگ رہا ہے۔ جلدی کرو۔ اور تنویر تم میک
اپ باکس اٹھا لاؤ۔ صدیقی اور نعمانی تم مشین گنیں اور دوسرا
اسلحہ بیگوں سے نکال کر اس راستے کے پاس چھپ جاؤ۔ جب
تک میں میک اپ نہ کر لوں۔ جو بھی آئے اُسے گولیوں سے
اڑا دو۔ اس تنگ راستے سے ایک ایک کر کے ہی فوجی آ سکتے
ہیں"۔۔۔ عمران نے لباس اتارتے ہوئے تیز لہجے میں ہدایات
دیں۔ تو اس کی ہدایات کے مطابق سارے ساتھی تیزی سے
حرکت میں آ گئے۔ ادھر جب تک عمران نے لباس اتارا صفدر
نے فرش پر اوندھے منہ بے ہوش پڑے فوجی کی یونیفارم
اتار ڈالی۔ اور پھر عمران نے اس سارجنٹ کی یونیفارم پہننی
شروع کر دی۔

" اسے ہوش میں لے آؤ صفدر۔ اس کا منہ اور ناک بند
کر دو"۔۔۔ عمران نے یونیفارم پہنتے ہوئے کہا۔ اور صفدر۔
اس فوجی پر جھک گیا۔ جب تک عمران نے یونیفارم پہنی وہ فوجی
ہوش میں آ چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر اس
کی گردن پر رکھ کر اُسے ذرا سا گھما دیا۔ اور ہوش میں آ
کر اٹھنے کی کوشش کرنے والا فوجی پھر فرش پر گرا۔ اور
اس کا جسم بُری طرح پھڑکنے لگا۔ عمران پیر کو اور زیادہ موڑتا



گیا۔ اور اس فوجی کا چہرہ بے پناہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہوتا چلا
گیا۔ اس کی حالت اس قدر تیزی سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔ کہ
عمران نے یک لخت پیر کو واپس موڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی فوجی
کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ اُسی رفتار سے نارمل ہونے لگ گیا جس رفتار
سے وہ مسخ ہوا تھا۔
" کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔
" سس۔۔۔ سس۔ سارجنٹ جانسن۔ یہ یہ عذاب۔
مت مارو مجھے۔ مت مارو"۔۔۔ اس فوجی نے انتہائی تکلیف
کے عالم میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" باہر کتنے فوجی ہیں اور کون ان کا انچارج ہے"۔۔۔ عمران نے
پوچھا۔

" باہر ڈیڑھ سو کے قریب فوجی ہیں۔ کرنل جوزف اور میجر براؤن
انچارج ہیں۔ وہ باہر تم لوگوں کا انتظار کرتے رہے۔ مگر جب تم نہ
آئے تو انہوں نے مجھے سپاہیوں کے ساتھ اندر بھیجا"۔۔۔ سارجنٹ
جانسن نے کہا۔ اور عمران نے تیزی سے پیر موڑ دیا۔ اور اس کے
ساتھ ہی سارجنٹ جانسن کی آنکھیں ایک جھٹکے میں بے نور ہو گئیں۔
وہ ختم ہو چکا تھا۔ تنویر اس دوران میک اپ باکس لے آیا تھا۔ اور
عمران نے تیزی سے اپنے چہرے پر سارجنٹ جانسن کا میک اپ کرنا
شروع کر دیا۔ جب کہ تنویر اور صفدر بھی اس دوران صدیقی اور
نعمانی کے پاس چلے گئے تھے۔ عمران کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی
سے چل رہے تھے اور پھر اُسے دور سے مشین گن چلنے کی آواز

سنائی دی۔ اور اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ وہ لوگ اس وقت قطعی طور پر بری طرح پھنس چکے تھے۔ لیکن ظاہر ہے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

میک اپ کرنے کے بعد عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ وہاں ہال کمرے میں تین اور فوجیوں کی گولیوں سے چھلنی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"تم سب اپنے بیگوں سے ڈائنامیٹ سٹکس اور زیرو دن بم نکال کر پوری لیبارٹری میں مختلف جگہوں پر فٹ کر دو۔ میں اس دوران مشین ہال میں رہوں گا۔ چند مشینوں کو مکمل طور پر آف کرنا ہے تاکہ وائرلیس چارجر سے ہم ڈائنامیٹ اور زیرو بم فائر کریں تو یہ مشینیں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ اور اس لیبارٹری کا اصل راستہ بھی کھولنا ہے۔ کیونکہ اب واپس اس تنگ راستے سے جانا خودکشی کرنے کے برابر ہے" ـــــ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر وہ مشین ہال میں پہنچ گیا۔ مشین ہال میں مختلف ٹائپ کی جدید مشینری موجود تھی۔ عمران ان مشینوں پر کام کرتا رہا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی بھی ایک ایک کر کے واپس پہنچ گئے۔ وہ عمران کی ہدایات کے مطابق ڈائنامیٹ سٹکس اور زیرو دن بم پوری لیبارٹری میں فٹ کر آئے تھے۔

"اسلحہ وغیرہ جیبوں میں بھر لیا ہے ناں۔ ہو سکتا ہے وہاں ہمیں کھلی جنگ لڑنی پڑے" ـــــ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے راستہ کھولنے والا بٹن دبایا تو



گڑگڑاہٹ کی تیز آواز انہیں باہر سے سنائی دی۔ اور عمران مشین روم کے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ باقی ساتھیوں نے ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔

"پیلہ سارجنٹ جانسن اور فوجیوں کو گئے ہوئے کافی دیر ہو چکی ہے۔ اب تک تو انہیں واپس آجانا چاہیئے تھا" ـــــ کرنل جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ انہیں نہ بھیجیں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ہو سکتا ہے سارجنٹ جانسن اور اس کے ساتھی ان کے ہتھے چڑھ گئے ہوں" ـــــ میجر براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ان کی واپسی کا میں مزید انتظار نہ کر سکتا تھا۔ کوئی بات نہیں اگر سارجنٹ جانسن مر بھی گیا تو وہ بچ کر بہر حال نہ جا سکیں گے۔

ویسے میں نے سارجنٹ جانسن کو جو ہدایات دی ہیں۔ اگر اس نے
ان پر عمل کیا تو اس کا بال بھی بیکا نہ ہوگا" ____ کرنل جوزف نے
کہا اور اس بار میجر براؤن نے کوئی جواب نہ دیا۔

مزید چند لمحے انتظار کرنے کے بعد کرنل جوزف نے سارجنٹ
جانسن کے گروپ کے مزید تین سپاہیوں کو بلایا اور انہیں
سارجنٹ جانسن کے پیچھے جانے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔
میجر براؤن خاموش کھڑا رہا۔ ظاہر ہے کرنل جوزف انچارج تھا۔
اس لئے وہ اُسے اس کے ارادوں سے روک نہ سکتا تھا تینوں
سپاہی غار کے اندر چلے گئے۔ اور کرنل جوزف نے ہاتھ میں
بندھی ہوئی گھڑی دیکھی اور پھر میجر براؤن سے مخاطب ہوگیا۔

"میں نے انہیں اس لئے بھیجا ہے تاکہ یہ صورت حال معلوم
کر کے آئیں۔ اب معاملہ میری قوت برداشت سے باہر ہوتا
جا رہا ہے۔ یہ سوراخ اگر اس قدر تنگ نہ ہوتا تو میں خود اندر
جاتا" ____ کرنل جوزف نے کہا۔

"یس سر" ____ میجر براؤن نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ اس
کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ لیکن پھر ان تینوں سپاہیوں کو گئے
ہوئے آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا تو کرنل جوزف کی بے چینی
اور اضطراب عروج پر پہنچ گیا۔

"یہ آخر اندر ہو کیا رہا ہے۔ اتنا وقت تو نہیں لگ سکتا" ____
کرنل جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ زندہ ہوں گے تو واپس آئیں گے" ____ میجر براؤن



نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور کرنل جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ انہوں نے ان سب کو ہلاک کر
دیا ہوگا۔ سب کو۔ مگر کیسے۔ نہیں انہیں تو گمان بھی نہ ہوگا کہ
ہم نے ان کا راستہ دیکھ لیا ہے" ____ کرنل جوزف نے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ میجر براؤن کوئی جواب دیتا اچانک ان
سے کافی دور تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ
دونوں بے اختیار اچھل پڑے اور اس کے ساتھ ہی انہوں
نے ایک بڑی سی چٹان کو کسی ڈھکن کی طرح کھلتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ اوہ۔ لیبارٹری کا اصل راستہ کھل رہا ہے" ____
میجر براؤن نے چیختے ہوئے کہا اور کرنل جوزف کا ستا ہوا
چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے آدمی کامیاب ہو گئے ہیں۔ آؤ"
کرنل جوزف نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑا۔ جدھر
چٹان کسی ڈھکن کی طرح کھلی ہوئی تھی۔ میجر براؤن بھی اس کے پیچھے
تھا۔ اور جب تک وہ اس جگہ پہنچتے پانچ اور فوجی بھی ادھر ادھر
سے نکل کر وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور اُسی راستے سے سب سے پہلے
سارجنٹ جانسن باہر آیا۔ اس کے پیچھے چار مقامی آدمی تھے۔ جنہوں
نے سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اور ان کے اوپر سفید رنگ کے گون
تھے۔ ان کے گلے میں ناک پر چڑھانے والا مخصوص کپڑا بھی لٹک
رہا تھا۔

"کیا ہوا سارجنٹ۔ باقی فوجی کہاں ہیں۔ اور یہ صاحبان" ____

کرنل جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ باقی ساتھی وہاں موجود ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ بڑی خوف ناک جنگ ہوئی ہے۔ چودہ سائنس دان بھی مارے گئے ہیں" ـــــ سارجنٹ جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر مورسن ہے۔ میں لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ ہمارا بے حد نقصان ہوا ہے۔ ہمارے ملک کے چودہ ٹاپ سائنس دان ان ایجنٹوں کے ہاتھوں ختم ہو گئے ہیں اور اگر آپ اپنے فوجی نہ بھیجتے تو ہم بھی نہ بچتے۔ اس لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ کی بر وقت مداخلت سے کم از کم ہم چار سائنسدان تو زندہ بچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ کے پاس وائرلیس فون ہوگا۔ پلیز میری بات ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے کرائیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے کہا۔

"سارجنٹ۔ تم پہلے ہمیں تفصیل بتاؤ۔ کہ جب تم اندر گئے تو کیا ہوا۔ اور اب تک کیا ہوتا رہا ہے" ـــــ میجر براؤن نے کرنل جوزف کے بولنے سے پہلے ہی سارجنٹ جانسن سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ہم اسی تنگ سے راستے سے اندر پہنچے اور یہ ایجنٹس سائنس دانوں کے ساتھ ایک کمرے میں تھے ہم نے ان پہ فائر کھولا تو دوسرے کمرے سے بھی ہم پہ فائر کھل گیا۔ کچھ ایجنٹ دوسرے کمرے میں بھی تھے۔ میرے دو ساتھی ہلاک ہو گئے۔ کچھ سائنس دان بھی مارے گئے۔ پھر ہمارے درمیان مسلسل فائرنگ ہوتی رہی۔ ہم باقاعدہ



مورچہ بند تھے۔ کہ تین اور ساتھی بھی آ گئے۔ اس سے ہماری طاقت بڑھ گئی۔ چنانچہ ہم نے جارحانہ انداز اپنایا۔ لیکن وہ لوگ بھی انتہائی تربیت یافتہ تھے۔ اس لئے ہم بڑی مشکل سے انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور فوجیوں میں سے صرف میں زندہ بچ سکا۔ ڈاکٹر مورسن اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ کمرے کے فرنیچر کے پیچھے چھپ گئے تھے۔ اس لئے یہ بھی زندہ بچ گئے۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے لیبارٹری کا راستہ کھولا اور ہم باہر آ گئے" ـــــ سارجنٹ جانسن نے کہا۔

"آپ سب لوگ اپنے ہاتھ سروں پہ رکھ لیں فوراً" ـــــ میجر براؤن نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہاں موجود تمام فوجیوں نے یک لخت ہاتھ میں پکڑی ہوئی گنیں سیدھی کر لیں۔

"ہم ـــــ ہم تو سائنس دان ہیں" ـــــ ڈاکٹر مورسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔ ورنہ میں فائر کھول دوں گا۔ ہم پہلے تمہیں اچھی طرح چیک کریں گے" ـــــ میجر براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ جب کہ کرنل جوزف خاموش کھڑا رہا۔ اس نے میجر براؤن کے احکامات میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ شاید اس عجیب و غریب سچوئشن نے اس کے ذہن کو سن کر دیا تھا۔ اور سائنس دانوں نے بے اختیار اپنے ہاتھ اٹھا کر سروں پہ رکھ لئے۔

"سارجنٹ جانسن۔ تم بھی اپنے ہاتھ سر پہ رکھ لو۔ تمہاری چیکنگ بھی ضروری ہے" ـــــ میجر براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ یہ تو سارجنٹ جانسن ہے" ـــــ

اس بار کرنل جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سر۔ عجیب وغریب حالات سامنے آتے ہیں۔ اور وہ ایجنٹ انتہائی خطرناک بتائے گئے ہیں۔ اس لئے چیکنگ بے حد ضروری ہے" میجر براؤن نے کہا اور کرنل جوزف نے کاندھے اچکاتے ہوئے اس طرح سر کو جھٹکا جیسے کہہ رہا ہو کہ ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو۔
"آپ ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ ہماری بے عزتی کر رہے ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر مورسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تم لوگ آگے بڑھو اور سارجنٹ سمیت ان چاروں کی مکمل تلاشی لو"۔۔۔ میجر براؤن نے ڈاکٹر مورسن کی بات کا جواب دینے کی بجائے سائنس دانوں کے عقب میں کھڑے فوجیوں سے کہا۔ اور فوجی مشین گنیں کندھوں سے لٹکا کر تیزی سے سائنسدانوں کی طرف بڑھنے لگے۔
"ایک منٹ"۔۔۔ اچانک سارجنٹ جانسن نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس نے جھپٹا مار کر پاس ہی موجود میجر براؤن کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی۔ اس نے یہ حرکت اس قدر اچانک اور تیزی سے کی تھی کہ ایک لمحے کے لئے کسی کو سمجھ ہی نہ آسکی۔ اور پھر یک لخت مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کرنل جوزف اور میجر براؤن دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور اُسی لمحے چاروں سائنس دان یکلخت گھومے اور پلک جھپکنے میں وہ پانچوں فوجی جو سارجنٹ اور ان کی تلاشی لینے کے لئے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائے خالی



کھڑے تھے۔ چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرے۔ انہوں نے گھوم کر انہیں زور سے دھکیل دیا تھا۔ اُسی لمحے سارجنٹ جانسن کی مشین گن گھومی۔ اور چیخ کر نیچے گرتے ہوئے پانچوں فوجی گولیوں کی زد میں آگئے۔ اُسی لمحے دور سے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔
"بھاگو"۔۔۔ سارجنٹ جانسن نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے چاروں سائنسدان اور سارجنٹ جانسن تیزی سے ایک سائیڈ پر دوڑنے لگے۔ لیکن جیسے ہی وہ تھوڑا سا آگے بڑھے اچانک تین اطراف سے ان پر مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہوگئی۔ پھر مشین گنوں کی فائرنگ، بموں کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔

عمـــران نے جو سارجنٹ جانسن کے روپ میں تھا۔ ایک
لمبا غوطہ لگایا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک چھچے کی
طرح آگے کی طرف جھکی ہوئی چٹان کے نیچے ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے
اُسے بے اختیار پیچھے مڑنا پڑا۔ کیونکہ اُسے عقب میں اپنے ساتھیوں
کی چیخیں سنائی دی تھیں۔ عمران نے پلٹتے ہی صفدر کے علاوہ تنویر
صدیقی اور نعمانی تینوں کو گولیاں کھا کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔
اُسی لمحے صفدر نے جو ڈاکٹر مورسن کے روپ میں تھا گھوم کر چٹانوں
پر بم پھینکنے شروع کر دیئے۔ اور بموں کے خوفناک دھماکوں
کے ساتھ ایک بار پھر انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔ عمران نے
بھی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن کو قوس کی صورت میں گھماتے
ہوئے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر جو ایک اوٹ میں
تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف لپکا اور اس نے



صدیقی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھنے
لگا۔ جب کہ تنویر اسی دوران زمین پر گھسٹتا ہوا آگے بڑھا چلا
آرہا تھا۔ اس کی ٹانگوں میں گولیاں لگی تھیں۔ عمران انتہائی برق
رفتاری سے مسلسل فائر کئے چلا جا رہا تھا۔ اس لئے اس جگہ جہاں
اُس کے ساتھی موجود تھے۔ فائرنگ نہ ہو رہی تھی۔ صفدر نے صدیقی
کو اوٹ میں رکھا اور ایک بار پھر وہ نعمانی کی طرف دوڑ پڑا۔ اُسی
لمحے عمران کی مشین گن سے بھی ٹرچ کی آواز سنائی دی۔ اور جیسے
ہی ٹرچ کی آواز نکلی اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے ایک بڑا سا
بم اڑتا ہوا ٹھیک اس جگہ آیا جہاں صفدر نعمانی کو اٹھانے دوڑ
رہا تھا۔ بم نعمانی کی پشت پر لگا اور اچھل کر دوسری طرف گہرائی
میں جا گرا۔ اُسی لمحے صفدر نے نعمانی سمیت چھلانگ لگائی۔ عمران
نے یک لخت جھپٹ کر صفدر کو دونوں ہاتھوں میں سنبھالا۔ اور پھر
وہ تینوں ہی لوٹ پوٹ ہو کر اس اوٹ کے اندر گرتے چلے گئے۔
اس کے ساتھ ہی بم انتہائی خوفناک دھماکے سے پھٹا۔ یہ دھماکہ
اس قدر خوفناک تھا کہ انہیں یوں لگا جیسے جس پہاڑی پر وہ
موجود ہیں وہ ساری پہاڑی ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر گئی ہو۔
لیکن یہ احساس صرف ایک لمحے کے لئے ہوا تھا۔ دوسرے لمحے عمران
اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے انتہائی تیزی سے یونیفارم کی سائیڈ
جیب کا بٹن ایک جھٹکے سے توڑا۔ اور جیب میں موجود وائرلیس
چارجر نکال کر اس نے یکے بعد دیگرے اس کے دو بٹن دبا دیئے۔
بم کے دھماکے کی بازگشت ابھی تک پہاڑیوں میں گونج رہی تھی۔

اور اب اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر تینوں اطراف سے مشین گنوں
کی تیز فائرنگ شروع ہو گئی تھی۔ لیکن چارجر کے دونوں بٹن دبتے
ہی ان سے کچھ دور پہاڑیوں کے نیچے ہولناک گڑگڑاہٹ سنائی
دینے لگی۔ اور پھر انتہائی خوف ناک دھماکوں کے ساتھ ہی ان سے
کچھ دور پہاڑیوں کا ایک بڑا حصہ اس طرح فضا میں اٹھتا چلا گیا۔
جیسے آتش فشاں پھٹنے سے لاوا نکلتا ہے۔ عمران تیزی سے اوٹ
کے اور نیچے اپنے ساتھیوں کے ساتھ زمین پر اوندھے منہ لیٹ
گیا۔ خوف ناک دھماکوں اور چٹانوں کے ٹوٹنے کی آوازوں سے
وہاں اس قدر شور تھا کہ جیسے اس علاقے پر اچانک قیامت ٹوٹ
پڑی ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی جہاں موجود تھے وہاں چٹانیں
اس طرح لرز رہی تھیں جیسے وہ انتہائی خوف ناک زلزلے کی زد
میں آ گئی ہوں۔ دوسرے لمحے چھجے کی طرح آگے کی طرف بڑھی ہوئی
چٹان ایک خوف ناک دھماکے سے ٹوٹ کر نیچے گری اور اس کے
ساتھ ہی عمران کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھری سانس نکل
گئی۔ کیونکہ اس چٹان نے نیچے گر کر اس حصے کے سامنے والے
حصے کو پوری طرح ڈھانپ دیا تھا۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی
پڑے ہوتے تھے۔ اس طرح وہ چٹانوں اور پتھروں کی ہونے
والی متوقع بارش سے بچ گئے تھے۔ ورنہ شاید ان کے جسم بھی ان
چٹانوں اور بڑے پتھروں کی بارش سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ لیکن
اب اس بھاری چٹان کے سامنے اور سائیڈ پر آجانے سے وہ
محفوظ ہو چکے تھے۔ آہستہ آہستہ شور مدھم پڑ گیا۔ زلزلے جیسی



کیفیت بھی ختم ہو گئی۔ اور عمران اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ صفدر بھی
اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ جب کہ تنویر۔ نعمانی اور صدیقی تینوں بے ہوش
پڑے ہوئے تھے۔ تنویر اپنی قوت ارادی کی بنا پر اس اوٹ تک
تو گھسٹتا ہوا پہنچ گیا تھا۔ لیکن یہاں آ کر وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔
"صفدر۔ باہر دیکھو کیا صورت ہے"۔۔۔۔ عمران نے تیزی سے
صدیقی اور نعمانی پر جھکتے ہوئے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی
سے دوسری کھلی سائیڈ سے باہر نکل گیا۔ صدیقی کے پہلوؤں
اور بازوؤں میں گولیاں لگی تھیں۔ جب کہ نعمانی کی ٹانگوں اور
پیٹ میں گولیاں پیوست ہوئی تھیں۔ تنویر کی صرف ٹانگیں زخمی
تھیں۔ لیکن سب کے زخموں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔ اور ان
کی حالت خاصی خراب بھی تھی۔ اور خراب ہوتی چلی جا رہی تھی۔ عمران
نے تیزی سے تنویر۔ صدیقی اور نعمانی کے جسموں پر موجود گون
پھاڑ کر اتارے اور پھر اس نے انہیں پٹیوں کی صورت میں پھاڑ
کر اور زخم پر ان پٹیوں کے گولے بنا کر رکھ کر سختی سے اوپر پٹی
باندھنی شروع کر دی۔
"عمران صاحب۔ بیشتر فوجی مر چکے ہیں۔ باقی زخمی پڑے ہیں اور
ارد گرد کی پوری صورت حال ہی تبدیل ہو چکی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے
کہا۔
"جلدی سے ان کے زخموں پر کپڑے رکھ کر پٹیاں باندھو تاکہ خون
کا نکلنا بند ہو جائے۔ پھر ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے۔ ان کی
حالت بھی خراب ہے۔ اور کسی بھی لمحے یہاں مزید فوج اور پولیس

پہنچ سکتی ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور صفدر بھی سر
ہلاتا ہوا عمران کی طرح مصروف ہو گیا۔

" چلو اب نعمانی کو تم اٹھاؤ۔ خیال رکھنا اس کے پیٹ میں گولیاں
لگی ہیں۔ میں تنویر اور صدیقی کو اٹھاتا ہوں۔ ہم نے فوری طور پر
یہاں سے نکل کر اس جنگل کے کیبن تک پہنچنا ہے۔ وہاں میڈیکل
باکس ہے" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جھپٹ کر تنویر کو اٹھا کر ایک کاندھے پر اس طرح لادا کہ اس کی
زخمی ٹانگیں اس کی پشت پر آ گئیں۔ پھر وہ صدیقی کو اٹھانے لگا۔
تو صفدر نے اس کی مدد کی اور چند لمحوں بعد صدیقی کو بھی عمران
نے دوسرے کاندھے پر ایڈجسٹ کر لیا۔ ادھر صفدر نے دونوں
ہاتھوں سے نعمانی کو اس طرح اٹھایا کہ اس کے پیٹ پر دباؤ نہ
پڑے اور پھر نیچے سے اپنا گھٹنا موڑ کر اونچا کر کے اس نے ایک
لمحے کے لئے نعمانی کے جسم کو پشت کی طرف سے سہارا دیا اور
پھر ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے دونوں بازوؤں کی مدد
سے زوردار جھٹکا دے کر اپنے سر سے اوپر لے جا کر اپنے کاندھوں
پر اس طرح رکھا کہ نعمانی کا سینہ اور پیٹ اوپر کی طرف تھا۔ اور
اس کی پشت صفدر کی گردن کے عقب میں کاندھوں پر جم گئی تھی۔
اس کا نعمانی کو اٹھانے کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے کوئی ویٹ
لفٹر بھاری وزن کو لفٹ اینڈ جرک کے انداز میں اٹھاتا ہے اور
پھر وہ دونوں کھلی سائیڈ سے باہر آئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے
اونچی نیچی پہاڑیوں پر دوڑنے کے سے انداز میں آگے بڑھنے



لگے۔ وہ زیادہ تیزی سے اس لئے نہ دوڑ سکتے تھے کہ جھٹکے لگنے سے ان
تینوں کی حالت مزید خراب ہو سکتی تھی۔ اور ویسے ان کا وزن بھی
کافی تھا۔ خاص طور پر عمران پر تو تنویر اور صدیقی دونوں کا وزن تھا۔
اور یہ تو عمران کی ہمت تھی کہ وہ ان دونوں کا وزن اٹھائے ان
پہاڑی راستوں پر پھر بھی دوڑا چلا جا رہا تھا۔ ورنہ عام آدمی تو
شاید اتنا وزن اٹھا کر چند قدم بھی نہ چل سکتا۔ تھوڑی ہی
دور چلنے سے بہرحال وہ دونوں پسینے میں نہا سے گئے۔ لیکن
موجودہ صورت حال ایسی تھی کہ انہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں
کی جانیں بچانے اور لیبارٹری سے حاصل کئے ہوئے فارمولے
کو دوبارہ فن لینڈ کے حکام کے ہاتھوں میں جانے سے محفوظ
رکھنے کے لئے آگے بڑھنا ہی تھا۔ اس لئے وہ ہونٹ بھینچے اور
اپنی پوری قوت ارادی کو بروئے کار لائے آگے بڑھتے ہی چلے
گئے۔ اب ان دونوں نے ہانپنا بھی شروع کر دیا تھا اور ان
کے قدم بھی لڑکھڑانے لگے تھے۔ لیکن بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح
آگے بڑھتے ہی چلے جا رہے تھے۔ کہ اچانک انہیں اپنے سروں
پر ہیلی کاپٹر کی تیز گونج سنائی دی۔ صفدر اور عمران کے پہلے
سے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھینچ گئے۔ کیونکہ جس
جگہ وہ موجود تھے۔ اور جس پوزیشن میں تھے۔ اس صورت حال
میں ان کا ہیلی کاپٹر سے ہونے والی فائرنگ یا ان میں موجود
فوجیوں سے بچ نکلنا تقریباً ناممکن تھا۔ اسی لمحے انہیں ہیلی کاپٹر
کا شور عین اپنے سر پر سنائی دیا۔ اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر

ان سے ذرا آگے نکل کر ایک خالی اور ہموار جگہ پر اترتا چلا گیا۔
اور اس کے ساتھ ہی صفدر اور عمران دونوں بُری طرح اچھل پڑے
ان کے سُتے ہوئے چہروں پر بے اختیار اطمینان اور مسرت کا آبشار
سا بہنے لگا۔ جیسے انتہائی تھکے ماندہ آدمی کو اچانک منزل نظر آگئی
ہو۔ کیونکہ انہوں نے ہیلی کاپٹر پر موجود ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص
نشان دیکھ لیا تھا۔ اور اس نشان کا مطلب تھا کہ یہ وہی ہیلی کاپٹر
ہے جو انہوں نے کرنل ہیری اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر
کے ان سے چھینا تھا۔ اور جس کی مدد سے وہ پہلے جنگل والے
کیبن اور پھر فاک قصبے میں گئے تھے۔ اور ظاہر ہے اس ہیلی کاپٹر
کی واپسی کا مطلب تھا کہ اسے جولیا ہی چلا رہی ہے۔

"جولیا" ـــــ اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اُسی
لمحے ہیلی کاپٹر جو کہ لینڈ کر چکا تھا۔ جولیا اترتی ہوئی دکھائی دی۔
وہ آہستہ آہستہ نیچے اتر رہی تھی۔ کیونکہ بہرحال وہ بھی زخمی تھی۔
اُسی لمحے صفدر اور عمران بھی ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے۔

"عمران تم" ـــــ جولیا نے اتر کر تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔
کیونکہ وہ عمران کی آواز پہچان گئی تھی۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ سہارا دو۔ یہ سب شدید زخمی ہیں" ـــــ
عمران نے کہا اور پھر جولیا کے سہارے سے اس نے صدیقی کو
نیچے لٹایا اور تنویر کو اٹھائے وہ ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ اس کے
پیچھے صفدر بھی ہیلی کاپٹر پر چڑھ آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور پھر
دونوں کو عقبی والی جگہ پر لٹا دیا گیا۔ پھر عمران نے اوپر سے چھلانگ



لگائی۔ اور اس بار وہ صدیقی کو اٹھا کر اوپر لے آیا۔ جولیا بھی اب اوپر
چڑھ آئی تھی۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ کیسے ہوا ہے۔ یہ تو انتہائی زخمی ہیں" ـــــ جولیا
نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو کمنٹ" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اچھل کر وہ پائلٹ
سیٹ پر بیٹھا اور اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا۔ چند
لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا۔ لیکن عمران اُسے بلندی پر نہ لے گیا۔
بلکہ چٹانوں کے ساتھ ساتھ اڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ اُسے
خدشہ تھا کہ بلندی پر جانے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر دور سے مارک بھی
ہو سکتا ہے۔ جولیا اور صفدر دونوں خاموش بیٹھے تھے۔ صفدر تو سیٹ
پر بیٹھا تیز تیز سانس لے رہا تھا۔ جب کہ جولیا تنویر اور دوسرے ساتھیوں
کے زخم دیکھ دیکھ کر وحشت کا شکار ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر
بحفاظت جنگل کے اندر ایک کھلی جگہ پر اتر گیا۔ اور اس کے ساتھ
ہی عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"یہ میں بعد میں تم سے پوچھوں گا کہ تم اس وقت رحمت کے
فرشتے۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے رحمت کی فرشتی کی صورت میں
کیسے آ پہنچی ہو۔ فی الحال ان کا فوری علاج ضروری ہے" ـــــ عمران
نے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر تیزی سے اس
نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ کیبن وہاں سے قریب ہی تھا۔ صفدر اور
جولیا نے مل کر تنویر کو اٹھایا اور اُسے ہیلی کاپٹر سے نیچے کھڑے عمران
کو پکڑا دیا۔ اور عمران اُسے کاندھے پر لادے دوڑتا ہوا کیبن کی

طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔ اور اس بار صدیقی کو
لے کر دوبارہ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے جولیا کی مدد سے نعمانی
کو نیچے اتارا۔ اُسی لمحے عمران واپس پہنچ گیا۔ اور پھر عمران اور صفدر
نے مل کر نعمانی کو اٹھایا اور کیبن کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جولیا بھی
آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ان کے پیچھے کیبن کی طرف بڑھنے لگی۔

"صفدر۔ تم میڈیکل باکس لے آؤ اور پانی بھی۔ میں ان کی پٹیاں
کھولتا ہوں۔ جلدی کرو۔ ان کی حالت انتہائی خطرناک ہو چکی ہے"۔
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا اس کمرے سے
کیبن کے دوسرے حصے کی طرف دوڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن کسی
ہسپتال کا آپریشن تھیٹر نظر آنے لگا۔ عمران کے ہاتھ انتہائی تیزی
اور مہارت سے چل رہے تھے۔ وہ زخموں کا آپریشن کر کے ان کے
اندر موجود گولیاں نکالنے میں مصروف تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ
ساتھ دی جانے والی ہدایات کے مطابق صفدر اپنے ساتھیوں کو مختلف
انجکشن تیار کر کے لگائے چلا جا رہا تھا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچے خاموش
بیٹھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"اب یہ تینوں خطرے سے بہر حال باہر آ گئے ہیں۔ لیکن ابھی ان کا
ہلنا جلنا خطرناک ہوگا۔ ہمیں کافی وقت یہاں کیبن میں گزارنا پڑے گا"
عمران نے مسلسل اور کام کرنے کے بعد پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے
ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کہیں کوئی ہمیں ڈھونڈتا ہوا ادھر نہ آ نکلے" ـــــ صفدر
نے کہا۔



"فوری طور پر تو اس کا خدشہ نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جگہ
لیبارٹری والے علاقے سے کافی دور اور ہٹ کر ہے۔ اور دوسری
بات یہ کہ میں نے ہیلی کاپٹر کو انتہائی کم بلندی پر رکھ کر اڑایا ہے۔
تاکہ دور سے یا قصبے سے وہ نظر نہ آ سکے" ـــــ عمران نے کہا۔

"مگر مس جولیا جب ہیلی کاپٹر لے کر آئی تھیں تو وہ تو مارک ہو گیا
ہوگا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"بس مارک ہوا ہوگا۔ کہ ملٹری انٹیلی جنس کا ایک ہیلی کاپٹر
پہاڑیوں کی طرف جاتا دیکھا گیا ہے۔ اور بس اس سے زیادہ وہ
فوری طور پر کچھ معلوم نہ کر سکیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ جولیا۔ کہ تم اچانک ہیلی کاپٹر لے کر یہاں
کیسے ٹپک پڑیں۔ تمہیں تو ہم رستم والی کوٹھی میں چھوڑ آئے تھے"۔
عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تو مجھے کوٹھی میں چھوڑ آئے تھے۔ لیکن میرے لئے وہاں اکیلے
اور بے بسی کی حالت میں پڑے رہنا ناممکن تھا۔ اس لئے تمہارے
جانے کے بعد میں نے سوچا کہ میں اگر یہاں رہنے کی بجائے اس کیبن
میں رہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح کم از کم میں تم لوگوں کے قریب
تو ہو سکتی ہوں۔ چنانچہ میں کوٹھی سے نکلی اور پھر ایک ٹیکسی لے کر میں
اس جگہ پہنچ گئی جہاں تم نے ایک ویران فارم کے اندر اس
ہیلی کاپٹر کو اتارا تھا۔ ٹیکسی میں نے کافی فاصلے پر ایک کالونی میں
لے جا کر چھوڑ دی۔ اور ٹیکسی کے جانے کے بعد میں پیدل چلتی ہوئی

اس فارم تک پہنچی ۔ ہیلی کاپٹر وہاں موجود تھا اور درست حالت میں
تھا ۔ چنانچہ میں اس ہیلی کاپٹر پر بیٹھی اور یہاں کیبن میں پہنچ گئی ۔
پھر مجھے دور سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو میں
سمجھ گئی کہ تم نے یقیناً وہ لیبارٹری اڑا دی ہوگی ۔ اور چونکہ مجھے معلوم
تھا کہ وہاں پہاڑیوں میں فوج موجود ہے ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ہو سکتا
ہے کہ تمہیں مدد کی ضرورت ہو ۔ ہیلی کاپٹر بہرحال سرکاری ہی تھا اس
لئے فوری طور پر اس کے شناخت کئے جانے کا بھی مسئلہ نہ تھا اس
لئے میں ہیلی کاپٹر لے کر پہاڑیوں کی طرف آ گئی ۔ اور پھر مجھے دور سے
تم لوگ دکھائی دیئے ۔ لیکن میں یہ نہ جان سکی کہ تم کون ہو ۔ لیکن اتنا میں
نے چیک کر لیا تھا کہ تم نے زخمیوں کو اٹھایا ہوا ہے ۔ البتہ تمہارا صفدر
کا اور خاص طور پر تنویر کا قد و قامت دیکھ کر مجھے شک ہوا کہ تم اپنے
لوگ ہو ۔ اس لئے میں نے ہیلی کاپٹر تم سے آگے لے جا کر اتارا کہ اگر
تم واقعی اپنے لوگ ہوئے تو تم لامحالہ ہیلی کاپٹر پہچان کر آواز دو
گے "۔۔۔۔ جولیا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" آہ ۔ یہ الفاظ اپنے لوگ کس قدر میٹھے الفاظ ہیں ۔ واہ شیرینی سی
گھل گئی ہے کانوں میں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔ جب کہ جولیا بھی مسکرا دی ۔

" تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ زخمی کیسے ہوئے ۔ اور وہ فارمولا مل گیا ہے
یا نہیں "۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور عمران نے اُسے
تفصیل بتانی شروع کر دی ۔

" اوہ ۔ انتہائی کٹھن مشن ثابت ہوا ہے یہ "۔۔۔۔ جولیا نے ایک



طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" واقعی عمران صاحب ۔ اس بار فارمولے اور لیبارٹری نے ہمیں
بے حد کھپایا ہے "۔۔۔۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" تم کھپانے کی بات کر رہے ہو ۔ جب کہ میں سوچ رہا ہوں ۔ کہ
اب سیکرٹ سروس سے قطع تعلق کر کے کوئی اور دھندہ شروع
کر دوں ۔ ویسے آج کل وہ میرج بیورو والا دھندہ بڑے زوروں
پر ہے ۔ اپنی نہ سہی ۔ لوگوں کی شادیاں کرا کر ہی خوش ہوتے رہیں
گے اور دال روٹی بھی چلتی رہے گی ۔ کیونکہ اس عام سی لیبارٹری
سے فارمولا برآمد کرنے میں ۔ میں جس طرح بے بس اور پریشان ہوتا
رہا ہوں ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں "۔۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" بڑھاپے ۔ جوانی کی بات چھوڑو ۔ ویسے سچ پوچھو تو میں جس طرح
زخمی ہو کر تم لوگوں پر بوجھ بن گئی تھی ۔ میں بھی یہی سوچتی رہی ہوں ۔ کہ
واپس جا کر چیف کو استعفیٰ بھجوا دوں ۔ اور اب عمران نے یہ بات
کر کے میرے فیصلے کی توثیق کر دی ہے "۔۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی کہا ۔

" ارے ۔ پھر تو میرے میرج بیورو کی کامیابی کا چانس بن جائے گا ۔
کم از کم ایک شادی تو میں کرا ہی دوں گا ۔ لیکن اگر تنویر نے استعفیٰ
نہ دیا تو "۔۔۔۔ عمران پر جوش لہجے میں بات کرتے کرتے آخر میں
مایوسانہ انداز میں بولا اور صفدر کے چہرے پر تو بے اختیار
مسکراہٹ رینگنے لگی ۔ لیکن جولیا کا چہرہ غصے سے بگڑ سا گیا ۔

" کیا مطلب ۔ یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے "۔۔۔۔

جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم ___ مم ___ میرا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس سے استعفیٰ کے بعد تمہیں تو شادی کی اجازت مل جائے گی۔ مگر تنویر نے اگر......" عمران نے گھبرائے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ احمق" ___ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ کرسی سے اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مگر چند لمحوں بعد باہر سے جولیا کی چیخ سنائی دی اور عمران اور صفدر دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔



پہاڑیوں پر اس وقت فن لینڈ کے اعلیٰ حکام موجود تھے اور ہر طرف فوجی پھیلے ہوئے نظر آرہے تھے۔ وہ ایک ایک پتھر۔ اور ایک ایک غار کو چیک کرتے پھر رہے تھے۔ اعلیٰ حکام میں چیف سیکرٹری۔ ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ ساتھ فن لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بھی شامل تھا۔

" آپ لوگوں نے کم از کم مجھے تو اطلاع دینی تھی کہ یہ لوگ فاک قصبے میں پہنچ چکے ہیں۔ میں انہیں لازماً یہاں پکڑ لیتا۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس اور عام فوج کو ان کے خلاف استعمال کرتے رہے۔ حالانکہ وہ لوگ دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ بھلا ملٹری انٹیلی جنس اور عام فوج کے قابو میں کہاں آنے والے تھے۔ ہم تو انہیں وہیں بلنکی میں ہی تلاش کرتے رہ گئے" ___ چیف آف سیکرٹ سروس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے سرکاری طور پر اس کیس کو بلیک ٹاپ ڈیل کر رہی تھی۔ پھر مادام ماریا کی موت کے بعد ہم ملٹری انٹیلی جنس کو حرکت میں لے آئے۔ کیونکہ اس لیبارٹری اور فارمولے کا تعلق ڈیفنس سے تھا۔ بہرحال اب آپ نے صورت حال دیکھ لی ہے۔ اب آپ انہیں تلاش کریں۔ وہ فوری طور پر تو ظاہر ہے ملک سے باہر نہ چلے گئے ہوں گے"۔۔۔۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اب ہمیں صحیح صورت حال کا علم ہو گیا ہے۔ اب ہم انہیں ملک سے باہر کسی صورت بھی نہ نکلنے دیں گے"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔ اور تیزی سے ایک طرف کھڑے اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ یہ سیکرٹ سروس کا مخصوص ہیلی کاپٹر تھا۔ اور چیف سیکرٹری کی طرف سے لیبارٹری کی تباہی کی اطلاع سن کر چیف اسی ہیلی کاپٹر پر فوری طور پر یہاں پہنچا تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا اور اس نے اس میں موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ اوور"۔۔۔۔ وہ بار بار کال دیتا رہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

"نیلسن سے بات کراؤ۔ فوراً اوور"۔۔۔۔ چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک اور بھاری سی آواز



سنائی دی۔

"نیلسن بول رہا ہوں چیف اوور"۔۔۔۔ نیلسن کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"نیلسن۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہ ٹیم جسے ہم بلنکی میں تلاش کرتے رہے ہیں۔ یہاں فاک قصبے کی پہاڑیوں میں واقع ایک خفیہ لیبارٹری کو تباہ کر کے نکل گئی ہے۔ اور لازماً وہ فارمولا بھی یہاں سے نکال کر لے گئے ہوں گے۔ ملک سے باہر جانے کے لئے وہ جہاں بھی ہوں گے ہر صورت میں بلنکی ضرور پہنچیں گے۔ تم پوری سروس کو شہر میں پھیلا دو۔ ہو سکتا ہے ان کے کچھ ساتھی زخمی بھی ہوئے ہوں کیونکہ یہاں ایسے نشانات بھی نظر آئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ زخمی لوگ یہاں رہے ہیں۔ بہرحال اب ہم نے انہیں ہر صورت میں چیک کر کے گرفتار کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو اوور"۔۔۔۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ویسے اگر آپ کہیں تو ایک گروپ ان کی تلاش کے لئے فاک قصبے بھجوا دوں۔ اگر ان کے ساتھی زخمی ہیں تو وہ لازماً پہلے وہاں چھپے رہیں گے۔ تاکہ ان کے ساتھی صحت یاب ہو جائیں اوور"۔۔۔۔ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بھجوا دو۔ ٹیری گروپ کو فوراً بھجوا دو۔ میں ان کے آنے تک فاک قصبے میں ہی رہوں گا۔ تاکہ انہیں تفصیلی ہدایات دے سکوں۔ تم ٹیری کو کہنا کہ وہ مجھے فاک قصبے کے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں مل لے اور اپنے ساتھ پورا گروپ لے آئے اوور"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر دوبارہ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں چیف سیکرٹری اور ڈیفنس سیکرٹری اور دوسرے حکام موجود تھے۔

"میں نے ان کی تلاش کا کام شروع کر دیا ہے۔ اب ان پہاڑیوں پر انہیں تلاش کرنا بے سود ہے۔ وہ یقیناً یہاں سے نکل گئے ہوں گے۔ اس لئے آپ ملٹری کو واپس بھجوا دیں" ـــــ چیف نے قریب جا کر کہا۔

"او۔ کے۔ تو پھر یہ کیس اب سرکاری طور پر آپ کے سپرد سمجھا جائے" ـــــ چیف سیکرٹری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ویسے بھی شروع سے ہی یہ ہمارا کیس تھا۔ کاش آپ شروع سے ہی اسے ہمارے ذمے لگا دیتے۔ تو فن لینڈ کا اس قدر نقصان نہ ہوتا" ـــــ چیف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ صرف سیکرٹ سروس کے چیف ہیں مسٹر متھیوز۔ جب کہ ہمیں اس سے ہٹ کر بھی بہت کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔ پاکیشیا سے ہمارے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور کئی ایسے باہمی معاہدے بھی ہیں جنہیں ہم کسی صورت توڑنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم اپنے ملک کی خاطر وہ فارمولا بھی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور چونکہ یہ فارمولا پاکیشیا کا سرکاری فارمولا نہ تھا۔ اس لئے ہم نے اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے خفیہ ایجنسی بلیک ٹاپ کو حرکت دی۔ تاکہ اگر کل کو پاکیشیا کو اس کا علم بھی ہو جائے تو ہم کہہ سکتے تھے۔



کہ بلیک ٹاپ سے ہمارا کوئی سرکاری تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد جو ٹیم یہاں پہنچی ہے۔ گو بعد میں یہ بتا دیا گیا تھا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ لیکن ہم آخر تک یہی چاہتے رہے کہ سرکاری ایجنسیوں کو اس کے خلاف استعمال نہ کیا جائے یہی وجہ ہے کہ ہم نے آپ کو باقاعدہ طور پر یہ کیس ریفر نہیں کیا تھا۔ ویسے ہمیں مکمل یقین تھا کہ بلیک ٹاپ اور اس کے بعد ملٹری انٹیلی جنس ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن اب جو حالات سامنے آئے ہیں اس نے واقعی ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ اب ہم کھل کر سامنے آ جائیں۔ اب ہم پاکیشیا کو کہہ سکتے ہیں۔ اس کی ٹیم نے الٹا ہمارے ملک کی لیبارٹری تباہ کر دی ہے اس لئے اب آپ نے ان لوگوں کو ہر صورت میں ختم کرنا ہے" ـــــ چیف سیکرٹری نے بڑے باوقار انداز میں سیکرٹ سروس کے چیف کو حالات بتاتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ واقعی مجھے ان حالات کا اندازہ نہ تھا۔ بہرحال اب آپ بے فکر رہیں۔ ہم انہیں آسانی سے ختم کر دیں گے" ـــــ چیف نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ وش یو گڈ لک" ـــــ چیف سیکرٹری نے کہا اور مڑ کر ایک طرف کھڑے اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے وہاں موجود فوجی حکام کو واپسی کا حکم دیا اور پھر وہ بھی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ ان دونوں کے ہیلی کاپٹر نے جب فضا میں بلند ہو کر دارالحکومت کی طرف بڑھ گئے تو چیف اپنے

ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں
بلند ہوا ۔ اور تیزی سے گھوم کر جنوب کی طرف جانے لگا ۔ چیف خود
پائلٹ سیٹ پر تھا ۔ اور اکیلا تھا ۔ اس نے چونکہ ٹیری گروپ کی
وجہ سے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں رہنا تھا ۔ جو کہ جنوب کی طرف
قصبے سے ذرا ہٹ کر بنایا گیا تھا ۔ اس لئے چیف ہیلی کاپٹر کو
براہِ راست قصبے کی طرف لے جانے کی بجائے جنوب کی طرف سے
جا رہا تھا ۔ اس کا ذہن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے
میں ہی سوچ رہا تھا ۔ کیونکہ بلیک ٹاپ اور ملٹری انٹیلی جنس کی
ناکامی کے بعد اب یہ معاملہ اس کے محکمے کے لئے باقاعدہ ایک
چیلنج کی صورت اختیار کر گیا تھا ۔ ہیلی کاپٹر اڑاتے ہوتے اس کا
ذہن اسی ادھیڑ بن میں مصروف تھا کہ اچانک ایک جنگل کے
اوپر سے گزرتے ہوئے وہ بُری طرح چونک پڑا ۔ اس نے جنگل کے
اندر ایک قدرے کھلی جگہ پر ایک سرکاری ہیلی کاپٹر کھڑا دیکھا
تھا ۔ ہیلی کاپٹر چونکہ کافی آگے نکل گیا تھا ۔ اس لئے اس نے ہیلی
کاپٹر کو گھمایا اور پھر اُسے اُسی طرف لے جانے لگا جہاں اس نے
ہیلی کاپٹر دیکھا تھا ۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار بھی انتہائی سست
کر دی تھی ۔ چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ اس ہیلی کاپٹر کو چیک
کر لیا ۔ اور اب چونکہ اس نے غور سے اُسے دیکھا تھا اس لئے اس
نے اس پر موجود ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص نشان بھی چیک کر لیا تھا ۔
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چھوٹے ہیلی کاپٹر کو اس کے
قریب اتار دیا ۔ کیونکہ ملٹری انٹیلی جنس کے ہیلی کاپٹر کی اس



جنگل میں موجودگی اس کے لئے انتہائی اچنبھے کا باعث بنی ہوئی
تھی ۔ ہیلی کاپٹر رک کر وہ تیزی سے نیچے اترا ۔ اور اس ملٹری
انٹیلی جنس کے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا ۔ ہیلی کاپٹر خالی تھا ۔ اس
نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا ۔

" یہ ہیلی کاپٹر یہاں کیوں کھڑا ہے ۔ کون لایا ہے اسے اور کیوں "
چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور پھر کچھ دور آگے بڑھنے کے
بعد اچانک اُسے دور سے ایک بڑا سا کیبن نظر آیا ۔ جس کی
کھڑکیوں سے روشنی نکل رہی تھی ۔ کیبن چونکہ گھنے درختوں کے
نیچے تھا اس لئے فضا سے نظر نہ آیا تھا ۔ کیبن دیکھتے ہی وہ تیزی
سے اس طرف بڑھنے لگا ۔ ابھی وہ کیبن کے قریب پہنچا ہی تھا ۔
کہ اس نے ایک مقامی نوجوان عورت کو کیبن کے دروازے
سے باہر نکلتے ہوتے دیکھا ۔ لڑکی آہستہ آہستہ چل کر ایک درخت
کے تنے کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئی ۔

" اوہ اوہ ۔ یہاں ضرور کوئی پُراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے "
چیف نے سوچا ۔ اور پھر اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اسے
نال سے پکڑا اور انتہائی احتیاط سے لڑکی کی طرف بڑھنے لگا ۔
لڑکی شاید اپنے خیالوں میں غرق تھی ۔ کہ اُسے چیف کی آمد کا
احساس تک نہ ہو سکا تھا ۔ چیف نے ہاتھ اٹھایا اور پوری قوت
سے بھاری ریوالور کا دستہ اس لڑکی کے سر پر مارا ۔ لیکن
اُسی لمحے لڑکی نے اچانک حرکت کی اور اس کی اس حرکت کی
وجہ سے ریوالور کا دستہ اس کے سر پر پڑنے کی بجائے اس

کے کاندھے پر پڑا۔ اور لڑکی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ چوٹ کھا کر بے اختیار منہ کے بل نیچے گری ہی تھی کہ چیف نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو مار دی۔ ضرب خاصی بھرپور پڑی اور نتیجہ یہ کہ لڑکی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اور چیف نے ایک طویل سانس لیا۔ اس نے تو اپنے طور پر سر پر زوردار ضرب اس لئے لگانے کی کوشش کی تھی کہ لڑکی زوردار چوٹ کی وجہ سے فوری طور پر بے ہوش ہو جائے گی۔ اور چیخ نہ سکے گی۔ لیکن اس لڑکی کے اچانک حرکت میں آجانے کی وجہ سے چوٹ کاندھے پر پڑی۔ اور اس طرح لڑکی چیخ کر نیچے گری۔ چیف نے لڑکی کے ساکت ہوتے ہی ریوالور کو دوبارہ اچھال کر دستے سے پکڑا اور پھر تیزی سے وہ کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے لڑکی کی چیخ کے باوجود کوئی آدمی نہ نکلا تھا۔ وہ دروازے کے پاس رک کر اندر سے کوئی آہٹ سننے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن کچھ دیر تک رکے رہنے کے باوجود اندر خاموشی طاری رہی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ لڑکی اس کیبن میں اکیلی تھی۔ اس نے آہستہ سے سر آگے کر کے دروازے سے اندر جھانکا۔ اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کیبن میں تین افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ ان کے علاوہ وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا۔

" اوہ اوہ۔ یہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہ ہوں۔ وہ بھی زخمی



ہوئے تھے "۔۔۔۔ چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے میں داخل ہی ہونے لگا تھا کہ یکلخت اس کے سر پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اتنی زوردار تھی کہ ضرب کی شدت سے اس کا ذہن بالکل کسی کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ضرب کھانے کے بعد ابھرا تھا وہ منہ کے بل کیبن کے دروازے کے درمیان گرنے کا تھا۔ اس کے بعد احساسات اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔

عمران تیزی سے دروازے سے باہر نکلا ہی تھا کہ
یک لخت ٹھٹھک کر نہ صرف رک گیا بلکہ اس نے اپنے پیچھے
آنے والے صفدر کو بھی ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا۔ اور پھر وہ
اس کا بازو پکڑے تیزی سے دروازے کے بائیں طرف کو کھسک
کر اس کی دوسری سائیڈ پر خود بھی آ گیا۔ اور صفدر کو بھی لے
آیا۔ اور ساتھ ہی اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اُسے خاموش
رہنے کا اشارہ بھی کر دیا تھا۔ صفدر کا چہرہ حیرت سے سوالیہ
نشان بن چکا تھا۔ کیونکہ جولیا کی چیخ سننے کے باوجود عمران کا
رویہ انتہائی پُراسرار سا لگ رہا تھا۔ دوسری طرف آتے
ہی عمران نے صفدر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ
انتہائی محتاط انداز میں پنجوں کے بل دوڑتا ہوا سائیڈ سے
ہو کر کیبن کی عقبی طرف آ گیا۔



”میں نے فن لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف متھیوز کو جولیا
پر حملہ کرتے دیکھ لیا ہے۔ وہ یقیناً ہمارا ہیلی کاپٹر دیکھ کر آیا ہو
گا۔ تم وہاں جا کر چیک کرو کہ یہ اکیلا ہے یا اس کے دوسرے ساتھی
بھی ہیں۔ میں اسے کور کرتا ہوں“ —— عمران نے سرگوشیانہ لہجے
میں صفدر سے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے کیبن کی عقبی
دیوار کے ساتھ ساتھ جنگل میں آگے بڑھتا گیا۔ وہ انتہائی محتاط
انداز میں جا رہا تھا تاکہ اگر اس چیف کے دوسرے ساتھی ہوں
تو وہ اسے مارک نہ کر سکیں۔

صفدر کے جانے کے بعد عمران دبے قدموں کیبن کی اسی
دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا کیبن کے دروازے کی طرف بڑھنے
لگا جہاں جولیا ابھی تک زمین پر ساکت پڑی ہوئی تھی۔ جب کہ وہ
چیف نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں
لے لیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ دیوار کے کونے پر پہنچا تو اس
نے دروازے کے ساتھ کھڑے چیف کو مارک کر لیا تھا۔ شاید
کیبن کے اندر کسی کی موجودگی کو چیک کر رہا تھا۔ عمران نے
ریوالور کو نال سے پکڑ لیا۔ وہ اس وقت تک اس چیف کو
خاموش رکھنا چاہتا تھا۔ جب تک صفدر کی طرف سے رپورٹ
نہ مل جائے۔ اُسی لمحے چیف سر آگے بڑھا کر دروازے سے
اندر جھانکنے لگا۔ پھر اس کی ہلکی سی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔
چونکہ اب چیف کی پوری توجہ اندرونی طرف جھانکنے پر لگی ہوئی
تھی۔ اس لئے عمران انتہائی احتیاط سے ذرا سا آگے بڑھا۔

اُسی لمحے چیف مڑ کر کیبن کے اندر داخل ہونے ہی لگا تھا کہ یک لخت
عمران اچھلا۔ اور دوسرے لمحے اُس کے ہاتھ میں
موجود ریوالور کا بھاری دستہ اندر جاتے ہوئے چیف کے
سر پر پوری قوت سے پڑا۔ اور چیف اچھل کر اوندھے منہ دروازے
میں ہی گر گیا۔ اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی۔ عمران نے جھک
کو بجلی کی سی تیزی سے دوسرا وار کیا۔ لیکن چیف شاید پہلی ہی ضرب
سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس لئے دوسری ضرب کھا کر بھی وہ اُسی
طرح بے حس و حرکت پڑا رہا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔
اور ریوالور جیب میں ڈال کر اس نے جھک کر اوندھے منہ بے ہوش
پڑے ہوئے چیف کو گھسیٹ کر اندر فرش پر پھینکا اور پھر جھک کر
اس کی نبض ٹٹولنے لگا۔ چیف کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ کم از کم ایک
گھنٹے تک کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکے گا۔ عمران تیزی سے
مڑا اور دروازے سے باہر نکل آیا۔ اُسی لمحے صفدر اُسے تیزی سے
آتا دکھائی دیا۔

"ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر موجود ہے اور کوئی آدمی نہیں ہے" ۔۔۔۔
صفدر نے عمران کو دیکھتے ہی کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اس نے جھک کر جولیا کی نبض پکڑی۔ اور پھر اُسے چھوڑ کر وہ سیدھا
ہو گیا۔

"تم اسے ہوش میں لے آؤ صفدر۔ میں اس چیف کو ہوش میں
لے آتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا اور پھر تیزی سے
دوڑتا ہوا وہ واپس کیبن میں پہنچ گیا۔ اس نے کیبن کی ایک



الماری سے رسی نکالی اور اس کی مدد سے اس نے چیف کے
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اُسے اٹھا کر
اس نے ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے اس کی تلاشی لینی
شروع کر دی۔ چیف کی جیبوں میں اسلحہ کے لحاظ سے ایک ریوالور
ہی تھا۔ باقی دوسرے کاغذات تھے۔ اُسی لمحے صفدر اور جولیا
اندر داخل ہوئے۔

"اس نے اچانک مجھ پر حملہ کیا تھا" ۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس کی نظریں
کاغذات پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ پھر اس نے کاغذات ایک طرف رکھے
اور آگے بڑھ کر چیف کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔
چند لمحوں بعد چیف کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔

"صفدر، تم باہر جا کر چیک کرو۔ اس کی طرح پھر کوئی نہ اچانک
ٹپک پڑے" ۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا
مڑا۔ اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ جب کہ جولیا ایک طرف کرسی
پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر ابھی تک تکلیف کے
آثار موجود تھے۔ شاید شدید ضرب کی وجہ سے جسم میں درد ہو رہا تھا۔
چند لمحوں بعد چیف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ اور پھر چونک
کر اٹھنا چاہا۔

"اطمینان سے بیٹھے رہو چیف آف سیکرٹ سروس متھیوز صاحب۔
تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ
تمہیں کوئی تکلیف ہو" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت ــــ تت ــــ تم۔ تم کہاں تھے۔ یہاں تو کوئی آدمی نہ تھا"۔ چیف نے ادھر ادھر سر گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے سلیمانی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ اور مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کس نے تمہیں یہاں پہنچنے کے لئے کہا تھا"ــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کسی نے نہیں۔ میں تو ہیلی کاپٹر پر اوپر سے گزر رہا تھا کہ مجھے یہاں جنگل میں ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ اس پر ملٹری انٹیلی جنس کا نشان موجود تھا۔ اس لئے میں مطمئن ہو گیا کہ یہاں اگر ہوں گے بھی تو ملٹری انٹیلی جنس کے افراد ہی ہوں گے۔ لیکن جب میں نے اس مقامی عورت کو کیبن سے باہر نکلتے دیکھا تو مجھے ٹھٹک پڑا۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ یہ چیخے بغیر بے ہوش ہو جائے۔ لیکن اس کے اچانک حرکت میں آ جانے کی وجہ سے ضرب اچٹ گئی"ــــ چیف نے سپاٹ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ لیکن تم اگر پہاڑیوں پر چیکنگ کے لئے آئے تھے تو تم ادھر سے کیوں واپس جا رہے تھے۔ تمہیں تو قصبے کی طرف جانا چاہئے تھا"ــــ عمران نے کہا۔

"میں سرکاری ریسٹ ہاؤس میں جا رہا تھا۔ وہ ادھر ہی ہے"ــــ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سرکاری ریسٹ ہاؤس۔ کیا وہاں تمہاری سروس کے افراد ٹھہرے ہوئے ہیں"ــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ



سروس سے ہے۔ اور تم نے ہی لیبارٹری تباہ کی ہے"ــــ اس بار چیف نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا تھا۔

"ہاں۔ تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس لئے تم سے چھپانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہمارے ساتھی شدید زخمی تھے۔ اس لئے ہمیں مجبوراً اس کیبن میں رکنا پڑا"ــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا علی عمران بھی اس مشن پر آیا ہے"ــــ چیف نے چونک کر پوچھا اور عمران مسکرا دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے"ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو چیف اسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی اور دنیا کی مخلوق ہو۔

"کاش۔ تم سے کسی اچھے ماحول میں ملاقات ہو جاتی۔ میں تو تمہارا بے حد قدر دان ہوں۔ تمہارے کارنامے میں اپنی سروس کے ایجنٹس کو بطور مثال پیش کرتا ہوں"ــــ چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب بھی اچھے ماحول میں ہی ملاقات ہو رہی ہے۔ میں تمہیں پہچانتا ہوں۔ تم سے ایکریمیا میں دو تین بار مختلف روپ میں ملاقات بھی ہو چکی ہے۔ اس لئے تم صحیح سالم حالت میں بھی بیٹھے ہوئے ہو۔ ورنہ شاید یہ صورت حال نہ ہوتی۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر فن لینڈ حکومت کو اس بار کیا سوجھی۔ کہ اچھے خاصے

دوستانہ تعلقات کے باوجود اس نے مجرموں کی طرح پاکیشیا کا ایک فارمولا چرانے کی کوشش کر ڈالی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ کیا سلسلہ ہوا۔ مجھ سے تو انہوں نے اب تک سارے حالات ہی چھپائے رکھے۔ اب جب کہ تم نے سب کو شکست دے کر لیبارٹری تباہ کر ڈالی۔ تو انہوں نے اب یہ کیس مجھے ریفر کیا ہے۔ بہرحال تمہاری وجہ سے فن لینڈ کو بے پناہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ تم چاہے کس قدر خطرناک ایجنٹ ہی کیوں نہ ہو۔ اب تم بہرحال یہ فارمولا فن لینڈ سے نکال کر نہ لے جا سکو گے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے سروس کو الرٹ کر دیا ہے" ——— چیف نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" لطف تو اب آئے گا۔ ظاہر ہے وہ بلیک ٹاپ۔ ملٹری انٹیلی جنس اور عام فوجیوں کے ساتھ مقابلے میں کیا لطف آنا ہے بہرحال تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ فارمولا تو فن لینڈ کی حدود سے باہر پہنچ بھی چکا ہے۔ اور جہاں تک ہمارے نکلنے کا تعلق ہے۔ تو ہمیں اتنی جلدی بھی نہیں ہے۔ فن لینڈ خوب صورت ملک ہے اس لئے دو چار ماہ ہم یہاں اطمینان سے گھومیں پھریں گے۔ سیر و تفریح کریں گے پھر چلے جائیں گے" ——— عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جو کہو۔ کہہ سکتے ہو۔ اس وقت سچویشن ہی ایسی ہے۔ لیکن مجھے اندازہ ہے کہ تمہارے ساتھی شدید زخمی ہیں۔ اور



ان کا اس حالت میں یہاں سے نکلنا ناممکن ہے۔ جب کہ سیکرٹ سروس نے بلنکی کے ساتھ ساتھ فاک میں بھی اپنا جال بچھا رکھا ہے۔ ایک بھی مشکوک آدمی ان کی نظروں سے نہیں بچ سکتا۔ ہاں اگر تم وہ فارمولا مجھے واپس کر دو۔ تو میرا وعدہ کہ میں خاموشی سے تمہیں فن لینڈ سے باہر بھجوا دوں گا" ——— چیف نے کہا۔

" ہمارے ساتھی واقعی شدید زخمی ہیں۔ اس لئے تمہاری بات پر غور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم ہمیں کس طرح خاموشی سے بھجوا دو گے۔ آخر پولیس۔ فوج اور دوسرے ادارے بھی تو ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی اپنے ساتھیوں کے زخمی ہونے کی وجہ سے فکر مند ہو۔ اور چیف کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی ابھر آئی۔

" میرا ایک گروپ اب تک ریسٹ ہاؤس پہنچ چکا ہو گا۔ میں اسے ٹرانسمیٹر کال کر کے یہاں بلوا سکتا ہوں۔ ظاہر ہے ان کے پاس بڑا ہیلی کاپٹر ہو گا۔ اس بڑے ہیلی کاپٹر میں تمہارے زخمی ساتھیوں کو بلنکی پہنچایا جا سکتا ہے۔ وہاں سے ایمبولینس ٹائپ جہاز چارٹرڈ کرایا جا سکتا ہے۔ جو تم لوگوں کو لے کر خاموشی سے فن لینڈ سے پاکیشیا پہنچا دے گا۔ میں حکومت کے حوالے فارمولا کر کے اسے مطمئن کر سکتا ہوں" ——— چیف نے کہا اور عمران چند لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ جیسے ذہنی طور پر کسی فیصلے پر پہنچنا چاہتا ہو۔

" او۔کے چیف۔تم ایک ذمہ دار آدمی ہو۔اس لئے میں تم پہ اعتماد کرسکتا ہوں۔میرے شدید زخمی ساتھی واقعی میرے لئے ایک مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ ورنہ ہمارے لئے یہاں سے نکلنا کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔لیکن تمہارا گروپ کہیں ہماری اصلیت جان کر بغاوت نہ کردے اور اعلیٰ احکام کو اطلاع کردے۔ اس طرح تو ہمیں فوری ہلاک کردیا جائے گا "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تم اس بات کی فکر نہ کرو۔میرے آدمی میرے حکم کے بغیر کسی کو اشارہ بھی نہیں کرسکتے "۔۔۔ چیف نے کہا۔

" او۔کے۔یہاں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہے۔تم اس پہ کال کرکے اپنے گروپ کو بلوا لو۔ ہمارا تمہارا معاہدہ ہوگیا "۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر چیف کو اٹھا کر اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے۔

" شکریہ علی عمران۔تم فکر نہ کرو۔تم نے مجھ پہ اعتماد کیا ہے۔ تو تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی "۔۔۔ چیف نے کہا۔

" صفدر کو بلاؤ باہر سے "۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔چند لمحوں بعد صفدر اندر داخل ہوا۔تو اس کے چہرے پہ حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" صفدر۔چیف سے میں نے معاہدہ کرلیا ہے۔میں فارمولا دے دوں گا۔اور یہ ہمیں اور ہمارے زخمی ساتھیوں کو خاموشی سے



ملک سے باہر نکلوا دیں گے۔میرے نقطہ نظر سے سیکرٹ سروس کے ممبران کی جانیں فارمولے سے زیادہ قیمتی ہیں "۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہوکر کہا۔

" ٹھیک ہے۔آپ لیڈر ہیں۔جو مناسب سمجھیں کریں "۔۔۔ صفدر نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

" او۔کے۔اندر سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ۔تاکہ چیف صاحب ریسٹ ہاؤس میں موجود اپنے گروپ کو کال کرسکیں "۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

" تم نے واقعی بہترین فیصلہ کیا ہے علی عمران۔اور مجھے اب تمہاری ذہانت اور بروقت فیصلے کی وجہ سے یقین ہوگیا ہے۔کہ تم واقعی دنیا کے بہترین سیکرٹ ایجنٹ ہو۔کاش تم جیسا کوئی ایجنٹ فن لینڈ کے پاس بھی ہوتا "۔۔۔ چیف نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تعریف کا شکریہ۔ہماری فیلڈ میں بروقت فیصلے ہی کامیابی کی ضمانت ہوتے ہیں "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسی لمحے صفدر نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لاکر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

" چیف صاحب کو دو۔وہ بات کریں گے "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر نے ٹرانسمیٹر چیف کی طرف بڑھا دیا۔

" صرف بڑا ہیلی کاپٹر منگوانا۔پورے گروپ کو نہ بلا لینا۔

کیونکہ مجھے اپنے ساتھیوں کو شدید زخمی ہونے کی وجہ سے لٹانا پڑے گا۔ اور گروپ کے آنے کی صورت میں پھر مسئلہ جگہ کا ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" پورے گروپ کے یہاں آنے کی ضرورت بھی کیا ہے"۔۔۔ چیف نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ چیف آف سیکرٹ سروس کالنگ ٹیری اوور"
چیف نے ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دینی شروع کر دی۔

" یس سر۔ ٹیری اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" تم اس وقت کہاں ہو ٹیری اوور"۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

" میں گروپ کے ساتھ ریسٹ ہاؤس میں موجود ہوں باس۔ اور آپ کا انتظار کر رہے ہیں اوور"۔۔۔ ٹیری نے جواب دیا۔

" کتنے آدمی آئے ہو اوور"۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

" بارہ باس۔ پورا گروپ آیا ہے۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا اوور"۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

" اوکے۔ تم ایسا کرو کہ بڑا ہیلی کاپٹر لے کر گرین فال کے ساتھ جنگل کے قریب آ جاؤ۔ میں یہاں موجود ہوں۔ باقی گروپ وہیں رہے گا اوور"۔۔۔ چیف نے کہا۔

" یس باس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور



چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب تم معاہدے کے مطابق وہ فارمولا میرے حوالے کر دو تاکہ میں اسے حکام کے حوالے کرنے کے انتظامات کر سکوں"۔۔۔ چیف نے کہا۔

" ابھی نہیں چیف۔ جب تم ہمارے لئے ایمبولینس ٹائپ جہاز چارٹرڈ کراؤ گے تب۔ کیونکہ ایسے جہاز کا چارٹرڈ کرانا خاصا دشوار مرحلہ ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارے لئے دشوار ہوتا ہوگا۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ یہاں ہر چارٹرڈ کمپنی ایسے طیارے رکھتی ہے اس لئے کوئی مسئلہ نہ ہوگا"۔۔۔ چیف نے کہا۔

" لیکن ہمارے باہر نکلنے کے انتظامات بھی تو کرنے ہوں گے۔ کاغذات۔ کلیرنس۔ سو جھنجھٹ ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہلسنکی میں میرا گروپ انچارج نیلسن ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ وہ چند گھنٹوں میں مکمل انتظام کر سکتا ہے"۔۔۔ چیف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر اس نیلسن کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ انتظامات کر دے میں فوری طور پر ساتھیوں سمیت فن لینڈ سے جانا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع

کر دی۔

" صفدر۔ تم باہر جاؤ۔ اور مسٹر ٹیری جیسے ہی ہیلی کاپٹر لے کر پہنچیں انہیں چیف کا نام لے کر یہاں لے آنا"۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر خاموشی سے مڑا اور کیبن سے باہر چلا گیا۔ چیف نے اس دوران نئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ نیلسن اوور"۔۔۔ چیف نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

" یس چیف۔ نیلسن اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک دوسری آواز ابھری۔

" کیا رپورٹ ہے نیلسن اوور"۔۔۔ چیف نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

" باس۔ ہم پوری طرح الرٹ ہیں۔ وہ لوگ بچ کر نہ جا سکیں گے اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ اب چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ میری ان سے ملاقات ہو گئی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ پاکیشیا سے ہمارے بہترین تعلقات ہیں۔ اس لئے ہمارے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ وہ فارمولا ہمیں دے دیں گے۔ اور ہم انہیں فن لینڈ سے خفیہ طور پر باہر بھجوا دیں گے۔ پرائم منسٹر صاحب سے میری بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے معاہدے کی منظوری دے دی ہے۔



لیکن ان کا حکم ہے کہ اس معاہدے کو خفیہ رکھا جائے۔ سول حکام کو اس کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے کئی ساتھی شدید زخمی ہیں۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ پانچ مردوں اور ایک عورت کے فوری طور پر کاغذات تیار کراؤ۔ اور ایک ایمبولینس جیٹ طیارہ بھی چارٹر کرا لو۔ میں ان کے ساتھ ملٹکی پہنچ رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر میں۔ ہیلی کاپٹر کو میں زیرو ہاؤس میں اتاروں گا۔۔۔ وہاں سے ایئرپورٹ کاروں پر یہ لوگ پہنچ جائیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ خفیہ رہنا چاہئے۔ سمجھ گئے ہو اوور"۔۔۔ چیف نے کہا۔

" یس باس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے نیلسن نے کہا اور چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے صفدر ایک لمبے تڑنگے مقامی نوجوان کے ساتھ کیبن میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ اس نے چیف کو سلام کیا اور خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

" اب تو تم مطمئن ہو۔ اب تم فارمولا مجھے دے دو۔ تاکہ میں ٹیری کے ذریعے اسے اپنے ہیلی کاپٹر میں ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں تاکہ یہ پوری طرح محفوظ ہو جائے"۔۔۔ چیف نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اندرونی جیب سے ایک مڑی ہوئی فائل نکالی اور اسے چیف کی طرف بڑھا دیا۔ چیف نے جلدی سے فائل عمران کے ہاتھوں سے جھپٹی اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر یک لخت بے پناہ مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

" ویری گڈ۔ یہ واقعی اصل فارمولا ہے۔ میں ٹیری کو بھجوا کر

ابھی آتا ہوں "۔۔۔۔ چیف نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ٹیری کو اپنے
ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے کیبن کے دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ ٹیری اس کے پیچھے تھا۔ صفدر اور جولیا نے عمران
کی طرف دیکھا تو عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے یہ سب کچھ
اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد چیف واپس
آ گیا۔

" میں نے ٹیری کو فارمولا دے کر اپنے والے ہیلی کاپٹر پر
ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا ہے۔ تاکہ فارمولا ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہو جائے۔
جب تم اور تمہارے ساتھی ملک سے باہر چلے جائیں گے تو میں یہ
فارمولا حکومت کے سپرد کر دوں گا"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔ اور
عمران نے سر ہلا دیا۔

" اب اپنے ساتھیوں کو اس بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار کرا دو۔
تاکہ ہم یہاں سے بلنکی روانہ ہو سکیں"۔۔۔۔ چیف نے کہا اور
عمران خاموشی سے مڑا۔ اور اس نے ایک طرف رکھے میڈیکل
باکس کو کھول کر اس میں موجود ایک بوتل سے ایک سرنج بھری۔
اور پھر سرنج میں موجود دوا کا تھوڑا تھوڑا حصہ اس نے باری باری
تنویر، نعمانی اور صدیقی کے بازو میں انجکٹ کر دیا۔ اس نے انہیں
اس لئے بے ہوش رکھا ہوا تھا تاکہ وہ ہل جل نہ سکیں اور مکمل طور
پر آرام کر سکیں۔ لیکن اب تک چونکہ انہوں نے کافی آرام کر لیا
تھا۔ اس لئے اب معمولی سی حرکت ان کے لئے خطرناک ثابت نہ
ہو سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہوش میں آ گئے۔ پھر



عمران نے صفدر کی مدد سے ایک ایک کر کے ان تینوں کو اس
بڑے ہیلی کاپٹر میں منتقل کر دیا۔ جو ٹیری لے کر آیا تھا۔ اس کے
بعد عمران، صفدر اور جولیا بھی اس میں سوار ہو گئے۔ چیف خود
پائلٹ سیٹ پر تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر
تیز رفتاری سے فن لینڈ کے دارالحکومت بلنکی کی طرف اڑا چلا
جا رہا تھا۔ پھر بلنکی پہنچ کر چیف نے ہیلی کاپٹر شہر سے ذرا ہٹ کر
بنی ہوئی ایک بڑی سی عمارت کے کھلے احاطے میں اتار دیا۔
یہاں دس کے قریب مسلح غیر ملکی موجود تھے۔ سوائے زخمی
ساتھیوں کے باقی سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے
وہاں موجود افراد میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی
تیزی سے چیف کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا رہا نیلسن۔ انتظامات ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ چیف نے اس
آدمی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

" یس باس۔ یونائیٹڈ ائیر ٹریول کے پرائیویٹ ائیر پورٹ
پر ایمبولینس طیارہ چارٹرڈ ہو کر پرواز کے لئے تیار کھڑا ہے۔
کاغذات بھی تیار ہو گئے ہیں۔ اور سب کچھ او۔ کے ہے۔ اب
صرف ان کاغذات پر موجود تصویروں کے مطابق ان صاحبان
کا میک اپ کرنا ہو گا۔ اس کے بعد یہ پاکیشیا تک کسی رکاوٹ
کے بغیر سفر کر سکیں گے"۔۔۔۔ نیلسن نے تفصیل سے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ ان سے ملو۔ یہ علی عمران صاحب ہیں۔ پاکیشیا کے

معروف سیکرٹ ایجنٹ ۔ جس کے کارناموں سے تم سب واقف ہو۔ اور عمران صاحب ۔ یہ نیلسن ہے ۔ میرا نمبر ٹو اور فن لینڈ سیکرٹ سروس کا سب سے تیز ایجنٹ "۔۔۔ چیف نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ ۔ عمران صاحب ۔ آپ سے تو ہمارا غائبانہ تعارف ہے ۔ آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے "۔۔۔ نیلسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے عمران کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔

" شکریہ ۔ آپ نے جس تیز رفتاری سے یہ سارے انتظامات مکمل کئے ہیں ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۔۔۔ نہ صرف تیز بلکہ تیز رفتار ایجنٹ ہیں "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور چیف اور نیلسن دونوں ہنس پڑے ۔ اس کے بعد صفدر اور جولیا کا تعارف عمران نے مختصر طور پر خود کرا دیا ۔ پھر نیلسن اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے عمران نے ہیلی کاپٹر میں موجود زخمی ساتھیوں کو بھی اندر عمارت کے ایک بڑے کمرے میں لٹا دیا ۔ نیلسن نے میک اپ باکس مہیا کر دیا اور کاغذات بھی ۔ تو عمران نے کاغذات کے مطابق پہلے اپنا اور پھر اپنے ساتھیوں کا میک اپ شروع کر دیا جب کہ چیف نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" ہیڈ کوارٹر "۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

" چیف بول رہا ہوں ۔ ٹیری پہنچ گیا ہے "۔۔۔ چیف نے تحکمانہ



لہجے میں کہا۔

" یس سر "۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ٹیری سے بات کراؤ "۔۔۔ چیف نے کہا اور چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز رسیور پر سنائی دی ۔

" ٹیری بول رہا ہوں باس "۔۔۔ ٹیری کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" فارمولا تم نے کہاں رکھا ہے ٹیری "۔۔۔ چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" سپیشل سیف میں جناب "۔۔۔ ٹیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے "۔۔۔ چیف نے مطمئن لہجے میں کہا ۔ اور رسیور رکھ دیا ۔ عمران ابھی تک اپنے ساتھیوں کے میک اپ میں مصروف تھا

" آؤ نیلسن ۔ میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے "۔۔۔ چیف نے نیلسن سے مخاطب ہو کر کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا نیلسن بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا ۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ان کی واپسی ہوئی ۔ تو اس دوران عمران بھی فارغ ہو چکا تھا ۔ کاغذات کے مطابق اس کے اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ مکمل ہو چکا تھا۔

" تعاون کا بے حد شکریہ چیف ۔ اب ہمیں ائیر پورٹ روانہ ہو جانا چاہیئے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے چیف سے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اس سے پہلے یہ بات صاف ہو جانی چاہیئے کہ تم اس فارمولے کی کوئی کاپی تو ساتھ نہیں لے جا رہے "۔۔۔ چیف نے

اس بار قدرے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ سے جو معاہدہ ہوا تھا وہ میں نے پورا کر دیا ہے۔ اور اصل فارمولا آپ کے حوالے کر دیا ہے۔ اب آپ کو اس مرحلے پر ہم پر شک کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران۔ یہاں سے روانگی سے پہلے میرے آدمی تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مکمل تلاشی لیں گے۔ مجھے معلوم ہے۔ تم انتہائی شاطر دماغ آدمی ہو۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم سب اطمینان سے نکل جاؤ اور بعد میں ہمیں پتہ چلے کہ تم اس فارمولے کی کوئی کاپی ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہو"۔۔۔ چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہو بھی سہی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ بہرحال یہ فارمولا ہمارے ملک کا ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پھر فارمولا حاصل کرنے کا کیا فائدہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہتھیار صرف فن لینڈ ہی بنائے"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"آپ نے تلاشی کی بات کر کے مجھے خاصی تکلیف پہنچائی ہے۔ بہرحال اب آپ نے شک کا اظہار کر دیا ہے تو آپ بے شک میری اور میرے ساتھیوں کی مکمل تلاشی لے لیجئے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں بہرحال اپنا اطمینان کر لینا چاہتا ہوں"۔۔۔ چیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کے حکم پر نیلسن نے



واقعی عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں تمام کی بڑے بھرپور اور ماہرانہ انداز میں تلاشی لی اور او۔کے کہہ کر پیچھے ہٹ گیا۔

"او۔کے۔ اب تم کاروں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایئرپورٹ پہنچا دو۔ اور جب ان کا طیارہ پرواز کر جائے تو تم واپس ہیڈ کوارٹر آ جانا۔ میں اب ہیڈ کوارٹر جا رہا ہوں"۔۔۔ چیف نے نیلسن سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ عمران کی طرف مڑا۔

"وش یو گڈ لک مسٹر عمران"۔۔۔ چیف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس کے بعد باری باری سب سے مصافحہ کر کے وہ مڑا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے چہرے پر فتح اور کامرانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے ایک بڑے سے ہال میں ایک دیو ہیکل مشین کے سامنے سیکرٹ سروس کا چیف متھیوز ٹیری کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے سامنے ایک آپریٹر موجود تھا۔ جو مسلسل مشین کو آپریٹ کر رہا تھا۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین پر ایک ایئرپورٹ کا منظر نظر آ رہا تھا۔ جس پر ایک بڑا سا طیارہ موجود تھا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اس طیارے میں سوار ہوتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

" باس۔ ان لوگوں کو زیر دلاؤس میں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا " ——— ٹیری نے چیف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ یہ لوگ یہاں فن لینڈ میں ہلاک ہوں۔ کیونکہ اس طرح پاکیشیا اور فن لینڈ کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھن جائے گی۔ جب کہ اب جو میں نے پلاننگ بنائی



ہے۔ اس کے تحت یہ لوگ ایک پرائیویٹ طیارے سے جا رہے ہیں۔ اور نقلی کاغذات پر۔ اور جب یہ طیارہ فن لینڈ کی حدود سے دور فضا میں پھٹ کر تباہ ہو جائے گا۔ تو فن لینڈ کا ان کی موت میں ملوث ہونے کا کوئی سوال ہی نہ رہے گا۔ اور نہ ہی پاکیشیا والوں کو یہ علم ہو سکے گا کہ اصل فارمولا ہمارے پاس موجود ہے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ فارمولا بھی ساتھ ہی جل کر راکھ ہو چکا ہے اور اگر وہ تحقیقات بھی کریں گے تو یہاں ——— کسی کو اس معاہدے کا علم بھی نہ ہو گا۔ اس لئے وہ کچھ نہ جان سکیں گے۔ ان کی موت کے بعد میں یہ فارمولا خاموشی سے پرائم منسٹر کے حوالے کر دوں گا۔ اس طرح خفیہ طور پر اور اطمینان سے اس فارمولے پر کام ہوتا رہے گا۔ اور آخر کار فن لینڈ یہ اہم ترین دفاعی ہتھیار تیار کر کے دفاعی لحاظ سے دنیا کے صف اول کے ملکوں میں شامل ہو جائے گا"
چیف نے جواب میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹیری نے سر ہلا دیا۔

" واقعی آپ بے حد دُور اندیش ہیں جناب " ——— ٹیری نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ اور چیف کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

طیارہ اب پرواز کرنے کے لئے ایئرپورٹ پر دوڑ رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد طیارہ فضا میں بلند ہو گیا۔

" اسے مسلسل سکرین پر رکھنا۔ اور جب یہ فن لینڈ کی حدود سے نکل جائے تو مجھے بتانا" ——— چیف نے مشین آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف" ـــــ آپریٹر نے جواب دیا۔ چیف اور ٹیری کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں اب وہ طیارہ پرواز کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کتنی دیر بعد یہ طیارہ فن لینڈ کی حدود سے نکلے گا" ـــــ چیف نے تھوڑی دیر بعد آپریٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"طیارے کی موجودہ رفتار کے مطابق اسے ایک گھنٹہ لگ جائے گا" ـــــ آپریٹر نے جواب دیا۔ اور چیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد نیلسن بھی وہاں پہنچ گیا۔

"آؤ نیلسن۔ ٹیلی ویو کے اندر ڈی۔ ایف کو صحیح طور پر فٹ کر دیا تھا ناں" ـــــ چیف نے نیلسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ آپ کی ہدایات کے مطابق کام کرا دیا تھا۔ اس ٹیلی ویو کی وجہ سے تو سکرین پر سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ اگر ڈی۔ ایف میں گڑبڑ ہوتی تو ٹیلی ویو بھی صحیح طور پر کام نہ کر رہا ہوتا" ـــــ نیلسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر چیف کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کی رینج کتنی ہے" ـــــ چیف نے آلہ ہاتھ میں لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ سب سے جدید اور طاقتور رینج کا ٹیلی ویو اور ڈی ایف ہے۔ اس کی رینج بے حد وسیع ہے۔ بہرحال فن لینڈ کی حدود سے نکلنے کے بعد آدھے گھنٹے تک تو طیارہ لازماً رینج میں رہے گا" ـــــ نیلسن نے کہا۔ اور چیف نے اس بار بڑے



مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ نیلسن ایک کرسی لے کر ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"باس۔ اس قدر انتظامات کرنے کی بجائے ان لوگوں کا یہیں زیادہ آسانی سے خاتمہ نہ کیا جا سکتا تھا" ـــــ نیلسن نے بھی وہی سوال کر دیا جو اس سے پہلے ٹیری کر چکا تھا۔ اور چیف نے اسے بھی وہی جواب دیا جو اس سے پہلے وہ ٹیری کو دے چکا تھا۔ اور نیلسن بھی مطمئن ہو کر بیٹھ گیا۔ سکرین پر طیارہ مسلسل پرواز کرتا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد آپریٹر نے طیارے کے فن لینڈ کی حدود سے نکل جانے کا اعلان کیا تو چیف سیدھا ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چارجر اس کے ہاتھوں میں تھا۔

"طیارے میں وائرلیس فون تو ہوگا" ـــــ اچانک چیف نے نیلسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ یہ ایمبولینس ٹائپ طیارہ ہے۔ اس لئے ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اس میں تو لازماً فون سروس رکھی جاتی ہے" ـــــ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا نمبر" ـــــ چیف نے پوچھا۔

"نمبر تو میں نے پوچھا نہیں۔ البتہ سروس سے پوچھا جا سکتا ہے۔ کیا آپ وہاں فون کرنا چاہتے ہیں" ـــــ نیلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے اس عمران کو معلوم ہو جائے۔ کہ اس نے فن لینڈ میں جو بے پناہ قتل و غارت کی ہے۔ وہ ہم نے معاف نہیں کی" ـــــ چیف نے کہا۔

"باس ۔ عمران انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے ۔ اب بھی وہ صرف اپنے زخمی ساتھیوں کی وجہ سے ہم سے تعاون کرنے پر مجبور ہو گیا تھا ۔ اس لئے فارمولا ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے ۔ اگر اسے ذرا بھی خطرے کا احساس ہو گیا تو ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ فوری طور پر بچ نکلنے کی کوئی ترکیب سوچ لے ۔ یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے ۔ کہ آپ کی اور اس کی بات طویل ہو جائے اور طیارہ رینج سے ہی نکل جائے ۔ اس لئے آپ اُسے اسی بے خبری میں ہی ختم کر دیں تو زیادہ بہتر ہے" ـــــ نیلسن نے کہا ۔

"او ۔ کے ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ ہمیں اس معاملے میں واقعی کوئی رسک نہیں لینا چاہیئے" ـــــ چیف نے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے چارجر کا ایک بٹن دبا دیا ۔ چارجر پر ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا ۔ اور اس بلب کے جلتے ہی چیف کے ساتھ ساتھ نیلسن کے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات پھیل گئے ۔ کیونکہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ طیارے میں موجود ٹیلی ویو جس کی مدد سے یہاں مشین کی سکرین پر طیارہ نظر آ رہا تھا ۔ اس کے اندر لگا ہوا انتہائی طاقتور بم ڈی ۔ الیف درست طور پر کام کر رہا ہے ۔ اور پھر چیف نے چارجر پر موجود سرخ بٹن پر انگلی رکھ کر اُسے یک لخت زور سے دبا دیا ۔ دوسرے لمحے سبز رنگ کے بلب کے ساتھ ہی موجود سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا ۔ اس کے ساتھ ہی سبز بلب بھی بجھ گیا ۔ اور اُسی لمحے مشین کی سکرین بھی یک لخت تاریک ہو گئی ۔



"آخر کار ہم نے اپنا انتقام لے لیا" ـــــ چیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

"باس ۔ آخر کار یہ فخر بھی فن لینڈ کی سیکرٹ سروس کے حصے میں آیا ۔ کہ اس نے دنیا کی خطرناک ترین سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے ۔ اور یہ سب کچھ آپ کی دانش مندی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے" ـــــ نیلسن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا ۔

"واقعی باس نے حیرت انگیز طور پر کامیاب پلاننگ کی ہے کہ فارمولا بھی مل گیا ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ختم ہو گئی ہے ۔ اور اب کسی طور پر بھی پاکیشیا فن لینڈ پر کوئی الزام بھی نہ لگا سکے گا ۔ یہ سب کچھ واقعی چیف کی بے پناہ عقلمندی سے ہی ممکن ہو سکا ہے" ـــــ ٹیری نے بھی خوشامدانہ لہجے میں کہا ۔

"وہ عمران اپنے آپ کو بڑا شاطر سمجھتا تھا ۔ اُسے نہیں معلوم کہ میرا نام متھیوز ہے ۔ میں اس جیسے سینکڑوں سیکرٹ ایجنٹوں کو چٹکیوں میں مسل سکتا ہوں ۔ بہرحال طیارے کا ملبہ ہمسایہ ملک سویڈن کی حدود میں گرا ہو گا ۔ وہاں موجود ایجنٹوں سے رابطہ کرنا پڑے گا ۔ تاکہ وہ اس طیارے کی تباہی کی مکمل رپورٹ بھی دے سکیں اور اس سلسلے میں وہاں جو تحقیقات ہوں ان کے متعلق بھی معلومات حاصل کرتے رہیں" ـــــ چیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کی چال میں کامیابی اور غرور کا تاثر واضح تھا ۔

کیا ضرورت تھی اس چیف کو فارمولا دینے کی ۔جب وہ ہمارے قابو میں آ چکا تھا تو اس سے ہم بھرپور فائدہ اٹھا کر آسانی سے فن لینڈ سے نکل سکتے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جہاز جس میں ایمبولینس کی طرح تین سٹریچر لگے ہوئے تھے ۔ ایئرپورٹ سے پرواز کر کے اب پاکیشیا کی طرف اپنا سفر شروع کر چکا تھا ۔

تنویر، نعمانی اور صدیقی تینوں سٹریچروں پر لیٹے ہوئے تھے اس جہاز میں میڈیکل ایڈ کی تمام ضروریات موجود تھیں ۔گو اس پرواز کے ساتھ ایک ڈاکٹر بھی ڈیوٹی پر ہوتا تھا لیکن عمران نے اُسے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا ۔ اس لئے اب اس جہاز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ صرف پائلٹ تھا ۔

" میں نے بھی پہلے ہی سوچا تھا ۔لیکن اس چیف کا قد و قامت نہ میرے جیسا تھا اور نہ صفدر جیسا ۔ اور صرف آواز کی مدد سے



ہم اتنا طویل کام نہ کر سکتے تھے ۔ پھر تنویر، صدیقی اور نعمانی کی جو حالت تھی اُسے میں ہی اچھی طرح سمجھتا ہوں ۔کیونکہ ان کے آپریشنز میں نے ہی کئے تھے ۔ اس صورت حال میں اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا کہ یہ معاہدہ کیا جائے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" لیکن عمران صاحب ۔کیا آپ کو یقین تھا کہ یہ چیف معاہدے کو آخر تک نبھائے گا ۔ مجھے تو جہاز کے پرواز کرنے تک مسلسل خدشہ محسوس ہوتا رہا ۔کہ کسی بھی وقت اس کی آنکھیں بدل سکتی ہیں ۔ خاص طور پر اس زیرو ہاؤس میں جہاں کافی مسلح افراد بھی موجود تھے"۔ صفدر نے کہا ۔

" اُسے فارمولا مل گیا تھا ۔ اب وہ ہمیں مار کر کیا کرتا ۔ ویسے جس قدر جان توڑ جدوجہد کے بعد ہم نے فارمولا حاصل کیا تھا ۔ اس کے اس طرح واپس چلے جانے پر مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے ۔ اور میرا خیال ہے کہ چیف بھی اسے برداشت نہ کر سکے گا"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر واقعی انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" واقعی عمران صاحب ۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے ہمیں طویل، مسلسل اور انتہائی خطرناک جدوجہد کرنی پڑی ہے ۔ بلکہ اس میں ہمارے ممبرز بھی مرتے مرتے بچے ہیں ۔ پہلے مس جولیا ۔ اور اب تنویر ۔صدیقی اور نعمانی ۔ اس کے باوجود مشن مکمل نہیں ہو سکا"۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

"اس قدر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اب تک ہم ہر مشن میں کامیاب رہے ہیں اور ہم نے کبھی شکست کا مزہ نہیں چکھا۔ اس بار شکست ہی سہی۔ اب یہ ضروری تو نہیں کہ ہم ہی ہر مشن میں کامیاب ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ چیف ہمیں فارمولا حاصل کرنے کے لئے دوبارہ بھیجے گا۔ لازماً بھیجے گا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"چیف کو فارمولے کی واپسی کا پتہ چلے گا تو وہ دوبارہ بھیجے گا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم چیف کو رپورٹ نہیں دو گے۔ کیا تم یہ سارا معاہدہ اور ساری باتیں اس سے چھپا لو گے۔ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر ہم زندہ اس تک پہنچیں گے تو اُسے بتائیں گے" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ زندہ کیوں نہ پہنچیں گے" ـــــ جولیا کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات امڈ آئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے۔ عمران صاحب۔ جو خدشہ میرے ذہن میں موجود رہا ہے۔ آپ بھی اُسے محسوس کرتے رہے ہیں بلکہ اب تک محسوس کر رہے ہیں" ـــــ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خدشہ نہیں۔ حقیقت کہو مسٹر صفدر سعید۔ تمہارا کیا خیال



ہے۔ وہ چیف فن لینڈ میں ہماری قتل و غارت کو صرف فارمولا لے کر معاف کر دے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اس نے ہمیں فن لینڈ میں صرف اس لئے ہلاک نہیں کیا۔ کیونکہ یقیناً ہمارے چیف کو معلوم ہو جاتا کہ ہم فن لینڈ میں ہلاک ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ وہ قہر بن کر فن لینڈ پر ٹوٹ پڑتا۔ اور اس کے ساتھ فن لینڈ اور پاکیشیا کے تعلقات بھی سخت خراب ہو جاتے۔ کم از کم سر سلطان جیسے سیکرٹری خارجہ میری فن لینڈ میں ہلاکت کو کیسے برداشت کر سکتے تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کیا فارمولا کی واپسی کی وجہ سے تمہارے دماغ پر کوئی اثر تو نہیں ہو گیا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"آؤ پھر میں تمہیں دکھاؤں کہ کیا ہونے والا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ چونکہ جہاز کے عقبی حصے میں تھے۔ اس لئے پائلٹ سے کافی فاصلے پر تھے۔ اور عمران نے جہاز کی روانگی سے پہلے سٹریچر پر موجود تنویر، صدیقی اور نعمانی کو نیند کے انجکشن لگا دیئے تھے۔ تاکہ وہ اسی طرح اطمینان سے پڑے رہیں۔ اور انہیں مزید ریسٹ مل سکے۔ اس لئے وہ آنکھیں بند کئے نیند میں پڑے ہوئے تھے۔

عمران جولیا اور صفدر کو ساتھ لئے جہاز کے اس حصے میں پہنچ گیا جسے جان بچانے والی اور دوسری ضروری ادویات کے سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ایک باقاعدہ کمرے

کی صورت میں بنا ہوا تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر آگیا۔ جولیا اور صفدر بھی اس کے ساتھ تھے۔ یہاں الماریاں موجود تھیں۔ جن میں ادویات رکھی ہوئی تھیں۔ عمران نے ایک الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں رکھے ہوئے ادویات کے ڈبے باہر نکال کر رکھے تو جولیا اور صفدر دونوں بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ ان ڈبوں کے پیچھے ایک سرمئی شکل کا باکس موجود تھا۔ جس میں سے دو تاریں نکل کر الماری کے اندرونی حصے سے اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس پر ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ اس پر چھوٹے چھوٹے دو ڈائل بھی تھے۔ جن میں ایک میں تو سوئیاں حرکت کرتی محسوس ہو رہی تھیں۔ جب کہ دوسرے ڈائل کی سوئیاں ساکت تھیں۔

"یہ کیا ہے" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"انتہائی طاقتور رینج کا اور جدید ترین ٹیلی ویو باکس۔ اس میں سے جو تاریں جاتی دکھائی دے رہی ہیں یہ جہاز کے باہر جاکر جہاز کی دم پر ختم ہوتی ہیں اور وہاں اس کا ٹیلی ویو بٹن موجود ہے" ـــــ عمران نے اس طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا جیسے کوئی سائنس کا استاد طالب علموں کے سامنے کسی نئی ایجاد کی تفصیلات بیان کرتا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس جہاز کی پرواز کو کسی سکرین پر چیک کیا جا رہا ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ہاں اور یقیناً یہ جگہ فن لینڈ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر



ہوگی۔ وہاں موجود ویو ریسیونگ مشین کی سکرین پر ہمارا جہاز پرواز کرتا ہوا صاف دکھائی دے رہا ہوگا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے انہیں کیا فائدہ ہوگا۔ اور اس کی انہیں آخر کیا ضرورت ہے۔ تم صاف صاف بات کیوں نہیں کرتے۔ خواہ مخواہ کا سسپنس پیدا کرتے چلے جا رہے ہو" ـــــ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس باکس میں صرف ٹیلی ویو مشین ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ایک انتہائی طاقتور بم بھی فٹ ہے۔ جسے ڈی۔ ایف کہا جاتا ہے۔ اور یہ وائرلیس کنٹرولڈ ہے۔ اس کا چارجر یقیناً سیکرٹ سروس کے چیف کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جب چاہے گا اس کا بٹن دبائے گا اور یہ جہاز ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں ہی ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ اب بتاؤ کہ ایکسٹو کو کیسے علم ہوگا کہ ہم نے کیا معاہدہ کیا ہے۔ اور فارمولا کہاں گیا" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن آپ کا اطمینان بتا رہا ہے۔ کہ اس متھیوز کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی" ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ تنویر اور جولیا اکٹھے ہی میرا مطلب ہے۔ جنت میں ......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ وقت ہے مذاق کرنے کا۔ آف کرو اس باکس کو، جلدی کرو"۔۔۔۔ جولیا نے حقیقتاً انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے اس کے اندر موجود بم ڈی۔ ایف کو پہلے ہی آف کر دیا ہے۔ لیکن اس طرح کہ بم پھٹنے کی بجائے صرف باکس پھٹ جائے گا۔ لیکن وہاں اس چیف کے ہاتھ میں موجود چارجر پر موجود بلب جل کر یہی ظاہر کرے گا کہ بم پھٹ گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"لیکن آپ نے اسے کب چیک کیا اور کب اس میں ایسی تبدیلی کی۔۔۔۔ ہمیں تو معلوم ہی نہ ہو سکا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اس نیلسن نے جسے وہ چیف فن لینڈ کا سب سے تیز ایجنٹ بتا رہا تھا۔ اوپر روم میں وی۔ آئی۔ آر ریسیونگ بٹن کو اس احمقانہ انداز میں فٹ کیا ہے کہ اسے پہچاننے والا اسے فوراً مارک کر سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے مارک کر لیا۔ لیکن میں خاموش رہا۔ اور جب جہاز رن۔ وے پر پرواز کے لئے دوڑ رہا تھا تو میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں باتھ روم جا رہا ہوں۔ تو میں باتھ روم کی بجائے یہاں آ گیا تھا۔ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ یہ باکس یہیں چھپایا جا سکتا ہے۔ ورنہ دوسری ہر جگہ وہ فوراً نظر آ جاتا۔ چنانچہ تھوڑی سی تلاش کے بعد یہ مجھے مل گیا۔ ادھر ایک



الماری میں ایسی کٹ موجود ہے۔ جس سے ہنگامی طور پر جہاز کے اندر موجود طبی مشینری کو مرمت کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس کٹ کی مدد سے میں نے اسے کھولا اور پھر اسے اپنی مرضی سے ایڈجسٹ کر کے میں نے اسے دوبارہ بند کیا اور پھر اس کے آگے ادویات کے ڈبے رکھ کر میں واپس تمہارے پاس آ گیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اس چیف نے واقعی معاہدے کی پابندی نہیں کی۔ حالانکہ ہم نے اسے فارمولا بھی دے دیا تھا۔ اسے اس کی سزا ملنی چاہئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"ہماری زندگی ہی اس کے لئے بہت بڑی سزا ہو گی۔ آؤ واپس چلتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جب تک جہاز فن لینڈ کی حدود کراس نہیں کرے گا اس وقت تک ڈی۔ ایف کو فائر نہ کیا جائے گا۔ ویسے میں نے پائلٹ سے کہہ دیا ہے کہ جیسے ہی جہاز فن لینڈ کی حدود کراس کرے وہ ہمیں مائک پر مطلع کر دے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔

"پھر جب سپیکر پر پائلٹ کی طرف سے بتایا گیا کہ جہاز فن لینڈ کی حدود کراس کر رہا ہے تو عمران اٹھا اور دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ جولیا اور صفدر بھی اس کے ساتھ تھے۔

"تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ کہیں تمہاری ایڈجسٹمنٹ غلط نہ ہو اور جہاز دھماکے سے تباہ ہو جائے"۔۔۔۔ جولیا نے

قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں تمہیں اور تنویر کا اکٹھے جنت میں جانا کیسے برداشت کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جب کہ صفدر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ اُسے عمران کی صلاحیتوں پر چونکہ مکمل اعتماد تھا اس لئے وہ مطمئن کھڑا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اچانک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور جولیا اور صفدر بے اختیار اچھل پڑے۔ دوسرے لمحے باکس ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو کر وہیں الماری میں ہی گر گیا۔ اس میں بس ہلکا سا شعلہ سا نکلتا دکھائی دیا تھا۔ لیکن اس سے آگ نہ لگی تھی۔

"لو بھئی۔ چیف متھیوز کے مطابق ہم انجام کو پہنچ چکے ہیں اور وہ یقیناً اب ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا اپنے اس عظیم کارنامے پر قہقہے لگا رہا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس طرح تحسین آمیز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے کوئی اپنے کسی عظیم محسن کو دیکھتا ہے۔

"ارے ارے۔ ایسی نظروں سے نہ دیکھا کرو۔ ورنہ جو کام چیف متھیوز سے نہیں ہو سکا وہ تمہاری نظریں کر ڈالیں گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر تو بے اختیار ہنس پڑا جب کہ جولیا کے چہرے پر بے اختیار شرم کے تاثرات ابھرے اور وہ تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئی۔

"آؤ صفدر۔ اب اس چیف سے بات چیت کر لیں تاکہ کم از کم



اس کے فاتحانہ قہقہے تو بند ہو سکیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تو کیا آپ اس کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر جانتے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اس نے میرے سامنے ہیڈ کوارٹر فون کر کے اس ٹیری سے بات کی تھی جو فادر مولا لے کر ہیڈ کوارٹر گیا تھا۔ میں اس وقت تمہارا میک اپ کرنے میں مصروف تھا لیکن میری نظریں ڈائل پر ہی لگی ہوئی تھیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وائرلیس فون چونکہ جہاز میں موجود تھا۔ جس کی مدد سے پوری دنیا میں کہیں بھی کال کی جا سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے اطمینان سے دیوار کے ساتھ لگا ہوا فون پیس ہک سے اتارا۔ اور سیٹ پر بیٹھ کر اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کسے فون کر رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"فن لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف کو مبارکباد تو دے دوں" عمران نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور سے ایک آواز ابھری۔

"پی۔ اے۔ ٹو پرائم منسٹر۔ چیف سے پرائم منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے فن لینڈ کی مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رسیور پر چیف متھیوز کی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ چیف آف سیکرٹ سروس متھیوز بول رہا ہوں" ——— چیف کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو نہ صرف زندہ چھوڑ دیا ہے بلکہ انہیں خود طیارہ چارٹرڈ کرا کر فن لینڈ سے باہر بھجوا دیا ہے" ——— عمران نے اس بار فن لینڈ کے پرائم منسٹر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ سر۔ میں اس سلسلے میں آپ کو دینے کے لئے تفصیلی رپورٹ ہی تحریر کر رہا تھا" ——— دوسری طرف سے متھیوز کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے۔ اس نے یہ سارا کام انتہائی خفیہ طور پر کیا تھا۔ اس لئے اُسے یہ سن کر حیرت تو ہونی تھی۔ کہ پرائم منسٹر کو کیسے اطلاع مل گئی۔

" اس کا مطلب ہے کہ مجھے ملنے والی اطلاع درست ہے" ——— عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ پھر آپ مطمئن ہو جائیں گے" ——— دوسری طرف سے چیف متھیوز نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ کہ کس طرح اس نے فارمولا حاصل کر کے جہاز میں بم فٹ کیا اور پھر اس جہاز کو فن لینڈ کی حدود سے باہر تباہ کر دیا ہے۔ اور اس



کے ساتھ ہی اس نے وہ ساری وجوہات بھی سنانی شروع کر دیں جس کی وجہ سے اس نے یہ سب کچھ کیا تھا اور یہ بالکل وہی وجوہات تھیں۔ جو اس سے پہلے عمران صفدر اور جولیا سے ڈسکس کر چکا تھا۔ چونکہ رسیور سے ابھرنے والی آوازیں ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر اور جولیا بھی سن رہے تھے۔ اس لئے ان دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

" کیا آپ نے دو باتوں کی تصدیق کر لی ہے۔ کہ کیا واقعی وہ فارمولا اصلی ہے جو آپ کو دیا گیا ہے۔ اور دوسری یہ کہ کیا واقعی وہ جہاز تباہ ہو چکا ہے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ دونوں تصدیق شدہ ہیں" ——— دوسری طرف سے چیف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" کیسے تصدیق کی" ——— عمران نے پوچھا اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر بیٹھے ہوئے صفدر کو دیکھ کر آنکھ دبا دی۔ اور صفدر مسکرا دیا۔

" جناب۔ میں نے یہ فارمولا خود چیک کیا ہے۔ وہ اصلی ہے اور مشین جس کی مدد سے ہم طیارے کو چیک کر رہے تھے اس نے تصدیق کر دی ہے کہ طیارہ تباہ ہو چکا ہے" ——— چیف نے جواب دیا۔

" آپ سائنس دان ہیں جو آپ کو صرف دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا اصلی ہے" ——— عمران نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ حالات اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ وہ لوگ زخمی حالت میں لیبارٹری سے نکلے اور ساتھ ہی جنگل کے کیبن میں چھپ گئے ۔ اُسی وقت میں وہاں پہنچ گیا ۔ اور فارمولا حاصل کر لیا ۔ پھر ہم نے ان سب کی مکمل تلاشی لی ۔ اس فارمولے کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہ تھا ۔ اس طرح اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ فارمولا اصل تھا " ۔۔۔ چیف نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا ۔

" بہت خوب ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ دنیا کے سب سے بڑے احمق ہیں " ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔ لیکن لہجہ اور آواز پرائم منسٹر والی ہی تھی ۔

" جج ۔۔۔ جج ۔۔۔ جی ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ آپ پرائم منسٹر ہیں جناب ۔ آپ کو ...... " چیف نے اس بار احتجاجی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" جناب تھیوز صاحب ۔ آپ کے پرائم منسٹر صاحب تو پرائم منسٹر ہاؤس کے کسی کمرے میں استراحت فرما رہے ہوں گے ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں ۔ اس سے ایک بات تو طے ہو گئی کہ طیارہ تباہ نہیں ہوا ۔ اور دوسری بات یہ بھی بتا دوں کہ جو فارمولا آپ کے حوالے میں نے کیا تھا وہ واقعی بیکار ہے ۔ اصل فارمولا کی مائیکرو فلم میں نے لیبارٹری میں ہی تیار کر لی تھی ۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ باہر فوج موجود ہے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ میں پکڑا جاؤں ۔ تو کم از کم فارمولا تو بچ جائے ۔ لیبارٹری کے مشینری ہال میں چونکہ وہ مشین موجود تھی جس سے مائیکرو فلم تیار ہو سکتی تھی ۔ کیونکہ



ایسی مشین ہر لیبارٹری کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس لئے میں نے اس سے مائیکرو فلم تیار کی ۔ اور پھر اُسے اپنے بوٹ میں چھپا لیا ۔ اور جو فائل میں نے آپ کو دی ہے اس میں سے فارمولے کے بنیادی حصے والے صفحات میں نے نکال کر جلا دیئے تھے ۔ اس طرح یہ فارمولا بیکار ہو گیا ہے ۔ اور اس کی مدد سے آپ کے سائنسدان ہتھیار تیار نہیں کر سکیں گے ۔ آپ نے نیلسن کو بڑا تیز ایجنٹ بتایا تھا ۔ مگر اس نیلسن صاحب نے دو ایسی حماقتیں کی ہیں ۔ کہ آپ نے تو اسے تیز بتایا تھا میں اسے سرے سے ایجنٹ ہی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ پہلی حماقت تو یہ کہ تلاشی کے دوران اس نے نہ ہی میرے بوٹ اتروائے اور نہ انہیں چیک کیا ۔ اس طرح فارمولا بچ گیا ۔ اور دوسری حماقت اس نے یہ کی کہ ٹیلی ویوبٹن اس نے طیارے کی دم پر اس طرح فٹ کیا کہ مجھے دور سے ہی نظر آ گیا ۔ چنانچہ میں نے طیارے میں سوار ہوتے ہی اُسے کھول کر اس میں ایسی تبدیلی کر دی کہ اس کے اندر موجود ڈبی ۔ الیف بم پھٹ ہی نہ سکتا تھا ۔ البتہ آپ کے چارجر پر ہی کاشن ہو گا کہ وہ پھٹ گیا ہے ۔ اور چونکہ ٹیلی ویو باکس ختم ہو گیا تھا ۔ اس لئے آپ جس مشین کی سکرین پر ہمیں چیک کر رہے تھے وہ مشین بھی آف ہو گئی ۔ اور آپ نے سمجھ لیا کہ طیارہ تباہ ہو گیا ہے ۔ میرے خیال میں اتنی ہی وضاحت کافی رہے گی " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے انداز میں پوری تفصیل بیان کر دی ۔ اور دوسری طرف چیف کو تو جو حال یہ وضاحت سن کر ہوا سو ہوا ہو گا ۔ البتہ عمران کی یہ بات سن کر

کہ فارمولا عمران کے پاس محفوظ ہے ۔ جولیا اور صفدر دونوں کے
چہروں پر بے اختیار مسرت کے گلاب کھل اٹھے تھے ۔

" تم ـــــ تم نے دھوکہ دیا ہے ۔ تم نے دھوکہ دیا ہے " ـــــ
دوسری طرف سے چیف نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا ۔

" میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا چیف صاحب ۔ فارمولا پاکیشیا
کی امانت تھا ۔ اس لئے وہ پاکیشیا واپس جا رہا ہے ۔ باقی مجھے
اپنے تین زخمی ساتھیوں کو بچا کر لے جانا تھا ۔ وہ میں لے جا رہا ہوں ۔
دھوکہ تو آپ نے طیارہ تباہ کرنے کا پلان بنا کر کرنے کی کوشش
کی ۔ بہرحال میں اس بات کے لئے آپ کا ضرور مشکور ہوں ۔ کہ
آپ نے طیارے کا کرایہ ادا کیا ۔ اور کاغذات وغیرہ مفت میں
تیار کرا دیئے ۔ فن لینڈ والے واقعی مہمان نواز ثابت ہوئے ہیں ۔
گڈ بائی " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کیا اور ایک طویل سانس لیتے
ہوئے فون پیس دوبارہ ہک سے لٹکا دیا ۔

" تم نے ہم سے کیوں یہ بات چھپائی کہ تم اصل فارمولا ساتھ
لے جا رہے ہو " ـــــ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے
ہوئے کہا ۔

" بزرگوں کا قول ہے کہ عورتوں سے ہر وہ بات چھپائی جائے
جو کام کی ہو ۔ کیونکہ عورتیں بھی صرف وہی بات چھپاتی ہیں ۔ جو
کام کی ہوتی ہے ۔ میرا مطلب ہے اپنی عمر " ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔



" آپ نے واقعی کمال کر دیا ہے عمران صاحب ۔ اصل فارمولا بھی آپ
لے آئے اور شدید زخمی ساتھیوں کو اطمینان سے اور صحیح سلامت
نکال لائے ۔ جواب نہیں آپ کی پلاننگ کا " ـــــ صفدر نے
انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا ۔ اور جولیا نے بھی اس کی تائید
میں سر ہلا دیا ۔

" ویسے یہ مشن بھی زندگی بھر یاد رہے گا ۔ ایک فارمولے کے
حصول کے لئے جس قدر طویل جدوجہد اس مشن میں کرنی پڑی ہے ۔
شاید ہی پہلے کبھی کسی مشن میں کرنی پڑی ہو ۔ اس لحاظ سے تو اسے
لانگ مشن کا نام دیا جا سکتا ہے " ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے
کہا ۔

" صرف طویل جدوجہد ہی نہیں کرنی پڑی بلکہ مسلسل فائٹ بھی
کرنی پڑی ہے ۔ اور یہ اسی لانگ فائٹ کا نتیجہ ہے کہ ہمارے
ساتھی اس قدر شدید زخمی ہوئے پڑے ہیں " ـــــ صفدر نے سر
ہلاتے ہوئے کہا اور جولیا نے بھی تائید میں سر ہلا دیا ۔

" ارے اس لانگ فائٹ کے باوجود کم از کم یہ تو تسلی ہے کہ
مشن تو کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے ۔ جب کہ ایک مشن ایسا ہے کہ
جس میں اس سے بھی طویل جدوجہد کی جا رہی ہے ۔ مگر مشن ہے
کہ مکمل ہونے میں ہی نہیں آرہا ۔ اب یہ علیحدہ بات ہے کہ اس
فارمولا مشن میں فائٹ مشن کی کامیابی سے پہلے کرنی پڑی ہے ۔
جب کہ دوسرے مشن میں فائٹ مشن کی تکمیل کے بعد شروع ہوتی
ہے ۔ اور وہ بھی ایسی لانگ فائٹ کہ جس کا کوئی اختتام ہی نہ ہو "

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" کس ——— کس مشن کی بات کر رہے ہو۔ کیا مطلب" ———
جولیانے بے اختیار چونک کر کہا۔
" وہ ——— وہ مشن جس کی تکمیل کے وقت باقاعدہ طبل جنگ میرا مطلب ہے بینڈ باجہ بجایا جاتا ہے۔ اور بعد میں بیچارہ شوہر ساری عمر بیگم کی لانگ فائٹ کا دفاع ہی سوچتا رہ جاتا ہے۔ صرف سوچنے کی بات کر رہا ہوں۔ دفاع کرنے کی تو کبھی نوبت ہی نہیں آئی" ———
عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں جواب دیا اور جہاز صفدر کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے سے گونج اٹھا۔

**ختم شد**